گارڈ مھدی

وا عے دان مع تصویر

مع حالات ابتدائی فتنہ مدے کی اور جنرل گارڈن کے زمانہ حکومت مین جو ترقیان ہوئین

در مطبع ریڈنگ روم واقع چیناپٹن طبع شد

التماس

مین اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اس کتاب کا ترجمہ کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا۔ نہ تو مجھے اتنی فرصت تھی کہ مین اس کام کو
پورا کر سکتا اور نہ مجھ اپنے دانست مین ایسی لیاقت تھی کہ مین اس کتاب کے تمام انگریزی محاورون اور تشبیہون کے بوجھ برابر کے الفاظ
اُردو مین تحویل کر دیتا۔ بالخصوص جبکہ زبان اُردو خود ہی ایسی محتاج ہے جسکے خزانہ مین کوئی ذخیرہ ایسے پرمضمون الفاظ کا موجود نہین
مگر اس کتاب کے مطالعہ نے میرے دل کی حالت ایسی بدل دی تھی کہ مین اوسکے مضامین کے تصور مین پہرون گویا ہندوستان اور
ہندوستان کے اپاہج خیالات سے بالکل باہر رہا یون کہون کہ بارہ سو برس پہلے کے عربی زمانہ کا ایک تماشائی بنا رہتا تھا
گورنمنٹ انگریزی کے انصاف نے ایسا امن و امان ہمارے ملک مین پھیلا رکھا ہے کہ شہر کے راستون مین لاٹھی چلنا ایک عظیم حادثہ
اور ایک مہابھارت کا معرکہ معلوم ہوتا ہے اور لوگ نہایت ہی تعجب سے لاٹھی مارنے والون اور لاٹھی کھانے والون کی جرأت پر
غش کیا کرتے ہین۔ عرب کی پچھلی تاریخ یا ایشیا و یورپ کے گذشتہ محاربے بالکل بوستان خیال کے قصے معلوم ہوتے ہین۔
ایسے زمانہ مین جب ہم ہندوستان کے امن و امان کے شفاخانہ مین بیٹھے تھے عرب کے دشتون مین موجودہ دنیا کے
بہادر گذشتہ بارہ سو برس کی پورانی لڑائیون کا ناٹک دکھا رہے تھے اور دیکھنے کے قابل یہہ بات تہی کہ جسقدر زمانہ
نے ترقی کی ہے اُسیقدر عظیم الشان اور ہیبتناک اور تعجب خیز فنون حرب کی ترقی ان ناٹک کرنیوالون نے تماشہ مین دکھائی تھی
پہلے چڑھائی کرنیوالون بہادرون نے ایک شخص (جنرل گارڈن) کی جان بچانے تھے واسطے نہ ایسی ہمدردی کی نہ ایسی ہمت
کی نہ ایسی بہادری کی نہ ایسے عالمانہ فنون جنگ کا برتاؤ کیا اور نہ پہلے اپنے ملک کے وحشی محافظون نے زری جرات سے ایسے حملون
کے دفع کرنے مین قدرت حاصل کی۔ مین ایسے عالم محویت مین ایسے خیال کرنے پر مجبور رہتا تھا۔ کہ اُردو جاننے والے لوگ بالکل محروم رہے جاتے
اگر اس کتاب کا ترجمہ نہ ہوا تو موجودہ دنیا کی کتاب یہہ سبق کہ قومی ہمدردی اور ہمدردی ملکی کیا ہی اور اُس مین کیا کیا کرنا پڑتا ہے بالکل متروک ہوا جاتا ہی
ہندوستان کے اُردو دان لوگ اپنی لاعلمی سے اُس فرض کے ادا کرنے مین محروم رہے جاتے ہین جو ان بہادرون نے تبھی بہا خانہ
اور جان کا ہے کی داد دینے کا ساری دنیا پر ہے۔ مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مینے اس کام کو پورا کر لیا اور مجھے اُمید ہے یہہ کتاب نہایت درجہ محبوب اور ضروری بھی جائیگی +

(سید سجاد حسین)

ایک قافلہ غلاموں کا ملک سوڈان میں

گارڈن و مہدی نامہ

واقعات محاربہ سوڈان مع تصاویر

باب اول

اسباب میں واقعات ذیل بیان ہوے ہیں

ملک سوڈان کا سلطنت مصر میں شامل ہونا۔ اسمعیل پاشا کا قتل محمد بے کا معاوضہ اسمعیل کے قتل کا لینا۔ بغاوت اوقات مختلفہ میں سر سامول بیکر کی فتوحات اور بعدہ مستعفی ہونا۔ خدیو مصر اسمعیل پاشا کی مذہب قوانہ مصر میں۔ بردہ فروشی سوڈان۔ زبیر کی واقعات جو سردار ایک ایسے قبیلہ مسلح کا تھا جو ہمیشہ بردے پکڑتے تھے۔ ملک جو مقام شکا میں زبیر کے قبضہ میں تھا۔ مصری فوج کا شکست عام اور بعدہ دارفور کی فتح۔ زبیر کا پاشا مقرر ہونا۔ رقعا کو اپنے بجلت ملیح کرنا۔ زبیر کا قاہرہ جانا اور وہاں پہنچکر نظر بند ہوجانا ٭

جنرل گارڈن نے ان الفاظ کی پیرایہ مین اُن امور کا تذکرہ مصر کی ایک افسر اعلیٰ سے کیا جنکا انتظام اُنھون نی اپنے ذمہ لیا تھا اور فی التحقیق وہ امور مشکل تھے - یعنی ملک سوڈان کی تعمیر ایک ایسی عورت سے کرنی چاہیے جو ایک مصری کی حبالہ عقد مین رہی اور اوسکا طلاق ہوگیا اب اگر یہ عورت کسی دوسرے سے شادی کری تو وہ کرسکتی ہی اور بعد اس ازدواج کی سوڈان سے بہت کچھہ حاصل ہوسکتا ہی - ۱۸۱۹ع مین محمد علی سے طباع اور مستقل الارادہ حکمران جو بانی مبانی جملہ ترقیات ملکی اور فوجی کا ہوا اور جسنے مصر کی حالت تمام مسلمانی سلطنتون سے بڑہا دی اپنے ہاتھون کو قاہرہ کی جنوبی ریگستان کیطرف پہیلایا اور یہہ ارادہ کیا کہ اوس خطہ شاداب پر بہی قابض ہوجاے جہان سونی و غلہ و دہوری کی بکثرت پیداوار ہوتی تھی - چنانچہ اس ارادہ کی پورا کرنے کی لیئے ترکون اور البنیا کی بورہ دار سپاہیون کو بھرتی کیا اسلئے کہ یہہ ہی لوگ ایک مرتبہ قبل اسکے قبیلہ مملوک کی شکست دینے اور اوسمین سے جو لوگ مقام دنگولا مین باقی رہ گئے تھے اونکے نیست نابود کرنے مین محمد علی کے لیئے عمدہ ہتیار تھے - سنار مین سونی کی کانون پر قبضہ کرنا جسکی سبب سے بے بنیا دخبرین قاہرہ مین مشہور ہوئین اور حبشیون کا جدید فوج مین بھرتی کرنا محمد علی کی ارادون کا ایک جزو تہا - محمد علی نے سوڈان پر فوج کشی کا یہہ بہانہ پیدا کیا کہ مین قبیلہ بنی اطلان کو جو ملک سنار سے خارج کردئے گئے ہین پھر دار الحکومت ننگ مین پہونچکر تخت نشین کرونگا - اسمعیل پاشا فرزند اکبر محمد علی کا سپہ سالار فوج مقرر ہوا - تو اب ۱۸۲۰ع اسمعیل نے قبیلہ مملوک کو دنگولا سے نکال کر اور کوردفان کو فتح کرکے نوبیہ پر قبضہ کرلیا - اور وہان سے خارطوم پہونچکر درمیان نیل ابیض و نیل ازرق ایک قلعہ تیار کیا - ۱۸۲۲ع مین اسمعیل قاہرہ لوٹتے وقت مقام شندی مین جو خارطوم و بربر کی درمیان واقع ہے ملک ابن بنیر حکمران شندی کی مکان مین مقیم ہوا اور اوس سے ایک کشتی پر از طلا اور غلامان حبشی کا خواستگار ہوا - بظاہر ملک مذکور نے اسے مطالبہ کا اقرار کیا لیکن اسمعیل پاشا کو مع ہمراہیان نشہ سے مدہوش کیا اور چارطرف مکان کے لکڑی کا انبار کرکی اوسمین آگ دیدی جس سے اسمعیل مع ہمراہیان جلکر خاکستر ہوگیا - بعد اس واقعہ کے محمد بے جو اسمعیل کا سالا اور کردفان کا دفتردار تھا اوسنے نہایت ہی سختی سے عوض اس خون کا لیا شندی کو جلاکر خاک سیاہ کرڈالا اور تمام باشندون کو اوسکے قتل کرکے سنار و کردفان مین حکومت مصر کی قایم کردی اور خود ملک سوڈان کا حاکم ہوگیا - بعد محمد کی عثمان نے مع ایک فوج باقاعدہ کی اوس ملک پر حکمرانی کی اور اُن بدنصیب سوڈانیونکو یہہ بات جتادی کہ مین انتظام ملک کے غرض سے اُس مین نہین آیا ہون بلکہ لوٹ و غارت کی لیئے عثمان کے لشکر مین ایک توپ بہی جسکا نام اوسنے قاضی رکھا تھا چنانچہ جب کوئی

حلقہ بندی کیئے ہوئے محل اسابق بادشاہان شندی کی

سوڈانی اوسکی فوج کے کسی سپاہی کے شکایت اپنے استحفاظ کے لیئے پیش کرتا تو وہ مستغیث کو اوس قاضی کے پاس بھیجتا جہان وہ توپ کے مونہہ پر باندہ کر اوڑا دیا جاتا تھا - غرضکہ یہہ ہی طریقہ عثمان کی عدالت کا تھا جسکا نام تسخیر سے اوسنے عدل رکھہ چھوڑا تھا ۱۸۳۰ء مین خورشید پاشا گورنر جنرل سوڈان کا مقرر ہوا اور گیارہ برس تک اوس ملک مین حکمران رہا -- فشودا مین اسنے دار الحکومت قرار دی اور خارطوم کے باشندون کو بجاے چمڑے اور پھوس کے خشتی مکانات بنانے کی تعلیم دی - ۱۸۴۱ء تک سوڈان مین حکومت مصر بلا کسی خرخشہ کے قایم رہی لیکن بعد اسکے مقام کسالا مین بغاوت نے سر اوٹھایا جو چند روز تک ۱۸۴۴ رہی اور پھر دوسرے سال سر اوٹھا کر ہمیشہ کے لیئے نیست و نابود کر دیے گئے - اس زمانہ مین ملک سوڈان حسب ذیل سات ضلعون پر منقسم ہو گیا تھا - یعنی - **فزاغلو - سنار - خارطوم - طاکا - بربر - ڈنگولا - کردفان** - ۱۸۵۶ء مین نائب السلطنت سعید پاشا سوڈان مین گیا - اور اسنے اپنے وہان جانے کا یہہ نتیجہ قرار دیا کہ ملک سوڈان سے دست بردار ہو جائے لیکن مشایخ و رؤساء ملک نے اوسے اس ارادہ سے باز رکھا اس لیئے کہ ملک کا چھوڑ دینا بغاوت عظیم کا باعث ہوگا چنانچہ سعید نے یہہ ارادہ اپنا فسخ کر کے مملکت کا حکم دیا جو ہمیشہ غفلت کے پہیر مین پڑا رہا - ایک کے بعد دوسرا گورنر مقرر ہوا کیا جو بغاوتون کو روکتا رہا اور ابیسنیا کی سرحدی لڑائی کو قایم رکھتا گیا ۱۸۶۵ء مین آٹھہ ہزار حبشی سپاہیون نے جنکی تنخواہین باقی رہ گئی تھین مقام طاکا مین بغاوت کی یہہ بغاوت بدقت تمام رفع کی گئی اور حبشی فوج کو سوڈان سے نکال کر بجاے اوسکے مصری فوج رکھی گئی - خدیو مصر اسمعیل پاشا کو سلطان روم نے سواحل بحر احمر کے مسوا تک کل تفویض کر دیا - اسی سال کے بعد اسمعیل پاشا لندن مین ملکہ معظمہ کا مہمان ہوا اور بعوض اون خدمات کے جو خدیو نے ملک انگلستان کے متعلق کے تھین ملکہ نے خدیو کو خطاب کے سی بی کا عطا کیا - ممالک بوگوس و گلیات جو اب تک شاہ ابیسنیا کی قبضہ مین تھی ۱۸۶۹ء مین ملک مصر مین داخل ہو گئی اور چند ہی روز کے بعد بیکر پاشا نے جو اصلی باعث انسداد بردہ فروشی کا ہوا تھا ممالک وسط افریقیہ کو فتح کر کے سرحد جنوبی سوڈان کو خط استوا کی ایک درجہ شمالی تک پہونچا دیا تھا سرسامول بیکر ۱۸۷۳ء تک اسمعیل پاشا خدیو مصر کیجانب سے گورنر جنرل سوڈان کے رہے اور بعد اسکے از خود اس عہدہ سے کنارہ کش ہو گئے - خدیو مصر کو سرسامول بیکر سے یہہ امید تھی کہ وہ بردہ فروشی کا انسداد معقول کر کے بجاے اوسکے تجارت جایز قایم کر دینگے لیکن اونکے مستعفی ہونے سے خدیو کو تردد ہوا - مشہور ہے کہ کرنل گارڈن سی بی نے سفارش خدیو مصر سے بجاے سرسامول بیکر کے پرنس آف ویلس نے کی تھی حقیقتاً یہی اس عہدہ کے لیئے منتخب ہونے کے لایق تھی اور خدیو اور اونکی یہہ جدید نائب دونو ملک سوڈان کی لیئے مناسب تھی - فی الحقیقت اسمعیل پاشا ایک لایق حکمران تھا جسکی تائید مسترجی سی میکاڈن ممبر پارلیمینٹ کی تحریر مشتمل بہ واقعات مصر سے بخوبی ہوتی ہی مستر میکاڈن لکھتے ہین کہ مملکت مصر مین گورنمنٹ کے لیئے یہہ ایک شخص عالی دماغ و قوی بازو تھا اور سات سال اسنے اسطرح حکومت اس ملک پر کی جیسے کوی کرنیل اپنی فوج پر حکمرانی کرتا ہے کوئی صیغہ ملازمت سرکاری ایسا نہ تھا جسپر اسکے رعب و داب کا اثر نہ پڑا ہو یا جسکو اسنے مرتب مستحکم نہ کر دیا ہو - اسمعیل کا دلی حوصلہ محمد علی کے بلند خیالون کی پیروی سی یہہ تھا کہ مصر مین یورپ کی تہذیب و شایستگی اور قومی ہمدردی پہیلا کر اس ملک کو عربون کی لیئے ایک خود مختار سلطنت بنادون اور کشت و خون یا ظلم و تعدی جو سالہا سال سے اس قوم مین رایج ہے باعث ان ترقیون کی ہو - خدیو اسمعیل کے زمانہ سے عمدہ تر انتظام سوڈان کا کبہی نہین ہوا - ۱۸۳۰ء مین اسمعیل پیدا ہوا اور ملک فرانس مین تعلیم پائی بعدہ مصر مین طریق حکمرانی کے مختلف تجربے حاصل کر کے ۱۸۶۳ء مین بجاے سعید پاشا اپنے چچا کے خدیو مصر ہوا - بہ تسلیم اسکے کہ اسمعیل لایق ترین اولاد سے ابراہیم پاشا اپنے باپ کی تہا اسمعیل نے مصر و سوڈان کی حکومت نہایت ہی استقلال سے کی جسکی تائید خود اوسکے عہدہ انتخاب سے ہوتی ہے یہہ سرسامول بیکر و جنرل گارڈن سے چیدہ لوگون کو اوسنے عہدہ گورنری کی لیئے منتخب کیا - سرسامول بیکر نے مگر یہہ راے ظاہر کی

تھی کہ اگر خدیو اسمعیل کی حکومت قایم رہی تو مملکت سوڈان اوسکی عہد حکومت مین اور وسیع ہو جائیگی جسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ مصر کی ایک کمزور سرحد جو وادی حلفا اور اسوان تک تھے بڑہ کر نیل ابیض تک پہونچ جای گی - سالانہ اخراجات کثیر جو انتظام ملک سوڈان مین پڑے

تصویر اسمٰعیل پاشا سابق خدیو مصر (یہہ تصویر ۱۸۶۶ء مین لی گئی)

چند روزہ بھی اور جو نتایج و فواید عمدہ کہ اوسّے مرتب ہوئے وہ اب دیکھی جاتی ہین - جنرل گارڈن نے تین سال پیشتر اسکی یہہ فقرات
تحریر کی تھی کہ بردہ فروشی سوڈانیون کی رگ رگ مین سرایت کر گئی ہے اور ہر غریب و امیر کا ابتدائی سبق یہہ ہی تھے کوئی شخص ایسا
نہین جو اوس سے منتفع نہ ہوا اور ایسا تو کوئی شخص نہین جو آزادی کا خواستگار ہو یا دسمین نصیحتانہ امداد کرے - سات ثمن آبادی سوڈان خاص
کی غلامون سے ہے لیکن جزایر مغربی کی حبشیون کے بہ نسبت سوڈان کے حبشیون کی حالت اچھی ہے - سوڈان مین یہہ غلام
با خدمتگاری کی مصرف مین آتے ہین یا فوج مین بھرتی کیجاتی ہین مگر یہہ امر کبھی گوش زد نہین ہوا ہے کہ یہہ لوگ زراعت کے کام
مین رکھے جاتے ہین - جنرل گارڈن لکھتے ہین کہ ضروری اور لازمی طور سے غلامون کا ازاد کرنا با انصافانہ سمجھا جاتا ہے اور اعلان ہو
نے نکر یا اسطرح کے ارادے سے جو جنرل گارڈن نے اونکے لئے تجویز کی تھی صریحی انکار کیا - جنرل گارڈن کی کوششہاے بلیغ نسبت
غلامون کے ارادے کی بالکل مخالف اوس قوم کی تھی جو حدود سوڈان سے باہر جاکر بردے پکڑ لاتے تھے - سوڈان مین دو حکومتین
تھین ایک گورنمنٹ مصر کی اور دوسری بردہ فروشون کی چنانچہ گورنمنٹ مصر کو ہاتھی دانت سے اپنا فائدہ اوٹھانے اور یہہ دوسرے
حکومت اسے بڑہ کر بردہ فروشی سے منتفع نہ ہوتے - ہر چہار طرف ملک مین انھین بردہ فروشون کی خیمے استادہ نظر آتی تھی
جو مقابل خیمہ ہاے عساکر مصری کے زیادہ تر خوفناک و وحشت انگیز معلوم ہوتی تھی - ۱۸۶۰ع سے اس قوم کی قوت روز بروز
بڑھتی گئی یہان تک کہ جو تعلق مصر و ممالک متوسط افریقہ سے تھا اوسپر خطرناک اثر پڑنے لگا اور سوڈانی اسبابت کا دعوی کرنے
لگے کہ یہہ ملک خود مختار ہے نہ یہہ کسی کے زیر حکومت ہے اور نہ یہان کسی کی حکومت مستقل ہے نہ لوگ اوس حکومت کی حفاظت
مین ہین بلکہ بردہ فروشی پیشہ لوگ ہمیشہ اس ملک کے انتفاع سے متمتع ہوتے رہتے ہین - ان اطراف کے ملکون مین جب کوئی شہر
تنہا فتح ہوتا تو ہر شخص اپنے کو بقدر اوس حصہ کے جسپر وہ قابض ہوتا اپنے کو مالک مستقل سمجھکر اوسکی محافظت کرتا اور زیادہ تر
گورنمنٹ مقررہ کی حد حکومت سے باہر جاکر ان غیر مملوک آدمیون کو بردہ فروشی کے لئے پکڑ لاتے تھے چنانچہ یہہ طریقہ ابتدا خارطوم
سے شروع ہوکر دارفور کی راہ تک پہیل گیا - ۱۸۶۹ع مین مقام سکا جو بحر غزل پر واقع ہے بہت بڑا مرکز بردہ فروشی کا قرار پایا تھا
اور زبیر نے جو اس جماعت مسلح بردہ گیر کا سردار تھا اور جنوبی حصہ خارطوم کیطرف پھیلتا جاتا تھا سکا مین قلعجات مستحکم بناکر ملک نم نم کے وسط مین اپنا صدر
مقام مقرر کیا - اور خود مقام سکا مین اسیطرح کے بہت مقامات پر قبضہ کرکے شاہانہ طور سے رہا کرتا تھا - زبیر کی ڈیوڑھی پر پاسبانان مسلح اور دیوان
خاص مین اوسکی شیر زنجیرون مین بندھی ہوئی اور غلامان مکلف لباس اور درویشان عبادت گذار حاضر رہتے تھے - زبیر کی زیر حکومت ایک مرتب
فوج بردہ گیر رہا کرتے جسے وہ ہمیشہ بردہ گیری کے لئے بھیجتا اور یہ لوگ قریون پر حملہ کرتے اور غریب باشندون کو لوٹتے اور اونہین لونڈی غلام
بنانے کے لیے پکڑ لاتے تھے چنانچہ لوگون کے قتل و گریز اور گرفتاری و بربادی سے وہ حصص ملک کے جو نہایت ہی آباد و شاداب تھے اسکے سبب
ویران و برباد ہوگئی اور سکا کے راہین اون قیدیون کے ہڈی اور کھوپڑیون سے بھر گئی تھین جو اثناے راہ مین مرے تھے ایسے کہ ان اسیرون مین
سے نصف بھی مقام معین تک سلامت نہ پہونچتے تھے مگر جسقدر زندہ ہوتے اونمین سے زبیر بعض کو جو چست و چالاک مثل ہرن کی پائی جاتی
اور نہایت خوفناک و بیرحم بلکہ ہیبت مجسم وسط افریقہ کے ہوتے اوسے بردہ گیر فوج مین بھرتی کرتا اور بقیہ کو بازار و مین فروخت کے لیے بھیجدیتا تھا
غرضکہ زبیر نے ایسی کوشش کی کہ سکا بردہ فروشی کا صدر مقام ہوگیا اور سالانہ ہزارون ہی خوردہ فروش ان انسانون کی خریداری کے
زبیر کے پاس جمع ہوتے اور انہین خرید کر دریاے نیل کی راہ سے مصر کو لیجاتے - زبیر کے نام سے تمام سوڈان کانپتا تھا اور روز بروز اوسکی حکومت
بڑہتی جاتی تھے - ۱۸۶۹ع مین اسمعیل پاشا نے ایک فوج بہ سرکردگی ہلالی پاشا دارفور کے مقابلہ کو جو اوس وقت ایک خود مختار سلطنت
ہوگئے تھے سوڈان کیطرف روانہ کی لیکن اس فوج کی روانگی کا اصل مطلب یہہ تھا کہ اسسے زبیر کا انسداد کیا جاسے مگر زبیر نے اس حکمت عملی کو سمجھکر

اپنی فوج فراہم کے اور ایک نزاع کے حیلہ سے سرکاری فوج کا مقابلہ کیا اور بالآخر مصری فوج کو مع سپہ سالار قتل کر ڈالا اور پھر اس کارروائی کی معذرت کے لیئے جو عذرات اوسنے گورنمنٹ مصر کے روبرو پیش کیئے وہ مقبول ہوئے اور بعد کو وہ سوڈان کا حکمران مستقل ہو گیا ۔ ۱۸۷۴ء مین زبیر نے سلطان دارفور سے تکرار کرکے اور اوسکے ملک پر حملہ آور ہوا گورنمنٹ مصر اوسکے روکنے سے مجبور اگر بلحاظ ضرورت وقت بشرکت اوسکے دارفور پر حملہ آور ہوے اور ان تدابیر مین شرکت کے جنکا سر موجد تھا چنانچہ افواج مصری شمال کیجانب سے اور زبیر جنوب سے دارفور مین داخل ہونے

عربون کا قافلہ صحرا مین

اور اس جنگ مین کشش وکوشش اور فتح وکامیابی زبیر ہی کے نام رہیے ۔ اس معرکہ جنگ مین زبیر نے بلالحاظ طمع کے پانچ لاکھ روپیہ گلواکر اوسکی گولیان بنوائین اور اپنی فوج کے سپاہیون کو تقسیم کرائین جسکا یہہ نتیجہ سمجھا جاتا ہی کہ چاندی کی گولی کو کوئی جادو روک نہین سکتا ۔ چنانچہ انہین سے ایک گولی خود سلطان دارفور کے خود مین لگی جس سے وہ گرکر ہلاک ہو گیا اور اوسکی دو بیٹے بھی اوسکے لاش کے قریب مارے گئے بعد فتح دارفور کے زبیر نے اپنی خدمات کی جلدوین خدیو مصر سے یہہ درخواست کی کہ مجھے عہدہ گورنر جنرلی دارفور عطا ہو ۔ خدیو نے اسی عہدہ کے دینے سے انکار کیا مگر ساتھی اسکے اوسی پاشا کا خطاب دیا ۔ زبیر کو یہہ امر ناگوار گذرا اور اوس نے اپنے تمامی رفقا کو ایک درخت کے نیچے جمع کرکے جو کہ اوبیدکی شہر کے طرف واقع تھا یہہ اقرار حلفی لیا کہ وے لوگ بوقت ضرورت اوسکی مشارکت کرین اور خود زبیر ایک لاکھ پونڈ جمع کرکے اس غرض سے قاہرہ کو روانہ ہوا کہ وہان پہونچکر خدیو مصر کے خیالات کو اپنے چرب زبانی سے پھیردون اور سرداران سلطنت کو رشوتین دیکر اپنا مطلب نکالون چنانچہ جب وہ قاہرہ مین پہونچا تو بہت اعزاز واحترام سے اوسکے ساتھہ برتاؤ کیا گیا ساتھی اسکے زبیر کے کل امیدین بہ نسبت سوڈان واپس جانے کی منقطع ہو گئین اور منتقم حقیقی نے ایسی ظالم کو خود گرفتار کرادیا جسنے ہزارون انسانون کو پکڑکر لونڈی غلام بنایا تھا گو قاہرہ مین وہ آزادانہ طور سے پھرتا تھا اور سو پونڈ یعنے ایک ہزار روپیہ ماہواری پاتا تھا لیکن دور ہی سے بیٹھا ہوا سوڈان مین بغاوت کی تحریک کرتا تھا ۔ خدیو مصر اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہ زبیر اور اوسکے رفقا مصر کے قوت سے آگاہ ہوکر چاہتے ہین کہ ایک حکومت خود مختار قایم کرین

لہذا اسمعیل پاشا کو ایسے حالت مین دو امور ضروری کا انتظام مدنظر ہوا ایک یہہ کہ بردہ فروشی کا انسداد قطعی سوڈان مین ہوجاے دوسرے یہہ شعلہ بغاوت جو مشتعل ہو رہا ہے فرو کردیا جاے چنانچہ ان دونون امورات کے تکمیل انصرام کے لیے ایک نہایت ہی مدبر اور منتظم کی ضرورت ہوئے جسکے لیے جنرل گارڈن سے بہتر کوئی شخص نہ تہا - قبل اسکے کہ جنرل گارڈن کے حالات شجاعت و انتظام مفصل تحریر ہون ضروری کہ کچھہ معاملات سوڈان اور اوسکے باشندون کے بیان کیے جائین ٭

باب دوم

مشتمل بہ واقعات ذیل

جغرافیہ سوڈان - اصلی شکل ملک کی - مختلف صوبجات اور اونکی وسعت - بڑے بڑے قصبات - وہان کی کیفیت زرخیز اور اوسکی پیداوار - مختلف قبایل جو سوڈان مین رہتے تھے - سوڈان کی مستقل باشندے اور بدوی قبایل کے حالات - اونکے عادات عجیبہ اور جنگی حوصلے ٭

سرساموئل بیکر لکھتے ہین کہ سوڈان ایک لفظ مہمل ہے جس سے نہ تو کسی ملک کے حدود ارضی مراد ہے نہ کسی مہذب ملک کا نام ہے - بلکہ ایک ایسا ملک مراد ہے جہان حبشی بود و باش رکھتے ہین اور جسمین افریقہ کا ایک حصہ بحر احمر سے بحر اطلان تک شامل ہے - سوڈان مصر سے جانب شمال اور میان ترا کی جھیلون سے جانب جنوب عرض البلد کے ۲۰ درجہ پر اسیطرح بحر احمر سے پورب اور سرحد دارفور سے پچھم واقع ہے شکل اس ملک کے ناہموار ہے اور اضلاع جنمین یہہ ملک منقسم ہوا ہے بہت بڑا اختلاف اوسکے اصلی شکل مین ظاہر کرتے ہین چنانچہ سرحدین اسکے مثل مصر کے سرحدون کے جیساکہ سعید پاشا کی تحقیقات ہے ہمیشہ ردوبدل ہوا کرتی ہے - باستثناے ۵۳۰۰۰۰ میل مربع صحراے نوبیہ کی جو دریاے نیل کے پچھلے آبشار کے جانب جنوب واقع ہے سوڈان بشمول ممالک کردفان و دارفور جانب مغرب اور سناور طاکا اور سینٹ اور اضلاع ساحل سواکم کی اور مسوا جانب مشرق اور بدبرات فشودا اور بحر غزل اور ممالک متوسط افریقہ جانب ۵۱۶۰۰۰ میل مربع کا ایک ٹکڑہ ہے جسمین ۶۷۰۰۰ میل مربع متعلق کردفان کے ہے اور ۲۸۰۰۰۰ میل مربع دارفور مین داخل ہے - دریاے نیل خط استوا کی قریب کے جھیلون سے نکل کر تمامی ملک سوڈان کی سیرابی و زرخیزی کا باعث ہوتا ہے مصر کے قدیم باشندے اگر اس دریا کی پرستش مثل خدا کے کرتے تھے تو کوئی مقام تعجب نہ تہا اسلیے کہ تمامی ملک اور اسکا دریاے اطبرا کے مٹی سے جو باج گذار دریاے نیل کا ہے پیدا ہوا تہا اور بغیر اسکے وہ ملک اسیطرح مثل ایک ریگستان ویران کے رہ جاتا جیساکہ اب تک اوس دریا کے پچھم طرف بڑے بڑے صحرا پڑے ہین دریاے نیل کے پانی کا بہاؤ جنوب و مشرق سے شمال و مغرب کو ہے اور وہ حصہ زمین کا جو پورب کی کنارہ پر اس دریا کے واقع ہے بہت زیادہ سیراب و سرسبز مقابل اون اضلاع خشک کردفان و دارفور کے ہے جو مغرب کیجانب واقع ہین - درمیان دریاے اطبرا کے جو کہ تہوڑے ہی فاصلہ پر بربر سے دریاے نیل مین گرتا ہے اور دریاے رہاط کے جو باج گذار نیل اسود کا ہے ایک ٹکڑہ ملک کا نہایت ہے شاداب و سرسبز واقع ہے جو قدیم میرو کے سرزمین سے مشہور تہا - چنانچہ اس حصہ مین بشمول ملک طاکا کے جسکی سیرابی دریاے رہاط اور دندر سے ہوتی ہے اور نیز ان اضلاع کی جو درمیان نیل ابیض اور اسود کی واقع ہین زمین اور آب و ہوا ولکو نہایت ہے موافق پیداوار کی اور قابل الزراعت ہین خصوصاً

زبیر پاشا

روئی کی پیداوار تو نہایت سے عمدہ ہوتی ہے اور کردفان کا اکثر حصہ کنارہ مغرب کیطرف نیل ابیض پر غیر آباد و غیر قابل الزراعت ہے اسلیئے کہ نصف حصہ جنوبی مین آب پاشی کی بہت ملت ہی کردفان کی شمالی و مغربی حصومین بالکل بیابان ہین جسکے انتہائے قلت پر العبید دار الحکومت ممالک جنوبی واقع ہے اس مقام بارش بہت ہوتی ہے زمین آباد ہے اور جنگل بکثرت ملتی ہین۔ بڑے بڑے قصبے سوڈان کے دریاے نیل پر آباد ہین اور خود خارطوم موہانہ پر دریاے نیل کے ابیض و اسود کی قا مساوی پر شمالی سرحد مصر اور۔ ہیڈی ٹہای نلن ہیے اور جنوبی سرحد ممالک قریب خط استوا کے جو خدیو مصر کے تحت مین ہے، اور وکٹوریا اور نیئن زاکی واقع ہے ۔ یہہ شہر پایہ تخت سوڈان کا ہی جسے محمد علی نے سنہ ۱۸۲۰ء بعد فراغ فتوحات کردفان اور تابع کرلنے بدؤن کی بلحاظ موقع تجارت و جنگ کے آباد کیا تہا اور اس مین گورنر کے رہنے کا مکان فوج کی بارکین توپ خانہ اور جہاز کے ٹھہرنے کی جگہہ پختہ بنوائین چنانچہ یہہ جدید شہر بہت بڑی تجارت کا مرکز ہوگیا اور ہاتھی دانت اور عربی شتر مرغ اور گوند و غلہ و مویشی اور لونڈی اور غلام کے خرید و فروخت بکثرت ہونے لگے ۔ حقیقت یہہ ہے کہ خارطوم ہمیشہ سے مرکز بردہ فروشون کا رہا چندن سے وہ لوگ باہر جاکر لونڈی و غلام پکڑلاتے اور شہر مین اونکا ذخیرہ جمع کرکے فروخت کرتے تھے۔ قبل مہدی کے ترقی کی خاص شہر خارطوم مین پچاس سے ساٹھہ ہزار تک باشندے تھے جنمین نصف سے زاید غلام تھے ۔ اکثر یورپ کے سفیر بہی وہان رہتے تھے ۔ خود خارطوم ملک سوڈان کی تجارت کا مرکز تہا ۔ اور تیرہ لاکہہ اسٹرلنگ سالانہ تجارت کا خاص خارطوم مین تخمینہ ہوا تہا۔ مکانات خارطوم کے باعتبار اور قصبات سوڈان کے پختہ طور سے بنے تھے بلکہ اکثر مکانات سنگین تھے متمول لوگون

کے مکانات نہایت ہی خوش قطع اور آسایش کے ہین — جو جماعت یورپین کی خارطوم مین رہتے تھے کبھی کبھی بوجھہ خرابی آب و ہوا کے خاص کر ایام بارشس مین مقام قیام کو اپنے بدل دیتے تھے — دریاے نیل سبے اوپر مصر کے راستہ پر ایک اور ضروری شہر بربر دو سو میل کے فاصلہ پر خارطوم سے واقع ہے جسکی آبادی کا تخمینہ پانچ ہزار باشندون سے لیکر دس ہزار تک لوگون نے کیا ہے — اس قصبہ کے اکثر مکانات مثل خارطوم کے مکانون کے دہوپ سے پکائے ہوئے اینٹون کے ہین اور اس وجہسے کہ بربر ایک موقع خاص پر ہے مثل خارطوم کے ایک ضروری قصبہ سمجھا جاتا ہے — بربر دریاے نیل کا ایک جزیرہ ہے جہان سے اشیاے تجارتی کشتیون پر دریا کی راہ سے خارطوم کو روانہ ہوتے ہین علاوہ اسکے ہر قسم کے تجارتی چیزین ملک سوڈان کی اس شہر مین جمع ہوکر دو سمت کو کاروانون کے ذریعہ سے بھیجی جاتی ہین اسلیئے کہ بالاتر اسکے دریا کشتی چلانے

شہر خارطوم

کے قابل نہین ہے - بربرسے ایک کاروان بخارلی کورسکو کو جو دریاے نیل پر
واقع ہے ابوحمید کے راہ سے جاتا ہے یہہ قصبہ بہت خراب حالت مین ہے
لیکن یہہ قصبہ بھی ایک یادگار مقام اس وجہہ سے ہے کہ ۱۸۸۴ع مین اس مقام پراٹھ
سوشخص کی باشندے بزدق بدون کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اور بقیہ السیف کا دریا تک پہنچا
گیا تھا اور البتہ بعض ڈوب گئے تھے - دوسرا کاروان بربرسے سواکم کو جو بحراحمر پر
واقع ہے جاتا ہے یہہ قصبہ دوسو اسی میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سوڈان کا ایک بہت بڑا
بندرگاہ ہے اور اسی مقام سے لونڈی اور غلام جہازون پر سوار کرکے اور ملکون مین
تجارت کے لیئے بھیجے جاتے ہین - سواکم یا سواجی جیسا کہ وہان کے باشندے کہتے ہین
جن یا پری کے معنی ظاہر کرتا ہے اسکے بہ نسبت وہان کے باشندے یہہ کہا نیان کہا کرتے
ہین کہ بحراحمر پر ایک جزیرہ تہا جسمین دس لڑکیان کواری حسین رہتی تھین ایک روز چند
لوگ مچھلی پکڑنے والے اوس جزیرہ مین گئے اور اونکو اس جزیرہ مین تنہا رہتے ہوے دیکھکر
متعجب ہوئے اور استفسار حال کیا اون لڑکیون نے اپنے کو از قسم اجنہ بتایا چنانچہ
اونکی اولاد جو معمولی طور سے پیدا ہوئین اونکے نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ وہی لوگ ابتدائی
باشندے اس جزیرہ کے تھے اور قصبہ سواکم کو آباد کیا تھا - جس مقام سے
جہاز سواکم مین داخل ہوتے ہین وہ جگہہ نہایت تنگ اور طویل ہے اور باہر کی
طرف اوسکے بہت ہی خطرناک چٹانین پتہرون کی ہین - یہہ قصبہ مرجان سفید
سے بنایا ہے اور جزیرہ پر واقع ہے ایک بڑے سڑک کے ذریعے جسے جنرل گارڈن
نے اپنے عہد گورنر جنرلی سوڈان مین اس مقام پر تیار کرائے تھے یہہ آبادی
آگے چلکر بہت بڑھی ملبندی سے مل گئی ہے - باشندون کا وہان کے اٹھہ
ہزار تک تخمینہ ہے اور قریب دوسو میل مغرب و شمال کے جانب بربر ... قدیم
دنگولا ہے جو کہ نصف اجڑا ہوا اسکے پیچھے کے کنارہ پر واقع ہے - اور قریب ساٹھ
یا ساٹھہ میل کے آگے بڑھ کر چشمہ نیل کے مقابل مین جدید دنگولا آباد ہے جسے اہل عرب
اوردیہ کہتے ہین - کسالا خارطوم کے بعد ایک بہت بڑا قصبہ سوڈان کا ہے جسمین قریب
پندرہ ہزار کے باشندے ہین یہہ قصبہ ایک پہاڑ پر آباد ہے اور درمیان خرطوم
اور سواد کے کہ یہہ بھی ایک جزیرہ بحراحمر کا قریب نزد حدابیسنا کے ہے) دوسو میل
کے فاصلہ پر واقع ہے - کسالا مین ایک مدت سے اکثر اہل یورپ وامریکہ جنگلی جانورون
کے جمع کرنے کو عجائب خانہ یورپ وامریکہ کے واسطے رہتے تھے - جنوغ یعنے لکڑی پکڑ
اسکے قرب وجوار مین ہوتی ہین اور قسطنطنیہ کے کتون کیطرح جگہہ صاف رکہنے کا کام کرتے ہین -
ملک طاکا جسکا پائیے تخت مسوا ہے سوڈان مین ایک بہت بڑا مالدار قصبہ ہے اور مثل سواکم کے ایک

جزیرہ پر بیاہے سڑک کلان کے ذریعے سے ایک دوسرے جزیرہ سے ملا ہی جہان
گورنر کی رہنے کا مکان اور فوج کی بارکین بنی ہین اسیطرح یہہ دوسرا جزیرہ بھی ایک
تیسرے چھوٹے جزیرہ سے میلا ہے اس مقام پر چند یورپین سکھے بذریعہ تجارت
کے رہتے ہین اور ہندوستان کے بنئے بھی یہان کنارون پر دریا کے موتی نکلوانے
کے غرض سے بود و باش رکھتے ہین ملک سنار کا پائے تخت بھی سنار ہی کے نام سے مشہور ہے
یہہ شہر دریاے نیل اسود کے کنارہ پر واقع ہے اور تین سو میل خارطوم سے بالاتر ہے یہان
نیل ابیض کا دھارا جنوب کے جانب سے خط استوا کیطرف گرتا ہے - بڑے اور مشہور مقامات اس
ملک کے الدکو سراوین جنکا فاصلہ خارطوم سے ایک دن کی راہ کا ہے جیسے زاغ دن بہر اوڑ کر طے
کر سکتا ہے یعنی ایک سو سے پانچسو اور اٹھہ سو میل تک کا فاصلہ ہے - العبید دار الحکومت ملک کردفان کا ہے
اور یہہ ایک شہر ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر نیل ابیض سے ہے جسمین پندرہ ہزار باشندے
ہین اس شہر مین وسیع عمارت سرکاری اور چند مکانات پختہ و عمدہ یونانی اور مصری تاجرون کے
ہین اونہین سے سلسلہ تار برقی کا خارطوم و قاہرہ سے ہے وادی نیل کے پچھم و پورب طرف اور
درمیان مین کہا در جارض البلد سمندر میڈی ترمی نین کے وہ صحراے عجیب و وسیع واقع ہے
جسمین نہ کوئی چشمہ ہے نہ دریا ہے صرف چند کنوئین وہ بھی آپسمین بہت فاصلہ پر ہین
اور ایک زمانہ مین پانی یہان بیش بہا ہو جاتا ہے - قطع نظر دریاے نیل کے پانی

گلہ بان عرب سوڈان

ایک بر ابرا کا سپاہی

ملنے کا وسیلہ صرف کنوؤن سے ہے مگر یہہ کنوئین بھی اکثر جگہہ پانچ پانچ روز کے راہین طے کرنے بعد ہاتھہ آتے ہین یہانتک کہ مورخین کنار دوزخ کے درجے قرار دیکر ایک درجہ کو دوسرے سے خراب شمار کرتے ہین اسیطرح اس صحرا مین سطح اوس زمین کے درجے ہین چنانچہ جن ٹکڑون کو الجبل یا البر یا کہتے ہین پہاڑون سے نکلی ہین جسمین کسی قسم کے سرسبزی و شادابی نہین ہے لیکن علاوہ انکے ایسی بھی صحرا مین جنگلی زمین مقابل البریہ کے نہایت ہی شاداب ہے اور جانورون کے بقاء زندگی کے اسباب پیدا کرتے ہین اونکے سبزہ پر نہ صرف بکرے بھیڑ اونٹ کے چراگاہ ہے بلکہ ہرن اور بارہ سنگھے بھی اونپر چرتے ہین اور بیگھون تک جنگلی پھول اور معطر جھاڑیان ہین جنکے خوش آیند خوشبو اون مقامات مین پھیلی رہا کرتی ہے درختون کے جھنڈ اور جھاڑیون مین جو کانٹہ دار ہین بکثرت شکار ملتے ہین صمغ عربی بکثرت بیابان پیدا ہوتی ہے جو بہت بڑی تجارت کی چیز ہے اور سوڈان سے باہر بہہ جاتی ہے علاوہ اسکے سیکڑون میل تک درمیان سنار و کردفان کے ہاتھی دانت اور پرند جانورون کے پر اور شتر مرغ اور سنا ملتے ہین خصوصاً سنا اران چیزون مین مشہور ہے۔ بمقابل اوپر کے صحراؤن کے المور کے میدانون کی حالت جدا ہے یہہ میدان بالکل ادسپر ہے جسمین گرم سنگریزی گھر آیا ہوا اور اونچے منڈین بکثرت ہین اور بعض

بدو عرب سوڈان

شیوخ قبایل شرقی سوڈان

مواقع پر تو نہایت ہیہ طول و ناہموار اور تنگ راہین ہین اور سوائے شگافتہ زمین اور دراڑون کے اور کسی قسم کی گہاس جو کہ جانورون کی زندگانی کا باعث ہو سکے یہان پیدا ہی نہین ہوتے - نہ کوئی درخت ہے نہ کوئی جہاڑی ہے حتی کہ ایک پتہ بھی گہاس کا ایسا نہین کہ وہ آفتاب کے چمک کو زرد و بالو پر پڑتے ہی زرد کی - جو جہونکا ہوا کا چلتا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نیراہہ سے ہو کر آیا ہے اور دہوپ مین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہٹی سے آگ نکل کر آئی ہے - درمیان حدود مصر و سوڈان کے یہہ صحرا ہے الحمورہ ۵ ۲ ہزار میل مربع ہے - صرف چند تجارتی کاروان اس صحراسے گذر کرتے ہین جنہین کنوؤن کا پانی بہت بہت فاصلہ پر ہاتہہ آتا ہے ایسان تو کبہی اس صحرا سے گذر نہین سکتا یہہ صرف اونٹون ہی کا کام ہے کہ وہ اپنے چکنے دار پاؤن سے بالو کی راہ طے کرتے ہین اور میموسا کے خشک اور خاردار جہاڑیون کو کہا کر بسر کرتے ہین - اور بے پانی کے پانچ دن تک برابر راہ چلتے ہین - اس صحرا مین اگر گہوڑا جاے تو گہٹنے تک دہس کر رہ جاے ملک سوڈان مین مختلف قوم کے لوگ آباد ہین جو لوگ نوبیہ یا شمالی سوڈان مین رہتے ہین اکثر اونین سے افریقہ کے قدیم باشندون کے نسل سے ہین یا اون عربون کے اولاد سے ہین جو حجاز سے مصر یا بحر احمر ہو کر یہان آئے تھے (اتہیوپیا) کے باشندے جنکو مصری یا بربرا یعنے بربر کے باشندے کہتے ہین اونکے شکل و صورتین اتہوپیا کے باشندون کی سی ہین اور مصر کے قدیم منارون پر ویسے ہے صورتین بنے ہوئی ہین - قد اونکے متوسط ہین اعضا متناسب ہین چہرے لمبے بیضاوی تراش کے ہوتے ہین خمیدہ ناکین ہوتی ہین جو سہری پر کسیقدر گول رہتے ہین بڑے بڑے ڈاڑہیان ہوتی ہین سیاہ چمک دار آنکہین ہوتی ہین گہونگر والی بال اور گندمی رنگ ہوتا ہے - اس کے مثل قبیلہ مین نرالی لوگ ہین جو بوجہہ خانہ بدوش ہونے کے ان عربون مین بدوی شمار کیجاتی ہین یہہ لوگ افریقہ کے ایک طرح کے زبان بولتے ہین اور یہہ بہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ لوگ اتہوپیا کی کے باشندون کی نسل سے ہین جو سرزمین میسرونی مین رہتے تھے - مرد وہان کے بوجہہ اختلاف قبیلہ کے پہچانے جاتے ہین اور عورتین اونکی ابسینیا کی عورتون سے

نہایت مشابہ ہین بجز اسکے کہ قد اور رنگ مین زیادہ تر لمبے اور سیاہ ہوتے ہین - ملک سوڈان کے جنوبی حصہ مین نیو یا قوم کے حبشی بکثرت پائی
جاتے ہین اور خط استوا کے قریب کے صوبجات مین ڈنکا سن اور دوسرے حبشیون کی قومین آباد ہین - باستثناء چند عرب کے قبیلون کے
جو سوڈان مین آباد ہین اور جنکو جنرل گارڈن عربون کے جسم کے نبض کہتے ہین یا یہہ کہ وہ مرکز عرب کے دنیا کے ہین محض عربی
زبان بولتے ہین اور عموماً خانہ بدوشون کیطرح زندگی بسر کرتے ہین اور اپنے قبیلہ و مذہب پر بہت کچھہ تفاخر کرتے ہین اور اپنے
ہمسایہ نسلے نوبیہ والون سے وصلت و قرابت نہین کرتے - بلحاظ رنگت کے ان دونون قومون مین کم اختلاف ہے مگر اور
امور مین بالکل مختلف ہین - عرب کے لوگ قد آور اور زیادہ تر خوبصورت ہوتے ہین پیشانیان اونکی بلند ہوتے ہین اور چہرے
اونکے بہت خوبصورت ہوتے ہین داڑہیان گہنے ہوتے ہین اور بجاے گہونگہر والے بالون کے چہترے ہوئے بال سر مین کم ہوتے
ہین - دریاے نیل کے ترائیون مین اور اون چشمون کے کنارون پر جو کوہ ابیسینیا سے نکلی مین بہتیرے قبیلے عربون کی [illegible]
ہمیشہ رہتے ہین انہین قبیلون مین سے زمانہ سلف مین (شنقوبر) قبیلہ جنگجو تہا جو دریاے نیل کے دو نو ساحلون پر اور آبنو کول
کے شاداب مقامات سے تور تک آباد ہے - کچھہ دور تک قبیلہ اموکول آباد ہے کے لوگ بھی اپنے مکانات و چراگاہین اس کس
... و بحر عرب کے درمیان مین اور دریاے نیل کے داہنے کے پہاڑیون اور نوبیہ کی ریگستانون مین جو درمیان کردسکو ادہر کے
ہے رکہتے ہین - لیکن اکثر لوگ بیزا کے قبیلہ کے خانہ بدوش ہین اور بدوون مین شمار کیجاتے ہین گو اس ریگستان کے باشندے
بہت سے ذیلی قبیلون مین منقسم ہین لیکن رسومات مین سب متحد ہین اور اپنے سچے بزرگ ایک شیخ کے تحت حکم رہا کرتے ہین - ہر چند
کہ کسی شخص کے مالک زمین ہونیکا اصول عام نہین تاہم ہر قبیلہ کے زمین کے حدود معین کر دے گئے ہین - اپنے ہمسایون کے کہیتون
یا چراگاہون پر قبضہ کر لینے سے اکثر نزاع واقع ہوتے ہے - انکی دولت صرف بہیڑ و بکری اور اونٹ ہین - جو لوگ زیادہ شاداب مقامات
مین رہتے ہین گہوڑے اور مویشی بہی پالتے ہین اور نئے چراگاہونکے کی ضرورت اونہین ایسے جہنون مین رہنے پر مجبور کرتے ہی
جو کہجور کے اندرونی چہال کے ریشون یا جنگل کے گہاسون سے بنی ہوے چٹائیون سے تیار کئے جاتے ہین ان خانہ بدوش
قبیلون مین قبیلہ بشاری بہت مشہور قبیلہ ہے جسے بشاریین یا بشاری ہی کہتے ہین - یہہ لوگ بیزا ماسائیٹس
کے نسل سے ہین اور بحر احمر کے کنارے کے پہاڑون پر اور سواکم اور بربر کے درمیانی ریگستانون مین بود و باش رکہتے ہین اور مشرق
و جنوب مین انکے حدندوا کا قبیلہ جسکی نسل بکثرت و نہایت جنگجو ہے اور چراگاہین جسکی دریاے الجبرا کے بحیم جانب واقع مین آباد ہین -
اس قبیلہ کے اکثر لوگ ان قافلون کے ساربانی کرتے ہین جو ہمیشہ ریگستان کے مختلف راہون سے گذرتی ہین اونکے ہمسایون
کے سمول مین قبیلہ بنی عمرو کے لوگ رہا کرتے ہین - یہہ قبیلہ بہت بڑا اور قوی افریقہ کے مشرقی ملک کا ہے جسمین کی ہزارون ہی آدمی
آج کل عثمان دغنائی جہنڈے کے نیچے موجود ہین - مقام طاکا مین بام بیزا قبیلہ کے لوگ آباد ہین اور قبیلہ ہامسی بھی کہ ایک جنگجو اور مشہور جماعت
ہے قبیلہ بیزا مین شامل ہے انکے ہمسایہ کے لوگ ہمیشہ اونسے ڈرا کرتے ہین اسیوجہ سے اونکے ہمسایہ کے لوگ اونسے بہ عداوت پیش آتے ہین
قبیلہ بیزا کا شکوی ۔ ایک قبیلہ ہی چنانچہ اس قبیلہ کے شیخ نے خاص کے بغاوت مین اکثر کارنمایان کئے اس قبیلہ کے لوگ اوس حصہ ملک مین آباد
ہین جو غوث رجب سے خارطوم تک اور دریاے اطبرا اور نیل اسود کی درمیان مین واقع ہے اور جنوب مین سک ابو سین تک پہیلا ہوا ہے - شمالی
سنار کے باشندے قبیلہ فنگ کے نسل سے ہین جو قبیلہ بیزا کے ایک شاخ ہے - جنوبی سنار کے رہنے والے ابو روف کی اولاد سے ہین اور
بقیہ لوگ قبیلہ زمانیا اور رہنداب کے ہین - صوبہ کردفان کی آبادی مین نیو بیہ کے حبشی جو قدیم باشندے وہان کے ہین اور دنگولا کے
لوگ جو یورپ سے آکر آباد ہوئے اور خاصۃ تجارت پیشہ یا کاشتکار ہین اور حجاز کے خانہ بدوش قومین شامل ہین - ان قبیلون مین سے

شمال و مشرق کیطرف قبیلہ کبابیش اور جنوب و مغرب مین قبیلہ حسینہ و منی جرار بہت زبردست ہین اور علاوہ اسکے قبیلہ بقارس بھی نہایت ہی خونخوار
وخطرناک ہے - یہہ دونو آخر الذکر قبیلے جو کردفان کے جنوب کیطرف دریاے نیل کے قریب رہتے ہین انکا نام لفظ بقر سے نکلا ہے اسلیئے کہ مویشی
کا پالنا انکا خاص پیشہ ہے - بعضون کے پاس بہت بڑا گلہ بیلون کا ہے جنپر سوار ہو کر اور جو پہلے بنبری ہاتھون مین لئے صدہا العبید کے
بازار مین آتے ہین - انہین عرب کے قبایل سے مہدی نے بکثرت سپاہی بھرتی کیئے تھے اور قبیلہ حسینہ و بقرس کے لوگ بہت سے پہلے
اس متنبی کاذب کے ہمراہ ہوے تھے - طریقہ جنگ انکا نہایت ہی شجاعانہ ہے اور وہ اسکے منتظر نہین رہتے کہ کوئی شخص انپر حملہ آور ہو
انکے حملے نہایت ہی ہیبت ناک ہوتے ہین اور اپنے دشمن کو ایک بارگی حملہ کر کے پامال کر دیتے ہین طریقہ جنگ انکا ہمیشہ سے یہہ ہے کہ کھلے
ہوئے میدان مین اپنے حملون کے تیزی سے دشمن کے فوج کو مضطرب کر دیتے ہین - سوڈان کے جنگلی قومین اکثر کمر تک برہنہ رہتے
ہین اور ایک سوتی کپڑہ کا چادرہ کمر مین لپیٹے رہتے ہین اور اکثر ایک چمڑے کے قمیض پہنے رہتے ہین - جو لوگ خوبصورتی کے
شایق ہوتے ہین وہ اپنے بالون کو گھونگھر والے بناتے ہین اور ہار اور کپڑے رودراج اور کہجور کے پتون کے بنا کر پہنتے ہین - ان عربون
کی شناخت یہہ ہے وہ ہمیشہ اپنے کو اسلحہ مسلح رکھتے ہین کہ ایک لمبا اور سیدہا چوڑے پہل کا نیزہ اور تلوار جسکے دونو جانب
بارہ رہتے ہے اور گول یا بیضادی گینڈے یا زرافہ کے چمڑی کی ڈہال ہمیشہ لیئے رہتے ہین اور بہت کم لوگ ایسے ہین جو بندوق
بہی رکہتے ہین - عورتین اور لڑکیان انکی جو اکثر خوش گل اور خوش جمال ہوتی ہین صرف ایک چادر سوتی کمر سے لیکر گہٹنے تک لپیٹے
رہتے ہین اور مردون کو اپنے اوپر فریفتہ کرنے کی غرض سے رودراج اور کوڑیون کے زیورون سے اپنے کو آراستہ کرتے ہین بہت
کچھہ خوشیان کرتے ہین - چمڑے کی پازیب پاؤنون پہنتے ہین بالیان اور چھلے اونکی بہت ہی مرغوب زیور ہین - سوڈان کے باشندون
کی خوراک بنظر احتیاط نہ بوجہ خواہش نفسانی اور خاص کر خانہ بدوش قبیلون کے دہورا یعنے جوار وغیرہ ہے جسکے وہ اباد مقامون
سے چمڑے اور لکڑی کے کوٹون اور مویشون سے بدل کر لیتے ہین - جنوب کے جنگلی قبیلہ خاصتہً دہوم کہجور اور درخت بوباب کے بیل
اور پہلون پر زندگانی بسر کرتے ہین گو بعض لوگ دہورا یعنے جوار کے بہی کاشت کرتے ہین - جب کبہی اونہین گوشت کہانے کو مل
جاتا ہے تو پہر وہ کسی امر کا لحاظ نہین کرتے اور اوس جانور کے گوشت کو مثل چرغ یا شغال کے نگل کر صرف ٹہٹری چہوڑ دیتے ہین اور
بعد کہانیکے اپنے وحشیانہ خوشیان ناچ ناچ کر ظاہر کرتے ہین - سوڈان کے جنگلی قبیلون کے حالات کے نسبت مصنف بیان کرتا ہے
کہ جب یہہ لوگ کہانا کہاتے ہین تو عجب طرح کا تماشہ نظر آتا ہے وہ یہہ بہی لکہتا ہے کہ باسی لوگون کی جماعت کس شور و غل کے
ساتہہ ایک بیس پر گرتے ہین اور اوسمین سے جس گوشت کے ٹکڑے کو جو شخص پسند کرتا اوسپر تکرار کرتا ہے اور انتڑی اور وہ حصہ جو بہ
آسانی دوسرے جگہہ منتقل نہین ہو سکتا اوسے اوسی مقام پر نگل جاتے ہین اور سیاہ چمڑے باسی قبیلہ کے لوگون کے اوس بیس کے خون مین
بے تحاشہ لوٹنے سے رنگین اور آلودہ ہو جاتے ہین ناک تک کہاتے ہین اور اصلاح کے لیئے کوی پتے لانے والے یا دست آور دوا از قسم گوبی
کے کہا لیتے ہین - کل قبایل مین حلف کا طریقہ جب کہ وہ کسی سے دوستی کرتے ہین یا کسی معاہدہ پر مہر کرتے ہین عجیب و غریب ہے اور بعد
تکمیل کے پہر نہ تو وہ اوس کو توڑتے نہ اوسکے کبہی خلاف ورزی کرتے ہین بعض قبیلے کے لوگ اپنے برہنہ تلوار زمین پر رکہہ دیتے ہین اور
اپنے پاؤن کو اوسکے قریب لیجا کر ہتھیلیان ہاتہون کے اوسکے پہل پر رکہتے ہین - بعض قبیلے کے لوگ بہت پہنکتے ہین یا شعلہ آتش بجہاتے ہین -
شہسوار اپنے گہوڑون کے باگون کی قسم کہاتے ہین - نیل ابیض کے رہنے والے قومین عجب و غریب طور سے آرام لیتے ہین یعنے اپنے
داہنے پاؤن کے ایڑے بائین گہٹنے کے اوپر رکہہ کر ایک سخت شکل صورت سے بہت دیر تک ایسی ہی حالت پر کھڑے رہ
جاتے ہین +

باب سیوم — مشتمل بہ واقعات ذیل

چارلس جارج گارڈن اور انکا خاندان جنمیں سپاہی ہوتے رہے ہین — تقرری انکے عہدہ انجینیری پر اور شہر سنگرٹ ہونا — عدہ ماجو کریمیا روس مین انہونی کمین — فوج نصرت فزین سپاہ پر مقرر ہونا — جنگ کے نتیجہ کا ذکر کرنا — خلعت چین و کرنیل اور نیکے پر کا ملنا اور خطاب سی بی کا پانا — سپرنٹنڈنٹ تیاری قلعہ کا مقرر ہونا گر ایسی عہدہ پر کوشش ہاے بلیغ سوڈان مین گورنر جنرل مقرر ہو کر پہونچنا ہزاران و عہدہ فت عدالتی کے دنیا ہو بحکم بنانا — بردہ فروشی کے طریقون کو سختی کے ساتھہ روکنا مستعفی ہونا عہدہ گورنری سوڈان سے اور انگلینڈ واپس آنا +

قبل اسکے کہ گارڈن کے ان عہدہ کارروائیون کا ذکر کیا جاوے جو انھون نے ملک سوڈان مین کین ضرور ہے کہ کچھہ تھوڑی سی انکے عملی تواریخی حالات شرح کئے جائین — ۲۸ جولائی سنہ ۱۸۳۳ء کو گارڈن بمقام وولیچ مین پیدا ہوا — خاندان اسکا ہمیشہ کا سپاہی تھا — جنرل گارڈن کا دادا بہ ماتحتی سر جان کوپ فوج مین تھا اور ماتیلڈ زیر کولن اور بمقام پرسٹن پانس) مین قید کر لیا تھا یہ ہونہ بوالا بو جیز کمبرلینڈ کا تھا اور انجام دہی خدمات مین بہت کچھہ سختیان جھیلی تہین — ابراہیم کے میدانون مین بہتیری لڑائیان بہ ماتحتی مسٹر ولف کے لڑا تھا — ہنری ولیم گارڈن جنرل گارڈن کا باپ توپ خانہ کا افسر تھا جسے وہ عہدہ لفٹنٹ جنرل تک پہونچا تھا —

ماں گارڈن کے ساموئیل انڈربی کی بیٹی تھی یہہ شخص ایک بہت بڑا تاجر اور جہاز کا مالک لنڈن میں تھا - یہہ نوجوان گارڈن ڈلوچ کے شاہی جنگی مدرسہ میں داخل ہوا مگر بوجہہ ناقابلیت کے اوسکی بہت بےقدری ہوتی اور یہہ کہدیا گیا تھا کہ تمکو کوئی افسری نہ ملیگی - ۱۸۵۲ء میں عہدہ انجنیری شاہی پر مقرر ہوکر میشہر پر گرنٹ ہوا اور کریمیا کو جہاز پر روانہ ہوکر یکم جنوری ۱۸۵۵ء کو سخت جاڑہ کے موسم میں مقام بلاکلاوا میں پہونچا - کرنیل چیس لکھتے ہیں کہ چند ہی روز میں اوسنے نہ صرف جرأت دکھلائی بلکہ اپنے لیاقت ذاتی سے معاملات جنگ میں لوگون کو اپنے طرف متوجہ کیا اور سیباسٹوپول کے قلعہ کے روبرو باعتبار اپنے ذاتی علم و واقفیت کی جیسے کسی افسر نے حاصل نہیں کیا تھا دشمن کے نقل و حرکت کو سمجھ کر خندق وغیرہ بنوائی بینظیر قابلیت ظاہر کی - اوسکی بہادری کے پہلے حملہ میں اور شہر کے تسخیر کرنیمیں شریک تہا اور کن برن کے مہم میں ساتھہ گیا اور بعد ازان سیباسٹوپول کے قلعہ کے انہدام میں شامل رہا ۱۸۵۶ء میں گارڈن نے اوس کمیشن میں کام کیا جو بغرض پیمائش سرحد مالڈیویا کے مقرر ہوا تہا بعد ازان اسی کام پر آرمینیا میں بھیجا گیا آخر ۱۸۵۸ء میں انگلینڈ واپس آیا اور ایک سال کے درمیان میں مقام چیتہم پر تہا ور انہ کا کام کرتا رہا ۱۸۶۰ء میں چین روانہ ہوا تاتکو کے قلعون کے قبضہ کرنیکے وقت یہہ نہ پہونچ گیا مگر پکین پر جب فوج بڑہی تو یہہ شریک تہا اور (سمر) کے محلات شاہی کے لوٹ اور جلانے میں موجود تہا اور ایک برس تک مقام ٹینٹسن میں رہا اور گرد و پیش کے اضلاع میں جہان کوئی اجنبی ملک کا شیطان اسکے مثل کبھی نہیں گیا تہا خفیف لڑائیان لڑتا رہا - اور جمعیت ایک اور افسر ہمراہی کے چین کی بڑی دیوار کے بہت سے حصون کی کیفیت دریافت کی ۱۸۶۲ء کے موسم بہار میں وہ مقام شنگھائی کو ٹی پنگ کے حملون کے روکنے کو طلب کر لیا گیا اور گرد و نواح کے ملکون کی اوسنے مساحت بھی کرلی جو بعد ازان آیندہ لڑائیون میں اوسکے کار آمد ہوئی - اوسی سنہ میں کمانیر فوج مظفر سردار وارڈ مارے گئے اور مسٹر برجوائن جو متوفی کے قایم مقام ہوئے تھے بہ استدعا ہے ہنگ چنگ گورنر جنرل موقوف کر دیئے گئے اور اوسی کی سفارش سے مارچ ۱۸۶۳ء میں گارڈن بجائے وارڈ کے سپہ سالار مقرر ہوا - معرکہ جنگ اوس وقت تک مقام کمانگ نانگ میں گرم تہا یہہ مقام دریای یانگٹسی اور ہنگ چاؤ کے درمیان میں واقع ہے - گارڈن نے پہلا کام یہہ کیا کہ فوشان پر قبضہ کر لیا اور چانگ زو کو دشمنون کے ہاتہ سے چھڑا لیا - بعد اسکے تیٹ سان کے قلعہ کو اوڑا دیا اور کوئین سان کے قلعہ پر جو باعتبار ضرورت جنگ کے نہایت ہی مستحکم تہا اور فوج محصور اوسکی جنرل کے فوج سے بدرجہا زیادہ تہے حملہ آور ہوا - فی الحقیقت شہر پر قبضہ بھی ایک جہوٹی سی کشتی کے وسیلے سے جسپر وہ خود تہین ہوا اوس کشتی کے ذریعہ سے ایک نہر میں پہونچا اور وہان سے ایک سڑک پر جو کوئین سان کو جاتی تھی قبضہ کرکے ایک اسطرح کا انتشار و اضطراب لوگون میں پیدا کر دیا کہ افواج شاہی بلا مزاحمت اعدا شہر میں داخل ہوگئے - جنرل گارڈن نے اس فوج فتحمند کے بغاوت کو منجملہ چند بغاوتون کے جو اس فوج میں ہوا کرتے تہین عمدہ طور سے رفع کر دیا سو چو پر حملہ کرنے سے پہلے جو کہ بکوداسی شہر اور ٹینگ کے قلعون میں سے نہایت ہی ضروری مقام تہا کاہ اور یودو کا تک اور سٹاچو پر قبضہ کر لیا تہا اس محاصرہ میں گارڈن کو بہت سے دقتین اوٹھانی پڑین اور ۲۷ نومبر کو ایک شب خون کے ذریعہ سے جنرل گارڈن اور اوسکے فوج کو بہت بڑا نقصان پہونچایا گیا اور پیچھے ہٹا دیئے گئے اسکے دو روز بعد ایک سخت لڑائی کے ساتھہ گارڈن نے سو چو پر حملہ کرکے اوسے بالکل مسمار کر دیا کہ وہ سکونت کے قابل باقی نہ رہا اور شہر کے تمام باشندے اوسکے مطیع ہوگئے - گارڈن کے غیر حاضری میں ٹینگ وانگ کے لوگون کو کمانیر شاہی نے باوجود قتل کر ڈالا جسکی حفاظت و پناہ دہی کا جنرل گارڈن نے اقرار صریح کیا تہا چنانچہ پہلے مرتبہ گارڈن نے نہایت غضبناک ہوکر ہتہیار اوٹھایا اور ایک تپنچہ لیکے کمانیر کے تلاش کو نکلا اگر وہ اوس وقت مل جاتا تو یقیناً گارڈن اوسے ہلاک کرتا غرضکہ جب کمانیر نہ ہاتہہ آیا تو مجبور ہوکر گارڈن کن سان کو واپس چلا آیا - آخر فروری ۱۸۶۴ء تک گارڈن بلا کسی جنگ کے خاموش بیٹھا رہا - اور اوسی غصہ کے وجہہ سے خطاب شاہی اور انعام کے قبول کرنے سے انکار کیا - چنانچہ گارڈن کے سکوت کیوجہ سے باغیون نے پھر سر اوٹھایا آخرش مجبور ہوکر

اوسنے باغیون سے مقابلہ کرنا منظور کیا اور اسے سنگ اور کیاتگ پر قبضہ کرکے ایک ایسی ضلع سے آگے بڑہا جسکے راہین اون لوگون کی لاشون سے بہری
ہہین جو فاقہ کشی سے مرگئے تہے اور بعض اونمین کے جو زندہ تہے اپنے نیم جان ہمراہیون کے نگہبانی اس امید پر کر رہے تہے کہ اگر اب بہی
کچہہ غذا اونکو پہونچ جاوے تو شاید جان بر ہو جاوئے - بعد اسکے گارڈن نے کن ٹانگ پر حملہ کیا - اب تک وہ ہر حملون مین افسرہا
اور بجز ایک پتلی بینتکی چہری کی کوئی ہتیار اپنے پاس نہ رکہتا تہا اور وسے چہری سے اپنے سپاہیونکو لڑاتا تہا اس چہری کو اوسکے
سپاہی جادو کی لکڑی فتحمندی کے لیئے کہتی تہی - چینی سپاہی گارڈن کو ہمیشہ فوج کے مقدم دیکہہ کر یہہ نتیجہ نکالیتے تہے کہ یہہ شخص جادوگر
اور یہہ چہری اوسکے محافظ ہے لیکن متواتر دو حملون مین شکست کہا کر پس ہونے سے اوسکا جادو کہل گیا - گارڈن کے ران مین ایک
گولی لگی مگر باوجود اسکے میدان جنگ مین قایم رہ کر سپاہیون کو لڑاتا رہا بالآخر بکثرت خون جانے سے بیہوش ہوگیا اور مجبوراً اپنی
فوج کو ہٹالیا اس اثنا مین ٹی مینگ کی لوگون نے فوسان پر قبضہ کرلیا اور دریچہ کو بہی دہمکانے لگے - چنانچہ گارڈن اپنے چارپائی
چہت پر پڑا ہوا تدابیر جنگ کرتا تہا یہان تک کہ صرف دو چار سو سپاہی ہمراہ لیکر ایک ایسی جگہہ پر گہس پڑا جہان ہزارون ہی شخص تہے
اور جنکی کیفیت بخوبی معلوم نہ تہی وہان سے مقام دیسو پر حملہ آور ہوا مگر بہرتا اپنے تدابیر مین ناکامیاب رہا اور اس مرتبہ ایسا بڑا
نقصان اوٹہا کر پس پا ہوا جو کبہی کسی لڑائی مین نہین اوٹہا دیا تہا - غرضکہ شاہی فوج کے ساتہہ ہوکر دیسو کو فتح کرلیا اور دوایک
مرتبہ کی شکست کے بعد جنرل لی کے ساتہہ ہوکر امری کو جان کو فو کے قلعہ کو اوڑا دیا یہہ سب آخری لڑائی اس لشکر فتحمند کی تہی بعد اسکے
تمام فسادات فرو ہوگئین اور پہر فوج کشی کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے چنانچہ سولہ مہینے کی فوج کشی اور محاربہ مین چار شہر بہت جلد
قبضہ کیین آگئے اور دس بارہ سے زیادہ مقامات مضبوط و مستحکم ہاتہہ لگے - غرضکہ گارڈن نے بہت سی لڑائیان لڑین بادشاہ چین نے گارڈن
کو جو اس وقت برٹش فوج مین لفٹنٹ کرنیل کے عہدہ پر تہا بہت بڑا فوجی خطاب ٹی تو یعنے کمانڈر انچیف کا دیا اور ایک خلعت زردوزی
وطاؤس کے پر کا عطا کیا - برٹش گورنمنٹ نے سی بی کا خطاب دیا غرضکہ باوجود ان سب باتون کے گارڈن جب اوس ملک سے واپس
ہوا تو ویسا ہی تہی دست تہا جیساکہ چین کے جاتے وقت تہا - جس قدر تنخواہ جنرل نے پائی تہی وہ سب اپنے ماتحت فوج کے
ترقی لیاقت مین صرف کر دیئے تہے - گورنمنٹ چین کے عطیہ نقدی سے بہی انکار کیا صرف ایک طلائی تمغہ لیا تہا مگر اوسے بہی
لالکسیر کی روپی کے قحط مین دیدیا - البتہ گارڈن کے پاس ایک نشان چین کے سپہ سالاری کا لٹکتا تہا جسسے وہ بعد اسکے چینی گارڈن
جب پکارا جاتا تہا - ۱۸۶۵ع سے ۱۸۷۱ع تک گارڈن مقام گریوسند مین رہا اور دریاے ٹیمس کے کنارہ پر جو کام بغرض حفاظت
و استحکام شہر کے تیار ہو رہا تہا اوسکی نگرانی کرتا رہا اس درمیان مین بہی اوسنے اکثر عمدہ و نیک کام کیے یعنے اوٹہے ہوئے اسکول
درست کرائے صناعی کے کارخانے اور بعض خانے بنوائے - خود گارڈن کا مکان جسمین اسکول اور شفاخانہ اور خیراتخانہ
ایسا تہا جو بجاے کسی افسر انجنیر کے پادری کا گہر کہا جاے اور جسمین خیرات بے انتہا جاری تہی ۱۸۷۱ع مین گارڈن برٹش گورنمنٹ
کیطرف سے ڈینوبیک کمیشن مین مقرر ہوا اور دو برس تک مقام گلاٹز مین رہا +
قبل اسکے یہہ بات بیان ہوچکی ہے کہ کس طرح جنرل گارڈن بجاے سر سامول بیکر کے سوڈان مین مقرر ہوئے - جنرل گارڈن
کو دس ہزار پونڈ سالانہ مصر کیطرف سے دیا جاتا تہا مگر اوسنے صرف دو ہزار پونڈ سالانہ قبول کیا اور سواکم سے بربر تک ریگستان کی
راہ طی کرکے پہلے خارطوم مین گیا بعد اسکے دریاے نیل کے راہ سے مقام گوندہ کورو کو جو نام کے لئے گارڈن کے جدید ملک کا
پایہ تخت تہا پہونچا اور ابتداے تدبیر اوسنے یہہ کی کہ وہان کے رعایا کو رضامند کیا اور مخصوص مقامات بردہ فروشی کے توڑ دیئے - جنرل
گارڈن کے ہمراہی یوروپین لوگون نے بوجہ خرابی آب و ہوا کے بہت کچہہ تکلیفین اوٹہائین مگر خود اوسکو کوئی اثر اوسکا

غلامونکا کاروان ملک سوڈان مین

ہوا - اٹھارہ مہینہ تک گارڈن نے گورنر جنرل ممالک متوسط کا رہ کر اپنے معجزہ نمائیون کو خاتمہ تک پہونچایا - [illegible] گارڈن
گونڈوکورو مین پہونچا تہا اوس وقت اوس قلعہ اور فطکا مین جو قریب دو سو میل کے جنوب کی طرف واقع ہے کچھہ [illegible]
بہی لیکن اس فوج کی حالت نہایت ہی خراب تہی اور بوجہہ خوف کے کوئی سپاہی اوس فوج کا نصف میل تک [illegible]
جاسکتا تہا اس لیئے کہ رعایا آزردہ تہی اور انہین ضرور قتل کر ڈالتے - گارڈن نے اپنے واپسی کے وقت تک [illegible]
[illegible] کے درمیان عین بہتر سے مقامات بنوائے اور ایسین ان ملکون کی بہت محفوظ وسائل رسل [illegible]
قطع نظر اسکے وادی نیل کے باشندون کے دلون مین بہت کچھہ اعتبار بڑہایا اور راستی پیدا کی بیان تک کہ [illegible]
اپنے پیداوار اون مقامات پر فروخت کے لیئے لاتے تھے جنہین گارڈن نے بنوائے تہے - نیل اعظم پر جا بجا بڑہ [illegible]
کو [illegible] کا اور خدیو کے لیئے بلا جبر و تعدی خراج بہی وصول کیا علاوہ اسکے گارڈن کی وجہہ سے رابطہ اتحاد مصر اور [illegible] کے بارہ
سے جو بوگندا مین بقوت تمام حکمرانی کرتا تہا پیدا ہوا اور نیل ابیض اور [illegible] سے وکٹوریا اور [illegible] اکثر مقامات کی مساحت
اور باوجود اسکے رعایا [illegible] پر باہر حملہ کرنے مین مصروف تہا جو [illegible] خدیو کے منشا نفع سے بالکل پریشان تہے اور
پانی لانے کے وسایل گونڈوکورو تین جہیلون سے درست کیئے [illegible] گارڈن کا قول ہے کہ اس ملک مین حبشیون کی [illegible] بمقابل
اونکے حکمرانون کے کہین اچہی ہے اور جو کچھہ تباہی اور خرابی اس ملک مین ہے وہ محض عربوں اور سرکشیا کے باشندون کے
باعث سے ہے - جنرل گارڈن لکہتے ہین کہ گونڈوکورو سے صدہا میل کے فاصلہ پر جنوب کیطرف قبیلہ فوجی کے لوگ بستے ہین چنانچہ
اونہین چاہا کہ اس قبیلے کے لوگون مین بہی یہہ عمدہ ترقیان پہیلائین مگر جنرل کے جواب مین ان لوگون نے عجب طرح کے الفاظ کہے
کہ ہم لوگ آپ کے جنبہ تسبیح نہین چاہتے نہ یہہ چاہتے ہین کہ بادشاہ کی صورت بہی دیکہین بلکہ اپنے ملک کو چاہتے ہین اور [illegible]
کو یہہ چاہتے ہین کہ ہمارے ملک سے تشریف لیجائیے - ایک موقع پر کسی جادوگر نے [illegible] ہوکر کسی فوج کو کوسنے [illegible]
وہ فوج کسی بلا مین گرفتار ہوگی چنانچہ گارڈن کو اسبات کا یقین تہا کہ یہہ غضبناک دہمکیان ان لشکرون کی خالی نہ جاتین گی
اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ع مین جنرل گارڈن نے یہہ سوچکر کہ مین نے ممالک متوسط مین کافی طور سے بندوبست کردیا شمال کیطرف روانہ
ہوا اور قاہرہ مین پہرکر شریف پاشا کی وساطت سے خدیو کو اطلاع دی کہ اب مین نوکری سے دست کش ہوتا ہون اور
دسمبر کے [illegible] دن لندن پہونچا - باوجودیکہ گارڈن نے بہت کچھہ اوس ملک مین بندوبست کیا تہا پہر بہی مصر کو
اوسکے جیسے دلیر و جان باز یورپین کی ضرورت باقی ہے +

باب چہارم

مشتمل بہ واقعات ذیل

جنرل گارڈن کا دوبارہ سوڈان مین مزید اختیارات کے ساتھہ واپس آنا - بغاوت دارفور - جنرل گارڈن کا [illegible]
جاکر اونکا مطیع کرنا - بردہ فروشی سوڈان - دقتین جو بردہ فروشی کے انسداد مین پڑین - گارڈن کا قاہرہ طلب ہوکر [illegible]

مین شراکت کے لیئے جاتا - گارڈن کا مجسم ہیبت و وحشت ہونا بدکرداران سوڈان کے لیئے - گارڈن نے جو کام سرکاری خارطوم مین کیئے - سلیمان ابن زبیر کا اپنے کو بادشاہ بحر غزل مشتہر کرنا - گارڈن کا سکا کی بردہ فروشی کو نیست و نابود کرنا - سلیمان کا گرفتار ہوکر گولی مارا جانا - زبیر کا بعد تحقیقات قاہرہ مین پھانسے پانا - خدیو مصر کے تخت مصر کی کنارہ کشی - گارڈن کا ہندوستان اور مری سس اور کیپ اور بیت المقدس جانا

جنرل گارڈن نے ایک اخبار کی کارسپانڈنٹ سے چند روز قبل روانگی سوڈان یہہ بابت بیان کی تھی کہ میرے تین برس کے زمانہ حکومت سوڈان مین جو بالکل خلاف اصول قواعد ترکی تھے اس بغاوت نے سر اوٹھایا - چنانچہ گارڈن کے اس کلام کی تصدیق اون کاروائیون سے بھی ہوتی ہے جو اوسنے سوڈان مین متعلق بہ انتظام ملک کے کین - جس زمانہ مین گارڈن ممالک متوسط کا گورنر تھا اوسنے یہہ دیکھا کہ اسمعیل یعقوب پاشا گورنر سوڈان کیوجہ سے میرے عظیم کامون مین خلل پڑتا ہے اور گو اوسنے اپنے ممالک تحت حکومت مین آمد و رفت لونڈی وغلامون کی بند کردی تھی لیکن اب تک خارطوم ایک بہت بڑا مرکز بردہ فروشی کا تھا چنانچہ خدیو مصر نے جنرل گارڈن کو دوبارہ طلب کرنے کی ضرورت سے اسمعیل یعقوب پاشا کو جو بردہ فروشون سے سازش رکھتا تھا موقوف کرکے گارڈن کو تمام ملک سوڈان و دارفور و ممالک متوسط کا گورنر جنرل مقرر کیا اور اوسنے بھی اپنے شرائط کے ساتھ اوس عہدہ کو قبول کیا - اور فروری ۱۸۷۷ع ابی‌سینیا کی سرحدی تکرارون کے رفع کرنے کے لیئے مسوا کو روانہ ہوا - بعد رفع تکرار کرن پاشن ہت مین پہونچا یہہ ایک بہت بڑا قصبہ بوگوس کا ہے اور یہان ولد المیکائیل جو ایک موروثی شاہزادہ تھا اور جسے جوہانس بادشاہ ابی‌سینیا نے فتح کرکے تخت سے اوتار دیا تھا جو بدستور تخت نشین کرکے نہایت عجلت کے ساتھ بسواری شتر خارطوم مین جو اب جدید گورنر کا دارالحکومت دیا ہے تخت تھا پہونچا یہہ وہ زمانہ تھا کہ سوڈان سے سپاہی بادشاہ روم کی مدد کے لیئے جنگ روس مین بھیجے جاتے تھے اور دارفور مین بوجہہ بغاوت کے وہان کی فوج قلعہ بند تھی - زبیر پاشا جو اب تک قاہرہ مین نظربند تھا یہہ سونچکر کہ سوڈان مین گارڈن کی کامیابی سے میری بربادی ہوجاے گی اور جملہ ابواب محاصل جب گارڈن لے لیگا تو پھر دوبارہ سوڈان لوٹ کر جانے کے میرے موقع ہاتھہ سے جاتے رہین گے اپنے رفقا کو جو زیر درخت اوسکے مطیع ہوئے تھے اور جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہہ پیغام بھیجا کہ اب اوس کام کا وقت آگیا جسکے لیئے تم لوگون سے اقرار کرایا گیا تھا - مگر اس مقام کے پہنچنے کے پیشتر سے وے لوگ سلیمان ابن زبیر کے ساتھ جنوب کیطرف غصہ ور بھیڑون کیطرح پھرتی بہنا رہے تھے - ان لوگون کا بہت بڑا مقام شکا یا وہ مقام تھا جسکا نام گارڈن نے عدولار رکھا تھا - اسی مقام پر تمام آمد و رفت ان ڈکیتون اور قاتلون کی تھی اور ایک وقت مین وے بلا تکلف دس ہزار فوج بردہ گیری کے لیئے تعینات کرسکتے تھے یا جو شخص بردہ فروشی مین مزاحمت کرے اوسکے مقابلہ کو بھیج سکتے ہین - مقام شکا العبید بہت بڑا ہے اور بہت مضبوط حصار ہر چہار طرف اوسکے ہین - زبیر نے قریب تین یا چار ہزار حبشیون کے بکثرت کم عمری سے اونہین اس مقام مین رکھا تھا اور فوج مین بھرتی کرکے طریقہ جنگ اونہین تعلیم کیا تھا - اب جنرل گارڈن کو ایسے سپاہیون سے مقابلہ کرنا پڑا خود گارڈن کے پاس چند بزدل مصری سپاہی تھے - اگرچہ بوجہہ مختلف قوانین بردہ فروشی کے جنرل گارڈن مجبور ہورہے تھے تاہم قطع نظر اون لونڈی اور غلامون کی جو لوگون کے گھرون مین تھے باختیار گورنر جنرلی یہہ حکم عام طور سے مشتہر کردیا تھا کہ لونڈی و غلام کا گرفتار کرنا بالکل خلاف قانون ہے اور گرفتار کنندہ اونکے قطعی مجرم ہین اور بحالت ثبوت جرم مستوجب سزا کے ہونگے - جب گارڈن خارطوم مین پہونچا تو وہان اوسے ہر قسم کے لوازم متعلق بہ شان شکوہ مشرقی ملے اور فوراً ہی وہ اون مشرقی دستورون کے بطلان مین مصروف ہوا جو متعلق بہ قواعد تھے - اپنے تخت حکومت پر بیٹھہ کر اکثر گارڈن یہہ فقرہ کہا کرتا تھا کہ خداوند عالم کے مدد سے مین ہمیشہ میزان عدل کا پلہ برابر

رکہو لگا چنانچہ ایک مہینہ کے عرصہ مین تمام انتظامات کو ردوبدل کردیا اور دُرّہ سے جو ایک دریائی جانور کے کہال کا تہا سزا دینی موقوف
کی اور رشوت کا سخت انسداد کیا اور ایک صندوق سوراخ دار ایک مقام پر رکہوا دیا جسمین کہ ہر قسم کے لوگ عرضیان شہر مین بانی ملنے
کے لئے چہوڑ دیتے تہے - چہہ ہزار باشی بزوق کو جو بجائے سرحدی محافظت کے لونڈی و غلامون کے آمد و رفت مین اعانت کرتے
تہے منتشر کر دیا غرضکہ خرطوم کے جملہ امورات کو انتظام کرکے ریگستان کی راہ سے دارفور کو روانہ ہوا - وہان ہارون نامی
ایک شخص نے جو سلطان سابق کے خاندان کا باقیماندہ تہا تمام شہر کو مقابل تخت مصر کے آمادہ جنگ کر رکہا تہا - چنانچہ گارڈن نے
فوراً پہونچکر انتشار اور دوسرے محصور قصبون کو دشمنون کے ہاتہہ سے چہین لیا - اس زمانہ مین سلیمان اور اوسکے پیرو دارفور کے
قریب کے ملک کو پامال کر رہے تہے گارڈن بہی اونٹ پر سوار ہوکر اسطرف روانہ ہوا اور اپنے ہمراہی فوج بہت پیچہے چہوڑکر خود یکہ
و تنہا شہر مین داخل ہوا اور دوسرے اور صرف اوسے وردی کو پہنکر جو خدیو نے سلیمانیا کے کمپ مین اوسے عطا کی تہی بلا کسی
ہتہیار یا ہمراہی کی سوار ہوا اور تین ہزار بردہ گیر مسلح سپاہیون کے بیچ مین سے گذر کر سردار کے خیمہ مین داخل ہوا اور وہان پہونچکر اوسکے
ساتہہ اسطرح سرگرم گفتگو ہوا کہ تم لوگ بغاوت پر آمادہ ہو مین اس ارادہ سے بخوبی مطلع ہون یاد رہے کہ تم سب سے ہتہیار چہین کر برباد
کر دونگا تمام لوگ چپ بہ سکوت اوسکے گفتگو سن رہے تہے بعدہ سب کے سب ایک جگہہ مجتمع ہوئے اور یہہ صلاح کی کہ آیا جنگ کیجائے یا
اطاعت کر لین - اس مقام پر یہہ امر بہی لحاظ طلب ہے کہ اگر لڑائی کی صورت پیدا ہوتی تو اسطرف یعنی گارڈن کے پاس صرف ایک کم زور قلیل دیسی
فوج بہتی جنمین کا کوئی سپاہی بجز گارڈن کے ایسا نہ تہا جو باغیون کے خوف سے کانپتا نہ ہو برخلاف اسکے اسطرف ان لوگون کے پاس
بیشتر آزمودہ اور جنگ کے عادی سپاہی تہے جنکے پاس عمدہ بندوقین اور چہوٹی توپین بہی تہین - غرضکہ گارڈن کے جوانمردیون نے
اونکے تمام ہمتین پست کر دین اور اون لوگون نے ایک خط گارڈن کو لکہا جسمین جنرل کے اطاعت قبول کی اور گورنمنٹ مصر کی خیر
خواہی پر قسم کی - چنانچہ سلیمان ابن زبیر پہلا شخص اونمین کا تہا جسنے یہہ معاہدہ کیا اور اطاعت قبول کی - جنرل گارڈن نے سلیمان
کی استدعا پر مقام شکا مین اوسے ملا اس مقام پر بردہ فروشی بہت ترقی پر تہے اور اوسے ملک بحر غزال کا گورنر جنرل بشرط اطاعت
و خیر خواہی گورنمنٹ مقرر کیا - شاید جنرل گارڈن نے اس تقرری مین اوس مثل پر عمل کیا کہ چور سے بڑہکر پاسبانی کوئی نہین
کر سکتا علاوہ انکے اور بہی بہتیرے بردہ گیر و بردہ فروش تہے جنکی خبرگیری اور دفعیہ گارڈن کو منظور تہا - مجموعی مسلہ بردہ فروشی کا
جسکے دفعیہ مین کوشش کیجاتی نہایت ہی دشوار تہا - جو انسان * لونڈی و غلام بنانے کی غرض سے گرفتار کی جاتی تہے اونکے زندگانی
کے تین اسلوب تہے مقام شکا مین جہان وہ پہلے پہل لائے جاتے یہہ دستور تہا کہ وہان اونکے ساتہہ عمدہ برتاؤ ہوتا تہا اور مثل مویشیون کے
جس درجہ تک اونکے عمدہ حالت ہوتی ویسے ہی زیادہ قیمت پر فروخت ہوتے بعد بک جانے کے پہر اون پر سختی و مصیبت کے دن خریدارون
کے ہاتہہ سے آتے تہے یعنی زنجیرون مین جکڑے ہوئے اور لکڑی کا جوا (شیبس) پڑا ہوا کاروانون کے ساتہہ بہت بڑے
بڑے سفر ریگستانون کے طے کرتے تہے - اور جب وے بوجہ کم خوراکی اور قطع مسافت سے تہک جاتے اور بخار سے کمزور ہوتے اور دہوپ
سے جہلس جاتے تو صدہا اونمین سے راستہ مین چہوڑ دئے جاتے مگر قبل اسکے کہ وہ زندہ گِدا ور شغال کے طعمہ کو دیجاتے یہہ جبر اونکے حلق
پر کیا جاتا تہا کہ تپنچہ کے گولے اونکے مغز مین اسپار سے اوسپار کر دیجاتے تہے - تیسرے وہ حالت تہی جبکہ وے خانگی لوگون کے ہاتہہ
تک جاتے تہے اوسوقت خانگی کام اون سے لیا جاتا تہا چنانچہ ممالک مصر مین اونپر کوئی سختی نہین ہوتی تہی بلکہ اس تیسرے حالت مین وہ بآرام
بسر کرتے ہین - مصر مین لونڈی و غلام کا رکہنا ہے نہین بلکہ بیع و شرا بہی اوسکا جائز سمجہا جاتا ہے - جنرل گارڈن نے یہہ خیال کیا
کہ اسکا انسداد کلیتاً بجز اسکے اور کسی طرح ممکن نہین کہ سرحد پر ایک مسلح فوج رہا کرے کہ وہ بردہ گیری مین انسداد و مزاحمت کرے

گھلے ہوئے اور مریض غلام کو صحرا مین گولی مارنا

جنرل گارڈن نے حتی الوسع بردہ فروشی کے انسداد مین کوشش بلیغ کی لیکن اخیر کار اسے مجبورانہ طور سے یہہ تسلیم کرنا پڑا کہ گو تمامی سوڈانیون کے موت و زندگی میرے قبضہ مین ہے تاہم اس خرابی کا رفع کرنا امید و خیال سے باہر ہے۔ بڑے بڑے قافلون کو تو گارڈن نے روک دیا لیکن دارفور اور کردفان مین ایسے بددی قبیلہ کے لوگ آباد تھے جو گویا خود سر تھے اور جنوبی حبشیون کو پکڑ لیجاتے تھے یا اپنے ہم جنس بدؤن سے جو مصر کے فرضی سرحد سے باہر رہا کرتے تھے کپڑے کے عوض مین اونہین لیتے تھے چنانچہ یہہ لونڈی و غلام چار چار اور پانچ پانچ کرکے ملک مصر مین داخل ہوتے اور دوسرے چہوٹے چھوٹے سوداگرون کے ہاتھہ جو اسی غرض سے ان ملکون مین آتے تھے بیچ ڈالتے۔ اور پھر یہہ سوداگر تین تین چار چار کرکے ان غلامون کو زیادہ آباد ملکون مین دوبارہ فروخت کرنے کے لیئے لیجاتے تھے۔ گارڈن نے یہہ تدبیر سونچی کہ یہہ تجارت اس طرح رک جاے گی کہ بعض قبیلہ کے لوگون کو اجازت دیجاے کہ جب اونکے طرف سے بردہ فروشون کا قافلہ گذرے تو وہ اونکو گرفتار کرلیا کرین لیکن اس کارروائی سے اُن غلامون کے حالت مین صرف اسقدر اختلاف ہوگیا کہ چولہے سے بچ کر بہاڑ مین جھونک دیے گئے حقیقتاً یہہ لونڈی اور غلام اس امر کو زیادہ تر پسند کرتے تھے کہ جہان وہ جاتے تھے وہان پہونچکر کسی خدمت پر مامور ہو جائینگے بجاے اسکے کہ ان بدؤن کے غلامی مین رہین جنھون نے اونکو اون وہ فروشون کے ہاتھہ سے چہڑایا تھا۔ جن لونڈی غلامون کو جنرل گارڈن یا اوسکے ماتحت افسرون نے چہڑایا تھا اونکے نسبت بہے مختلف دقتین پیش آئین اول تو اونکا کھلانا یا اونکے وطن کو واپس بہیجدینا دشوار تھا اور اگر وہ بلاقید چہوڑ دیجاتے تو مثل غلامان مفرور کے دوبارہ پکڑ لیئے جاتے جیسے آوارہ مویشی پکڑ لیجاتے ہے اور وہ مال گرفتار کنندہ کا ہوجاتا

خارطوم مین چند روز توقف کے بعد گارڈن دریائے نیل کے راہ سے بربر اور دنگولا کیطرف روانہ ہوا لیکن وہان سے پھر فوراً ہی یہہ خبر پاکر
خارطوم کو لوٹا تاکہ سنار پر ابی سینیا کے لوگون نے حملہ کیا ہے چنانچہ وہ ہانسنے وسیدہ بابور کے ریگستان سے ہوتا ہوا جب سنار مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہہ افواہ
بالکل غلط تھی بعد اسکے وہانسے وہ لوگاس کے ملک مین گیا کہ وہان پہونچکر ولد المکاتیل کے حالات دیکھے اسلیئے کہ پھر اوسنے سرحد پر تکلیف دہی
شروع کر دی تھی چنانچہ وہان پہونچکر اوس ہنگامہ کو بھی دفع کر دیا - اوس زمانہ تک جنرل گارڈن نے ایک برس ایام ملازمت اپنا سوڈان
مین پورا کیا اور اس اثنا مین اصلاح ملک مین عجیب غریب کارنمایان کی صرف اونٹ پر سوار ہو کر ۳۸۴۰ میل تک پھر اجسکے بہ نسبت وہ لکھتا ہے کہ اوس اونٹ
کے سواری کا یہہ نتیجہ ہوا کہ میرا دل پاہنیرہ اس سواری کے تکان سے آلٹ پلٹ ہو گیا - خارطوم کو لوٹتے وقت اوسی قاہرہ سے طلبی کا تار ملا تاکہ
وہ مصر مین پہونچکر انتظام خزانہ مین مدد دے اسلیئے کہ قوت اوسکی نہایت ابتر حالت مین تھے ۷ مارچ ۱۸۷۸ء کو قاہرہ مین بکمال اعزاز و اکرام داخل ہوا اور جلسہ دعوت مین خدیو مصر کے داہنے طرف
دسترخوان پر جگہہ پائی اور اوس وقت یہہ فقرہ اوسکے زبان سے نکل آیا جو نہایت سچائی اور آزادی سے بھرا ہوا تھا یعنے جو آفتاب
ایسا چمکتا ہوا بلندی پر پہونچا وہ لوان غبار تاریک مین ڈوب گیا - غرضکہ ایک مہینہ کے اندر وہ کسیقدر بیقدری کے ساتھ ممالک جنوبی
کے ملاحظہ کو روانہ ہوا جو اوس وقت زیر حکومت اوسکے تھے اور روف پاشا اپنے قدیم دشمن کو حکومت جبرا سے معزول کرکے سواکم
و بربر کے راہ سے خارطوم پہونچا اور وہان چہہ دن تک معاملات ملکی اور انتظام خزانہ مین مصروف رہا - خزانہ کی حالت اوس وقت
درست ہوئی جبکہ اکثر ملازمین نالایق و ناانصاف کو اوسنے برخواست کر دیا اور بردہ فروشی کو بالکل نیست و نابود کر دیا - واقعی بردہ
فروش پاشاؤن اور دوسرے بدکردارون کے لیئے گارڈن کی ذات ہیبت مجسم تھے - چنانچہ سات برس قبل اسکے گارڈن نے
اپنی بہن کو خارطوم سے یہہ فقرات تحریر کیئے تھے کہ تیرے بھائی سے یہان کے تمام لوگ خوف کہاتے ہین اور مین خیال کرتا ہون
کہ عزت بھی کرتے ہین مگر لوگ مجھے بہت زیادہ نہین پسند کرتے - اور سوڈانی تو تیرے بھائی کے روبرو کانپتے ہین - ایک سیاح
سویڈن کا جو اوس زمانہ دارالحکومت خارطوم کو بنظر سیاحت گیا تھا گارڈن کے طریق کارکردگی کا نقشہ اسطرح کھینچ کر بیان کرتا ہے کہ
مین ایک صحن سے گذر کر جو سپاہیون سے بھرا تھا ایک چھوٹے کمرہ مین پہونچا جسمین دو منشی میز پر بیٹھے لکھ رہے تھے اس کمرہ سے
ہو کر ایک بہت بڑے مربع کمرے مین گیا اس کمرہ مین متعدد کھڑکیان دونو جانب تھین اور بہت کم اسباب نمایشی تھا جیسا اکثر مصر کے
تاجرون کے کمرون مین ہوتا ہے تین طرف دیوار کے جانب دیوان خانہ تھا - کمرہ تمام افسرون اور سوداگرون اور ملاون سے بھرا
ہوا تھا اور سب کے سب گارڈن سے ہم کلام ہونے کے منتظر تھے - غلامان حبشی قہوہ اور سگار تمام قابلیون کے روبرو پیش کرتے تھے
اوس کمرہ کے بیچ مین ایک بہت بڑی مربع میز کے قریب سیاہ لباس پہنے ہوئے تنہا بیٹھا تھا اور پشت اوسکے کھڑکیون کے جانب
تھے اور داہنا ہاتھہ آرام کے لیئے میز پر ٹیکے تھا - اور وہی گارڈن تھا جو کچہہ مین نے اوسکے بہ نسبت سنا تھا اوسکے اعتبار سے مین خیال
کرتا تھا کہ وہ ایک اصلی برٹین یعنے انگلستانی کا نمونہ ہوگا دراز قد ہوگا اعضا بڑے بڑے ہون گے ڈاڑہی بڑہی ہوگی مضبوط
و تیز صورت ہوگا جسکے ایک چشم و ابرو کی گردش سے ان وحشی یا نیم وحشیون پر رعب چھایا ہوگا مگر وہ کسی طرح ایسا نہ تھا
بلکہ ایک چھوٹے قد کا آدمی منحنی صاف و زرد چہرہ بال ڈاڑہی کے بہرے چہترے ہوئے دور اندیش قریب قریب خواب آلودہ مگر
باوجود اسکے چست و چالاک نگاہ سے ایک حیرت انگیز سنجیدگی پائی جاتی تھی - جیسے کوئی عالم گوشۂ تنہائی مین بیٹھا ہوا اپنے
مضامین سوچا کرتا ہے - آواز اوسکی نہایت ہی نرم و باریک تھی جملے مختصر اور رک رک کے بولتا تھا متین اور کہتا جاتا تھا مجھے ہمکلامی کے
وقت برابر اس نگاہ سے دیکھتا تھا جسمے جواب کے انتظار نکلتے تھے - اور میرے چہرہ کو اس طرح دیکھتا تھا کہ آیا یہہ شخص لائق اعتبار کے
یا نہین - مجھے یہہ امید تھی کہ وے حالات سفر کو سنکر اوس سے کچہہ منتفع بہ ہوگا مگر اوسنے اسطرف کچہہ توجہہ بھی نہ کی گارڈن کی

سلیمان کی بغاوت میں ایک
بدوی کا عرصۂ جنگ میں حملہ

خلقت ہی ایک نہایت متین اور مہذب واقع ہوئی تھی۔ حتی الامکان سیاحون کے اعانت مین کسی طرح دریغ نکرتا تھا گو اونکے سفر و سیاحت
کے حالات سے خود متمتع نہ ہوتا تھا۔ ہمہ تن وہ اوسی کام مین مشغول رہتا اور اپنی اوقات بسر کرتا جسپر وہ مامور تھا یعنی لونڈی اور غلامونکا
آزاد کرنا چنانچہ اس کام کے انجام دہی مین برسون سے اوسنے کوششہاے بلیغ کین اور اپنے ذاتی فواید سے کنارہ کش ہوگیا تھا
جس زمانہ مین کہ گارڈن خارطوم مین ان مہمات کے انصرام مین مشغول تھا سلیمان ابن زبیر نے جو گورنر بحر غزل کا تھا اپنے باپ
زبیر کے ہمراہیون اور مریدون کو جمع کرکے علانیہ طور سے بغاوت کردی اور اپنے کو بادشاہ مملکت مشتہر کردیا۔ اور متعدد بیت
المال مصری پر قبضہ کرکے فوج سرکاری جو دم اوریس مین تھے اوسے قتل و غارت کرڈالا۔ سلیمان کے اس کارروائی سے تمام
بدوئن کے قبیلے اوسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے اور اب چھہ ہزار فوج کا وہ سردار ہوگیا۔ جنرل گارڈن کو اوسوقت خارطوم
کا چھوڑنا غیر ممکن تھا لہذا اوسنے اپنے معتمد علیہ لفٹنٹ روموئس جسی کو سلیمان سے مقابلہ کے لیے روانہ کیا۔ ان دونو کی لڑائیان
نہایت ہی پرجوش تھین اور متعدد لڑائیون کے بعد بھی یہہ بغاوت فرو نہوئی جسسے کو بغرض فراہمی فوج اور حالت ملک کے جو پر آشوب ہورہے
تھے مجبورانہ اس مقام پر ٹھہرنا پڑا۔ مگر آخر دسمبر مین سلیمان سے برابر لڑائیان لڑتا ہوا دم اوریس تک پہونچا اور وہان متعدد لڑائیان
لڑین جسمین باغیون کا معجزانہ غصہ اون بہادرانہ تدبیرون سے جو فتحیابی کے لیئے مناسب تھین فرو کردیا۔ مکرر حملات کے بعد مارچ
۱۸۷۹ء مین جسی نے ایک مقام محفوظ پر قبضہ کرلیا اور چھوٹے ٹیکرون کی آوٹ سے دشمنون پر ایسے آگ برسائی کہ وہ لوگ پس پا
ہوکر بھاگ گئے اور وہ ضلع اونسے بالکل پاک ہوگیا۔ قریب دس ہزار لونڈی و غلام دشمنون کی جسی کے ہاتھ آئے جنہین اوسنے آزاد کیا
بعد اسکے وہ سلیمان کا پیچھا کرتا ہوا دم سلیمان تک پہونچا یہہ مقام سلیمان ہی کی نام سے مشہور کیا گیا تھا۔ اور اوسکا مقابلہ کرتا رہا
اسی درمیان مین مصر سے گارڈن کی طلبی کا پھر حکم پہونچا مگر وہ جانے سے مجبور ہوگیا آخرش خدیو نے اوسے حکم دیا اولاً مقام
غارشکا مین جاکر بردہ فروشی کا انسداد کرے بعدہ جسی کے ساتھ شریک ہو۔ چنانچہ گارڈن بتعجیل تمام اوسطرف روانہ ہوا اور راستہ مین جہان
اوسے لونڈی غلام ملتے اونہین آزاد کرتا جاتا تھا۔ سلیمان نے گارڈن کی فوج مین اپنے مخبر بھیجے تھے جنھین اوسنے گرفتار کرکے قتل
کرڈالا غرضکہ گارڈن کا خوف اسطرح ان بردہ فروشون پر چھایا کہ اپنے اپنے لونڈی و غلام چھوڑ چھوڑ کر وہ لوگ چہار طرف منتشر ہونے لگے
لیکن اسکا نتیجہ ضرور ہوا کہ جو لونڈی و غلام وہ لوگ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ آوارہ پھرتے تھے اور عرب لوگ بھیڑ و بکری کے طرح اونہین
پکڑتے تھے۔ سکا کو صاف کرکے گارڈن طوشیا کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر جسی سے ملا اور اپنے فیض دلی سے اوسے بہت کچھ انعام
واکرام عطا کیا غرضکہ جسی بدستور سلیمان کا پیچھا کرتا رہا یہان تک کہ اوسے مع اوسکے دس معزز ہمراہیون کے گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔
ان مقتولین کے پاس سے زبیر کی تحریرات مشتمل بہ تحریک و اشتعال اس بغاوت کے اس قسم کے ملین جسکے بنا پر اوسکی بھی تحقیقات مصر مین کی
گئی اور اور پھانسی دیدیا گیا مگر باوجود اسکے قاہرہ مین رقم پنشن اوسکے بدستور سابق اوسے ملا کی۔ ہارون جو تخت دارفور پر بیجا طور سے قابض
ہوگیا تھا قتل کیا گیا اور فوج اوسکے متفرق کردی گئی۔ اب ملک سوڈان مین تسلط اور امن کامل ہوگیا اور چراغ بردہ فروشی (گو چند روز
کے لیئے سہی مگر) گل ہوگیا۔

جولائی کے مہینہ مین جب گارڈن خارطوم کو واپس آرہا تھا اثناے راہ مین اوسے دریافت ہوا کہ خدیو مصر اسمعیل پاشا نے تخت سلطنت
سے دست کشی کی یہہ خبر سنکر وہ فوراً قاہرہ کو روانہ ہوا اور وہان خدیو جدید توفیق پاشا سے ملکر یہہ بات کہی کہ اب مین سوڈان کو واپس
نہ جاؤنگا لیکن آخرش مجبورانہ طور سے ابسینیا کے مشن مین تعینات ہوکر بادشاہ جوہانس کے ذاتی خاندانی کے جھگڑون کے
بندوبست کے لیئے گیا۔ ان سخت کوششون اور مشقتون کے وجہہ سے گارڈن کے تندرستی مین خلل آگیا تھا لہذا تبدیل آب وہوا

کی غرض سے چندروز کے لئے انگلینڈ گیا اثنائے راہ مین آٹھہ روز تک خدیو اسمعیل کا مقام نیپلز مین مہمان رہا۔ اپنے قیام کے زمانہ مین
اوسنے اپنی رائے اسبارہ مین ظاہر کی کہ سلاطین کیطرف سے اسمعیل کو تخت سے اوتار دینے کیوجہہ سے صرف نا اتفاقی ہے ہنہین پیدا ہوئی
بلکہ معاملات ملکی مین سخت چوک ہوگی جو بہت جلد باعث تاسف اونکے لئے ہوگا۔ اور خود اسمعیل پاشا سے اوسنے کبہی کبہی یہہ بات کہدی
کہ آپ نے جو کچہہ انسانی ہمدردی مین کوشش کی کسی نے اوسے نہ سمجہا پہر کیف آپ چندے مطمین رہین عنقریب وہ روز عدالت
آئے گا اور آپ ہی ہون گے جو مصر کے اقبال کو پہر درست کرین گے اور وہ متبرک کام جسے آپ نے شروع کیا تہا ختم کو پہونچائین
گے۔ جس زمانہ مین لارڈ رپن گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے تہے گارڈن بہی اونکا پرائیوٹ سکرٹری مقرر ہوا مگر ہندی
پہونچکر اوسنے استعفا دیدیا اور اپنی ناامیدی ظاہر کی کہ بمقابل یہان کے حالات کے وہ خدمات جو اوسے انجام دینے چاہئین
ادا نہ ہوسکین گی۔ اسے زمانہ مین چین سے اوسکی استدعا آئی اور وہ چین گیا اور وہان پہونچکر جو اختلافات درمیان چین و روس کے
پیدا ہوگئی تہی اونہین اپنے کوشش و دباو سے امن و امان کے ساتہہ مبدل کردیا ۱۸۸۱ء کے موسم بہار مین کمانڈنگ انجنیر شاہی
مقرر ہوکر مرسس گیا اور وہان سے مئی آئندہ مین کیپ گیا وہان جاکر اون سختیون مین باسٹو کی مدد کی جو اوسوقت وہان
پیش ہنہین اور پہر انگلینڈ لوٹ آیا وہان سے چند روز بعد بیت المقدس گیا اور وہان ایک سال تک جورسلم کے باہر گوشہ نشین
رہکر جو لوگ بیت المقدس کے زیارت کو جاتے تہے اونہین یہہ بات ثابت کرتا رہا کہ وہ مقامات معظم یہہ نہین ہین جنکی لوگ
اس زمانہ مین تعظیم کرتے ہین۔ اور نہر جارڈن کے متعلق بہی اکثر کام وہان کرتا رہا۔

باب پنجم

مشتمل بہ واقعات ذیل

سوڈان مین رئوف پاشا کا بجاے گارڈن کے مقرر ہونا۔ گذشتہ ظلم و تعدیون کی تجدید۔ عربی پاشا کی بغاوت
کیوجہہ سے خدیو مصر کے حکومت مین خلل آنا۔ سوڈان مین اوس بغاوت کا سر اوٹھانا جسکا بیج مہدی نے بویا تہا
مہدی موعود اور ظہور اوسکا۔ محمد احمد مہدی کاذب۔ اوسکی اصلیت و شکل و صورت۔ اوسکا ابتدا علم قران
ایک نجار کشتی ساز کے یہان اوسکا کام سیکہنا۔ وہان سے بہاگ کر مدرسہ درویشان مین جو قریب خرطوم
ہے داخل ہونا۔ یہان تعلیم مذہبی کا تکمیل کرنا۔ اور درویش بنایا جانا۔ ایک غار مین جو مقام آبا مین تہا اوسمین
بیٹہہ کر بے انتہا صوم و صلوٰت مین اوسکا مشغول رہنا۔ تقدس و پرہیزگاری مین بہت بڑا نام پیدا کرنا۔ متعصب
درویشون کا اوسکے گرد جمع ہونا۔ اپنے مہدی ہونیکا اون درویشان ہمراہی پر اظہار پہر عام طور سے اپنے
سفارت و ظہور کا اشتہار۔ رئوف پاشا کا اپنے مخبر مہدیکے پاس اوسکے کارروائی ہائے ناجایز کی شکایت
مین روانہ کرنا۔ متواتر شکست اُن فوجون کی جو مہدی سے مقابلہ کو بہیجے گئین۔ سوڈان مین دفعتہً
بغاوت کا پہیل جانا۔

گارڈن نے اپنے عہد حکومت مین ہر قسم کے قواعد عدل و انصاف کی جاری کیے تھے جو بعد اوسکے بوجہہ بدانتظامی اوسکے جانشین کی بغاوت کیطرف منجر ہوگی - گارڈن نے وقت تقرر اپنے خدیو سے یہہ بات کہدی تھی کہ مین سوڈان مین اس طرح کا بندوبست کر دونگا کہ دوام کے لیے ترکون اور سرکیشیا کے لوگون کو وہان حکومت کرنی غیر ممکن ہو جاے گی - انصافانہ طور سے خلایق کے ساتھہ برتاؤ کرنے سے اور اون لوگون کے ساتھہ بے رحمی پیش آنے سے جو خلاف قانون چلتے تھے گارڈن نے نشان حکومت گورنمنٹ مصر کا اسقدر بلند کر دیا جو کبھی قبل اسکے ان ملکون مین نہ بلند ہوا تھا - مگر ساتھ ہی اسکے گارڈن کے بردہ فروشی کی انسداد کی حکمت عملی نے گورنمنٹ مصر کیطرف سے لوگون کو آزردہ و بدبر کر رکھا تھا - اسکا سختی کے ساتھہ اوس تجارت کو روکنا جسے سوانی اور رخاصہ دنگولا وے لوگ ازرو سے قرآن کے جایز اور انصافانہ سمجھتے تھے نیز صدہا آدمیون کا قتل کر ڈالنا جو اس تجارت مین معروف تھے بہتیرے دلون کے پکنے کا باعث ہوا اور سلطنت مصر کیطرف سے جو مخالفت کہ دلون مین وہان کے لوگون کے موجود تھے اومین اور زیادتی ہوئی گارڈن کے بعد روف پاشا جسے خود گارڈن نے دو مرتبہ بجرم استحصال ناجایز موقوف کیا تھا بجاے اوسکے گورنر جنرل سوڈان کا مقرر ہوا - اور گارڈن کے حکمت عملیون کے بدلنے کے بعد یورپائی افسر اوسکے بہر سر برآوردہ ہوئے اور دوبارہ ترکی و سرکیشیا اور باشی بزوق کے لوگ ان کمبخت سوڈانیو کے لوٹ کے لیے چھوڑے گئے - ٹکس بہت سختی کے ساتھہ مقرر کیے گئے روف نے صرف گورنمنٹ مصر ہی کے خزانہ بہرنے کا بندوبست نہین کیا بلکہ اپنا جیب خاص بھی بعجب جبر تعدیون سے پر کرنے کا سامان کیا - کوئی چیز ایسے باقی نہ تھی جسپر ٹکس نہ لگا یا گیا ہو - اور کسی قسم کی پیداوار زمین کی ایسی نہ تھی جسپر چہارگونہ اور پنجگونہ اوسکی مالیت سے زیادہ ٹکس نہ قایم ہوا ہو یہانتک کہ باشندے وہان کے سخت ناامیدی کی حالت مین اپنے کھیتون کو غیر مزروعہ چھوڑکر آوارہ ہوگی اور بردہ فروشی اور لوٹ مار مین مصروف ہوئے - غرضکہ نہ صرف ٹکس ہی بلکہ طریقہ وصول نے اوسکے تمام لوگون کو سلطنت مصر کے طرف سے سخت آزردہ کر دیا - سب سے زیادہ ضرری آدمیون کا محصول تھا جو خانہ بدوش قبیلون سے وصول کیا جاتا تھا اور چونکہ بدوی اس ٹکس کو بہ سہولت نہ ادا کرتے تھے اس لیے باشی بزوق لوگ اون قبیلون مین جاکر ادا سے محصول پڑے رہتے تھے - اور ازادانہ طور سے یمون مین رہکر سامان تعیش بہ جبر و تعدی حاصل کرتے تھے اور بیباکانہ طور سے اون غریبون کے عورات و لڑکیون کو اپنے مصرف مین لاتے تھے اور اگر وے لوگ اداے ٹکس مین کچھہ بھی تامل کرتے تو اونکے انگوٹھی باندہ کر برہنہ دھوپ مین کھڑا کرکے کوڑے لگاتے یا اور کوئی سخت سزا دیتے تھے جسکا نتیجہ آخرش یہہ ہوا کہ مصری ملازمین کے اس جبر و تعدی کیوجہ سے سوڈانیون کی آزردگی اور مخالفت حکومت مصر سے بحد سے زیادہ ہوگی - اور عربی پاشا کی بغاوت کیوجہہ سے توفیق پاشا خدیو مصر کے حکومت کا سوڈان مین بالکل خاتمہ ہوگیا - بردہ فروشی کی انسداد کیوجہ سے خارطوم کے اور تجارتون مین کمی آگئی تھی اور دارفور مین جہان اسکا خاص مرکز تھا ہزارون آدمیون کے پیشہ مین فتور پڑ گیا تھا اور ہر بردہ فروش یا بردہ گیر دل مین بغاوت کا خیال رکھتا تھا - ترکی اور سرکیشیا و باشی بزوق سوڈان مین بلکیر باکی لوگون کیطرح تاراجی ملک اور ظلم و تعدی کرنے لگے چنانچہ اس ظلم و جور کا یہہ نتیجہ ہوا کہ تمام ملک مین ناراضی پھیل گئی اور اس وجہہ سے گورنمنٹ مصر کیطرف سے جو حکام وہان تھے اونہون نے حفاظت کے نظر سے فوج کی تعداد بڑہاے اور اس اضافہ فوج کیوجہہ سے ٹکس مین بھی اضافہ کر دیا اسیطرح تمام امورات سلطنت تاریکی کے بھیر مین پڑ گئی اور بڑے بڑے بغاوتون کی انسداد مین خزانہ کثیر صرف ہوگیا اور جملہ امورات درہم برہم ہوگی - قحط و قلت پیداوار اور عموماً استحصال مال نے جو بجبر و تعدی باعث عام نارضامندیون کا تہا زمین بغاوت کو اسیطرح تیار کر دیا کہ مہدی نے جو تخم بغاوت کاشت کیا تھا اوسمین پودے نکلنے لگے -

یہہ بات بھی لحاظ طلب ہے کہ حکام نے اسباب کے سمجھنے مین غلطی کی کہ موجودہ بغاوت کا سبب کوئی امر مذہبی تہا - گارڈن کا قول ہے کہ جسطرح رعایا کے ساتہہ سلوک کیا گیا باعتبار اوسکے اونکو بغاوت ہی کرنا مناسب تہا اور بجاے اسکے کہ مہدی ایک پیشواے مذہب کہا جاے گارڈن کہتا ہے کہ وہ مجسم عام رعایا کی ناراضگی تہا ورنہ بجاے خود مہدی ایک کھلونا تہا جیسے الیاس زبیر کے خزانے جو بہت بڑا بردہ فروش البعید کا تہا آگے رکہدیا تہا - اور مذہب کے پردہ مین اوسکی یہہ غرض تہی کہ حقوق بردہ فروشی کی حفاظت کرے - لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ کا بیان ہے کہ بغاوت کیوجہ عہدہ دارون کا ضعف اور طمع تھی خاصکر جنوبی ملکون مین سوڈان کی بوجہ انسداد بردہ فروشی اور ضعف فوجی کے بشمول اون ظلم و تعدیون کے جو باشی بزوق لوگون کے ہاتہہ سے ہوئی تہین بغاوت پیدا ہوے - کونسل جن سال جو بیس برس تک خارطوم مین رہا تہا لکھتا ہے کہ انسداد بردہ فروشی اور گورنمنٹ مصر کا تجارت کو اپنے ہاتہہ مین لے لینا اور عام بدنظمی معاملات کے اور وحشیانہ برتاؤ حکام مصری کا شیوخ قبایل کے ساتہہ اس امر کا باعث ہوا کہ قلوب لوگون کی بغاوت کیطرف رجوع ہوئے چنانچہ حال کی بغاوت تعصبات مذہبی کا نتیجہ نہین ہے بلکہ حکام مصری کے جور و تعدی کا جسنے لوگون کے دل پہیر گئے تھے - مسٹر فرنگ پادری سفیر انگلستان کی اس بغاوت کے نسبت یہہ راے تہی کہ مہدی اس بغاوت کا اصلی سبب نہ تہا بلکہ وہ ظالمانہ ٹکس تہا جو تمام سوڈان پر قایم کیا گیا اور یہہ ہی خاص سبب بغاوت کا ہوا - چنانچہ باعتبار بیان اسی سفیر کے ہر عرب پر لازم قرار دیا گیا تہا کہ وہ اپنے اور اپنے بچون اور جورو یا جورون کی بابت جدا جدا ٹکس ادا کرے اور یہہ ٹکس سال مین تین مرتبہ وصول کیا جاتا تہا یعنے ایک مرتبہ خدیو مصر کے لیے پہر دوسرے مرتبہ تحصیلدارون اور ضلع کے حکامون کے لیے اور تیسرے مرتبہ گورنر کے لیئے - یہہ دونو اخیر الذکر محصول بالکل ناجایز تہے تاہم قریباً دام دام لوگون سے وصول کر لیے جاتے تہے اگر کوئی سوڈانی زراعت کرنا چاہتا تو اولاً محض حصول اجازت کے لیے اوسے ۲۰۰ روپیہ سالانہ دینا پڑتا تہا اور پھر ستر روپیہ سالانہ دریاے نیل کے پانی لینے کی اجازت حاصل کرنے مین دینا ہوتا تہا اسلیے کہ بغیر پانی کے زمین بلوہی رہ جاتی - اور جو شخص ان قواعد کے خلاف ورزی کرتا پہیر اوسکے ہلا درے مارے جاتے تھے اور خود مدت العمر کے لیے قید ہو جاتا تہا - علاوہ اسکے اپنے کہیتون کی پیداوار کی فروخت کی اجازت حاصل کرنے مین بہی اوسے ایک ٹکس ادا کرنا ہوتا تھا اور جب پیداوار عمدہ ہوتی تو مالک کو دونا محصول ادا کرنا پڑتا یعنے ایک تو سرکار کو اور دوسرا پاشا ون کے اخراجات خانگی کے لیے - اگر کسی کے پاس کشتی تجارتی ہوتی اور وہ برابر مصری جہنڈا اوسپر نہ اوڑاتا تو چالیس روپیہ جرمانہ مالک پر کیا جاتا اور بعد اسکے جب پہر دہ روپیہ ادا کرتا تو اوس پھریرے کے لگانے کی اجازت دیجاتی - ہر شخص پر لازم تہا کہ جو کوئی شخص کوئی استحقاق حصول زر کے لیے حاصل کرتا یا بیکار رکہی رہتا دونو حالتون مین محصول ادا کرتا اگر وہ محصول نہ ادا کر سکتا تو اوسے درے لگائے جاتے اور قید کیا جاتا - اس امر کا کچہہ لحاظ نہ کیا جاتا تہا کہ اوس غریب نے کس طرح چار پیسے پیدا کر کے جمع کیے تھے چنانچہ یہہ تحصیل کنندہ لوگ جو وہان تعینات رہتے اوسے بہی اپنے مالک یعنے کسی بے یا پاشا کے واسطے چورا لیتے تھے اکثر جہونپڑون کو ڈہا دیتے اور صحن مکان اور کہیتون کو اس غرض سے کہود ڈالتے کہ شاید اونمین سے کچہہ پوشیدہ کیا ہوا روپیہ ہاتہہ آجائے - اگر کوئی دہقانی اپنے اہل و عیال کے لیے کچہہ کپڑی خرید کرتا یا اپنے جہونپڑی کی مرمت دہوپ کے بچاؤ کے نظر سے کرتا تو اوسکے بہ نسبت یہہ کہا جاتا کہ ضرور اوسکے پاس کچہہ روپیہ ہے اور اس وجہ سے دو چند ٹکس اوسپر لگایا جاتا غرضکہ اثاث البیت مین سے اوس غریب کے قبضہ مین صرف ایک جہونپڑا مٹی کا دریاے کہاس پہوس سے چہایا ہوا اوسمین پیال کا بستر اور مٹی کا گہڑا

رہ جاتا تہا - مسلمانون کے روایات کے بموجب اصلی مہدی علیہ السلام (جسکے معنی ہدایت یافتہ من جانب خدا کے ہین لیکن اس لفظ کا قریب قریب مسیح بہی ترجمہ ہوسکتا ہے) جو سن ہجری کے تیرہوین صدی مین مطابق سنہ ۱۸۹۰ع کے ظاہر ہونے والی تہی ہمنام پیغمبر ہین اور اونکی والدین کے نام بہی وہی ہین جو نام پیغمبر کے والدین کے تہے اصلی پیغمبر کا نام محمد احمد تہا اور انکے باپ کا نام عبداللہ اور مان کا نام آمنہ تہا چنانچہ یہہ ہی نام اس ڈنگولوی فقیر اور اسکے والدین کے تہے جسنے مہدی کے نام سے اپنے کو مشہور کیا تہا - محمد احمد یعنی مہدی کاذب کے بہ نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ
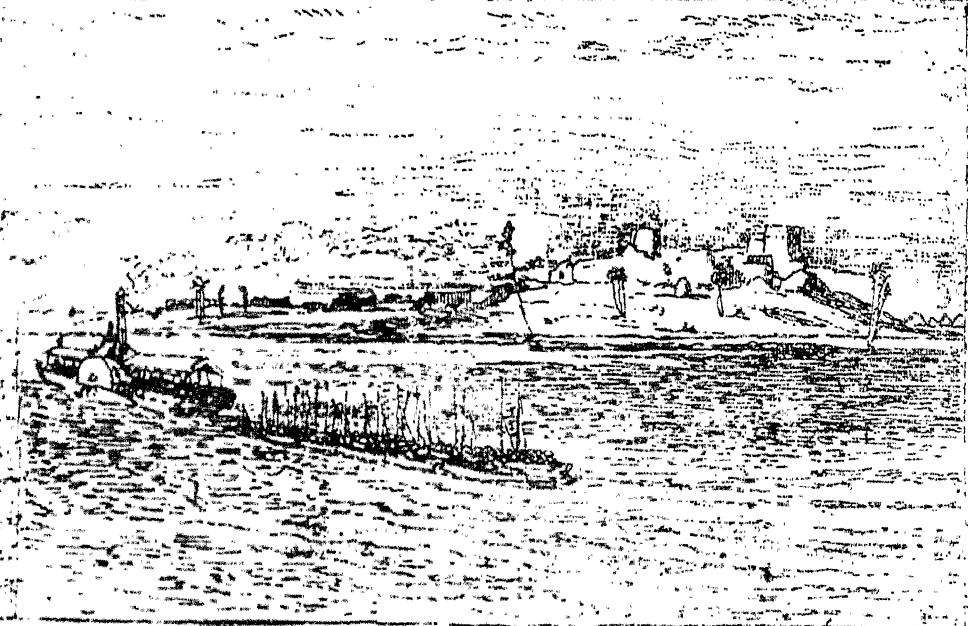
مقام جبک دریائے نیل پر اور مقام مشہور ولادت مہدی کا

عرب نہ تہا بلکہ نوبیا کا اصلی باشندہ تہا اور مقام جنک مین دریائے نیل کے تیرے آبشار کے قریب ۱۸۴۳ع مین پیدا ہوا تہا - اور بموجب دوسرے روایت کی جزیرہ بینٹ ارطی مین جو آردہ یا ڈنگولاے جدید کے محاذی اور اوسی نام کے ایک صوبہ کا دارالحکومت ہے اور دریا سے قریب پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے پیدا ہوا تہا - یہہ شخص میانہ قد نازک اندام گندم رنگ تہا اور ڈاڑہی اسکے سیاہ تہی - اور دونو رخسارون پر تین تل ایک دوسرے کے مقابل تہے - جب اس شخص نے اس امر کا اعلان کیا کہ مین ہی مہدی ہون اوس وقت عمر اسکی چالیس برس کی تہی اور یہہ عمر مسلمانون کے نزدیک زمان نبوت کے سمجہے جاتے ہے اس لئے کہ اسی عمر مین حضرت پیغمبر خدا نے اپنے نبوت کا اعلان و اظہار کیا تہا - اور یہہ تل جو مہدی کاذب کے رخسارون پر تہی ویسے ہی اور اوسی طرح کی تہی جیسے کہ آنحضرت صلعم کے رخسار ہاے مبارک پر تہی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ سچا نبی ہے - بچپنے سے اپنے مین ملہم غیب ہونے کے آثار ظاہر کرتا تہا اور بارہ برس کے سن مین اوسنے قران شریف حفظ کر لیا تہا یہہ مہدی لڑکون کی طرح سنکابہ مین جو سنار کے محاذی مین ایک جزیرہ ہے اپنے چچا شرف الدین کے پاس رہتا تہا اور کشتی بنانے کا کام

محمد احمد مہدی

سیکتا تہا - ایک دن اوسکے چچانے اوسے خوب مارا اور وہ بہاگ کر خارطوم کو چلا گیا اور وہان فقیرون کے مدرسہ
مین داخل ہوا اس مدرسہ مین ایک عالم تہا جوان درویشون کا پیشوا شمار کیا جاتا تہا - یہہ مدرسہ ہوجالی
نام ایک قریہ مین قریب شہر کے جاری تہا اور شیخ ہوجالی کے مزار سے متعلق تہا جو کہ شہر خارطوم کا مقدس مزار
سمجہا جاتا تہا اور تمام ضلع اور شہر کے لوگ اوسکی تعظیم و احترام کرتے تہے - اسی مدرسہ مین محمد احمد نے عرصہ
تک رہ کر دینی تعلیم پائی تہی مگر دنیاوی معاملات نوشت و خواند مین اوسنے کوئی ترقی معقول حاصل نہ کی تہی -

بعد اسکے وہ یہانسے بربر کو گیا - اور وہان پہونچکر ایک دوسرے مدرسہ مین داخل ہوا - یہہ مدرسہ شیخ غوبوس کے اہتمام مین تہا اور مثل مدرسہ اول الذکر کے ایک مزار کے متعلق تہا اور وہان کے لوگ اوسکا احترام کرتے تہے اس مدرسہ مین داخل ہونے سے اوسکی یہہ غرض تہی کہ علوم مذہبی کی تکمیل حاصل کرے چنانچہ بعد اسکے وہ ارذو کو جو کانا کی جنوب مین واقع ہے گیا اور شیخ نور الدین کا مرید ہوا اور شیخ نے اوسے درویش کا لقب عطا کیا - دوسرے روایت اسکے بہ نسبت لوگ یون بیان کرتے ہین کہ جب اوسکا باپ مرگیا تو اوسکے دو بڑے بہائیون نے جو نیل ابیض پر کشتی سازی کا کام کرتے تہے یہہ خیال کرکے کہ مہدی مین مادہ تحصیل علم کا زیادہ ہے اوسکی تعلیم کیلیئے ملا عبد الرحیم اور العزوجی کے سپرد کیا جو قریب خارطوم کے رہتے تہے اون مدرسون کے تعلیم جہان محمد احمد نے تربیت پائی مخصوص و محدود نوشت و خواند و حفظ ایات قرانی پر تا حد امکان رہتے تہے اور ابنین جو لوگ عالم ہوتے وہ قرآن مجید کی تفسیر بہی کرتے تہے - اس تعلیم مین علاوہ تعلیم مذہبی کے فقہ اسلامی کی بہی تعلیم ہوتی بہتی اور ان واعظون کے ہر درجہ کے لوگون مین جنمین وے وعظ کہتے تہے بہت وقعت ہوا کرتی بہتی گو اسطرح کی وقعت کا انحصار ان فقیرون کے چالاکیون پر ہے یا خداوند عالم کے مہربانی پر جیسا کہ عام خلقت سودان کے سمجہتے ہے - اقلاً ایک صفت کا ہونا ان درویشون مین تو اشد ضروری ہے یعنی وہ لوگ حندانات قرانی جبلی پر لکہہ سکین جسے لوگ بطور تعویذ پہنین اور اوسکے وجہہ سے ہر قسم کے بیماری اور نیزہ اور گولی کے زخم سے محفوظ رہین اور عورتین بہی اوسکے پہننے والون پر فریفتہ ہو جائین - چنانچہ تعویذ کا اثر لکہنے والون کے تقدس و پرہیزگاری پر منحصر تہا - اور نوبیا والون کا تو یہہ بہی عقیدہ ہے کہ ایک درویش کامل کا ہوا اور ابر پر بہی اختیار ہے چنانچہ ایسے عقیدہ کے وجہ سے ان برگزیدہ درویشون کے معتقدین صادق کسی طرح کی ترغیب سے انکی مخالفت نہین کرتے اور اونکے قدرت ہاے مخفیہ سے بہت ترسان رہتے ہین اور یہہ درویش بہی اپنے نام کو ازراہ تقربیط سے بیجکر قایم رکہتے ہین اور شراب خواری و حقہ کشی سے قطعاً پرہیز کرتے ہین اور اکثر اوقات اپنی تلاوت قران شریف و تفسیر مین صرف کرتے ہین -

محمد احمد کو جب لقب درویشی حاصل ہو چکا اوسکے بعد اوسنے جاے سکونت اپنی جزیرہ عبا کو جو قریب کنا کے نیل ابیض پر واقع ہے اور خارطوم سے جنوب کے طرف چار روز کے راہ ہے قرار دی اور زمین مین ایک غار کہود کر اوسمین اس غرض سے رہنے کا عادی ہوا کہ گہنٹون تک وہان بیٹہہ کر ایک اسم کا ورد کرے چنانچہ بشمول صوم و صلوات کے خوشبو جلاکر ایک اسم کا ورد کرتا تہا ---- لوگ بیان کرتے ہین کہ پندرہ سال پورے اوسنے اسی شغل مین گذاری جسطرح رسول اللہ کے پندرہ سال پیغمبری کی فکر مین قریب کوہ حرا کے گذرے تہے - غرضکہ محمد احمد کے نیک نامی بوجہہ اوسکے تقدس و اتقا کے دور نزدیک تک پہیل گئے تہے اور ایک شخص مالدار بنکر بہتیرے مرید اپنے گرد و پیش جمع کرلیے اور بہت سے عورتون کو اپنے حبالہ عقد مین درلایا شادی کی غرض سے عورتون کا انتخاب بہت احتیاط سے کرتا تہا یعنے بقارا کے شیخون مین سے بڑے بڑے صاحب رعب و داب شیخون کے لڑکیون سے عقد کرتا تہا - بخیال اسکے کہ چار سے زیادہ تعداد رواج کے جیسا کہ قرآن مین حکم ہے نہو جاے اوسکی یہہ عادت ہتی کہ عورتون کو طلاق دیدیتا تہا اور پہر مطابق اپنے خیال کے اونسے تعلقات جدید پیدا کرلیتا تہا غرضکہ رفتہ رفتہ اوسنے بوجہہ اپنے تقدس و ورع کے بہت بڑی نیک نامی حاصل کی اور مثل فقرا و درویشان گیلانی کے بہتیرے لوگ اس قسم کے متعصب اسکے پیرو اور مرید ہوگئے - مدیر فشودا یعنی حاکم فشودا نے جسکے

درویش عربوں سے جنگ کے لیے دعا کر رہے ہیں

تحت مین مقام عبا ہی تہا جا کہ اور گورنران سوڈان کیطرح جیسا کہ وہ لوگ ان ترکون کے دیہون سے جبر تحکم ان کرتے تھے
مالدار بننے مین بہی کچہہ حاصل کرون چنانچہ اس غرض کے لئے اوسنے محمد احمد ... ایک ... معمولی ٹکس کا مطالبہ کیا و اوسنے
اس ٹکس کے دینے سے انکار و مزاحمت کے افسیر مدیر نے یہہ کہلا بہیجا کہ اگر تم ... ادا کرو گے تو مین گردن و گلو بستہ تمکو
فشودا مین پکڑوا بلاونگا اور ایسے سپاہی تعینات کرونگا جو اس خبر دہ ... سے اس تہدید و تخویف کا ... کر دینگے
غرضکہ جسقدر سپاہی مدیر نے وہان تعینات کئے وہ سب قتل ہوگئی اور یہہ خبر دور و نزدیک تک منتشر ہوکر بہت بڑے
فساد کا باعث ہوئے - محمد احمد نے اپنے موقع وقت پر لحاظ کر کے کہ اصلی مہدی کا ۱۸۸۳ء مین ظہور ہونے والا ہے
یہہ ٹہرایا کہ اس موقع کو ہاتہہ سے نہ دو اور اس حیلہ کو پیش کر دجسے باعتبار حالت موجودہ سوڈان کے لوگ بہت اچہی
طرح تسلیم کرلین گے چنانچہ ماہ مئی ۱۸۸۱ء اپنے بہائی بند درویشون کو اوسنے یہہ لکہنا شروع کر دیا کہ پیغمبر نے جس مہدی
موعود کے نسبت پیشین گوئیان کین تہین وہ مجہی سے مراد تہی اور مین ہون اور مجہے کو خداوند عالم کیجانب سے سعادت
عطا ہوئی ہے کہ اسلام کے اصلاح کرون اور تمام عالم کو عدل و داد سے بہردون - تمام عالم مین ایک ہی شرع اور
ایک ہی مذہب اور ایک ہی بیت المال قایم کرون اور کوئی شخص عام اس سے کہ وہ نصاری ہو یا مسلمان یا بت
پرست مجہپر یقین نہ لائے اوسے فنا کردون - ماہ صیام مین اوسنے عام طور سے اپنے موت کا اظہار مقام ربیہ مین جو
قریہ عبا کے قریب تہا کیا - اور ہزارون ہی آدمی فوراً اوسکے جہنڈے کے نیچے مجتمع ہوگئے - ماہ جولائی مین ان باتون کی
کو خارطوم مین مہدی کے مضمون خط کے اطلاع ہوئی چنانچہ شروع اگست مین اوسنے اپنے ایک نقیب ابوسعید نامی
کو جسکے تحقیقات گارڈون نے کر کے لایق سزا قرار دیا تہا بہ این حکم روانہ کیا کہ وہ محمد احمد کو خارطوم مین لے آئے
ابوسعید نے مقام عبا مین پہونچکر اپنے مطلوب یعنی مہدی
کو بہت ہی پایہ برتر پر پایا جسکے داہنے جانب کچہہ معزز
لوگ موجود تہے اور چارون طرف سیکڑون ہی مرد
اوسکے زرہ پوش ننگے کیا تلوارین لئے اوسے گہیرے تہے -
ابوسعید نے سوال کیا کہ آیا کیا غرض خاص آپکے ان کارروائیون
سے ہے مہدی نے جواب دیا کہ مین خداوند عالم کیجانب
سے مہدی موعود ہون اوسنے کہا کہ اس ملک کا حکمران
بہی تو مثل آپ ہی کے مسلمان ہے جسکا جواب مہدی نے
یہہ دیا کہ نہین ہرگز ایسا نہین ہے اسلیئے کہ حکمران نے
کرسچانون کو مجاز کیا ہے کہ وہ گرجے اپنے اس ملک مین
قایم رکہین اور امن مین رہین علاوہ اسکے اون کرسچانون
نے ٹکس بہی وصول کئے ہین - ابوسعید کے اس نصیحت پر کہ
آپ گورنمنٹ مصر سے مخالفت نہ کرین آپ اپنے کو گورنمنٹ
مصر کے حوالہ کر دین قبل اسکے کہ بے معین و مددگار ہو کر تباہ

ایک سوڈانی درویش

مقاومت فوج سرکاری اور بندوق و توپ و جہاز جنگی دکھانے کے نہ لاسکین ہندی نے نہایت بہادرانہ طور سے یہہ
جواب دیا کہ اگر فوج مصری مجھے یا میرے مریدون کو گولیان ماری گے تو اوسکے کیکو ضرر نہ پہونچے گا اور جو جہاز جنگی
ہمارے مقابلہ کو آئینگے سب کے سب ڈوب جائینگے غرضکہ ابو سعید ناکامیاب خارطوم کو واپس آیا۔
رؤف پاشا نے یہہ ضروری سمجھکر کہ بیل سینگھون سے پکڑا جائیگا تین سو سپاہی ایک توپ دو دخانی جہاز کے ذریعہ
سے مہدی کے مقابلہ کے لئے بھیجے۔ تمام راہ افسرون مین جنکی نام علی افندی اور ابراہیم افندی اور ابو سعید مین باہم
بر تکرار ہوتے رہی کہ اس فوج کا افسر اعلی کون ہوگا اور مقام عبا مین پہونچکر اسبات پر تکرار ہوئی کہ آیا شب کو فوج جہاز سے کنارہ
اوتاری جاوے یا دن کو بالآخر ۱۱ اگست کے صبحکو طلوع آفتاب کے وقت فوج بسر کردگی علی افندی قریہ عبا سے تھوڑے فاصلہ
پر اوترے۔ علی افندی نے اوترنے کے بعد دیکھا کہ ایک شخص جسکے گرد اگرد بہت سے مریدین اوسکے مین استقبال کو چلا آتا ہے
افندی نے یہہ سمجھا کہ یہہ ہی شخص مہدی ہے اور فوراً چاہا کہ ایک ہی حملہ مین اسکا کام تمام کر دیجے چنانچہ نہایت ہی سرعت
سے مگر نہ عقلمندانہ طور سے اوس شخص کے سر پر پہونچ گیا اور پوچھا کہ تو کیون ضلع مین ایسی فسادات برپا کر رہا ہے اور بلا انتظار
جواب بے خبر اوسے گولی ماری۔ فی الواقع ایسے بہادرانہ حملہ کی نتیجے کامیابی بھی ممکن تہی اگر مقتول مہدی ہوتا مگر واقع مین وہ
ایک دوسرا شخص علاوہ مہدی کے تہا۔ چند منٹ بعد اوس شخص کے گرنے کی علی افندی بہی مع اپنے ہمراہیون کے قتل
ہوگیا۔ بقیہ السیف بحیثیت مجموعی حملہ آور ہوئے لیکن آخر کو بجے مہدی پر بندوق چلانی سے قطعی انکار کیا مگر سرداران مہدی بدستور
حملے کرتے رہے اور قریب ایک سو سپاہیون کے اونہون نے قتل کیئے باقی لوگون نے اپنے ہتیار ڈال دئے اور منفرور
ہوگئے۔ اس وقت وہ جنگی جہاز بھی قریہ کے پہلو مین پہونچ گیا تہا چنانچہ افسر توپ خانہ کو حکم دیا گیا کہ وہ مہدی پر آتش
بارے کرے اسلیئے کہ اس مقام سے مہدی چند گز دن کے فاصلہ پر سوار نظر آتا تہا مگر وہ شخص محض مہدی کی صورت مقدس دیکہکر
گہبرا گیا۔ اور پہلے تو یہہ عذر کیا کہ گولہ و باروت نہین ملتا بعد اسکے ہوائی گولے اوڑانے لگا۔ مہدی بے تکلف اور بآرام تمام سوار
ہوکر چلتا ہوا اور ابو سعید مع اپنی فوج ہمراہی کے جان بچاکر مضطر ہوا اور خارطوم مین شکست خوردہ پہونچا۔ اس سرکاری فوج
کی شکست کا یہہ نتیجہ ہوا کہ مہدی کے مرید اور بڑھی اور شہر خارطوم مین ایک قسم کا تردد و انتشار پیدا ہوگیا بالآخر محمد سعید
پاشا مدیر کردفان مع اپنی فوج مدبرات اور ایک دوسرے حصہ فوج کے جو دوسرے لشکر سے مہدی کے مقابلہ کو متعین ہوا۔
محمد احمد اس وقت باطمینان خاطر مع اپنے ہمراہیون کے کوہ طیک سے بزمثل قدیم بہادران اسلام کے چلا گیا تہا اور جبل قدیر
پر جو فشودا کے شمال و مغرب مین ہے نوبہ کے حبشیون مین جا ملا۔ یہہ حبشی لوگ فنگ کے اولاد سے تھے اور برائے نام
خدیو کے مطیع تہے اس لئے کہ محمد علی نے جب کردفان فتح کیا اوسوقت ان لوگون کے دبانی مین ناکامیاب رہا۔ محمد سعید پاشا
بہت کچھہ دل سے اس کام پر متوجہ ہوا مگر بجاے اسکے کہ اپنے شکار کو اونکے سوراخ تک تلاش کرے مقام کاوا مین فضول
اوقات ضایع کرتا رہا اور آخر کو اپنے مقام پر واپس چلا آیا۔ اور دریا کے بڑھنے کی وجہہ سے اپنی معذوری ظاہر کی۔
رشید بے نے جو کہ حاکم فشودا کا اور نہایت ہی ہمت ور آدمی تہا دو مرتبہ درخواست حاکم خارطوم کے پاس بہیجی کہ مجھے
اجازت مہدی پر حملہ کی دیجائے لیکن وہان کچھہ بہی اوسکے شنوائی نہ ہوئے۔ آخرش ناچار ہوکر وہ بلا حکم چار سو قواعددان
سپاہی اور ایک ہزار حبشیان شیلوک کو مع اونکے افسر کے اپنے ہمراہ لیکر جبل حیدر کو روانہ ہوا برکاف نامی ایک شخص جرمنی
کو جو بردہ فروشی کے چوکی کا انسپکٹر متعا اپنے ساتھہ لے لیا تہا۔ چودہ ۱۴ روز تک راہ طے کرکے ۹ دسمبر کو مہدی کی فوج

کے مقابل پہونچا اور فوراً حملے کا حکم دیدیا گو یہہ لڑائی مختصر تھی لیکن بہت بڑا کشت و خون ہوا اور رشید و قیوم و برکات
اور قریب قریب کل فوج باقاعدہ اور اکثر شیلوک حبشی اون غضبناک نیزہ والون کے نیزون سے چہد گئے جو کہ مہدی کے
اعانت کو جمع ہوئے تہے - بعد اسکے بہت سے رہی فلکش بندوقین اور مصالحہ جنگ غازیون کے ہاتہہ آیا - اب فشودا
بے پناہ ہوگیا اور سلو کی بہی اپنے ملک کے مارے جانی سے بددل ہوکر بغاوت پر آمادہ ہوگی - غرضکہ اوسوقت بغاوت
ہر چہار طرف کی ہوا مین پہیلے ہوئے تہے اور یہہ درویش شیوخ عرب کے یہان جانتے تہے اور جہاد کی لے وعظ کرتے پہرتے
تہے - دارفور جو پہلے سرگردہ اور دبائی ہوئے ہر وہ گیرون سے لبریز ہو رہا تہا بوجہ اس فعل کے بغاوت پر بخوبی آمادہ
ہو چکا تہا - کیا پیش کا ایک بہت بڑا اور قوی قبیلہ شمال گردفان مین اور قبیلہ بشاری درمیان نسواقیم و تربرکے اور قبیلہ
ابو رعوف سنار مین غرضکہ اسیطرح بہتیرے قبیلے نیل ابیض و اسود کے اس وقت بہڑون کیطرح بہن بہنا رہے تہے -
اور اسطرف مخبر پر مخبر رؤف پاشا کے پاس خارطوم مین یہہ اخبارات موحش لاتے تہے مگر قبل اسکے کہ وہ کوئی تدبیر
اس آفت کے ٹالنے کے سوچتی خود ہی شروع ۱۸۸۲ء مین اس عہدہ گورنری سے علحدہ کردیا گیا ٭

عبدالقادر پاشا کا گورنر جنرل سوڈان مقرر ہونا - مریدان مہدی کا حملہ کرنا اور قریب کل ملک سنار
پر قبضہ کرنا گردفان و دارفور مین تحریک پیدا ہونا - متواتر سخت لڑائیان شریف محمد طاہا وزیر
مہدی کے ساتہہ محمد طاہا کا قتل ہونا اور سر اوسکا خارطوم بہیجا جانا - عبدالقادر کے عمدہ تدابیر
مین بوجہ بغاوت عربی پاشا اور پینروان مہدی کے کامیابیون مین ضعف پیدا ہونا - مہدی
کا گردفان مین داخل ہونا اور العبید پر حملہ - اوسکے پیرو لوگون کا جو محاصرہ کئے تہے شکستہ ہوکر پس پا
ہونا - نئے مریدون کی جماعت کے ساتہہ اوسکا بار آکی پناہ دہی کے ارادہ مین ناکامیابی -
خارطوم کے حصار بندی - عربی کی بغاوت کے زائل ہونے کے بعد فوجونکا سوڈان مین آنا -
عبدالقادر پاشا کا باغیون کو سنار مین شکست دینا - بارا اور العبید کا مہدی کا تابع ہو جانا -
عبدالقادر کے دوبارہ طلبی قاہرہ کو - الہ دین پاشا کی تقرری بجاے عبدالقادر کے - جنرل ہکس
کا سپہ سالار اعلی فوج خارطوم کا مقرر ہونا -

⁂

عبدالقادر پاشا ایک شجاع و ہنرمند جسکے قابلیت اور جسکے کارکردگی کے نتیجون سے معلوم ہوتی ہے بجاے رؤف پاشا

کے گورنر جنرل سوڈان کا مقرر ہوا - عبدالقادر پاشا کے پہونچنے تک رؤف پاشا نے چارج اپنے عہدہ کا جنگ لیر پاشا کو جو نائب
گورنر اور بوبیریا کا رہنے والا تہا دیکر حکم دیا کہ فوج مکمل و مسلح ہوکر مہدی کے مقابلہ کو روانہ کیجائے - اس فوج مین تیرہ
کمپنیان باقاعدہ مصری فوج کے جو خاص کر اضلاع کردفان دارفور مین تہین شامل کی گئین اور ایک ہزار پانچسو نو بہرتی قبائل
عرب کے لوگ جو خیرخواہ تخت مصر کے تہے شامل کئے گئے اور یوسف پاشا جو خود ڈنگولا کا رہنے والا اور قبل اسکے
بردہ فروش تہا اوس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا - غرضکہ یہہ فوج مسلح و مکمل ہوکر جسمین ہر قسم کا سامان رسد اور باربرداری
اور ہزارون اونٹ وغیرہ موجود تہے جبل جیدر کو روانہ ہوئے - مگر خارطوم سے تہوڑی ہی دور آگے چل کر پانچسو ڈنگولونے
اس فوج سے جدا ہوکر اپنے ہم وطن مہدی سے جا ملے - شروع اپریل مین حسین پاشا نے جو سنار کا مدبر تہا (سنار نہایت
ہی زرخیز و صرفہی مقام منجملہ مقامات سوڈان کے ہے) جنگ لیر پاشا کو خارطوم مین تار دیا کہ قبیلہ بقارا کے لوگ بسرکردگی
عمر المکاشف قرابت مند مہدی کے شہر پر حملہ کا خوف دلا رہے ہین حسین پاشا کے قوت باغیون سے بہت زیادہ بہی
جنکے دفعیہ کے اوسنے اجازت طلب کی تہی - جنگ لیر نے اوسے اجازت دی اور ۴ اپریل کے جسکو قلت کے فوج ہمراہ لیکر باہر نکلا
مگر بقارس والون نے اوسے فوراً ہی شکست دیکر پیچہے ہٹا دیا اور فوج کا تعاقب کرتے ہوئے شہر کے اندر گہس آئے
اندر شہر کے سرکاری فوج نے بارکون اور عمارات شاہی مین مجتمع ہوکر باغیون پر ایسے آتش بازی کی کہ آخرکار وے تاب
مقاومت نہ لاسکے اور لوٹ گئے - لیکن اپنے لوٹنے کے قبل اونہون نے بہتیرے پردیسیون اور شہر کے باشندے سوداگرون
اور ایک سو سے زیادہ سرکاری سپاہیون کو قتل کر ڈالا اور شہر کو تاراج کیا - تاربرقی کا دفتر عمارات شاہی کے قریب تہا جہان
تمام عمال مرتے دم تک نہ ہٹے اور برابر اطلاع دیتے رہے کہ کسطرح باغی ایک سڑک سے دوسری سڑک پر قبضہ کرتے اور آدمی
پر آدمی قتل کرتے ہوئے چلے آرہے ہین غرضکہ بقارس والون نے اوس دفتر کے مکان پر بہی قبضہ کرلیا اور تمام آلات برقی
توڑ کر لوگون کے دلون پر یہہ بات منقش کردی کہ جو کچہہ اوس دفتر مین تہا وہ سب برباد و ضایع کردیا گیا - اگر بقارا والون
کا سردار اس لڑائی مین زخمی نہ ہوا ہوتا تو وے لوگ ضرور دارالامارہ کے اندر گہس جاتے جسکے صحن مین پہونچ چکے تہے
مگر اس سردار کے زخمی ہونے کی وجہہ سے لوٹ گئے اور علاوہ اسکے سرکاری فوج نے بہی دل مضبوط کرکے ایسی آتش باری
کے کہ باغی مجبور ہوکر دور ہٹ گئے مگر تاہم سات روز تک شہر کا محاصرہ رہا - اطراف ملک مین اس خبر کی منتشر ہونے
سے کہ باغیون نے سنار کو لے لیا اوس میدان مین اتنے آدمی جمع ہوگئے کہ لوگ تخمینہ کرتے ہین کہ شہر کے اندر اور ہر جانب
طرف اوسکے چالیس ہزار سے کم آدمی نہ رہے ہونگے اور کاقور پر بہی جو سنار سے ساٹہہ میل بالا ستر تہا قبضہ کرکے ایک
بہت بڑا خون بہا بطور غنیمت کے وہان سے لیا - جنگ لیر پاشا نے اس خبر موحش کو دلیرانہ سنکر حکم دیا کہ ایک کمپنی سپاہ
بیقاعدہ فوج کے اور قریب تین سو قبیلہ شائقی کے بسرداری ساندرک بیگ آغا فوراً سنار کو روانہ ہو اور خود وہ بہی ۱۵ اپریل
کو دو سو خارطومی جنگ آور سپاہی ہمراہ لیکر دو دخانی جہازون پر اوس طرف روانہ ہوا - جنگ لیر کو یہہ یقین تہا کہ خارطوم
کے اہل فرنگ نے بیرونی حملہ اور اندرونی سرکشی و بغاوت کے مخالفت کے لئے مستعد ہوکر کیتہلک مشن کے مضبوط مکان کے
حصار بندی مناسب کرکے فوج سے اوسے مستحکم و آراستہ کرلیا ہوگا اور مین بہی اونکے شریک ہو جاؤنگا - یہہ وہ وقت تہا
کہ تمام ملک کردفان جوش خروش سے بہر رہا تہا - جو سپاہی یوسف پاشا کی فوج مین شامل ہونیکو جبل قدیر کے درمیان
مین ٹہرے تہے اونسے اور عربون کے ایک جماعت مختصرہ سے معرکہ جنگ خوب گرم ہو رہا تہا تمام راہین ڈاکوون کی وجہہ سے

پر صدر ہو رہے ہین - خارطوم و العبید کے درمیان مین اکثر مقامات پر تار برقی سرکاری توڑ ڈالی تہی - خاص شہر العبید مین
بغاوت ہر چہار طرف پہیل رہی تہی دوکانین اور مکانات بالکل بند و مسدود تھے اور باشندے محاصرہ کے لیئے کمربستہ
ہو رہے تھے - دارفور کے بغاوت کو بہی یوماً فیوماً ترقی ہوتی جاتی تہی چنانچہ چند ہی روز ہوئے اوس صوبہ کی راہ آمد و رفت
بالکل منقطع ہو گئی جو اب تک اسی حالت مین ہے اسی زمانہ مین محمد طاہا نامی ایک شریف جو اپنے کو مہدی کا نائب ظاہر کرتا تہا
اور اس تقرری کی علامت اوسکے پاس مہدی کی عطیہ ایک تلوار تہی جسے دیکہاتا تہا موضع محمد عشیرہ مین جو نیل اسود کے ساحل
سے دو گہنٹہ کی راہ پر ابو حرات کے تحت مین واقع ہے آیا اور مقیم ہوا - جنگ لیر پاشا کی جہاز نے اس مقام پر پہونچے اور
اوسنے بیقاعدہ شریف طاہا کو اطاعت قبول کرنے کے لیئے طلب کیا - یوسف الملک سنجون کو مع چالیس شایقی اور سو سپاہیون
کے طاہا کے پاس بہیجا کہ اوسے بجبر حاضر کرین - چنانچہ اس فوج پر اُن بے شمار بہادرون نے شمشیر و نیزہ سے مسلح ہو کر حملہ کیا
اور ایک سخت مقابلہ کے بعد ایک ایک آدمی جبکہ اوس قریہ کے عورت و لڑکیون کو جو شریک جنگ تہین بکمال بیرحمی قتل کر ڈالا
اور مصری سپاہیون کے دانت کہٹے کر دیے - الغرض جنگ لیر پاشا مع اپنے جہازون کے مجبور ہو کر حرات کو گیا اور وہان
جہازون پر ٹہر کر فوج تازہ کا منتظر رہا - اسطرف سہ رمی کو قبیلہ شایقی کے لیئے سو سوارون نے مع ایک توپ کے محمد طاہا پر حملہ
کیا اور بالآخر پسپا ہوئے اور توپین بہی انسے چہن گئین - اور تمامی افسران فوج توپون کے محافظت کی کوشش مین مارے
گئے - اسیوقت ایک خوشخبری شہر سنار سے محمد طاہا کو ملنے والی تہی یعنے جب طاہا کو مع اوسکے ساتہیون کے یہہ معلوم ہوا
کہ اب بجز اطاعت کر لینے کی کوئی چارہ کار باقی نہ رہا دفعتہ صالح اغا مع اپنے ہمراہی ایک جماعت شایقیون کے اوس مقام پر وارد
ہوا - محاصرین نے اوس سے دریافت کیا کہ تم کسکی جانب ہو صالح آغا نے دہوکا دینے کی غرض سے اپنے ارادون کو اونپر ظاہر نہ کیا اور
اور قریب دریا کے ایک مقام مناسب پر ٹہر کر اپنے فوج کو بصورت مربع ترتیب دیکر فوراً آتش بازی شروع کر دی - واقعہ نگار
تختہ نامی لکہتا ہے کہ صبح سے چار بجے تک محمد طاہا اور اوسکے ہمراہیون نے اس فوج مربع کے سپاہیون کو قتل کر ڈالا اور سیکڑون
بلکہ ہزارون ہی آدمی اوس مہلک آگ سے مارے گئے اور قریب تہا کہ اس دلیر جماعت کے پاس سامان جنگ یعنے گولہ اور بارود
ختم ہو جائے کہ دفعتہ عرب لوگ خود بخود پیچہے ہٹ گئے اور شہر سنار محفوظ رہ گیا - منصور بن سنار صالح آغا اور اوسکے ہمراہیون کے
صورتون کو دیکہکر ایسے متحیر ہوئے کہ اپنے دوستون اور محسنون کو اپنا دشمن سمجہے اور قبل اسکے کہ غلطی کا حال اونپر آشکار ہو اون
پر گولیان چلاتے رہے غرضکہ صالح آغا اونسے خوشی و شادمانی کے نعرون کے ساتہہ ملا اور منصور بن کے ایام سختی اسطرح کٹ گئے
اور صالح آغا جو اونکے سلامتی و جان بخشی کا باعث ہوا تہا اوسکے چار طرف ہجوم کر کے یہہ لوگ اوسکے پیرون کا بوسہ دیتے اور مشرقی
دستورات کے بموجب اوسکے توصیف و ثنا کرتے تہے - مقام ابو حرات مین مئی کی شروع مہینہ مین جب تک کہ چند کمپنیان
فوج باقاعدہ کے جنہین نائب گورنر نے قبل اسکے بہ ماتحتی علی کاشف مدیر جدید سنار تعینات کر دیا تہا سنار سے نہ آئے تہین -
گورنر مذکور کے نازک حالت رہی - اس فوج کے ہمراہ قبیلہ شکوری کے دو ہزار پانسو سپاہی بہی آئے جنکا سردار شاہزادہ
عبد الکریم تہا اور اوسکے ساتہہ اوسکے چہہ بیٹے اور بہتیجے اور بہت سے امرا خود و زرہ پوش عربی نسل کے گہوڑون پر سوار ایسے
جیسے کروسیڈ یعنی عیسائی مذہبی لڑائی مین بیٹہے رہتے ہین - یہہ ایک نہایت عمدہ تماشا تہا اسلیئے کہ عبد الکریم اس نائب
گورنر کا دوست دلی تہا اور حکومت حاصل کرنیکا یہہ بہی دعویدار ہوا تہا - محمد طاہا پر اس مرتبہ حملہ آور ہونیکے لیئے لڑائیون مین
کے ساتہہ مئی کی چہٹی ۶ تاریخ مقرر ہوئی - وقایع نگار تختہ لکہتا ہے کہ صبح صادق کے ہوتے ہی فوجین میدان جنگ مین

ایک عرب شیخ صلاح جنگ سے مسلح جنگ مین

صف آرا ہوئین اور ریاستا اور شاہزادہ قبیلہ شکوری اپنی جگہ۔ فوج کیطرف مخاطب ہوا اور غنیمت کے وعدون پر اونکے حوصلے بڑہاے اور قبیلہ شایقی کے لوگون کو بہی جو گذشتہ جنگ مین بہت بڑا نقصان اوٹہا کر خون کی پیاسے ہو رہے تھے جنگ کی رغبت دلائی۔ قریہ محمد عشیرہ جو مثل قریہ الوطرت کے نیل اسود کے داہنے ساحل پر واقع ہے درمیان مین اوسی قریہ اور دریا کے ایک جنگل واقع ہے جسکے بائین ساحل کے روبرو ایک چہوٹا سا جزیرہ ہے چنانچہ اس جزیرہ پر سنجق عثمان آغا نے بہ ہمراہی اوس جدید فوج کے جسے سلیمہ کے گرد نواح مین اوس نے بہرتی کیا تہا اس غرض سے قبضہ کرلیا کہ

دریا کے قریب کے ترائیون کے حفاظت ہوسکے - غلبتہ کے باقاعدہ فوج اوس قریہ سے دریا کیطرف رخ کرکے ٹہرے اور عبدالکریم
اور اوسکے سوارون کا رسالہ اور قبیلہ شکوریہ کے سپاہی مقابل مین صفہاے لشکر کے آگے اور بقیہ سپاہیون کو یہہ دہمکی دیکر
آمادہ جنگ کیا کہ جو شخص معرکہ جنگ سے پیٹہ پہیریگا سینہ اوسکا نیزون کے سنانون سے چہید ڈالا جائیگا اور خود شریف
ہزارون درویشون کے آگے آگے چیخ چیخ کر فتح کی دعائین مانگ رہے تھے گہوڑے پر سوار اوس فوج کے پاس آیا
لیکن اسطرف کی گولیون کی بوچہار نے اوسکے صفون کو درہم برہم کردیا اور درویشون کا حلقہ جو محمد طاہا کے گرد تہا تین
مرتبہ ٹوٹ کر پہر بندہا اور میدان جنگ مین کشتون کے پشتے لگ گئے لیکن شریف محمد طاہا کو کوئی زخم نہ آیا اوسوقت
اسطرف کے سپاہی توہم سے خوف زدہ ہوکر دفعتہ چلا اوٹھے کہ شریف کے پاس گولیون سے بچ جانیکا کوئی منتر
ہے اور کوئی حربہ اوسپر اثر نکریگا - فی الحقیقت اگر شکوریہ قبیلہ کے لوگ اوس جنگ مین اس وقت موجود نہ ہوتے
تو بیشک سب کے سب مصری سپاہی بہاگ جاتے - غرضکہ شریف محمد طاہا کے گرداگرد لاشون کے ڈہیر کے ڈہیر بلند ہوتے جاتے
تھے اسلیئے کہ جوان اور بوڑہے اور بچے اور عورتین بخوشی اپنے کو گولیون سے ہلاک کراتے تھے اور ایک انچ بہی اپنے
جگہ سے پیچہے نہ ہٹتے تھے اور لحظہ بلحظہ جوش مذہبی بڑہتا جاتا تہا - شریف محمد طاہا نے اوسوقت اپنے گہوڑے کو اپنی اراده
سے بڑہایا تا کہ مقتولون کے ڈہیر سے باہر آئے اس درمیان مین گہوڑے نے اوسکے ٹہوکر لی اور وہ گرنے لگا چنانچہ جہکنے کی
حالت مین ایک گولہ اوسکے سر مین لگی - یہہ واقعہ دیکہکر وہ دلیر لوگ تو بیتحاشا بہاگے مگر قبیلہ شایقی کے لوگ جو ان لڑائیون
مین نقصان خطیر اوٹہانیکو جسکے نہایت ہی جوش مین تھی بے انتہا غصہ کے ساتہہ مصری فوج پر ٹوٹ پڑے اور جتنے
لوگ اونکے مارے گئے تھے اونسے سہ چند آدمیون کو اونہون نے قتل کیا - گویا شاید نے بہت کچہہ کوشش کی مگر نہ
تو عورتین نہ بچے زندہ بچے اور خود وہ شریف کے زوجہ اور بیٹی کو جہاز پر لے گیا تاکہ وہان شایقی کے غضب سے
اونہین نجات ملے - اکثر لوگ بکوبہ مین جو کہ ایک مقدس مزار تہا پناہ گیر ہونے کے لیے بہاگے اور وہان جاکر چہپے مگر شایقی
لوگ دروازون اور کہڑکیون کے سوراخون سے جبتک آوازین سنائی دیا کین گولیان مارتے رہے - مردے
اور زخمی بہوس کے جہونپڑون مین ایک جا پڑے ہوئے تھے چنانچہ ان جہونپڑون سے تہوڑی دیر کے بعد آگ کے
شعلے بلند ہوئے اور جو لوگ دریا کیطرف بہاگ کر گئے تھے اونہین عثمان آغا کے آدمیون نے گولیون سے مار لیا چنانچہ اس
مقام پر آٹہہ سو باغی مارے گئے اور شریف محمد طاہا کی لاش جسکا سر قریب نصف کے جدا ہو گیا تہا اونٹ پر لادکر
پاشا کے روبرو لائے گئے - جب وہ لاش آگے بڑہی ہزارون بہادر زرہ فولادی پہنے ہوئے اوسکے گرداگرد جمع
ہوگئے اور جوش و خروش سے اونکے ہوا کو بجنے لگی غرضکہ اوس وقت کا تماشا لائق تصویر کہینچنے کے تہا - شریف محمد طاہا
کا سر بریدہ نیل اسود کے کنارہ پر جو مواضعات واقع تھے اونمین پہرایا گیا بعدہ خارطوم کے بازارونمین تشہیر کراکر وہین لٹکا
دیا گیا - اس لڑائی مین پاسابق کے لڑائیون مین باغی صرف نیزہ و شمشیر سے لڑتے تھے - درویش لوگون کا یہہ مقولہ تہا
کہ یہہ آتشین حربے کفار کے ہین - لیکن آخرکار مصری سپاہی جب گروہ کے گروہ مہدی سے جاملے تو اونکے پاس رینگٹن
رفلین بکثرت تہین اور وہابیہ سے لوگ اون بندوقون کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکہتے تھے - بعد اس فتح کے نایب گورنر
مع کسیقدر فوج کے شہر سنار کیطرف اس خیال سے بڑہا کہ دیکہئے صالح آغا نے محاصرہ شہر کا اوٹہا لیا ہے یا نہین - غلبتہ
کے باقاعدہ فوج جو بہ ماتحتی علی کاسف کے تہے وہ باقیماندہ باغیون کو اوس صوبہ سے باہر نکال دینے مین مصروف تہے

چنانچہ یہہ فوج عمر کی بہائی احمد مکاشف اور اوسکے دس ہزار ساتہیون کو مقام ٹیگو مین شکست دینے کے بعد اور کو اہل قبیلہ کے لوگون
کو جو سرکشی پر آمادہ ہو رہے تھے دہمکا کر تہوڑے عرصہ تک امن قایم رکہنے مین کامیاب ہوئے۔ عمر المکاشف جسنے اوس
زخم سے اب صحت پائی تھی جو اوسے سنار کے محاصرہ مین لگا تہا صالح آغا سے مقابلہ کرکے مارا گیا اور اوسکے ہمراہی بھی نیل ابیض
کیطرف بہگا دئیے گئے۔ عبد القادر پاشا جو حال مین گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوا تہا ۱۱ مئی کو خارطوم مین داخل ہوا۔
یہہ شخص ایک لیق منتظم اور دلیر سپاہی تہا۔ اور امن و امان کے زمانہ مین اون صوبجات کو جنپر وہ حکمران مقرر ہوا تہا
بہت بڑے فائدہ پہونچاتا۔ چنانچہ سینت وکورریف سے فوجین جمع کرکے بہ سرگردگی رشید پاشا کردفان کیطرف بہیجنی شروع
کردین جہان حسینہ کے قبیلہ کے عرب کاشتکارون کو برابر لوٹ رہے تھے۔ اور خود پانچہزار بیقاعدہ فوج کی آمادگی مین
مصروف ہوا اور دنگولہ اور شایقی قبیلون سے سپاہی منتخب کرکے خارطوم مین جمع کئے لیکن اسی دوران مین دو خطرناک
روحانی صدمے عبد القادر کو پے درپے پہونچے اول تو عربی پاشا کی بغاوت مصر مین اور اسکندریہ کا قتل عام دویم یوسف پاشا
کی مقابل مہدی کے جبل غدیر مین شکست یوسف پاشا جبل قدیر مین مہدی کے مقابلہ کو بہیجا گیا تہا باغیون سے مقابلہ ہوا
اور فوج اوسکی لشکر بالکل نیست و نابود ہوگئی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لڑائی ۷ جون کو واقع ہوئی مصری سپاہی باغیون
پر ایک گہنے جنگل مین حملہ آور ہوئے اور ایک ضربہ لیکے وہیں ہانپنے لگے اور بانتظار اوسکے تیاری کی فوجین اپنے شکل
مربع مرتب کرلین۔ اسی اثنا مین مہدی کی ہمراہی اوسپر حملہ آور ہوئی اور مربع فوجکو توڑکر ایک متنفس کو بھی زندہ نہ چہوڑا
اب مہدی نکلیکے پہاڑون کو چہوڑکر شمال کیطرف کردفان کو بڑہا اور ہمراہیون کو اپنے اوسکی فتح کا یقین دلایا۔ وہ
صوبہ کل مہدی کا طرفدار ہوتا جاتا تہا۔ عرب حمیر کے قبیلے کے لوگون نے مصری فوج پر جو ہمباشی نازن افندی کے
ساتھہ گئے تھے حملہ کرکے اوسے الوحراث سے العبید کیطرف نکال دیا تہا اور مقام شکا مین ۲۹ جون کو ایک دوسری سرکاری
فوج قتل ہوئی تھی اور اوسکے چار روز بعد بیش ہزار باغیون نے مقام بارہ پر حملہ کیا لیکن صرف آٹھہ سو سرکاری سپاہیون
نے جو اوسوقت وہان موجود تھے ان باغیون مین سے بہتیرون کو قتل کرکے جنکی تعداد چہار چند سے زیادہ تھی بقیہ کو پسپا
کردیا۔ مگر شہر کا محاصرہ بدستور قایم رہا۔ جسقدر مصری فوجین اوس وقت اوس صوبہ مین تہی بہ ماتحتی اسکندر بی العبید مین
مجتمع ہوگئین۔ ماہ اگست مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ قصبہ شط لوٹ لیا گیا اور باشندے وہان کے مارے گئے۔ اوسی مہینہ
مین بیش ہزار بغارس کے قبیلے کے لوگون نے ڈویم پر حملہ کیا اور بہت بڑے کشت و خون کے بعد پسپا کردئیے گئے اور تخمیناً
تین یا چار ہزار باغی اس لڑائی مین مارے گئے۔ شروع ستمبر ۱۸۸۲ع مین مہدی تیس ہزار ہمراہیون کی جماعت سے جنمین
خاصکر قبیلہ بغارس وحسینہ کے لوگ بکثرت تھے العبید کے مقابل مین پہونچا۔ العبید کے اندر چہہ ہزار سرکاری فوج تہی اور
شہر کے حصاربندی بہی بہت مضبوطی کے ساتھہ ہوئی تہی۔ شہرپناہ کے فصیلون پر بارہ توپین چڑہی تہین۔ ۸ ستمبر
کو باغیون کی فوج معمولی جوش و خروش کے ساتھہ شہر پر حملہ کرنیکو بڑہے اور سخت و متواتر آتش بازی اور نقصان
اوٹہانے پر بہی باغی شہر مین گہس پڑے اور گلہ بگلہ و دست بدست محصورین سے گرم پیکار ہوگئے۔ اسکندر بے نے اس
حالت رستخیز مین حکم دیا کہ بلاتمیز اپنے اور دوسرے کے ان حملہ آورون پر آتش باری کیجائے۔ اگرچہ اسکندر کے اس
کارروائی سے خود اوسکی فوج کا بہی نقصان ہوا لیکن آخر کو باغیون کو پوری ناکامیابی ہوئی۔ اور ان متواتر حملون
مین باغیون کیطرف پندرہ ہزار آدمی مارے گئے۔ یہہ شکست مہدی کی نیک نامی کے لئے سخت مضر ہوئی اور بہتیرے

ساتھی اوسکے بھاگ گئے اور جسقدر باقی رہ گئے اونہین اپنی اطاعت و حکومت مین رکھکر بجاے محاصرہ کے ناکون پر متعین کردیا۔ عبدالقادر پاشا (جو اس وقت قبایل مطیع سے ہزارون آدمیون کو فوج مین بہرتی کرنے سے بہ این وعدہ کامیابی حاصل کر رہا تہا کہ ایک سال کے لیئے سب کا ٹکس معاف کردیا جاے گا اور فی سر درویش جو کاٹ لائے گا عہ اور فی سر اونکے سردار کے ماعہ انعام دیا جائے گا) آخر ستمبر مین ایک فوج جرار لیکر بہمراہی حیدر پاشا تقی وعلی بے لطفی کے مقام بارہ کے پناہ دہی کو روانہ ہوا۔ مگر عربون نے اوس فوج کو حملہ کرکے قریب نصف کے قتل کرڈالا اور بقیۃ السیف کو پسپا کردیا۔ ملک کردفان کے نسبت ہمیشہ یہہ خیال تہا کہ وہ گورنمنٹ مصر کے قبضہ سے جاتا رہا شیخ احمد المکاسعت نیل ابیض کے دونو ساحلون پر کاوا اور مرابیع کے درمیان مین ہنگامہ آرائیان کر رہا تہا مگر ماہ نومبر مین مصری فوج نے مقام ڈویم پر فتح پائی

العبید پایہ تخت کردفان

بلحاظ ضرورات موجودہ کے عبدالقادر پاشا خاص شہر خارطوم کے حصار بندی کیطرف متوجہ ہوا۔ نیل ابیض و اسود دونو ایک نہر کے وسیلہ سے ملا دی گئین جس سے شہر خارطوم مثل ایک جزیرہ کے ہو گیا ماہ دسمبر مین عربی پاشا کی بغاوت کے رفع ہونے کے بعد گورنمنٹ مصر کو ایک جدید فوج سوڈان مین بہیجنے کا موقع ملا اسلیئے کہ کچھہ امید وہان کامیابی کی ہوگی۔ یہہ وہ وقت تہا کہ لڑائیان نیل ابیض پر اور سنار و مسیلمیہ مین برابر ہو رہے ہتین۔ آخر سال مین لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ مقام خارطوم مین اس غرض سے پہونچے کہ حالت موجودہ سوڈان کی نسبت اطلاع واقعی دین اور اپنی راے بغاوت کی فرو کرنے کی نسبت ظاہر کرین۔ جنوری ۱۸۸۳ء مین خود عبدالقادر پاشا ایک فوج اپنے ساتھہ لیکر اس غرض سے روانہ ہوا کہ صوبہ سنار کی بغاوت دفع کرے اور ایک بہت بڑی مصری باقاعدہ فوج کو مقام احمد یان مین جو محاذی

خارطوم کے واقع ہے بہ ماتحتی حسین پاشا کے مجتمع ہونے کا حکم دیا۔ عبدالقادر پاشا نے اپنے خدمات منصبی کو عمدہ اسلوب سے انجام دیا اور ۲۴ جنوری کو اوسنے باغیون کو مقام ہدووک مین جو عود کریف کے ہمراہ تھی شکست فاحش دی۔ اور مارچ کے مہینہ مین مقام کارکوز مین دوسری فتح حاصل کی لیکن جو خبرین کردفان کیطرف سے آتین وہ خطرناک ہوتے تھین۔ ۵ جنوری کو بارہ پر دشمنون نے قبضہ کر لیا اور ۱۹ ماہ مذکور کو العبید کے فوج محصور رسد وغلہ کے نہ ہونے سے یہان تک مجبور ہوئے کہ چمڑے اپنے ہتھیارون کے کہائے اور بالآخر مجبور ہو کر اپنے کو دشمنون کے حوالہ کر دیا۔ مہدی بڑے شان وشکوہ سے شہر مین داخل ہوا سرکاری سپاہی اور عہدہ داران ملکی مثل اوسکے ہمراہیون کے جلو مین تھے۔ شہر کے کل عیسائی تاجرون نے اسلام قبول کیا مگر رومن کیتھلک پادریون نے تبدیل مذہب سے انکار کیا چنانچہ وے لوگ قید سخت مین رکھے گئے۔ اب اس زمانہ سے مہدی کردفان کا مالک وحکمران ہو گیا۔ اوس زمانہ مین جبکہ عبدالقادر ملک سنار مین کامیابیان حاصل کر رہا تھا دفعتہً قاہرہ کو اس وجہ سے طلب ہو گیا کہ وہان اوسکے مخالف بہتیری سازشین ہو رہی ہتین اور الہ دین پادشا جو مخالف اوسکا تھا بجائے اوسکے گورنر جنرل مقرر ہوا اور ملک سنار مین جس فوج کے سپہ سالاری عبدالقادر کر رہا تھا اب بجائے اوسکے حسین پاشا سپہ سالار مقرر ہوا۔ اسی اثنا مین جنرل ہکس جو کہ برٹش فوج مقیم ہندوستان کا ایک افسر تھا بہ ہمراہی دیگر افسران انگریزی خارطوم مین پہونچا اور جسقدر افواج مصری اوس وقت وہان موجود تھین اونکا سپہ سالار اعظم وکمانیر مقرر ہوا۔

باب ہفتم

مشتمل بہ واقعات ذیل

میجر جنرل ہکس اور واقعات فوجی اوسکے۔ سوڈان کے سپہ سالاری۔ استقبال اوسکا سواقم مین۔ خارطوم مین پہونچنا۔ مہدی کے پیرو جو بہ تبعیت محمد المکاسف تھے اونسے مقام مرابی کے قریب لڑنا اور اونکو شکست فاحش دینا اور فتح کی خوشی کرنا۔ مہدی کے ایک طرفدار کے تحریر کا خارطوم مین گردش کرنا۔ ایک جنگی فوج کا مہدی کے مقابلہ کے لیے العبید مین ترتیب دینا۔ ہکس پاشا کا سپہ سالار ہو کر برٹش اور مصری فوج کے ساتھ روانہ ہونا۔ اور تمام راہ مین مخبرون سے گہرا رہنا۔ اوس فوج کے لوگون کے خطرناک بدشگونیان۔ میجر اسکندر آف اور مسٹر ایون اور مسٹر اوڈنون کے آخری خطوط۔ آخری تار برقی جنرل ہکس کے بعد مدت اور خارطوم مین ایک فتح کے خبر کا پہونچنا اوسکے بعد خطرناک قصون کا مشہور ہونا۔ فریب دہندہ رہبرون کا مصری فوج کو ایک کمین گاہ مین لیجانا۔ سخت قتل عام کا واقع ہونا۔ ہکس پاشا کا مارا جانا۔ چند قیدیون کے جانون کا بچ جانا۔ شہر العبید مین مہدی کا شان وشوکت کے ساتھ داخلہ۔

مصری فوج متعینہ العبد کا محصور ہونا۔ تمام ملک سوڈان کا ہتھیار اوٹھانا۔ عثمان دقنا کا سنکٹ پر حملہ کرنا
اوسکے حالات گذشتہ۔ شکست پانا اوس فوج سرکاری کا جو ٹوکر کے بچانے کو گئی تہی۔ کونسل ہان کریف کی وفات

—— ✻ ——

میجر جنرل ہکس جو کہ بعد کو ہکس پاشا کے نام سے مشہور ہوے ایک پنشن یافتہ افسر ہندوستان کے انگریزی فوج کے تہے اور بہتیری لڑائیاں لڑے تہے۔ ۱۸۴۹ء میں احاطہ بمبئی کی فوج میں بہرتی ہوئی اور ۱۸۵۷ و ۱۸۵۹ء کے بغاوت میں بنگال کے پہلی بٹالین بلوچ کے ساتھ کام کیا اور پنجاب میں جو فوج گی اوسمیں اسٹاف افسر اور میجر جنرل بی بی کی فوج کے ساتھ روہیلکھنڈ کے لڑائی میں شریک رہے اور اودہ کے اکثر لڑائیون میں موجود تہے اور بریلی میں فیروز شاہ کی فوج سے مقابلہ کیا بعدہ لارڈ کلایڈ کے فوج کے ہمراہ دشمن کی فوج کی شکست دینے میں شریک رہا جو مادہو کے ساتھ دہونڈہیا کیر ما میں تہے۔ اور قلعہ بگر کے فتح میں موجود تہا اسکے بعد لارڈ کلایڈ کے ہمراہ گھاگھرہ پار کی لڑائیون میں شریک رہا اور سلک گہاٹ پر دشمن کی توپون پر قبضہ کر لیا جسکا تذکرہ اوس وقت کے یادداشت میں موجود ہے۔ پہر لارڈ نیپئر کی فوج کے ساتھ ابیسینیا گیا اور میگدالا کے قبضہ کرتے وقت موجود تہا۔ ۱۸۸۰ء میں جبکہ پنشن یافتہ کرنیل تہا مصر گیا اور وہان اسٹاف کا اعلیٰ افسر ہوا اور ۱۸۸۳ء کے شروع میں خدیو کیجانب سے کمانڈر انچیف یعنے سپہ سالار اعظم سوڈان کا مقرر ہوا۔ ۷ فروری کو ہکس پاشا مع اپنے افسران ہمراہی کے قاہرہ سے روانہ ہوا اور ریل کے ذریعہ سے سویز گیا وہانسے بذریعہ جہاز دخانی کے سواکن پہونچا۔ یہان دریا کے کنارہ پر بہت بڑا ہجوم تہا چنانچہ کرنیل کال پورن لکہتے ہین کہ گورنر سواکن نے یہان پر ہمارے لوگون کا استقبال بہت بڑے شکوہ و جلوس اور جنگی عظمت کے ساتھ کیا توپون کے کرخت آواز نے تمام دن کو ہولناک کر دیا تہا اور شکستہ فیل توپون کے بہت اوانون سے سلامی دی گی۔ ایک مختصر فوج قلعہ کے مقابل گورنر مشرقی سوڈان کے مکان کے روبرو صف آرا ہوئے اور کنارہ دریا کے پر برٹش افسرون سے میلے۔ ۱۱ فروری کو جنرل ہکس مع اسٹاف افسران کے محافظت فوج باشی بوزوق ریگستان کے راہ سے بربر کو روانہ ہوا۔ اور وہان سے جہاز پر سوار ہوکر دریاے نیل کے راہ سے شروع مارچ میں خرطوم پہونچا۔ بعد تین ہفتہ قاہرہ سے ایک حصہ فوج کا معہ چہہ توپون کے جنہیں ماردٹن فلٹ کہتے ہین اور جنہیں مصر میں کپتان واکر نے ایجاد کیا تہا جنرل مذکور کے مدد کو آیا اس حصہ فوج کو نہایت محنت سے قواعد سکہائے گئے تہے اور گولہ اندازی اور میدان جنگ کے قابل بنانے میں اونکے ساتھ کوئی توجہ اور کوشش فرو گذاشت نہیں کئے گئے تہے یہی ایک ضروری امر تہا جسکے طرف اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر نے اشارہ کیا تہا کہ وہ قدیم طریقہ جسکے رو سے یہہ غریب سپاہی لڑائی پر بہیجے جاتے تہے اس امر کے لئے کافی تہا کہ ہر شخص کو جنگ سے باز رکہتے پاشا مذکور کے یہہ راے تہی کہ زیادہ تر ضروری چیزین مصری سپاہیون کے لئے نشان فوج اور فوجی باجہ اور کل سامان جنگ ہے جنکا فراہم ہونا لازم ہے۔ اور بغیر ان چیزونکے نہ وے لڑ سکتے نہ لڑسکتے تہے۔ یہہ امر اونلوگون کو جو اس سے علاقہ رکہتے تہے معلوم تہا کہ عرابی پاشا کے فوج کے سپاہی جو ہکس پاشا کے مدد کو متعین ہوئے تہے مثل مجرمون کے حراست میں بے ہتہیار بہیجے گئے تہے اکثر افسران فوجی بہی جو اس فوج کو لئے جاتے تہے اسطرح جانے پر بعوض سزاے جلاے وطنی کے مجبور کئے گئے تہے جس زمانہ میں اسطرف یہہ تیاریان ہو رہی تہین قبیلہ بقارا کے لوگ بہ سرکردگی احمد المکاشف مثل ابیض پر فوج نیگ کے جنوب کیطرف جمع ہو رہے تہے اور اوسپر حملہ کا ارادہ کر رہے تہے۔ چنانچہ ایک مضبوط فوج گورنمنٹ مصر کے بہ ماتحتی حسین پاشا کے جو عبد القادر

پاشا کے جگہہ پر فوج متعینہ ملک سنار کا سپہ سالار مقرر ہوا تہا
بمقام کاوا مین جمع ہوے - چہٹی اپریل کو جنرل ہکس معہ
اوس فوج امدادی کے جو مصر سے آئے تہے خارطوم سے دریاے
نیل کی راہ سے روانہ ہوا - اور ۲۲ اپریل کو چار پلٹین اور
نصف پلٹن پیدل مصری سپاہیون کے - اور عربی پاشا
کے پورانی فوج اور ایک فوج منتخب باشی بزوق کے اور تہوڑے
سوڈانی تیز رفتار شتونکے سوار اور چار نارڈن فلٹ توپین ہوئیزر
دشمنونکے مقابلہ کے لئے روانہ کئے گئین - اسلیئے کہ یہہ معلوم ہوا
تہا کہ دشمنون نے جبل عین پر دہس نہا لے ہے - اس فوج
کے سپہ سالاری سلیمان پاشا کو دئے گئے اور سلیمان کے ہمراہ
کرنیل کالبٹن اور ڈے کوئٹلوگن - اور چند اور افسران
انگریزی تہے جنرل ہکس کل افواج کے نظر ثانی کرتا ہوا جہاز پر
سوار ہوا اور دو نارڈن فلٹ توپین اور اپنے ہمراہ لیکر قریب
چالیس میل دریاے نیل ابیض کے چڑہا و کیطرف اس غرض سے

ہکس پاشا کمانڈر انچیف فوج سوڈان

گیا کہ درمیان سنار اور کوردفان کے ضروری مقامات پائے آب جو اوترنے کے ملے ہین اونپر قبضہ کرکے قبیلہ بقارا کے راہ فرار
روک دے - سلیمان پاشا کا دا اسی نکلا اور اپنے فوج کو بشکل مربع ترتیب دیکر اوس ترتیب سے آگے روانہ ہوا پہلے منزل اون کی ہونکی
قطع کرنے مین گذرے جو بوجہہ تمازت آفتاب کے شق ہوگئے تہین اور ببول کے کانٹونسے بالکل خارستان ہو رہے تہین
چنانچہ خرابی راہ کے وجہہ سے فوجین تہک کر ایک قریہ ویران مین خیمہ زن ہوئین اور دوسرے شب کو دریا کے کنارے ایک
ٹھیکرہ پر جہان ایک دو ہوس ہی بنے ہوئے تہے مقیم ہوئین اس خبر کو سنکر کہ فوراً ایک حملہ ہونے والا ہے جنرل ہکس اپنے جہاز سے
اس غرض سے اوترا کہ اگلے صبح تک اپنی فوج سے جا ملے چنانچہ جنرل مذکور وہان پہونچ کر مع اپنی فوج کے تین روز تک اوسی مقام
پر بشکل مقیم رہا - ۲۶ تاریخ سہ پہر کو ایک فوج دشمن کے سوارونکی دکہائی دی اور قریب ایک ہزار گز کے فاصلہ پر ہمارے اوس
فوج سے جو بشکل مربع ترتیب دی گئی تہی گہوڑے دوڑاتے ہوئے پہونچ گئے مگر اسطرف سے بہی بذریعہ بان اور سوپیز رفلون
کے ایک آگ برسنے لگی کہ آخرش دشمن باگین موڑکر بہاگے - ۲۸ تاریخ کو مصری فوج وہان سے جیسے اپنے ادکہار کر باشی بزوق
سوارون کو مقدمۃ الجیش کرکے اور اونٹ اور باربرداری کو قلب لشکر مین رکہہ کر اور فوج کو ایک چہوٹے مربع مین ترتیب دیکر
آگے بڑہے اور شام کے قریب قریہ مرابیع مین جسکے حصار بندی ہوئی تہی خیمہ زن ہوئے پہر دوسرے صبح کو آگے بڑہے اور ایک
گہنٹہ راہ طے کی ہوگی کہ مخبرون نے خبر دی کہ دشمنونکے فوج نہایت تیزی سے آگے بڑہ رہی ہے وہ موقع جنگ جو جنرل ہکس
نے اختیار کیا تہا نہایت عمدہ تہا اور آٹہہ سو گز تک درمیان مین کوئی حجاب نہ تہا بلکہ بالکل میدان صاف تہا فوج جو بشکل مربع
تہی فوراً دم لیکر طیار ہوگئی اور اونٹ اور دیگر باربرداری اور فوج کے بہیر کو بیچ مین کرلیا اور ہر رخ پر دشمنون کے ایک ہزار بندوقین
مع جلی کے ساتہہ مقابلہ کے لئے رکہین اور بیرونی گوشون پر صفوف فوج کے نارڈن فلٹ ہوئیزر توپین اور بان رکہی گئین

اسطرح توپون کی ترتیب دینے سے وہ خیال جاتا رہا کہ مربع فوج کسی جگہ سے ٹوٹ سکیگا اور دشمنون کو اندر گھس آنیکا موقع ملیگا مگر
اسطرح تقسیم کی پیروی مابعد کی لڑائیون مین افسران انگریزی سے نہ کی زاغ یا مینے چھوٹے چھوٹے لوہے کے کیلین تین تین ایک ایک
ساتھہ باندھ کر اس غرض سے زمین پر چارطرف جھترا دی گئین کہ یہہ جنگلی برہنہ پا یا گھوڑے بے نعل انکے اون مقامات کے اندر
قدم نہ رکھہ سکین - کرنیل کول بورن تحریر کرتے ہین کہ ترتیب فوج کے نہایت عمدہ طور سے کی گئی تھی اور تمام سپاہی جنگ پیکار
پر مستعد تھے یہہ امر خارج از بحث ہے کہ کسقدر واقعی اور اصلی نفع چند افسران انگریزی کے موجودگی کی وجہہ سے اوس فوج کو ہوا -
سفید ٹوپیان ہمارے سپاہیون کے دور سے نمودار تہین اور ساتھہ کے ہمارے سپاہی بار بار منہہ پھر کر اپنی فوج کو جو پیچھے ہٹ کر پھر لڑنے
کو آگے بڑھہ رہے تھے دیکھتے تھے - کرنیل فرقہر ہمراہ تھے کپتان ہستی مع چار بانشی بندوق کے گھوڑے دوڑا کر دشمنونکے آمد کی خبر لائے
اور واقعی ایسے تیزی کے ساتھہ دشمن ہماری طرف آئے کہ پندرہ منٹ کے عرصہ مین ہمکو مثل ابر کے آکر گھیر لیا قریب ایک ہزار گز کے فاصلہ
کے روبرو اور دست راست ہمارے ایک جنگل تھا جسکے اندر سے ہزارون نیزہ باز مع اپنے سردارونکے رنگین جھنڈے لیے ہوے
باہر نکلے آتے تھے اسطرح کہ کہین تو جنگل سے ہمارے سامنے کیطرف نکلتے تھے اور کہین اونکے سوار اور پیادونکے جماعت بے ترتیبی کے
ساتھہ اپنے کمین گاہون سے باہر آتی تھی ہماری طرف سے بان اور سونیبر توپون کے گولے برابر دشمنون پر چل رہے تھے اور
ہملوگ بہت غور سے اوسکے نتیجے کے منتظر تھے مگر وہ بان ہٹ کر ہمارے آدمیون پر آتا تھا اور باوجودیکہ بم کے گولے عمدہ طور سے چلتے
رہے مگر دشمنون پر اونکا اثر تھوا اور وے لوگ اپنے کمین گاہونسے نکل کر داہنے اور بائین طرف ہٹ ہٹ کے کشت وخون کرتے ہوئے ہماری
طرف بڑھے اور پچھلا بازو دشمنونکے فوج کا ہمارے مربع کے گوشہ کے مقابل مین قریب ہوتا جاتا تھا اور اونکے سپاہی برابر باڑہ مارتے
ہوئے سامنے سے حملہ آور ہوئے ہمارے طرفکے سپاہیون کو یہہ تاکید تھی کہ نشانہ نیچا لگائین غرض کہ اسیطرح دشمن قریب آتے ہوے
جاتے تھے اور پیدل اور سوار دونو بازون کے قریب قریب متصل ہوتے جاتے تھے لیکن جب وے ہمارے نزدیک سامنے آئے
نشانہ بناکر مار دیے گئے نارڈن فلٹ توپین اسوقت آتش باری کے لئے کام مین لائی گئین اور چند ہی منٹ کے عرصہ مین دشمنونکے
اگلے فوج کا ڈھیر لگ گیا مگر چونکہ مذہبی جوش کا کوئی روکنے والا نہین مہدی کے چیدہ افسر مع منتخب بہادر سپاہیونکے آگے بڑھے
چلے آتے تھے اور آہستہ آہستہ ہمارے فوج کے مربع کے مقابل مین غضبناک حالت سے بڑھہ رہے تھے اور اس فوج کے عقب مین فادار
نیزہ باز دشمنونکے طرفکے تیزی سے آرہے تھے غرض کہ دشمن کی فوج اپنے علمونکے پھریرون کو جلوہ دیتے ہوئے جن پر مہدی نے
آیات قرآنی لکھدیئے تھے آگے بڑھے - خدیو مصر کے فوجین جنکو افسران انگریزی تقویت اور تسکین دے رہی تھی بے خوف وہراس
تھین اور یہہ دیکھتے نہین کہ دشمن جنھون نے جادو سے اپنے حفاظت کر لی تھے کہ ہمارے توپون کے آگ سے جو خاک کو بھی خاکستر
کر دیتی تھی بچ جائین اور بخیال اونکے العدا اور نبی صادق اونکے ساتھہ تھے اور باغی شیوخ کے وعدہائے موہوم کے مقابلہ مین
ہمارے دعوت جنگ کو مطلق خیال مین نہ لاتے تھے اور اونکے افسران فوج قدیم عرب کے بہادرون کی خیالی شجاعت یاد دلا کر
جنگ کے ترغیب وتحریص دیتے ہوئے باغیون کو آگے بڑھا رہے تھے ایک ایک کرکے مار کر گھوڑون سے گرا دیئے گئے -
دو یا تین اونہین کے جو دوبارہ زمین سے اوٹھے اور پیادہ پا اپنے علمون کو جلوہ دیتے ہوئے آگے بڑھے اِس مرتبہ وے
اسطرح زمین پر گرائی گئی کہ پھر کبھی نہ اوٹھی - باوجود اسکے یہہ لوگ کیسے بہادر وشجاع تھی جو توپ وبندوقون کے موہنہ پر چڑھے
آتے تھے اور وعدہ ہائے بہشت پر اپنے ساتھیون کو ترغیب دے رہے تھے کہ انگریزی فوج کی مربع کو توڑ ڈالو - لیکن نارڈن
فلٹ اور ریمنگٹن توپ وبندوقین معتقدان مذہب یا متعصب نافہمون کی تعظیم وتوقیر کب کرتی تہین - شیخ پر شیخ جو علمبردار

فوج سے مارے گئے ہر چند مہدی نے اونہین سے ہر ایک کو یہہ باور کرایا تہا کہ ہتیر کوی فتحیاب نہ ہوگا مگر وہ وفادار بلکہ گمراہ معتقدین جو آنکہین بند کرکے مہدی کے اطاعت کرتے رہے تہے اپنے ہادی کاذب کے گرد وپیش خاک معرکہ مین مل گئے۔ بارہ مشہور اور نامی سردارون نے مع سو نفر ہمراہیان کے اپنے استخوان میدان جنگ مین سفید ہونے کے لئے یعنے سوکہنے کے لئے چہوڑ دئے اور خود بہ راہی ملک عدم ہوگئے۔ یہہ وہ لوگ تہے جنکے بہ نسبت مہدی کہا کرتا تہا کہ ترکون کی گولیان ان پر مطلق اثر نہ کرین گی۔ باغیون کا سرگروہ عمر المکاشف تہا جسے محمد احمد یعنی مہدی نے مع ایک دوسرے سردار کے کردفان سے اسطرف حال ہی مین بہیجا تہا۔ عمر المکاشف مع عربی سوارون کے ظاہرا اطمینان کے ساتہ بلا کسی خوف وہراس کے داہنے بائین گہومتا پہرتا تہا جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ ہمارے کسی کمزور پہلو کے جستجو کرتا تہا کہ اوسطرف سے ہماری مضبوط فوج کے اندر گہس آئے مگر تمام کوششین اوسکے فضول ہوگئین اور وہ اپنے ہمراہیون سمیت ایک ایک کرکے زمین پر گرا دیا گیا۔ نارڈن فلٹ توپ سے پہلے اونکا ایک نامی سردار ہمارے داہنے گوشہ کے جانب سے اوڑا دیا گیا۔ آدہ گہنٹہ تک متواتر توپون کے گرجنے کے بعد دشمنون کے فوج جو آگے تہے اپنے سردارون کو مقتول اور علمون کو زمین پر گرد آلودہ دیکہہ کر پس وپیش کرنے لگے اور ہماری طرف کی فوج نے جو نہایت استقلال سے معرکہ جنگ مین کہڑے تہے خوب زور وشور سے نعرہ ہاے خوشی بلند کئے۔ مالآخر فوج مخالف نے اپنے داہنے بازو کیطرف حرکت کے جدہر بہت اونچے گہاس لگی ہوئی تہی اور ہمارے سامہنے کا رخ بالکل صاف ہوگیا ہمارے طرف سے بم کے گولے دشمنون کے فوج مین گر کر شق ہوتے تہے یہان تک کہ سب کے سب رفتہ رفتہ نظرون سے غائب ہوگئے صرف چند آدمی ایدہر اودہر بے غرضانہ طور سے ٹہلتے پہرتے تہے اور حقیقت مین وہ تنہا آگئے تہے۔ باقی ماندہ لوگ چند گز کے فاصلہ پر پیچہے ہٹ کے اپنے نیزون کو بطور دہمکی کے ہلایا کئے۔ غرضکہ یہہ دینی حرارت والے لوگ ایک ایک کرکے مارے گئے اور جب دہوان ہر طرف ہوا تو یہہ نظر آیا کہ میدان جنگ پر لاشون کا بچہونا ہو رہا ہے اور بہتیری لاشین ہماری فوج سے صرف چار سو گز کے فاصلہ پر پڑے تہین۔ اس جنگ مین ایک عجیب پردرد قصہ نظر آیا یعنے صرف چہہ گز کے فاصلہ پر دو عورتین اون علمون مین سے جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے ایک ایک علم اپنے ہاتہونمین پکڑے ہوئے زمین پر پڑے تہین۔ چنانچہ ایک مصری کپتان کو اوسکے کرنیل نے اون علمون کے لانے کو بہیجا جسوقت کپتان مذکور نے اوس علم کو اوٹہایا وہ عورت نشان بردار کہڑے ہوگئے اسلئے کہ صرف پاؤن اوسکا زخمی تہا اور ایک نیزہ کپتان کے بائین ہاتہ پر مارا مگر وہ بچ گیا اور کوئی زخم اوسے نہ آیا تب عورت نے دوبارہ اوسپر حملہ کیا غرضکہ ایک تلوار اوس عورت کے گردن پر کپتان نے ایسی ماری کہ اوسکا سر تن سے جدا ہوگیا اور دوسری عورت بہی سخت لڑائی کے بعد گولی سے ماری گئی اور اسطرح یہہ لڑائی ختم ہوکر ہمین فتح نصیب ہوئی۔ اس وقت باشی بزوق سپاہیون کا تماشا قابل دید تہا جو اپنے اونٹون پر سوار جاسوسون کیطرح ہر چہار طرف پہر رہے تہے اور خوشی کے مارے اپنی بندوقون کو سرون پر گردش دیکر وحشیانہ طور سے ڈمرو یعنی ڈنبک* بجاتے تہے۔ غرضکہ اس وقت تین خوشیان منائین گئین ایک تو مذبوکے دوسرے جنرل ہکس کے تیسرے سلیمان پاشا کے اور گویا یہہ پہلی فتح تہی جو مصری فوج کو حاصل ہوئی تہی۔ اس خوشی کے حد بیان نہین ہوسکتی۔ مصری سردار ایک ایک کرکے آتے تہے اور انگریزی افسرون سے مصافحہ کرتے تہے اور ہمارے فوج کے سوڈانیون کو جو خوشی اس فتح کے ہوئی وہ بیان سے باہر تہی۔ ان لوگون نے نیم وحشی قومون کیطرح طفلانہ طور سے اپنی خوشیان اسطرح ظاہر کین کہ اپنے اونٹون

* ڈنبک ایک قسم کا عرب مین باجہ ہوتا ہے ہندوستان مین کہنجری مثل اوسکے ہوتی ہے۔

قبل اپنے وفات کے جنرل گارڈن نے ایک خریطہ نہایت ہی تیاری کا مع ایک خط کے جو دستخطی اور مہری گارڈن بزبان عربی تہا بنام سابق خدیو مصر اسمعیل نیپال مین روانہ کرنے کے ایک سوڈانی ایلچی کے ہاتھ قاہرہ اعظم اطالیہ کے پاس بہیجا تہا چنانچہ در دانگیز ترجمہ اوس خط کا ذیل مین ہے ۔

ترجمہ خط گارڈن پاشا

بحضور پرنور جناب اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر سلمہ اللہ تعالے ۔ جو عنایات کہ آپ نے اپنے عہد حکومت میرے حال پر مبذول فرمائین اور جنکے ذریعہ سے مری اسقدر عزت افزائی ہوئی مین نہایت ہی ممنون اور مشکور ہون ۔ مین گورنر جنرل سوڈان مقرر ہو کر فوراً روانہ ہوا اور بخیر و عافیت خارطوم مین پہونچا ۔ دو مہینہ کے بعد ہر طرف سے آمد و رفت بالکل مسدود ہوگئی اور شہر محصور ہوگیا یہہ میرے مقدر مین تہا کہ زمانہ محاصرہ مین جو تکلیفات اور مصیبتین جو ملکی اور فوجی لوگون پر ایسا ایسا ان شہر پر پہانکندہ مین دیکہون ان لوگون نے بلا شبہ انکو برداشت کرنے مین اور دقتون کے اٹہانے مین بہت بڑی جرات اور بہادری ظاہر کی اور انکی اس خیر خواہی اور وفاداری کے جلدو مین مین نے تمغے بنوائے کہ انکو تقسیم کرون ۔ قبل اسکے ایک تمغہ اوسین کا مین نے بذریعہ دو دخانی جہاز کے حضور مین ارسال کیا مگر بخیال اسکے کہ وہ مبادا آپ کے خدمت نہ پہونچا ہو لہذا ایک دوسرا تمغہ پیش کرتا ہون امید کہ آپ اسے میرے خدمات کا یادگار اور اپنے وفادار اور تابعدار کا ہدیہ مختصر تصور فرماکر قبول فرمائین

آپ کا فرمان بردار خادم
سی جی گارڈن

من مقام خارطوم
۲۰ دسمبر ۱۸۸۴ء

تمام شد

اطلاع

مطابق دفعات ۱۸ و ۱۹ ۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے روسے داخل رجسٹر گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی ہوئی کوئی صاحب بلا اجازت میرے قصد چہاپنے او چہپوانے کا نکرین نقصان کے بڑے نقصان نہ اوٹہاین

العبد
سید سجاد حسین

قیمت فی کتاب تین روپیہ

پہونچنا ہکس پاشا کا سواقم مین اور جنگی فوجکا
صف بستہ ہونا

خداوند عالم اور اوسکے کلام پاک کے قسم کہا کر کہتے ہین کہ یہہ وہی مہدی صادق ہے جسکے ظہور کا لوگ انتظار کہینچ رہے تھے اور ثبوت اسکا اور تصدیق اسکی اسطرح ہملوگون کو ہوتی ہے کہ تمام روپیہ اور اشرفیان جو اوسکے قبضہ مین آگئی ہین وہ مہدی کی توجہ کو اپنی طرف مایل نہین کرتین بلکہ کل بیت المال مین جمع ہوکر ایک معتمد علیہ کے حفاظت مین رہتے ہین اور وہ مال صرف مستحقین یعنے بیواؤن اور یتیمون اور مسافرون کو اور اوسکے ہمراہیون کو دیا جاتا ہے ۔ اور مہدی ہر شخص سے برخلاف اسکے جو خارطوم مین مشہور ہو رہا ہے نہایت تہذیب سے گفتگو کرتا ہے وہ جھوٹ بولنے سے سخت متنفر ہے اور اس کو بہت بڑا امر اپنے افتخار کا سمجھتا ہے کہ دین ہمارا عام طور سے جاری و مشتہر ہو جائے ۔ ہمیشہ خندہ پیشانی رہتا ہے اور چہرہ اوسکا مثل ماہ کامل کے چمکتا ہے ۔ صورت اوسکی بنی اسرائیلیون مانند اسمٰعیل کے ہے اور داہنے رخسار پر اوسکے ایک خال ہے اسکے علاوہ اور بہت سے علامتین اوسمین پائی جاتی ہین جنکا تذکرہ دینی کتابون مین ہے ۔ ہملوگون کو اوسکے خزانہ سے اخراجات کے لئے رقم کافی ملتی ہے لیکن کوئی تنخواہ مشاہرہ نہین ملتا اگر ہم تمام اوصاف مہدی کے تملوگون سے بیان کرین تو اوسکے لیئے ایک بہت بڑا دفتر درکار ہے اگر تم سچے مسلمان ہو تو امورات دنیوی سے متنفر ہوکر اپنے مآل کار اور بہشت کو خیال کرو جسکے حصول کی راہ اطاعت اور فرمان برداری سید المہدی کی ہے اور مسلمانون سے لڑنے کا دہیان نکرو ۔ انشاء اللہ ہم اور تم بے دینون اور دشمنان اسلام سے لڑینگے ۔ اگر تم لوگ خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لائے ہو تو کافرون کی مدد کرنا چھوڑ دو اور یاد رکھو کہ فتح دینے والا وہی خداوند عالم ہے اور جسکو وہ چاہتا ہے فتحمند کرتا ہے ۔ مہدی کی فوج مین دو لاکھ سپاہی اور رنیگٹن توپین اور بم کے گولے مین جو ترکون سے چہینی گئی تہی باوجود اسقدر فوج اور آلات حربی کی وہ توپ و بندوق کو کام مین نہین لاتا بلکہ برچھی اور تلوارون سے لڑتا ہے ۔ فتح ہے خدا سے برتر کی جو قدیم ہے کہ مہدی نے ہمکو اس خط کی تحریر کا حکم نہین دیا بلکہ ہم لوگ اپنے خاص مرضی سے اور محض تملوگون کے نفع کے لئے لکھتے ہین ۔

جنرل ہکس اوس فوج کی ترتیب و آراستگی مین مصروف ہوا جو قاہرہ سے جدید بھرتی ہوکر آسے تھے اور اسی درمیان مین کردفان کے اون قبایل سے جو اب تک کسی کے شریک نہ تہے مقام صلح و آشتی کا ہو رہا تہا کہ وہ سرکار کے مدد کرین ۔ اور تو بیہ کے جنشی اور اونکے سلطان سے جو کردفان کے جنوب مین تیکلی کے پہاڑون پر رہا کرتے تہے مدد کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تہی ۔ چنانچہ تو بیا والون نے اس امر کا وعدہ کر لیا تہا کہ ہم مصریون کے اپنے فوج سمیت شریک ہو جائینگے بشرطیکہ وہ ہمسے اسقدر قریب ہو جائین کہ ہم اونکی مدد کر سکین ۔ ماہ اگست مین جنرل ہکس نے اس مہم کے اہتمام کو علانیہ طور سے اپنے ذمہ لیا ۔ اول امر تصفیہ طلب زیر بحث یہہ تہا کہ ابیعد کیطرف جانے کے لئے کون سے راہ اختیار کرنے چاہیے کہ اوس راہ مین پانی بآسانی مل سکے تمام ملک کردفان مین پانی کے لئے صرف چند کنوئین مین جنپر زندگانی کا بہروسہ کیا جاتا ہے وہ بہی ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر واقع ہین اور گرمیون مین بالکل خشک ہو جاتے ہین ۔ چنانچہ بعد کسیقدر تامل کے یہہ رائے قرار پائی کہ انتہاے جنوب کے راہ سے فوج روانہ کی جاتے جو نیل کے کنارہ کنارہ ہوکر دویم تک جائے اور وہان سے ایک ریگستان مین ہوکر جنوب و مغرب کیطرف جبل کہن سے گذر کر برکیٹ شرکیلی مین پہونچے ۔ خارطوم مین جہان تک دریافت ہو سکا اوسسے یہہ معلوم ہوا کہ اس راہ مین پانی کے چندان کمی نہین ہے ۔ مگر جنرل فوج نے بنظر احتیاط یہہ مناسب تصور کیا کہ ۴۸ گہنٹہ کے لئے تمام فوج کے واسطے اونٹون پر پانی لاد لیا جائے ۔ ۸ ستمبر کو جنرل ہکس نے فوجون کا ملاحظہ کیا جنمین سات ہزار پیدل چار سو باشی بزوق سوار اور ایک سو زرہ پوش تہے اس فوج کے ساتہہ چار پیدار توپین اور چہہ نارڈن فلٹ اور دس پہاڑی توپین تہین ۔ دوسرے روز یہہ فوجین عمدرمان کو روانہ ہوئین یہہ مقام کردفان مین دریاے نیل کیطرف واقع ہے اور اسی مقام پر جنرل ہکس نے ان
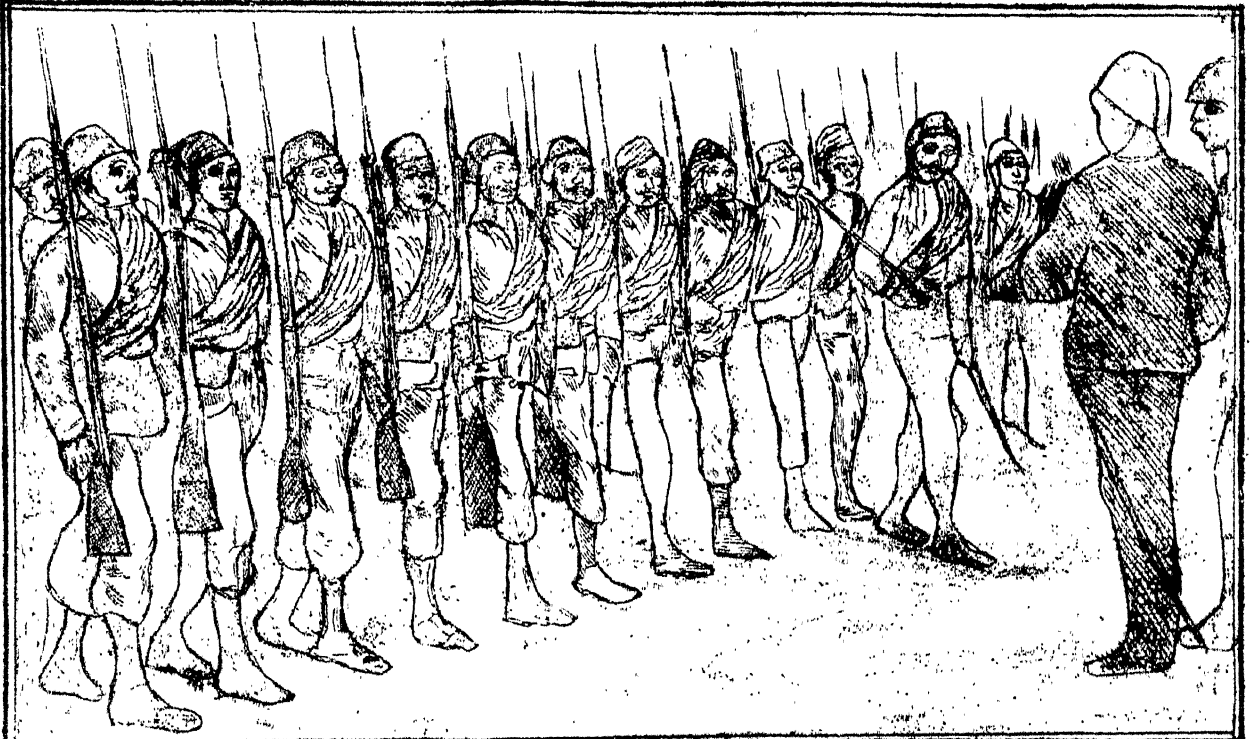
افسران انگریزی مصری سپاہیون کو قواعد سکہانے مین

راہ چلتے ہتے ڈوئیم پہونچے - ڈوئیم ثلث دن ایک قافلے عموماً جدہر سے راہ سے اسے عرصہ مین کے دن بارہ اور - ہتا
اوسکا واکی فوجون کے مل جانے سے اب تعداد مجموعی اس فوج کے دس ہزار پانچسو ہوگی - جنرل ہکس کے ہمراہ افسران
ذیل تہی - الہ دین پاشا گورنر جنرل سوڈان - عباس بے ای کرنیل فرتہر - میجر اسکنڈروف مستی - وارنر - ایوانس افسر
محکمہ مخبیر و خبررسانی - کپتان ہرتہہ - اناٹیاگنا - سرجن جنرل جارج بی - سرجن روزن برگ - مسٹر مینی سول انجنیر مسٹر فرانک
وزٹیلی افسر محکمہ تصویر کشی - اور ملازم السٹریٹیڈ لنڈن نیوز* - یہہ شخص چند سال قبل اسکے اطالیہ کے مختلف لڑائیون مین شریک
تہا اور امریکہ کے سول وار یعنے مذہبی جنگ مین موجود تہا - اور اس مہم مین وہ سواکم سے بربر تک پیادہ پا آیا تہا - یہہ وہ سفر
تہا جسے کسی اہل یورپ نے اسکے قبل نہ اختیار کیا ہوگا -

اخیر زمانہ مین ایک شخص مسٹر او دونون تہا - یہہ شخص اخبار ڈیلی نیوز کا بڑا لایق کارسپانڈنٹ تہا اور اوس اخبار کے مالک کیطرف
سے ۱۸۷۷ء مین ٹرکی فوج کے ساتہہ آرمینیا مین موجود تہا اوسکے بعد اسپین کے کارلسٹ سول وار یعنی مذہبی لڑائی مین
شریک رہا ۱۸۷۹ء مین تعی ترکمانون کے ملک کو گیا اور مرو مین کئی مہینون تک ڈاکوؤن کے ساتہہ رسم دوستی پیدا کرکے
ٹہرا رہا - جنرل ڈی کوئٹ لانگ اس مہم مین جنرل ہکس کا شریک نہ تہا اسلئے کہ وہ دریا کی محافظت مین مصروف تہا اور
کردفان مین باغیون کے آمد و رفت کا انسداد کر رہا تہا - کرنیل کولبرن اور میجر مارٹن اور کپتان مارسٹیر واکر بوجہ علالت کے

* - یہہ نام لنڈن کے ایک مشہور و نامی اخبار کا ہے جسمین ہر واقعہ کی تصویرین بنی رہتی ہین

پیدل فوج مصری کا خیمہ گاہ
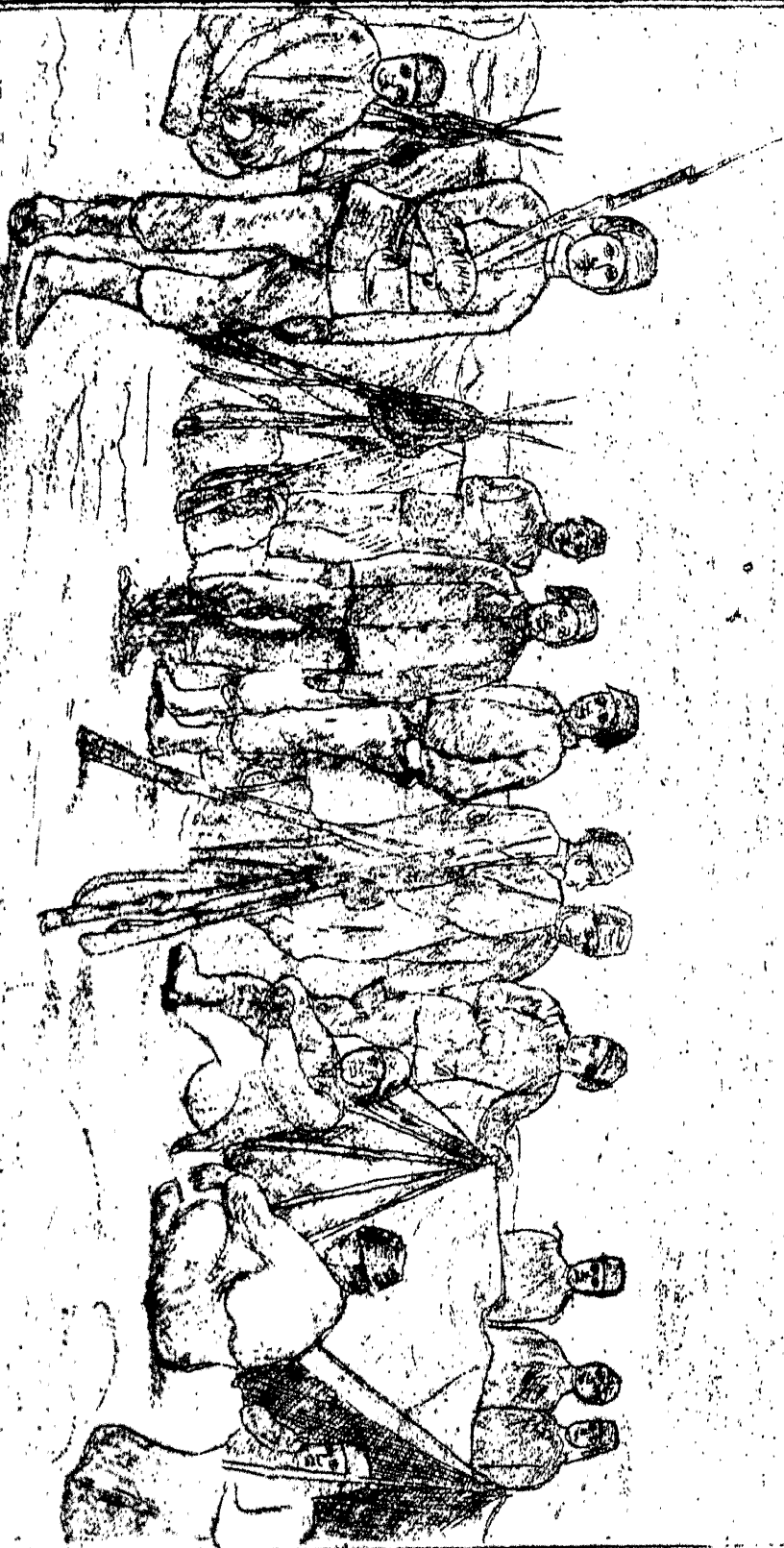
زیر رخصت تھے - اس مہم کی نسبت بعض مستقل مزاج افسرون کے دلون پر بدشگونی کے خیالات چھائے ہوئے تھے - چنانچہ
سکندر آف نے ۲۴ ستمبر کو اپنے ایک تحریر مین یہہ لکھا کہ اب ہملوگون کو اپنے اچھے دن نظر نہین آتے - یہہ نبی کاذب ہملوگون
کو بے انتہا تکلیفین پہونچائیگا وہ ایک بہت بڑی فوج جمع کر رہا ہے اور اسوقت اوسکی قبضہ قدرت مین پندرہ ہزار بندوقچی
اور چودہ توپین ہین - علاوہ انکے بارا اور البعید دو بڑے مضبوط و مستحکم شہر اوسکے قبضہ مین ہین اور نہایت ہی عمدہ رسالہ سوارونکا
اوسکے پاس ہے - حرارت مذہبی اوسکے تمام ساتھیون کو بہادر بنا رہی ہے اور یہہ وہ بات ہے جو ہماری فوج مین بلاشبہ
ہرگز نہین ہے - مین نے مصریون کو بھی تین لڑائیون مین برابر لڑتے ہوئے دیکھا مگر تعجب ہے کہ اونمین سے ایک بھی
بہادر نظر نہ آیا پانی کا نایاب ہونا اس راہ مین یہہ ایک اور دقت عظیم کا باعث ہے - سڑک کے متصل جسقدر کنوئین تھے
دشمنون نے پاٹ دیے ہین - جب دریاے نیل کو چھوڑکر ہملوگ روانہ ہوتے ہین تو پھر کسی چشمہ یا دریا کی صورت نظر نہین
آتی - ۴۸ گھنٹہ تک صرف کے لیے جسقدر پانی درکار ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہملوگ نہین لیجا سکتے - مگر وہ کتنا ہوتا ہوگا اسکا تم
خود اندازہ کر سکتے ہو - تم خیال کرو کہ ہمارے ساتھ گیارہ ہزار آدمی اور چھہ ہزار اونٹ اور گھوڑے اور خچر ہین - جب
ہمارے لفٹر کی خبررسان سوار عربون کے حملے کی اطلاع وقت مناسب پر دیتے ہین تب تو خیریت ہوتی ہی ورنہ جب وہ
لوگ ہمپر دفعتہً حملہ کر بیٹھتے ہین اوسوقت بڑی ہی خرابی کا سامنا ہوتا ہے - اگر ہمکو ایک مرتبہ بھی شکست ہوگئی تو پھر ہم
مین کا ایک متنفس بھی بچکر گھر کو واپس نہ جاسکیگا اسلیئے کہ اوسوقت تمام سوڈانی ایک دل ہوکر سر اوٹھائینگے اور خارطوم
وغیرہ سب ہاتھ سے نکل جائیگا اور ایسی حالت مین عام خلقت کا اعتقاد مہدی کاذب سے اور بھی زیادہ ہو جائیگا - ۲۲
ستمبر کو مسٹر اوڈنون نے اپنے ایک جلیل دوست کے وفات کے حالات اوسی مقام سے ایک خط مین تحریر کرکے بعدہ یہہ لکھا کہ مین یہہ
خط ایسی حالت مین تمہین لکھہ رہا ہون کہ موت سے قریب ہوتا جاتا ہون جو کہ بلا کسی کے آزادانہ حکم یا کسی مہلک بیماری کے صدمہ
کے بھی بہت آسانی سے یہان واقع ہو سکتی ہے - اور مین اون بیچارون کے واقعات اسطرح لکھتا ہون کہ گویا مین خود ہمیشہ زندہ رہونگا
کسقدر افسوسناک یہہ بات ہوگی اگر کلہ کے روز اسطرف سے یہہ خبر جائیگی کہ مین نے بھی اوسی راہ سے سفر کیا جسطرف سے تمام
انسان گئے ہین - تاہم ایسی نیزون کے پہلون سے جو بقدر بیلچے کے ہین زخمی ہوکر مرنا اوس سے بہتر ہے کہ رفتہ رفتہ ضعیف و ناتوان
ہوکر جان گنوائین - چنانچہ یہہ ہی خیال اکثر ہمراہیون کی نسبت ہوتا ہے - واضح ہو کہ ہملوگ یہان سے پندرہ سو میل کے فاصلہ
پر قاہرہ کے جنوب ایک جنگل اور بالکل اجنبی ملک مین مصری فوج کی ہمراہ دریاے نیل پر خیمہ زن ہین اور دشمنون کی ساتھ
ایک سخت جنگ کا انتظار کر رہے ہین - دشمن جنسے ہمین مقابلہ کرنا ہے ایسی جری اور شجاع ہین جیسے زولو تھی بلکہ اونسے بہی بڑھکر
ہتیارون سے مسلح ہین اور ہمارے ساتھ وہی فوج ہے جو تھوڑی سی انگریزی فوج سے مقام طل کبیر مین بھاگ گئے تھے - ہملوگ
بمجبوری اپنی فوج کو بشکل مربع ترتیب دیکر بار برداری کا سامان اور پانی کی اونٹ جو تعداد مین پانچہزار ہین اوسکے اندر اس
خوف سے رکہتے ہین کہ مبادا دشمن کے سوار ہمپر دفعتہً حملہ نہ کرین - اسی صورت سے ہملوگ تمام دن مین صرف پانچ کوس
راہ چلتے ہین اسلیئے کہ دوپہر کی دھوپ نہایت سخت ہوتی ہے اور ہملوگ خط استوا سے بہت قریب ہین اور یہہ ہی وجہہ ہے
کہ ہملوگ ایک کنوئین سے دوسرے کنوئین تک چار دن کے عرصہ مین پہونچتے ہین اور جب ہم لوگ ایسے مقام پر پہونچتے ہین
جہان پانی کا قطعاً یقین ہوتا ہے تو دیکھتے ہین کہ کنوئین پتھر و مٹی سے پٹے ہین یا اونمین آدمی یا گھوڑون کے سر کٹے لاشین پڑی
ہین - لہذا مجبور ہوکر ہملوگ اوسی مقام پر پھر لوٹ آتے ہین جہانسے گئے تھے - اسلیئے کہ دشمن کے سوار داہنے اور بائین ہمارے

اس غرض سے گھومتے پھرتے ہین کہ موقع پاکر دفعتہً ہم پر ٹوٹ پڑین - تم جانتے ہوکہ مین چند سال کے تجربہ کے بعد ان خطرات کا
کچھہ بلکہ زیادہ تر عادی ہوگیا ہون تاہم یقین کروکہ ایسے خطرناک لوگون سے مقابلہ کرنے مین مجھے سخت دشواری ہوتی ہے جو
خیالات شایستہ سے بہت دور ہین اور جہان رحم کا نام ونشان بھی نہین ہے - قافلون کے ساتھہ بھی خطرہ لگا ہوا ہے
اس لئے تمھین خرابی مین پڑنے کو کون پیچھے چھوڑ سکتا ہے -
۲۴ ستمبر کو یہہ بدنصیب فوج ڈویم سے اپنے وعدہ گاہ کیطرف روانہ ہوئے فوج کی راہ تو پہلے ہی سے مہدی کے جاسوسون
سے بھری ہوئی تھی اور یہہ جاسوس مہدی کو وقتاً فوقتاً ہماری فوج کے نقل وحرکت کے اطلاع دیتے تھے - جنرل ہکس کو مکار
رہنماؤن اور جہوٹے مخبرون کی خبرون پر اعتماد کرنا پڑتا تھا علاوہ اسکے مصری افسرون مین بخیال حکومت اور افسری کے کچھہ
رنجش بھی پیدا ہوگئی تھی الہ دین پاشا کو اسکا بہت بڑا حسد تھا کہ فوج مین اعلی درجہ کے حکومت مجھے کیون نہ ملی - اسکے بعد
یہہ بھی خبر مشہور ہوئی کہ الہ دین پاشا اوس آنے والی مصیبت مین عمداً شریک ہوگیا - مشیران فوج نے مجتمع ہوکر جو مقام
فوج کے قیام کے لئے تجویز کیا تہا اوس فیصلہ کو فوج کے نکتہ چینون نے بھی پسند کر لیا تہا چنانچہ اس فیصلہ کے رو سے یہہ قرار
پایا کہ مقامات خطرناک جہان فوج کی بربادی کا یقین ہے ترک کردئے جائین اور لوٹ جانے کی راہین چھوڑ دین تا کہ
اون وحشیون کے گروہ اور جماعتین ان راہون مین پھر جائین - چنانچہ آخری خبر جو فوج سے مسٹر ابونس کو پہونچی ۲۰
ستمبر کی لکہی ہوئی تھی جسکا یہہ مضمون تہا کہ تمازت آفتاب نہایت سخت ہے اور قریب تیس ۳۰ آدمیون کے کسل راہ سے
ہلاک ہوگئے ہین اور بیسیون اونٹ روز مرتے ہین - ہملوگ اس قریہ ویران مین جہان صرف تیس ۳۰ جہونپڑے ہون گے
انسان اور جانورون کو آرام دینے کے لئے ٹھہرے ہین پانی یہان کا نہایت ہی خراب ہے اور خبر معلوم ہوئی ہے کہ دشمن
تین ۳ میل کے فاصلہ پر بڑے زور شور سے مقیم ہین اور چار روز کے عرصہ مین ہم اون سے مل جائین گے اور جو راہ پیچھے کی ہم
لوگ قطع کر چکے ہین وہ بھی مسدود ہوگئی ہے - اب جب تک کہ ہم باغیون کو شکست نہ دے لین خارطوم تک کوئی خبر
نہین پہنچ سکتے - مسٹر اوڈنون نے اوسی تاریخ اور اوسی روز جبکہ فوج سرکاری ڈویم سے مغرب وجنوب کیطرف اہا [illegible] میل
میل خیمہ زن تھے یہہ تحریر کیا کہ ہماری فوج تا امکان نہایت سرعت کے ساتھہ العبید کیجانب بڑھ رہی ہے کہ وہان پہونچکر دشمنون
سے ایک سخت جنگ کرے - بعد تحریر اون تدابیر اور احتیاطون کے جو اثناء راہ مین دشمنون کے حملہ سے محفوظ رہنے کے
لئے عمل مین آئے ہین مسٹر اوڈنون لکہتے ہین کہ اب ہم سے اور اہل دنیا سے چند ہفتہ تک مطلق سلسلہ رسل ورسایل باقی نہ رہے
گا اسلئے کہ اس عرصہ مین ہم لوگ اپنے جہازون کے چلا دینے مین مصروف رہین گے آخری خبر اوڈنون کے لکھے ہوئے مقام
سینج ہم فردسی جو ۵۰ میل پر الدویم کے جنوب ومغرب مین واقع ہے اس مضمون سے آئے کہ ہملوگ تین روز سے
یہان اس خیال سے ٹھہرے ہین کہ شاید آگے پانی نہ ملے اس مقام پر صرف تالابون کے پانی کا بھروسہ ہے - کرنیل فرقہر
بیس میل تک کلہ گرد آوری راہ کو گئے تھے اونکا یہہ بیان ہے کہ قریہ سراخو تک راہ طے کرنے کے لئے ان تالابون کا
پانی کافی ہے اگرچہ یہہ قریہ بالفعل ویران ہے لیکن چند کنوئین اوسمین ہین - غنیم کے سپاہی پیچھے کو لوٹ رہے ہین
اور اون مقامات کو جہان مویشی اونکے نہین ہین چھوڑتے جاتے ہین مسٹر اوڈنون کے خط کا ایک جزو جسے اونہون نے
اوسوقت لکہا تہا اور مضمون بالا کے علاوہ ایک دردانگیز حال کا ذکر اوسمین تہا مع اونکی تصویر کے جو پشت خط پر ہے صفحہ
مابعد مین پیش کش ناظرین ہے - جنرل ہکس کا آخری تار نوشتہ ۱۷ اکتوبر اس مضمون کا تہا کہ ہماری فوج نوزابی

سے بتیس میل کے فاصلہ پر ہے اور بارش کا پانی جو تالابون مین ہے پینے کو ملتا ہے اور یہہ بات قسمتاً راہ کے دیکہہ بہال
مین دریافت ہوئے کہ قریب سرا خواتنگ پانی برابر دستیاب ہوتا جائے گا - راہ پر جو ہمارے فوج کے ساتہہ ہین اور وہ
جو خبرین دیتے ہین خالی از شک نہین رسل ورسائل کے لئے ڈاک خانون کے قایم کرنے کے ارادون کا فسخ کرنا
بہت ہی افسوسناک ہے - گورنر جنرل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہماری فوج یہان سے گذر جاوے گی
اوس وقت یہہ عرب مجتمع ہوکر رسد ہماری بند کر دینگے علاوہ اسکے تالاب بھی خشک ہو جاینگے اور پہر بغیر کنوان
کہودے پانی میسر نہ آوے گا - اسوقت تک حالت صحت فوج کی بہت اچھی ہے اور کوئی بیمار بھی نہین جسکے دہالکر
بیجا ناپڑتا ہو مگر گرمی کی نہایت ہی شدت ہے بعد اس تار کے ایک زمانہ تک بالکل خاموشی رہے اور کچہہ حال معلوم
ہوا لیکن دفعتاً ایک عجیب خبر نیک سنائی دی یعنے خارطوم سے ۳۱ر اکتوبر کو ایک تار اس مضمون کا آیا کہ پروین ایک
عرب یہہ خوشخبری لایا تہا جسکی تصدیق اون دو سپاہیون نے بھی کی جو الدویم سے آئے تھے کہ ہکس پاشا اور بیالیس یا
بتیس ہزار عربون سے جو قریب دریاے نیل کے العبید سے ساڑھے سات کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن تھے مقابلہ ہوا
دوسرے روز عربون کے فوج دو حصون پر منقسم ہوکر مصری فوج کے مربع پر دونو بازوون سے حملہ آور ہوئے - ہکس پاشا نے
چہہ ہزار رمینگٹن بندوقون اور پیچدار اور مار ڈن فلٹ توپون اور بان سے دشمنون کا مقابلہ کیا عربون کے پاس صرف
نیزے تہی جسے تہوڑے دیر تک لڑتے رہے مگر مربع کے قریب نہ پہونچ سکے اور آٹہہ ہزار اپنے زخمیون اور عورتون
اور رسد اور بار برداری کی چیزون کو چہوڑ کر بہاگ گئے - خود مہدی اس جنگ مین شریک تہا - ہکس پاشا اونکا تعاقب
کرتا ہوا ابیٹس تک گیا وہان مہدی کو مع اس فوج مفرور اور دو سو سوارون کے جو اوسکے خاص ہمراہی تھے مقیم پایا
چنانچہ ان لوگون نے جنرل ہکس پر سخت حملہ کیا مگر نقصان عظیم کے ساتہہ اونکو شکست ہوئی اور مہدی کی سواری کا گہوڑا بہی گرفتار ہوا
اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو رسالہ ہمارے سوارون کا دشمنون کے تعاقب کو گیا تہا اوسنے مہدی کو بھی مار لیا - عرب اس مقام
سے بہاگ کر العبید پہونچے اور جنرل ہکس نے العبید کا محاصرہ کر لیا - اس وقت جنرل مذکور العبید کے گرد نواح کا مالک ہو رہا ہے
ابیٹس جو العبید سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اوسے اپنی فوج کا صدر مقام قرار دیکر مقیم ہوا - غرضکہ اس عرب کے بیان کے مطابق
۴ر نومبر کو ہکس پاشا نے شہر اور خزانہ سرکاری پر کامل قبضہ کر لیا اور اس جنگ مین مصری فوج کا کچہہ بھی نقصان نہین ہوا
کرنیل ڈی کوئیٹ لانگ نے بحالت محافظت دریاے نیل کے بہترے فراریون کو گرفتار کیا جو کشتیون کے ذریعے سے سنار
کو بہیجے جائینگے لیکن اس طول وطویل خبر کی نسبت فوراً ہی شکوک پیدا ہونے لگے اسلیئے کہ جس تاریخ کو بیان ہوا کہ ہکس پاشا
العبید مین داخل ہوا وہ کسی طرح ٹہیک نہ تھے بلکہ جنرل ہکس کے خود تحریر کیا تہا اور منزلون کے حساب سے وہ اوس وقت العبید
سے سات روز کے راہ کے فاصلہ پر تہا غرضکہ اسی حیص بیص مین چند روز گذر گئے مگر اس خبر کی تصدیق کامل طور سے نہ
ہوئی بلکہ برخلاف اسکے ایک آنے والے مصیبت کی خبر معلوم ہوئی -

مضمون خط مسٹر اوڈونن

ایک بہت بڑی تار کی خبر حالات موجودہ کے متعلق بذریعہ کبوتر کے بہیجتا ہون دشمن جو ہمارے عقب مین ہین اونکے

بیچ سے ہوکر یہہ کمیونیکیشن جاتی ہے مگر یہہ امر نہایت
ہی ناپسندیدہ اور غیر مناسب ہے۔ عام رائے
یہہ ہے کہ فوج ہماری جو دریائے نیل پر تھی
اوس سے علحدہ ہوکر اجنبی ملک مین دو سو میل
مین تک بڑھ گئی اس وجہہ سے ہم لوگ بہت
خطرناک حالت مین ہین۔ جنرل ہکس نے مجھے
اس وقت بولا کر یہہ کہا کہ یہہ آخری موقع تحریر
کا ہے اسلیئے کہ شاید ہفتون تک پھر ہمین
موقع رسل و رسایل کا نصیب نہ ہو مرے
پیارے رابنسن باوجود ان خراب آثارات
کے بھی مجھے امید ہے کہ ہمارے لئے کوئی
سامان بہتری کا نکل آئے۔

مسٹر ڈولون

آپ کا نیازمند او ڈونون

گو تفصیل اوس مصیبت کے نہ تو ابھی تک معلوم
ہوئی اور نہ غالباً کبھی دریافت ہوسکیگی مگر
حتی الوسع بعد دور کرنے اختلافات اخبار کے
اصلیت اس واقع کی اس طرح پائی جاتی ہے
کہ جب فوج ہماری ڈویم سے الابیض کو روانہ ہوئی اثنائے راہ مین چند مرتبہ دشمنون سے مقابلہ ہوا اور رد و بدل واقع ہوئے مصری
فوج مین صرف چند باشی بزوق اور سوڈانی بیقاعدہ فوج کے کچھ لوگ ضایع ہوئے لیکن بالآخر سرکاری فوج فتحمند رہے۔
غرضکہ مصری فوج برکت تہاد مین پہونچی اور یہان اونہین ایک تالاب ملا جس سے بقدر ضرورت اپنی فوج کے لیئے پانی لے لیا
اس مقام سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل ہکس نے مصری فوج کے دو حصہ کرکے پہلا حصہ تو اپنے ساتھہ اس غرض سے رکہا
کہ اوس فوج کو یکسر الابیض کو لیجائے اور دوسرے کے سپہ سالاری الہ دین پاشا کو تفویض کرکے اوسی ہدایت کی
کہ وہ مقام قیض پر جو پورب الابیض کے ہے مہدی کی روک ٹوک کرے چنانچہ یہہ فوج علحدہ ایکطرف روانہ ہوکر
وہان شب باش ہوگئے اس درمیان مین دشمنون کی کسیقدر فوج سے مقابلہ بہی ہوتا رہا مگر آسانی سے ہٹا دیئے
گئے۔ دوسرے روز یعنی ۴ نومبر کو پہر فوج ہماری آگے کو روانہ ہوئی اور ۴۸ گھنٹہ کے صرف کے لیئے پانی بہی اپنے
ہمراہ لے لیا۔ لیکن ہمارے ساتہہ کے راہ دکہلانے والے مکار و فریب دہندہ تہے اور ہماری فوج کو کاشغل کے ایسے
تنگ رستون کیطرف لے گئے جنہین بالکل جنگل تہے اور ناہموار زمین وہان کی کنکر اور پتہرون سے بہری تہے۔

صرف ایک جنگل کے طے کرنے مین تین گھنٹے صرف ہوئے بعد اسکے دفعتہً ایک قوی فوج دشمن کے آگے سے ہماری راہ روکنے
کو نمودار ہوئے - چنانچہ ہماری طرف کی فوج بشکل مربع مرتب ہوکر سارے دن لڑتے رہے یہانتک کہ باغیون کو شکست ہوئی
اور وے بھاگ گئے - ہماری فوج نے وہ رات اوسی میدان جنگ مین بسر کے - تحقیقات سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مصری
فوج کے دو نو حصے تو ایک جا ہوگئے تہے دوسرے روز کہ قیاساً ۴ تاریخ نومبر کی تہی فوج ہماری پہر روانہ ہوئے لیکن اثنار
راہ مین جو کچھ پانی ہمارے ساتھہ تھا بالکل صرف ہوگیا اور ہملوگ جماعت دشمنون کے انبوہ مین گہر گئے - چنانچہ چند سخت
حملون کے بعد جنمین فریقین کے نقصان عظیم ہوئے اُن لوگون کو شکست ہوئی اور مصری فوج نے پہر وہ رات میدان
کارزار مین بسر کیے پہر نومبر یوم یکشنبہ کو پہر فوج ہمارے کاشغ کیطرف روانہ ہوئے بعد چار گھنٹہ راہ قطع کرنے کے دشمنون
نے ایک سخت حملہ ہماری فوج پر توپ و بندوق کے باڑہ سے کیا بسبب شدت تشنگی کے ہماری فوج نے سخت تکلیف
اوٹھائی لیکن ایسا بندوبست کیا گیا کہ تمام دن ہمارے سپاہی میدان جنگ مین جمے رہے - پانچوین نومبر کو لڑائی
ختم ہو چکی تہی یہہ خستہ حال مصری سپاہی پہر جانفشانی پر آمادہ ہوئے اور ایک جنگلی ناہموار اور تنگ راہ سے
کموذن کیطرف بڑہے - اس مرتبہ شروع جنگ مین مہدی نے اپنے ورودیشان ہمراہی کو حملہ کرنے کے لیے یہہ
سمجہا کر روانہ کیا کہ تملوگون کو مدد خدا سے کافرون پر فتح نصیب ہوگی اب مہدی کو اپنے سپاہیون پر باعتبار اونکے
فنون سپہ گری اور قواعد دانی کے زیادہ بہروسہ تہا اسلیئے کہ یہہ وہی سپاہی سرکاری تھے جو کردفان مین محصور تھے اور
بعد اسکے مہدی کے زیر علم آکر اوسکے شریک ہوگئے تھے - غرضکہ دشمنون نے ایک وسیع کمین گاہ تیار کی تہی اور
ہماری فوج کے روانگی کے آدہ گھنٹہ بعد ہر چہار طرف سے ہمین آکر گہیر لیا اور توپ اور بندوقون سے آگ برسانے
لگے - بوجہ ناہموار زمین اور کثرت اشجار کے ہکس پاشا نہ تو اپنی توپون کو کام مین لاسکتا تہا نہ فوج کے
ترتیب قائم رکہہ سکا - یہانتک کہ مجبور ہو کر ہماری فوج کے سپاہی تہوڑے تہوڑے ایک ایک جگہہ جمع ہوکر
لڑنے لگے اور عربون نے ہماری ہر جماعت کو آکر گہیر لیا اور ایک ایک کرکے اونہین قتل کر ڈالا - باوجودیکہ مصری
سپاہی تین روز سے پیاسے تھے تاہم نہایت ہی بہادری کے ساتھہ لڑائی مین اپنے جانین اوس وقت تک لڑاکے
رہی اور بندوقین چلائی گی جب تک اونکے توسد انون سے بالکل کارتوس ختم نہ ہوئے - بعد اسکے دوپہر کے وقت
عربون نے ایک سخت حملہ بہت زور و شور کے ساتھہ کیا اور چند منٹ مین ہمارے اس بہادر فوج کو خاک مین
ملا کر نیست و نابود کر دیا - الہ دین پاشا تو ابتداء لڑائی مین مارا گیا مگر جنرل ہکس سب کے بعد زمین پر گرا - جنرل
کے چار طرف اوسکے افسران ہمراہی مجتمع تہے اور ایک کے بعد ایک دشمن کا زمین پر گرتا تہا - ہکس کی نسبت بیان کرتے
ہین کہ یہہ مثل شیر کے لڑا اور تین مرتبہ اپنا طپنچہ دشمنون پر خالی کیا بعد اسکے تلوار پکڑکر برابر حملے کرتا رہا یہانتک کہ
نیزہ سے زخمی ہو کر اپنے رفقاء مقتولین کے پہلو مین گرا اور مرگیا - میجر اسکندر ڈوف اسپتال مین بستر بیماری پر پڑا
تہا چنانچہ باغیون نے اوسے وہین قتل کیا - اسکے بعد معلوم ہوا کہ مسٹر فرانک ورزئلی اور قریب پچاس سپاہیون کے جو
اوسوقت لشکر مین موجود نہ تھے اور بعد کو آئے قید کرلیے گئے - اور مہدی نے اونکے لیئے یہہ حکم دیا کہ یہہ لوگ جان
سے نہ مارے جائین - قریب دو سو مصری اور چند آدمیون کے جو فوج کے ہمراہ تھے اور بہت سے زخمی اور ایک
جرمنی کلوز نامی جو میجر اسکندر ڈوف کا اردلی تہا مہدی نے سبکی جان بخشی کی - ایک حبشی عورت جو العبید کے

خانقاہ سے بہاگ کر چہہ ہفتہ بعد اس لڑائی کے خارطوم مین آئے تھے اوسنے بیان کیا کہ بجز کلوز کے انگریزون مین سے کوئی زندہ
نہین رہا بلکہ سب کے سب تہ تیغ ہوگئے - بعدہ اس عورت کے بیان کی تصدیق ایک یونانی سوداگر سے ہوئے بلکہ اوسنے یہہ بہی بیان
کیا کہ مہدی نے اپنے فوج کے شیوخ کو حکم دیا تہا کہ ہر ایک شیخ اپنے نیزے کی نوک ہکس پاشا کے نعش مین چبوئی تاکہ
وہ یہہ بات کہہ سکے کہ مین نے بہی اوسکے قتل مین معاون شرکت و اعانت کی تہی - دوسری خبرون سے یہہ معلوم ہوا کہ جنرل
ہکس کے شجاعت و بہادری کا عربون کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اور ان کا قصد ہے کہ جنرل کی بہادری کے یادگار مین مقبرہ
اوسکا بنوا دین بقیہ افسران انگریزی اور مصری کے سر کاٹ کر العبید کے دروازہ پر لٹکا دئے گئے - بعد ختم لڑائی کے مہدی
محمد بشہر العبید مین عجب شان و شکوہ سے داخل ہوا یعنے ایک عمامہ زرد ریشمی سر پر تہا اور سبز عباے بنوی کی دوش پر تہی اور
پیچہے اوسکے ہماری فوج مقتول کے اونٹون کی قطار تہی جنپر مال غنیمت توپ اور بندوق وغیرہ کے قسم سے لدا ہوا تہا - بعد اسکے
تہوڑے دن تک اسی طرح کے خبرین آیا کین اور مشہور ہوئی تہین جو ہنسی کے قابل تہین اور کچہہ امید بہی ہوئی تہی کہ شاید ہکس پاشا
کی فوج کا ایک حصہ قتل سے بچ گیا ہو لیکن بعد اوسکے ان خبرونکے پورے طور سے تکذیب ہوگئی بعد ایک سال کے قاہرہ مین
کچہہ جدید حالات اوس لڑائی کے ایک نوجوان یونانی بندوق کے تاجر کی زبانی معلوم ہوئے یہہ شخص اوسوقت العبید مین موجود
تہا جبکہ لوگون نے شہر کو مہدی کے حوالہ کر دیا اور خود اوسکے مطیع ہوگئے تہے یہہ تاجر بیان کرتا ہے کہ جب مہدی نے سنا
کہ ہکس پاشا العبید کی طرف آرہا ہے تو اوسنے عبد الحلیم نامی ایک اپنے رفیق کو باین ہدایت اوس طرف روانہ کیا کہ وہ جنرل
ہکس کے ساتہہ ساتہہ اوسکا دوست ظاہری بنکر رہے - جنرل ہکس نے چند مرتبہ یہہ قصد کیا کہ اس گروہ پر اوسکے پیچہے پیچہے آرہا
ہے رات کو جب سب سوتے ہون حملہ کرکے قتل کر ڈالئے اور مہدی کی مخبری کے وسایل کو اسطرح بند کر دیجئے مگر اونہین دنین
پاشا نے اوسے اس ارادہ سے باز رکہا اور خود انکار کیا - کاشغل کے لڑائی کے نسبت اوس تاجر کا یہہ بیان تہا کہ پنجشنبہ
کے شام کو جنرل ہکس کے فوج نے حلیم کے فوج پر نہایت تیزی سے بندوقین چلانی شروع کین حلیم کی فوج ایک کمین گاہ
مین تہی لہذا اوسکے طرف کے صرف چند آدمی ضایع ہوئے مگر چونکہ مصری فوج بالکل میدان مین تہہ اسلئے اسطرف بہتیری جانین
تلف ہوئین اور لڑائی کا سلسلہ اتوار کو تمام دن بلکہ رات کو بہی جاری رہا دوشنبہ کے صبح کو دشمنون نے عام طور سے حملہ کر دیا
چنانچہ مصری بہوکے اور پیاسی فوج کچہہ نہ لڑ سکے اور اوسی مقام پر بالکل قتل ہوگئے دوپہر تک قتل عام رہا بعد اسکے موقوف ہوگیا
مینے اپنی آنکہون سے ہکس پاشا اور دوسرے افسرونکے لاشین دیکہی تہین کوئی لاش اون مین کی دفن نہین ہوئی تہی برخلاف
اسکے مہدی اپنے کشتونکی لاشین بمجرد قتل ہونیکے دفن کر دیتا تہا مہدی کے طرف جو نقصان ہوا اوسکا تخمینہ غیر ممکن تہا جب مہدی
جنگ کے لیئے باہر نکلا تہا اوسوقت اوسکے ساتہہ کوئی توپ نہ تہی بلکہ صرف پندرہ ہزار بے قاعدہ سپاہی تہے مگر اثنائے جنگ
مین صدہا آدمی اوسکے شریک ہوگئے یہہ تاجر بیان کرتا ہے کہ مین تہوڑے عرصہ تک مہدی کا ملازم رہ کر العبید مین تہا بعد اسکے
خارطوم جانیکی اجازت اوسے حاصل کی اور وہانسے قاہرہ کو آیا - اسکے علاوہ اور جو خبرین آئین اونسے اس بات کی امید ہوئی تہی
کہ مسٹر فرانک ورزیلی ضایع اب تک زندہ ہے اور تاجرون نے جو کچہہ خط و خال اوسکا بیان کیا اوس سے کوئی شبہہ
اس بات کا باقی نہ رہا کہ شناخت اونکی صحیح تہی اون تاجرون نے بیان کیا کہ ورزیلی مہدی کے ساتہہ ہے اور درختونکی تصویرین
کہینچتا ہے اور لوگون کا معالجہ کرتا ہے اور سوائے اسکے کوئی دوسرا انگریز مہدی کے ساتہہ نہین ہے - کرنیل ڈی کوئٹ لانگ
جو نیل ابیض کو باغیونکے سے خالی کرنے مین کامیابی حاصل کر رہا تہا اوسوقت الدویم مین تہا اور ۱۹ نومبر کو ایک معتبر شیخ کے

ذریعہ سے اونکو اس واقعہ مصیبت ناک کے کیفیت دریافت ہوئی چنانچہ اس خبر کو سنتے ہی وہ خارطوم کو لوٹا اور حیثیت سے
نایب گورنر جنرل اور ابراہیم پاشا کے اوس شہر کی حفاظت کی تدابیر مین مصروف ہوا اور بیرون جات کے فوجونکو بھی جہان
تک ممکن ہوسکا بربر مین طلب کرلیا اسلئے کہ وہ سمجہا تہا کہ اسوقت تمام سوڈان نے ہتہیار اوٹھا لیا ہوگا اسی زمانہ مین ایک
درویش نے سنار کے بازار مین بقسم قرآن لوگونسے یہہ بیان کیا کہ ہکس پاشا کی فوج بالکل نیست اور نابود کردی گئی اور اسماعیل
پانچہزار آدمیونکو اوسنے ترغیب دیکر مہدی کی طرف سے ہتہیار اوٹھانے پر آمادہ کردیا۔ جو فوجین کہ شط اور دُویم مین
تہین خارطوم کو واپس آئین اور بہیرے انگریز دہانسے بسرعت تمام بہاگے۔ ایک شخص سوڈان کا جو دارفور سے العبید
ہوتا ہوا ۳۲ دن کی راہ طے کرکے ۴ ۲ رفروری ۱۸۸۴ء کو خارطوم مین پہونچا اوسکا یہہ بیان تہا کہ سلاٹن نے جو اسٹریا کا
رہنے والا اور مصری فوج کا کمانیر یعنے اعلی افسر ہے وہ ابتک مقام انفشار مین گہرا ہوا ہے اور مقامات وارل اور ماسٹری
اور فوگا کا بہی محاصرہ دشمنون نے کرلیا ہے علاوہ اسکے جو فوجین کہ اُم شانگا اور تحاشے مین محصور تہین اونہون نے
اپنے تئین دشمنونکی حوالہ کردیا اور اونکے شریک ہوگئین بعد اسکے وہ عرب کہتا ہے کہ مینے نہین سنا کہ اور کوئی لڑائی بہی
بحر غزال پر ہوئے یہہ عرب بیان کرتا ہے کہ مینے العبید مین اسٹریا کے چند پادریونکو آزادانہ طور سے شہر مین چارونطرف
پہرتے دیکہا اور نیز اوسکا یہہ بہی بیان ہے کہ مینے العبید کے گلیونمین تین انگریزونکو دیکہا جنکی نسبت یہہ معلوم ہوا کہ کاٹل
کے لڑائی مین پکڑے گئے تہے اور اب اونکے ساتہہ یہان پر مناسب برتاؤ ہوتا ہے اور مہدی کے ساتہہ صرف وہ فوج
مصری ہے جو سابقا العبید مین محصور تہی اور جتنے عرب مہدی کے شریک تہے اپنے اپنے قبیلونمین چلے گئے لیکن اس بات
کا اون لوگون نے اقرار واثق کیا ہے کہ اگر کوئی اور جنگ واقع ہوگی تو ہم سب کے سب مجتمع ہوکر اوس لڑائی مین شریک
ہونگے۔ اگست گذشتہ مین جبکہ ہکس پاشا اوس مہم کی تدبیر و تیاری مین مصروف تہا جسکا ایسا نتیجہ خراب ہوا کہ کل فوج
معہ ہکس کے تباہ ہوگی توفیق پاشا گورنر سواقم نے اول مرتبہ اون بغاوت خیز جلسونکے انعقاد کی کیفیت سنی جو سن کاٹ
کے گرد نواح مین منعقد ہوئے قریہ مذکور کے چارونطرف ریگستان واقع ہے اور بہت مضبوطی کے ساتہہ اوسکے حصاربندی
بہی ہوئی تہی اور ساٹہہ سپاہی اوسکے اندر تہے یہہ مقام سواقم سے ساٹہہ میل کے فاصلہ پر تہا توفیق پاشا فوراً سن کاٹ
مین پہونچا اور عثمان دغنا کو حکم دیا کہ بلا توقف مقام مذکور پر حاضر ہوئین یہ شخص یعنے عثمان ایک بردہ فروش تہا جو دیوالیا
ہوگیا تہا اور اب باغی قبیلونکا سردار بنا تہا اور جسکا ذکر ہملوگ پہلے بہی بسلسلۂ باغیون کے سن چکے ہین عثمان دغنا نے آنے سے
انکار کیا اور بعد دو روز کے وہ خود بہی نہین آیا بلکہ تین ہزار مسلح سپاہی بہی اپنے ساتہہ لایا اور سرکاری بارگون سے ایک
میل کے فاصلہ پر ٹہرا اور ایلچیون کے ذریعہ سے مہدی کی طرف سے دو خط توفیق پاشا کے پاس اسمضمون کے بہیجے کہ
مصری لوگ عیسائی اور یہودی اور کافر دونسے بہی بدتر ہین اور قرآن کے بہی عظمت اور تعظیم نہین کرتے تمکو لازم ہے
کہ کل اسلحہ و سامان جنگ اور خزانہ سرکاری عثمان دغنا وزیر مہدی کو تفویض کردو ان خطوط کے دینے کے بعد ایلچیون
نے زبانی یہہ بات کہی کہ اگر یہہ چیزین فوراً عثمان دغنا کے حوالہ نہ کردی جاوینگے تو ایک ایک شخص تمہارا تہہ شمشیر ہوگا
اس مقام پر توفیق پاشا کے حالت نہایت ہی نازک تہی اور صرف ساٹہہ سپاہی اوسکے پاس ایک کچی بارک مین جسمین
سیکڑون آدمیون کے گنجائش ہوسکتی تہی ہتے اب توفیق پاشا کو تین ہزار خوفناک باغیون سے مقابلہ کرنا پڑا چنانچہ
اوسنے یہہ سوچ کر کہ اس حیلہ سے کسیقدر مہلت سامان جنگ کے مل جاوے گی اوسنے ایلچیون سے یہہ بات کہی کہ میرے

عربوں کی کمین گاہ
سوڈان میں

دو امر ہین کہ بغیر اونکے حکم کے مین کسی طرح انکے مطالبونکو ادا نہین کرسکتا جب وہ ایلچی چلے گئے تو توفیق پاشانے حکم دیا کہ بارکون مین بندوقون کے رندین بنائے جاوین اور بالو کے بورے لگا دروازون پر انبار کردیا جاوے چنانچہ چار گہنٹہ کے عرصہ مین کہ جب تک وہ ایلچی گئے اور آئے توفیق اور اوسکے آدمی بارکون کے مضبوطی اور استحکام مین مصروف رہے عثمان دغنا اوس پیغام پر جو اوسکے پاس بہیجا گیا تہا صبر نہ کرسکا اور قسم کہائی کہ چہہ بالشت سایہ آفتاب کے بڑہنے کے قبل مین اوپر حملہ کردونگا ۔ توفیق نے بھی بجواب اسکے کہلا بہیجا کہ تم لوگ بے تکلف آؤ اور حملہ کرو چنانچہ باغیون کی فوج حملہ کے لئے مجتمع ہوئی ۔ خوش قسمتی سے توفیق کے سپاہی کل جنشی تھے اور بڑے بہادری کے ساتہہ لڑے توفیق کے پاس اسقدر فوج نہ تہی جو ایسے وسیع مقام کی ہر جگہہ سے محافظت کرسکنے کے لئے کافی ہوتے چنانچہ قریب بیس عرب کے بارگون کے اندر گہس آئے مگر ایک ایک کرکے مارے گئے اور آدہ گہنٹے کے عرصہ مین باغیونکی حملہ آور فوج پس پا کردیئے گئے اور تنسو آدمی اونکے مارے گئے ۔ توفیق پاشا کیطرف صرف سات سپاہی اوسکی فوج کے قتل ہوئے اور ایک افسر مع دس سپاہی اور خود توفیق پاشا کے زخمی ہوئے ۔ توفیق پاشا کو پانچ زخم سخت باغیونکے تلوار کی لگے تھے بعد اسکے کہ باغی پس پا ہوکر اپنے مقامات پر گئے آٹہہ سو آدمی اور اونکے مدد کو آئے مگر اون لوگون نے دوبارہ حملہ کا قصد نہ کیا ۔ اگر وہ لوگ دوبارہ حملہ کرتے تو توفیق کو بجز موت کے اور کوئی چارہ نہ تہا اسلیئے کہ سپاہی بھی اوسکے کم ہوگئے تھے اور ہر ایک کے پاس صرف بارہ فیر کے کارتوس رہ گئے تھے ۔ بعد اسکے توفیق کے پاس مدد کافی پہونچی اور ماہ اکتوبر مین سیکڑون آدمی اوسکے پاس جمع ہوگئے اس اثنا مین بغاوت ہر چہار طرف پہیل گئے اور قصبۂ طوکار جو سواقم سے بیالیس میل جانب جنوب واقع ہے باغیونے گہیر لیا اور خود سواقم کے محاصرہ کا اندیشہ تہا ۔ جو فوج کہ سواقم سے محصورین طوکار کے مدد کو گئی تھی گو کسی قدر کم مگر اوسی مصیبت مین مبتلا ہوئے جسمین ہکس پاشا کی فوج گرفتار ہو چکی تہی کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ تاریخ تیسری نومبر کو ساڑہے تین سو آدمی مع ایک توپ کے بسپہ سالاری محمد طاہر اور مان کریت کمانڈر شاہی بحری فوج کے جو کہ سواقم مین برٹش گورنمنٹ کیطرف سے سفیر تہا سمندر کی راہ سے ٹرن ٹاٹ کو پہونچے اور وہان سے طوکار کیطرف روانہ ہوئے اثنائے راہ مین ایک جماعت قلیل عربونکے جو انسے بہت قلیل اور تعداد مین دو سو سے زیادہ نہ تہی مقابل ہوئی اور مصری فوجکے مربع کو توڑکر اوسمین گہس پڑی نہایت شرم کے ساتہہ مصریون نے اپنے ہتہیار اور سامان جنگ اور کپڑے لتے ڈالکر اور اپنے افسرونکو اونکی تقدیر پر چہوڑکر خود بہاگ گئے آخر وقت مین کونسل مونکریف مع اپنے چار یونانی ساتہیونکے ناامیدانہ طور سے لڑتا ہوا نظر آیا لیکن اوسے بہی باغیون نے گہوڑے سے کہینچ کر قتل کرڈالا غرض کہ نصف فوج اسی طرح قتل ہوگئے اور باقی ماندہ اپنی جانین بچاکر بہاگے تاریخ بارہ۱۲ نومبر کو خود سواقم پر حملہ ہوا مگر باغیونکے فوج پس پا کردی گئی ۔ گورنر سواقم نے اس درمیان مین فوج امدادی کیلیئے درخواست کی مگر اوسمین یہہ بات تحریر کی کہ مصری سپاہیونکا بہیجا جانا بے سود ہے اسلیئے کہ وہ لوگ کسیطرح جنگ پر راغب نہین ہوسکتے اور نہ اونکو کسیطرح جنگ کی ترغیب دیجاسکتی ۔

عثمان دغنا کی حالات

عثمان دغنا نے حتی سوڈا نین مہدی کے جانب سے امیر یا لفٹنٹ اوسکا تہا یہہ شخص ایک ترکی سوداگر کا پوتا تہا جو بردہ فروش

بہی تہا اور شروع صدی مین سواقم مین احمد آغا ئی وغنا نے جو اوس ترک کا نام تہا اسنے قبیلہ حدندوا کے ایک عورت سے شادی کی چنانچہ باعتبار رسم و رواج اوس قبیلہ کے جو اولاد اس شادی سے حاصل ہوئی وہ اپنی ماں کے قبیلہ کے نام سے منسوب ہوکر اوسی قبیلہ کے نام سے پکارے جاتے تہے احمد آغا کا بڑا بیٹا ابوبکر یعنے عثمان وغنا کا باپ خالص اور اصلی حدندا وا سمجہا جاتا تہا - ابوبکر نے عثمان اور احمد اپنے دونو بیٹوں کو انگریزی سوتی کپڑے اور چہری چاقو کی تجارت اور مقام حُبہ سُودا مین سیاہ ہاتہی دانت کے غلہ کی سوداگری جو بردہ فروشوں کے اصطلاح مین حقارتاً اون انسانوں کی تجارت سے مراد ہے جنکے خرید اور فروخت مویشیوں کے طرح ہوتے تہی سپرد کے اور سواقم کے تجارتی شاخ کا انتظام احمد کے متعلق کیا احمد کا بھائی عثمان ایک چالاک اور حوصلہ مند شخص تہا اور ہمیشہ سفر مین رہا کرتا تہا - ممالک سوڈان مین عرصہ دراز تک سفر کرنے سے اون سردارون سے بخوبی شناسائی پیدا کرتے تھے جو مصریوں کے فوج کشی کے مخالف تھے اور گو ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء تک وہ باغیون کا شریک نہوا تہا مگر ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء کے ابتدا سے وہ نام بردہ اور مشہور ہو چلا تہا اور شیخون متذکرہ بالا مین زبیر پاشا سے بہی شناسائی پیدا کرلے تہی قریب ۱۸۷۰ء کے خاندان وغنا کے عروج مین تنزلی شروع ہوئی اور سات برس کے بعد وہ خاندان بالکل تباہ ہوگیا اور عثمان وغنا کے تجارت کو ایک بہت بڑا نقصان اسوجہسے پہونچا کہ برٹش گورنمنٹ کے ایک جنگی جہاز نے اوسکے ایک یا دو کشتیان لونڈی اور غلاموں سے بہرے ہوئے جو سواقم کے پاس کے ایک کہاڑی سے جدے کو جاتے تہین گرفتار کرلین - اب یہہ وہ زمانہ ہے کہ انگریز اور مصریوں کے درمیان مین بردہ فروشی کے لیئے مجالس شورہ منعقد ہو رہے تہین عثمان غنا نے اپنی خانگی تجارت مین تباہی اور بربادی کی صورت دیکھکر بغاوت کی فکر مین مصروف ہوا مگر چونکہ اوسکے دوستون نے اوسکے اس ارادہ مین شریک ہونے سے انکار کیا اسلیئے وہ اس بغاوت کا کچھہ بندوبست معقول نکر سکا - اسی زمانہ مین محمد احمد نے جزیرہ ابا سے جو نیل ابیض پر واقع ہے نوٹ کر وسط سوڈانیون اپنے دعوے کو کہ مین مہدی اصلی ہون چار طرف مشتہر کیا اور اب ہر طرف ملک مین علانیہ طور سے بغاوت پہیل گئی چنانچہ عثمان وغنا کو یہہ وقت غنیمت ہاتہہ آیا اور وہ مہدی کا شریک ہوگیا اور احمد اسکا بہائی بہی سواقم سے اپنے کل جایداد فروخت کرکے عثمان کے ساتہہ ہوگیا - اگست ۱۸۸۳ء مین عثمان غنا ارکوایٹ کے پہاڑون سے نمودار ہوا اور مہدی کی طرفسے اشتہارات اوسکے مہدی موعود ہونیکے بغرض اطلاع شیوخ قبایل اور افسران گورنمنٹ مصر مشتہر کیئے -

باب ہشتم

مشتمل بواقعات ذیل

فوج جدید کا باغیونکے مقابلے کے لیئے بماتحتی بیکر پاشا کے ترتیب پانا - اس مہم کے شراکت سے ہر سپاہی اور افسر دلکا انکار کرتا اور نارضامندی ظاہر کرتا - سواقم مین اوس فوج سرکاری کا شکست پانا جو باغی قبیلونکے گوشمالی کے لیئے بہیجی گئی تھے - بیکر پاشا کا مع اپنے فوجکے سواقم مین پہنچنا - سواقم کا معائنہ - سنکاٹ سے بد خبر دلکا آنا - متبرک شیخ کے حالات - گرد و نواح کے قبیلونکے سردارونکا اونکی

تعظیم و توقیر کرنا اور بمقابل مہدی کے مدد دینے کے آمادگی ظاہر کرنا - یوریابس جہاز پر انلوگونکا بہونچنا
طوفان کا سخت خطرناک حالت مین پڑنا اوسکے امداد کے لیئے قصد مصمم کرنا - سوڈانیونکے وحشیون کے
حالات - بیکر پاشا کا مع چار ہزار فوجکے ٹرنکیٹاٹ مین پہونچنا - فوجونکا اوس جھیل کو عبور کرکے
دشمنونکے مقابلے کے لیئے آگے بڑہنا - عربونکا سخت حملہ - مصریونکے فوجکے مربع کا ٹوٹنا - اور ایک
وحشیانہ قتال عام کا واقع ہونا - انگریزی افسرونکا دلیرانہ طور سے لڑکر مرنا - باقی ماندہ فوجکا
بہاگ کر سواقم مین لوٹ آنا - برٹش گورنمنٹ کے نیلی کرتی والی اور جہازی فوج کا آنا ایڈمرل
ہوٹ کا سپہ سالار اعلی اس فوجکا مقرر ہونا - سِن کاٹ کے فوج محصورکے غمناک حالات - توفیق
بے اور صدہا آدمیونکا قتل عام - بالعموم خراب حالت اون فوجونکے جو سوڈان مین تہین -

گورنمنٹ مصر اور وہانکے حکام نے قاہرہ مین ہکس پاشا کے کل فوجکے تباہی اور بربادی کی خبر سنکر بہت بڑی مایوسی
ظاہر کی اور حریفونکے قوت کا حال جنسے اونہین مقابلہ کرنا تہا پہلے ہی مرتبہ معلوم کرلیا اور نہایت عجلت سے ایک جدید
فوج مرتب کرکے بماتحتی بیکر پاشا کے جو قبل اسکے کرنیل والنٹائین بیکر کے نام سے ایک ناپسندیدہ انگشت نمائی کے ساتھ
مشہور تہا - روانہ کی خدیو مصر نے سوڈانکے تمام حصون مین اوسے فوجی اور ملکی اختیارات اس غرض سے عطا کیئے کہ وہ
فوراً مع اپنے فوج کے وہان پہنچ جائے اور خدیو نے بیکر پاشا سے اس امر کے بہی سفارش کی تہی کہ ابتداءً ملک مین
نرمی کے ساتہہ کاروائی کرنے چاہیئے اور بیکر پاشا کے دانائی پر بہروسہ کرکے اس امر سے بہی اوسے مطلع کردیا تہا کہ
دشمنون کے ساتہہ خاص اور مناسب حالتونمین مقابلہ کرنا چاہیئے لیکن یہہ بہروسہ خدیو مصر کا نتیجہ کار برعکس نکلا - چونکہ
مصر کے باقاعدہ اور اصلی فوجونکو سوڈان جانے کے اجازت نہ تہی لہذا بیکر پاشا کے مرضی کے موافق کنٹن جنٹ کی فوج غیر
کافی آلات اور سامان جنگ سے اور مرکب چندطرح کے لوگون سے مرتب کیگئے اس فوج مین مصری دہقانی اور ترکی باشی
بزوق اور سوڈان کے حبشے اور ایشیا لیاکے یونیس نسکے لوگ شامل تہے اور یہہ لوگ اس قسم کے تہے کہ قبل اسکے کہ فوج
میدان جنگ مین لڑانے کے لیئے آراستہ کے جائے یہہ لوگ لڑنے والونکے صورت سے کہڑا ہونا بہی نہ جانتے تہے حبشیونکے
فوج ابتداءً اس غرض سے بہرتی کیگئے تہے کہ زبیر پاشا کے ساتہہ سوڈان کو روانہ کیجائے لیکن سرکار انگلشیہ نے باعتبار انتظام
ملکی و حالات بردہ فروشی کے زبیر پاشا کا سوڈان جانا منظور نہ کیا اسلیئے سابقاً جو ارادہ اس فوج کے بہیجے جانے کا تہا وہ ملتوی
رہا - اس مہم کے لیئے یہہ رائے قرار پائی تہی کہ یہہ فوج سواقم کے فوجونکے ساتہہ ملکر بربر کیطرف بڑہے جس سے دو نتیجے مطلب
حاصل ہونگے یعنے ایک تو ملک مین امن قایم ہوجائیگا اور دوسرے آمد و رفت اور رسل و رسایل کے وسیلہ ان دونو شہرو نکے
درمیان مین جاری رہینگے مگر اس مہم پر روانہ ہونے سے پہلے بعض منحوس حادثے واقع ہوئے یعنے بعد اسکے کہ خدیو مصر نے
قاہرہ مین ایک حصہ فوج کا معائنہ کرلیا جو سوڈان کے مہم کے لیئے تجویز ہوئی تہی ترکی افسران فوج مجتمع ہوکر بیکر پاشا
کے پاس آئے اور علانیہ سوڈان جانے سے اس عذر کے ساتہہ انکار کیا کہ ہملوگون نے صرف ملک مصر مین ادائے خدمت
کا معاہدہ کیا تہا اور مصری افسران فوج جو کہلے کہلے انکار نہ کرسکتے تہے یہہ حکم سنکر کہ اونہین سوڈان جانا ہوگا رونے لگے
یہہ سو دہقانی جو اٹھائیس ۲۸ نومبر کو قاہرہ سے سواقم بہیجی گئی تہی منجملہ اسکے دو سو اڑسٹہہ ۲۶۸ آدمی اثنائے راہ سویز مین سفر ریل سے بہاگ
گئے - اس اثنا مین سواقم کے خود حالت دن بدن سقیم ہوتے جاتے تہے اور باغی اوسکے گرد و نواح مین جمع ہورہے تہے اور اوس

مہینہ کے ختم ہونے تک چند حملے بھی ادسپر کئے علاوہ اسکے یکم دسمبر کو دشمنون نے قبیلہ حدندا کے لوگو نپر جو ہمارے دولت
دملیع تھے حملہ کیا اور پسپا کر دئے گئے دوسرے روز صبح صادق کے وقت ایک حصہ ہماری فوج کا اون باغیونکے گوشمالی

ہیکر پاشا کا سوڈانی افواج کو ملاحظہ کرنا

کو روانہ ہوا جو کہ زیر کوہ قریب ایک چشمہ کے خیمہ زن تھے اس فوج مین ہماری بیس سوار اور پانچسو سوڈانی حبشی مع
تیرہ افسر اور دوسو باشی بزوق تھے جنمین دو افسر سرداری اپنے لئے جاتے تھے اس فوج کے ساتھ ایک پہاڑی
توپ بھی تھی چنانچہ سواقم سے بیس میل کے فاصلہ پر طاماینہ کے قریب اس فوج کا باغی قبیلونسے سامنا ہوا سہ پہر کو قریب
چار بجے کے اسٹاف کا ایک افسر مع چند باشی بزوق کے سواقم مین یہہ خبر لایا کہ ہمسے اور دشمنونکے ایک جماعت قلیل سے
میدان مین مقابلہ ہوا اور ہمنے اونکو شکست دیکر پہاڑیون تک اونکا تعاقب کیا کہ دفعتاً ایک عرب نے شور کیا اور اس
شور سے اوسکے کوئی اشارہ خاص مقصود تہا چنانچہ فی الفور دے ہر چہار طرف سے احاطہ کرکے ایک جا ہوگئے اور
جسوقت یہہ گروہ لڑنیوالے جماعت سے علیحدہ ہوا ہملوگون مین سلسلۂ جنگ جاری ہی تہا۔ بظاہر یہہ لڑائی دوپہر کو
شروع ہوئے اور صرف ایک عرصہ قلیل تک سلسلہ اسکا قایم رہا۔ اسلئے کہ باشی بزوق سپاہی مایوس ہوکر متفرق
طور سے پیچھے کی طرف ہٹے اور سوڈانی حبشی سپاہیو نپر جو نہایت مضبوطی سے میدان جنگ مین قایم تھے جا پڑے اور
اونلوگونکے جنگ مین جو عمدہ طور سے کر رہے تھے حارج ہوئے اور حبشی فوجکی ترتیب خراب کردی اسی اثنا مین ہزار

عربت ہماری فوج پر حملہ آور ہوئے تاہم یہہ حبشی پشت در پشت ہوکر یا دو دو کرکے لڑے اور اپنی بندوقون کو نال کیطرف سے پکڑ کر
ڈنڈونکے طرح لٹکائے ہوئے اور باستقلال تمام اپنے سنگینونکو چڑہاکر دشمنون کے نیزہ اور تلوار اور ڈہال کے مقابلے مین کہڑے
تھے قریب شام کے حبشے فوج کا ایک سرجنٹ میجر مع اپنے دس سپاہیونکے سواقم مین یہہ خبر لایا کہ دشمنون پر حملہ کرنے
وقت ایکطرف تو حبشیون نے اور دوسری طرف باشی بزوق نے اپنی اپنی فوج کو بشکل مربع ترتیب دیا ہے - دشمنون
نے اول باشی بزوق پر حملہ کیا اور جو لوگ اوس فوج کے منتشر طور سے ادہر اودہر بھاگ رہے تھے اونہین شکست
دی اور جبتک کہ یہہ بے مصرف باشی بزوق سپاہی لڑا کیے اس درمیان مین ہمارے سوڈانی سپاہی عربونکو مکھیون کی طرح
مار رہے تھے حبشی سپاہیون کے پلٹنے پر عربون نے اونکا تعاقب کرکے منتشر کردیا اور جنگ مغلوبہ ہوگئی ہماری طرف کی فوج نے
صرف دلس فرین بندوقونکے کین اگرچہ اون لوگون کے پاس دو سو مرتبہ کے فیر کرنے کا کارتوس موجود تہا - غروب آفتاب کے
وقت حبشی سپاہیون نے میدان جنگ کو چہوڑ دیا اسلیئے کہ لڑنے والونکو اسقدر کافی روشنی نملے کہ ایک دوسرے کی تمیز کرسکتے
مگر باوجود اسکے بھی لڑائی قایم رہے اور حبشی سپاہیون نے ایک دوسرے موقع پر جمع کر دشمنونکا جواب مایوسانہ طور سے
دینا شروع کیا غرض کہ نتیجہ اس لڑائی کا یہہ ہوا کہ منجملہ ٢٠٠ سپاہیونکے جو سواقم سے صبح کو گئے تھے صرف ٥٣ آدمی بچ کر واپس آئے
ان ٥٣ آدمیونمین ١٥ تو سوار تھے اور دو افسر تھے جو کہ اس واقعہ کی خبر لیکر راستہ پر پیادہ دوڑتے آئے تھے اور دس
حبشے فوج کے بہادر سپاہی بھی جنمین سے ہر ایک شخص کم و بیش زخمی تہا - دشمنونکو بھی اس لڑائی مین سخت نقصان ہوا
کرنیل مارنگ ٹن نے میدان جنگ کے ملاحظہ کے وقت اونکے کشتونکا شمار کیا تو چار سو عرب مردہ پائے گئے اور بعد تنقیح کے یہہ
بھی معلوم ہوا کہ اور بہتیرے کشتونکی لاشونکو اونکے عزیز و اقربا میدان جنگ سے اوٹھا لیگئے تھے اور محمد طاہر کے
نسبت سواقم مین یہہ بات معلوم ہوئی کہ اس شخص نے کمان ڈہلان کریف کو اوسکے مقدر پر چہوڑ کر خود شہر مین
بیکار بیٹہا رہا حالانکہ بارہ سو سپاہی مان کریف کے بچانے کو یہہ لے جا سکتا تہا - ١٨ دسمبر کو بیکر پاشا قاہرہ سے سوئز کو
روانہ ہوا اور کرنیل استار ٹوریس ایک افسر ہمراہی اوسکا قبل سے جا چکا تہا باغیونکے فوج اسوقت قریہ ر دا پچنہ پر
حملے کا ارادہ کر رہے تھے یہہ قریہ سواقم کے شمال مین درمیان سواقم اور کوہ کیبر واقع ہے اس قریہ
کے فوج اور باشندونکے لانے کے لئے ایک مصری جہاز جسپر توپین چڑہی ہوئی نہین جانے والا تہا -
غرضکہ بیکر پاشا مع اپنے افسران ہمراہی کے سوئز سے بحر احمر کے جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوا اس جہاز
کا نام منصورہ تھا جو معمولی امور کہ سواقم تک سفر دریا مین واقع ہوئی یعنے افسران ہمراہی کا لہو و لعب مین مشغول
ہونا بعضون کا نماز پڑہنا اور بعضون کا اپنے پاشا کے لیئے کافی کوٹنا - ذیل کے تصویرون سے واضح ہونگے
بیکر پاشا کے پہونچنے پر برٹش جنگی جہاز یوریالس نے ریر ادمیرل سر ولیم ہویٹ کا نشان بلند کرکے
اوسے جلوہ دیا علاوہ اسکے اور چند جنگی جہاز سواقم سے تہوڑے دور پر لنگر کیئے کہڑے تھے جنہون نے
بیکر پاشا کی سلامی دی - ٢١ دسمبر کو بیکر پاشا بہمراہی امیر البحر ہویٹ کے اس غرض سے مسوا روانہ
ہوا کہ وہان پہونچکر سرداران ابی سینیا اور مصریون سے ارتباط پیدا کیجئے اور بشرط امکان خارطوم
کے فوج کو کسلا کے سادہ سے واپس لانے کا بندوبست کیجئے اور چنانچہ اس قیام کے زمانہ مین جنرل نے
بہت سے حبشیون کی فوجین مسوا سے جہاز پر سواقم کو روانہ کین اور پہر بعد اوسکے رہین سے مصری

مصور جہاز۔ سامنے کا رخ۔ مصری سپاہون کا نماز پڑھنا۔ کافی کوٹنا

مصوّرا جہاز کا پتوار پہرنا

چارے کے بابت چارہ لانے والون سے گفتگو

بجاے فوج اول الذکر کے سواکو
بہیجی اوایل جنوری مین سواقیم کو لوٹ
کر بیکر پاشا نے فوج کی ترتیب شروع
کی اور ابتدا آیہہ امر مدنظر رکہا کہ سنکات
کی مدد کیجائے اسلیئے کہ گو توفیق پاشا
اہس مقام پر ابہی تک بہادرانہ طور
سے جما ہوا ہے لیکن بوجہہ کمی رسد
کے زیادہ زمانہ تک ثابت قدمی کے
امید نہین ہوسکتی — ہماری طرف
سے جو مخبر کہ دشمنون کے نقل و حرکت
کی اطلاع کے لئے متعین تھے وہ
بہتیری خبرین ہمارے پاس لائے
اور اُن خبرون کی جانچ اور تصدیق
کے لیئے مخبرون سے معمولاً مختلف
سوالات اور جرح بہی کی گئی —
چنانچہ باعتبار ان خبرون کے جنسے
بظاہر صورت امید نظر آتی تہی
(اور جو بعد کو نا امیدی کے ساتہ
مبدل ہوگئین) شیوخ قبایل کے
ساتہہ صلح اور مصالحت کی گفتگو اس
غرض سے شروع کی گئی کہ بشرط
امکان عثمان دغنا کے مقابلہ مین
وہ لوگ ہمارے ہمہ مین شریک
ہوکر مدد کرین — اور عثمان المرغانی
شیخ یا سید متبرک جو کہ ایک مشہور
مسلمانون کا مذہبی پیشوا تہا حاضر
سے ہمارے پاس اسی لئے روانہ
کیا گیا کہ وہ بہی اپنے رعب و
دباؤ کو یہان کام مین لاکر ہمارے

کو دشمنون مین مدد دے چنانچہ شیخ مذکور کے آنے اور پہونچنے کا بیکر پاشا کی فوج مین ایک تماشا قابل دید اور لایق تصویر کہینچنے کے تہا سید مذکور
اوسوقت ایک ریشمی نیلا کرتا پہنے ہوئے سفید گہوڑے پر سوار تنہا آگے آگے اوسکے فوجی باجا بجتا ہوا اور بہتیرے لوگ سوار اور پیدل اور
بعض اونہین کے علمون کو جلوہ دیتے ہوئے جلو مین چلے آرہے تہے اور سواقم کے باشندے داہنے اور بائین طرف پشت پر اون علمون
کے تہے عام لوگون کے لباس کی رنگت سفید تہی جس مین نیلا اور سرخ اور زرد رنگ درمیان سوار و پیدل سپاہیون کی بہی حایل تہین اون لوگون کے ساتہہ سفید عمامون کے رنگ چرخ نیلگون کے نیچے اور ابر کے ٹکڑے
ادہر سے ادہر پہرتے اور سواقم کے مکانات کا بہورا چمکیلا رنگ جسکا عکس پشت گہنین پر پڑتا تہا عجیب غریب لطف دیکہا رہا تہا ۔ غرض کہ یہہ جلوس
آہستگی تمام چلا آتا تہا اور پہریری جہنڈون کے خلایق کے نعرہ ہاے خوشی اور عرب کے عورتون کے مشتمل بلند آواز سے ترانہ ہاے
مسرت گانے کے ساتہہ ملے ہوئے ہوا مین موج زن تہے اور لوگ اوس انبوہ سے بیچین ہو ہو کر نکلے اور شیخ متبرک کے دامن
پیراہن اور ہاتہہ کے بوسے لیتے تہے ۔ سید المغوانی جب تک کہ سواقم مین مقیم رہا شیوخ قبایل معہ اپنی نیزہ بردار ہمراہیونکے جوق جوق
ہر روز شہر مین سید کے قدم بوسی اور زیارت اور اظہار وفاداری کو آتے تہے ۔ اگرچہ بلاشبہہ سید کے رعب و داب نے علانیہ بغاوت کو روکا
مگر بعد چندے یہہ بات کہلے طور سے معلوم ہوئی کہ ایک جماعت کثیر ان سرداران قبایل کے منتظر اسکے ہے کہ فریق زبردست کے شریک
ہوجائے ۔ اوسی زمانہ مین ایک اور بہی لایق دید یہہ تماشا ہوا کہ یہہ شیوخ قبایل جو ہمارے دوست کہے جاتے تہے سب امیر البحر
ہیوٹ کے جنگی جہاز یوری الس کے دیکہنے کو آئے جسپر نشان فوج بہی تہا گو یہہ جہاز درجہ دوم کا تہا لیکن جزیرہ سواقم مین
اب تک ایسا بڑا جہاز کبہی نہین آیا تہا ۔ اس جہاز کے دیکہانے سے یہہ بہی غرض تہی کہ ان ریگستانی لڑنے والونکے دلون پر نقش
ہوجائے کہ علم اور ہنر نے لڑائی کے سہل کرنے کے لیے کیسے کیسے چیزین ایجاد کی ہین اور امیر البحر سے خاصتاً استدعا کیگئی
تہی کہ اس مجمع عجیب کو جو جہاز کے تماشہ کو گیا ہے سہولیت کے ساتہہ یوری الس دکہا دے جونہین ان تماشائیون نے جہاز پر قدم
رکہا اور چہار طرف اوسکے دیکہا حیرت اور تعجب کی تصویرین بن گئی امیر البحر سے صاحب سلامت کی بعد وہ لوگ بڑے بڑے توپون
کے دیکہنے کو گئے ۔ باوجودیکہ عرب خوشی یا رنج دونو مین مستقل و یکسان رہتے ہین لیکن یہہ تماشا سے اون توپون کو جو انکے قامت
کے برابر تہین دیکہہ کر سخت متعجب و حیران ہوئے اور وہ استقلال جو انکو خوشی تاریخ مین زیبا ہے جاتا رہا ۔ اسیطرح مار دینے والون
کو دیکہہ کر جو کہ جنوبی جیرہ کے برابر ہے ششدر رہے اور نارڈن فلٹ توپین (جنکے گولونکا منہہ اگر ہجوم کے جماعت پر سیدہا
جاتا تو وہ عام ہلاکت کو کافی تہا) اون تماشائیون کے لیے کم حیرت کا باعث نہ تہین بعد اسکے ایک سرنگ جو شستر بوند کے روی کے
گولہ کے قریب سو گز یا اس سے زیادہ فاصلہ پر جہاز سے ڈوبائے تہے برقی قوت کے ذریعہ سے اوڑائے گئے غرض کہ ان سب
کارروائیون نے تماشائیونکے دلون پر بڑا اثر پیدا کیا ۔ یہہ تماشائی جہاز پر جب چلتے تو اوسوقت ایک جگہہ مجتمع ہو کر چلتے
اور بے وقوفی کے ساتہہ اپنے چار و طرف اسطرح دیکہنے لگتے جیسے ایک گلہ بہیڑونکا دوسرے اجنبی بہیڑونکے غول مین مل کر
متوحش ہوتا ہے ان لوگونکے روانگی کے وقت بم کے گولے جو جہاز کے بازو مین لٹکتے ہوئے تہے اور اگر سلامی دی گئی
سرکاری فوج جو طوقار مین تہی اوسکے بہ نسبت یہہ معلوم ہوا کہ وہ سن کاٹ کی فوج سے زیادہ تر خراب حالت مین ہے
شروع جنوری مین ایک تحریر فوج طوقار کے کمانڈر (افسر اعلی کی) بیکر پاشا کے پاس آئے جسکا یہہ مضمون تہا کہ جس حالت
خراب مین کہ اب ہملوگ مبتلا ہین اوس سے خراب حالت کا ہونا غیر ممکن ہے دشمنون نے باہر کی کل کنوئین پاٹ دئے ہین
اور اندر کے کنؤنکا کہاری اور خراب پانی ہے فوج کے اکثر لوگ عارضہ اسہال مین مبتلا ہین اور مجہے خوف ہے کہ اگر
یہی حالت رہی تو دو تین روز مین ہم لوگ مجبور ہو کر اپنے کو دشمنون کے حوالہ کر دینگے ۔ ہم لوگونکے پاس تین ہفتہ کے

بیکر پاشا کا مقام سوّا مین اوترنا

صرف کے لئے خشک غلہ موجود ہے مگر گوشت دیکھتے نہین ہے اور ہر سپاہی کے پاس صرف بیس مرتبہ کے فیر کا مصالحہ جنگ باقی رہ گیا ہے باغی لوگ رات اور دن ہمپر بندوقین چلاتے ہین بیکر پاشا کو یہہ بات فرض معلوم ہوئی کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے اس فوج مصیبت زدہ کے مدد اور رہائی مین کوشش کی جاوے اگرچہ باعتبار اوس سامان جنگ کے جو پاشا مذکور کے پاس تہا امید کامیابی کی نہین ہوسکتی تھی اور نہ کوئی بھروسہ اون نا قابل افسران مصری اور سپاہیون پر جو فراہم ہوئے تھے کیا جاسکتا تہا - ترکی سوارونکی فوج البتہ کسی قدر لڑائی کا کام سیکہہ گئے تہے اسلئے کہ وہ اکثر دشمنونکے دیکھہ بھال کے لئے بہیجے جاتے تہے اور اسیطرح سوّا کے حبشی فوج نے بھی رات کے ایک لڑائی مین جو ساحل دریا سے کئی میل کے فاصلہ پر ایک ضربیہ یعنی مورچے پر ہوئے تھے بہت بڑی دلیری ظاہر کی تھی اور زبیر پاشا کی حبشی فوج کو قابل اعتبار تھی لیکن علی العموم سپاہی اوسکے رفل بندوقونکے استعمال سے ناواقف تھے - ایک آل اندیش نے جو اسوقت فوج مین موجود تہا یہہ راے ظاہر کی کہ اگر یہہ افسران مصری استقلال کو ہاتھہ سے نہ دینگے اور قواعد فوجی کو محض سلامی کے کام کے لئے نہ سمجھینگے اور اونکی فوج کے صفوف اوپری اپنے رفلون سے پندرہ سو گز کا نشانہ جبکہ صرف سو قدم کے مساحت فیر کرنے کے لئے کر رہے ہین نہ باندہین گے تو گو ہلوگ فتحیاب نہ ہون مگر ایک موقع گریز کا مل سکیگا - غرضکہ بیکر پاشا اپنے انتظام کی توفیق جیسا کہ پہلے اس مہم کے لئے سوچ رکہا تہا سوّاقم سے براہ سمندر روانہ ہوکر ۲۴ جنوری کو مع ایک ہزار چہہ سو سپاہیون کے ترنکی ٹاٹ مین جو ساحل سمندر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے پہونچا اور

روسی فوجیں سواقم جانے کو سواریوں پر چڑھ رہی ہیں

طو قار روانہ ہوا۔ دوسرے روز بقیہ فوج بھی سواقم سے آکر اسکے ساتھ ہو گئے اب چار ہزار مسلح سپاہی بکیر پاشا کے پاس مجتمع ہو گئے بعد اسکے معلوم ہوا کہ عثمان دغنا نے بکیر کے فوج کے چار چند سپاہی فراہم کر کے اوسکا راستہ روکا ہے۔ بندرگاہ ٹرن کے ٹاٹ ایک مدور خلیج کیصورت پر واقع ہے جسکا عرض سات یا آٹھ میل کے قریب ہوگا۔ اور اوسکے بیرونی طرف ایک مقام حریرہ تیا

رسالہ سواقم سے دشمنون کی دیکہ بہال کو جاتا ہے

قریب چار میل کے جنوب و شرق مین خندقہ کہدا
ہوئے تہی چنانچہ اسی غریبہ نامقام پر مضبوطی مورچہ
تعین ہوئی اور اس مقام کی مضبوطی کے ساتھ حصار
بندی کرلی۔ اس جزیرہ نامقام کی زمین جہان
ختم ہوتی ہے وہان پر ایک پایاب جہیل تین میل عرض
مین واقع تہی چنانچہ اندرونی ملک مین جانے
کے لئے اس جہیل کا عبور کرنا بہت ضروری تہا مگر توپ
خانہ اور سوارون کا عبور اسکی نہایت ہی دشوار
معلوم ہوا مصری فوجین کئی دن تک اسی مقام
پر مقیم رہین اور بیکر پاشا بہت ہی تمنا کے ساتھ
چند ہزار ترکون کے آنیکا مشتاق ہے جو ساحل بحر دریا
شرق کے گہاٹ اور سواکن کے واقع سے منتظر تہا۔
یہ وہ سوار ترکی تہے جنہین بیکر نے اس مہم
کی شرکت اور طوکار کے بچانے کے لئے بلایا
تہا اس درمیان مین حبشی سپاہیون کو بندوق
لگانے کی تعلیم ہوتی رہے اور سوارون
کی جماعت گرد و نواح مین بعض پہاڑیون
کے دیکہہ بہال کو بہیجے جاتے تہے جہان قیاس
کیا جاتا تہا کہ عثمان دغنا چہپا ہوگا۔ چنانچہ
اس اثنا مین ان سوارون نے باغیون
کے اکثر بیل دہیر گرفتار کئے۔ دفعتہً ایک
مرتبہ ہمارے سوارون نے اپنے کو دشمنون
کے ایک بہت بڑی جماعت کے مقابل پایا
جنمین کی اکثر عرب اونٹون پر سوار مقابلہ کو
آتے تہے مگر پانچ آدمی اونکے مارے گئے
اور وہ لوگ پسپا کردئے گئے اسیطرح
ایک دوسرے موقع پر پہر ان باغیون
سے مقابلہ کی نوبت پہونچی اور ایک
یا دو شخص زخمی اوس

فوج کا کالم تہا اور ایک چیدار توپ آگے کو رش یا کار سے مقابلہ شروع ہوا اور چند دم کے گولے بھی پہنچے گئے۔ چونکہ عربون کا غول ہر طرف منتشر تہا لہذا ہماری توپ یا بم کے گولون سے انہین زک امید
کم پائی جاتی ہی مگر آخر نتیجہ اثر ہوا کہ وہ لوگ پہر پاپیچ ہوگئے وہ صبح نہایت ہی خوبصورت تہا اور تیز ہوا بہت خوشگوار تہا اور عین لڑائی کے وقت ہماری فوج پر بہت زور و شور سے مینہ اسطرح برسنے لگا کوئی چیز
دکھائی نہ دیتی تھی۔ چنانچہ باغی اس سے بہت منتفع ہوئے اور اس واقعہ کے پیش آنے کو وہ عنایت یزدانی تصور کرتے تھے
اب دشمن سب کے سب ایک جا مجتمع ہوکر قریب تر ہمارے آگئے اور لوٹ کے ایک بڑی فوج کے ساتھہ کسیقدر بلند زمین جو چشمہ کے
آب کے قریب دکھائی دئے اور ہمارے کالم کے بائین بازو کے سامنے دشمنون کی نیزے اور علمون کی قطارین نظر آئین گو کہ خود
وہ لوگ ٹیکریون اور جہاڑیون مین مخفی تھے۔ ہماری توپون سے پھر گولہ باری شروع ہوئی مگر گولے دشمنون کے سرون
کے اوپر سے ہوکر نکل جاتے تھے۔ چنانچہ فوج کو آگے بڑھنے کا حکم ہوگیا جون ہی ہماری فوج آگے بڑھی دشمنون کے نیزون کی
قطارین نظرون سے غائب ہوگئین سوار ہمارے نہایت ہی سرگرمی سے گرم پیکار تھے اور پشت زین سے ہر چہار طرف
گولیان چلا رہے تھے اس اثنا مین بارہ عرب چھوٹے چھوٹے چالاک گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر سوار ایک ٹھکری کے پیچھے سے
ایدہر آتے ہوئے دکھائی دئے اور بڑا اطمینان ہمارے سوارون کے داہنے بازو کیطرف گھوڑے دوڑاتے ہوئے تین
سو گز کے فاصلہ پر گولیون کی بوچھار سے بچ کر چلے گئے۔ غرضکہ اسطرح وہ بچ کر نکل گئے اور ہمارے سوارون کے مقابل مین
برابر آندہ کر بظاہر اسلئے کہڑے ہوئے کہ اونکی قوت کا اندازہ کرین اور پلٹنون کو دیکھین۔ بیکر پاشا نے اسوقت فوراً میجر
جایلیس کو جو ترکی سوارون کا کمانڈر یعنے افسر تہا حکم دیا کہ فوراً ان عربون پر حملہ آور ہو۔ چنانچہ میجر مذکور نے نہایت خوش اسلوبی
سے حملہ کیا قریب تہا کہ خود بھی پہنس جاے اسلئے کہ اثنا تعاقب مین نصف میل کے بعد وہ نیزہ بردار عرب جو جہاڑیون مین
چہپے ہوئے تھے نکل کر باہر آے اور اوس سے مقابل ہوگئے اس مقام پر عربون نے بہی فن سپہ گری خوب ہی دکھایا اور سخت
تعاقب کے بعد وہ لوگ بہاگ گئے ترکی سوار جب اپنے فوج کیطرف لوٹے تو دشمن پہر دکھائی دئے اور اس مرتبہ سامنے سے ہوکر بائین
طرف گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے گئے۔ تمام لوگ اس طرف متوجہ ہو رہے تھے کہ دفعتہً بائین بازو کے سوارون کیطرف ایک ہنگامہ
جنگ شروع ہوگیا اور وہ لوگ اس حملہ سے سخت متشدد ہوگئے اگرچہ یہہ بات ممکن نہ تھی کہ اس آنے والی مصیبت کا حال اونہین قبل سے
معلوم ہو جاتا مگر اتفاقاً کوئی اوسطرف متوجہ نہوا۔ غرضکہ کچھ عرصہ تک وہ حصہ سوار رسالہ کا جو بائین طرف فوج کے محافظت کر رہا تہا
ہٹتا ہوا فوج مصری کے قریب ہوتا گیا اور ترتیب مین اونکے خلل آنے لگا اور یہہ معلوم ہوتا تہا کہ یہہ ذمہ دار مصری افسر اپنی موجودگی تک
بہول گئے ہین۔ باغی جوکہ بالضرور تہوڑے ہی عرصہ سے قریب کے مقامات مین چہپے تھے کود کود کر نکل پڑے اور وحشیانہ شور و شغب
کے ساتھہ مصری سوارون پر حملہ آور ہوئے چنانچہ مصریون نے اپنی باگین موڑ دین اور وحشیانہ طور سے بے ترتیبی کے ساتھہ گھوڑے
بہگاتے ہوئے چلے آئے۔ ہمارے پیدل فوج کو فوراً بالکل مربع مرتب ہو جانے کا حکم دیا گیا یہہ وہی طریقہ ترتیب فوج کا تہا جسے وہ لوگ
بلقیون سے سیکھ رہے تھے لیکن یہہ نصف قواعد دان فوج اس شور و غل کیوجہ سے اوس حکم کی تعمیل نہ کر سکے اور نہ اوسے مربع
بن سکا۔ غرضکہ جون تون کرکے تین طرف تو ایک قطع سے کچھ مربع بن گیا مگر چوتھی طرف کہ جہان دو کمپنیان سکندریہ کے رجمنٹ
کی تہین دشمنون کو اچہلتے اور نیزون کو ہلاتے ہوئے اسطرف آتے دیکھہ کر اسطرح منتشر الحواس کہڑے رہ گئے جیسے وحشت
مین اکثر دیہاتیون کا عقل و حواس باختہ ہو جاتا ہے اور کچھہ اونہین سوجہائی نہ دیتا تہا کہ کیونکر اپنی جگہون پر ہٹ کر جا رہین
غرضکہ یہہ تو ایدہر کے حالت تھی ادہر باوجودیکہ سنتری اور سوارون کا ایک حصہ دشمنون کے دیکھہ بہال بخوبی کر رہا تہا مگر وہ
لوگ جہاڑیون مین چہپے تہے اور دفعتہً شور و غل کرتے ہوئے سب کے سب نکل پڑے اور ہمارے مربع سے بائین طرف

اور بائین حصہ کی سامنے کے صف پر سخت طور سے حملہ آور ہوئے - ادہر عرصہ امیر گوشہ نشینین مصریون کے فوج کی ترتیب کے لیئے اور
حکم جو دیئے جاتے تھے اونکا شور و غل اور بیہچی کی بد انتظامی جہان تین سو اونٹ بار برداری کے تھے اور اونپر تمام اسباب جنگ
اور کمسریت کا لدا ہوا تہا اور وے سب کے سب نہایت سختی کے ساتہہ مربع کے اندر لانے کے لیئے کہسی جاتی تہی عجب حالت اسمین
دیکہا رہے تھے - پشت فوج پر مطابق عام دستور کے بے قاعدہ اور شور و غل کرنے کے واسطے گہوڑے اور خچر اور اونٹ اور شتر
لوگ بکثرت تہی جو مربع کیطرف بہل رہے تھے - سوڈان کے حبشی سپاہی جو مربع کی بائین بازو پر اور توپخانے کے سامنے کیطرف
تھے کچہہ عرصہ تک اچھی طرح قایم رہے لیکن بوجہہ اسکے کہ اونکے سپاہی اور اونٹ والے پیچھے کیطرف سے گہبراہٹ کے ساتہہ
گہس آئے اس وجہہ سے وہ لوگ بہی بد دل ہوگئے چونکہ ساتہی ان سپاہی اور اونٹ والون کے گہس آنے سے ہمارے فوج کے
مربع مین شگاف ہوگیا تہا لہذا دشمن اوسی طرف سے گہس آئے ادہر چہار طرف فوج مین ہنگامہ اور انتشار برپا ہوگیا - وادمی ہمارے
فوجون نے بہی فیر کرنے مین کوئی کوتاہی نہ کی مگر اکثر اور اغلب نشانی اونکی اوپر ہی اوپر ہوا سے جاتی تہی - مربع کے داہنین
بازو پر دشمنون نے حملہ نہین کیا تہا اسلیئے اوسطرف کے سپاہی مقابل کے صفون پر برابر گولیان چلاتے تھے جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ہمارے
طرف کے اکثر سوار مارے گئے اور اسی طرح ترکون کی بہی بہت سے آدمی ہماری ہی سپاہیون کے ہاتہہ سے ضایع ہوگئے - خود
بیکر پاشا بہی جو اوس وقت مربع کے باہر تہا گولی کہانے سے بچ گیا مگر لفٹنٹ کویری اوسی طرح مارا گیا - غرضکہ عجب طرح کا ایک
ہنگامہ سخت اور ہل چل ہماری فوج مین پڑے تھے حالت یہہ تہی کہ اونٹ اور توپین ایک جگہ مجتمع ہوگیئن تہین ہمارے سپاہیون کی
گولیان اوپر اوپر جاتی تہین اور یہہ عرب صحرائی جنگلی لمبے لمبے بال پشت پر ہوا سی اوڑ رہے تھے اپنے نیزون کو لٹکا تین دیتے
تھے اور ہمارے سپاہیون کے جسم مین چبہو کر قتل کر رہے تھے - غرضکہ یہہ عرب مصریون سے اسقدر متنفر تھے اور اونہین اسقدر
حقیر سمجہتے تھے کہ جسکی حد نہ تہی وہ جانتے تھے کہ ہم پر کوئی فتح یاب نہ ہوگا چنانچہ ایک سپاہی اونکا ہمارے بیس سپاہی پر اور ایک
عربی سوار ہمارے رسالہ کے بیس سوارون پر حملہ کرتا تہا - ایک عرب نے مصری فوج کے افسر کے پشت پر چند زخم لگا کر مجروح
کیا مگر وہ افسر اسقدر خایف و ترسان ہو رہا تہا کہ اوسنے اپنی حفاظت کا قصد ہی نہ کیا بالآخر وہ عرب ایک افسر انگریزی کے گولی
کہا کر زمین پر گرا - حاصل کلام یہہ ہی کہ اوس وقت میدان جنگ مین ہر چہار طرف عجب طرح کا وحشیانہ قتل عام ہو رہا تہا
اور مصری سپاہیون کے یہہ حالت تہی کہ اپنے ہتیارون کو پہینک کر زمین کیطرف گہٹنون کے بل جہکے ہوئے ہاتہون کو جوڑ کر امان
کے خواستگار رہتے تھے - باغیون نے اونکی گردنین باندہ کر پشت سے نیزے پار کر دیئے اور ہر ایک کے گلے کاٹ ڈالے - غرضکہ عربون کے
نعرے اور اونکے مصری اسیر سپاہیون کے فریادین عجب دہشت خیز تہین آٹہہ منٹ کے اندر عربون کے حملہ کے شروع ہونے سے کل
فوج ہمارے جنگ سے مایوس ہو کر بہاگ کہڑے ہوئے اور مصری سوار اور بے اسوار کے گہوڑے نہایت ہی خوف زدہ اور سراسیمہ
ایک دریا سے اوتر کر بہاگے جس وقت عربون نے ہمارے بائین بازو پر حملہ کیا جنرل بیکر معہ کرنیل ہی اور اپنے باقیماندہ افسران
ہمراہی اور سوارون کے باہری جانب روبرو فوج کے تھے - چنانچہ جنرل مذکور معہ اپنے ہمراہیون کے اپنی فوج کے طرف اس غرض
سے لوٹے کہ اونکے شریک ہو جائین مگر دشمنون کو اونہون نے اپنے اور اپنے فوج کے درمیان مین حایل دیکہا اور عربون نے حملہ
کر کے راہ جنگل کے روک دی اس حملہ مین ہماری طرف کے بہت سے آدمی مارے گئے اور منجملہ اونکے عبدالرزاق جو ایک اعلی افسر
مصری فوج کا تہا مارا گیا اور عربون نے اوسکے گہوڑے کو پکڑ ڈالا اور جب وہ گہوڑا زمین پر گرا تو اوسے نیزون سے مار کر ہلاک کیا
جنرل بیکر اور کرنل ہی عربون کے نیزون سے جنہین وہ پہینکر مارتے تھے بالون بال بچ گئے اپنے مربع کے قریب ہونے سے جنرل بیکر

زخمی قیدیون سے مقام ٹرن کی ٹاٹ مین سوالات

اوس آگ سے بہی بچا یہ تہا جو کہ مصری سپاہیون کی بندوقون سے سامہنے کی طرف بلالحاظ اسکے کہ اونکے چہار طرف کیا ہو رہا تہا شعلہ زن تہے جب جنرل بیکر اپنے فوج کے مربع تک پہونچے اسکے قبل وہ مربع دشمنون کے ہاتہہ سے ٹوٹ چکا تہا اور بابت یہہ صاف نمایان تہے کہ کل فوج ہمارے ضائع ہوگی جس وقت کہ دشمنون نے مربع کو توڑا کرنل اسٹارانگاہیس معہ اپنے افسران ہمراہی کے مربع مذکور مین موجود تہی اور مصری منتشر الحواس سپاہیون کے دوبارہ صف بندی کرنے مین فضول کوشش کر رہے تہے اور کچہہ عرصہ تک سپاہیون کے ہجوم نے ان افسرون کو ایسا بند کر کہا کہ وہان سے نکل نہ سکے جسوقت عربی نیزہ بازون نے ان مصریون کے انبوہ کو کم کر دیا تب یہہ لوگ اپنے حملہ آورون کے طرف سے راہ کاٹ کر اس انبوہ سے باہر نکل آئے - ڈاکٹر لسلی اور مورس بی اور کپتان فورسیٹر واکر اور لفٹنٹ کیر دل آخر مرتبہ توپخانون کے نزدیک مربع کے روبرو ایک جا نظر آئے اور دشمنون نے چہار طرف سے گہیر لیا تہا عربون کے اندرونی حملون کے سبب سے وہ لوگ اپنی فوج سے علیحدہ ہوگئے تہے اور اپنی تلوار اور طپنچے سے دشمنون کا جواب دیتے تہے ان افسرون کے تحملانہ دلیرانہ شجاع تابندہ تہے اور عربون کے خونخوار حملہ آورانہ خونشیان اور اس طرف کے مایوسانہ حالت مین ان افسرون کا بہر دو حرف خداوند عالم کے ذات پر تہا - مورس بی بے بعد کے کہ نیزہ اونکے پہلو سے پار ہوگیا تہا ان حملہ آورون مین سے تین آدمی کو قتل کیا ڈاکٹر لسلی کو اتنا ہی موقع نہ ملا اپنے طپنچون کو نکالین چنانچہ اپنے تلوار سے دو عربون کو قتل کیا ۔ *۱ مورس بی اور ڈاکٹر لسلی قریب قریب ایک ہی وقت مین زمین پر گرے - لفٹنٹ اسمتھ اور کپتان فورسیٹر واکر نے اپنی سپاہیون کو جو توپ چہوڑ کر بہاگا چاہتے تہے گولی سے مارا اور خود جب تک کہ نیزہ کہا کر زمین پر نہ گرے بہ استقلال تمام اپنے جگہہ پر کہڑے رہے - غرضکہ دشمنون کا حملہ اسطرح زور سے اور نیزے کے ساتہہ ہوا کہ ہماری طرف ایک مرتبہ سے زاید فیر کرنے کے نوبت نہ آئے بعد اسکے مصری توپچی فوراً سامہنے کی طرف بہاگ نکلے اور اس وقت ہماری طرف شکست کامل ہوگی اور منتشر حصہ ہماری فوج کا جیکے

مورس بے

ساتھہ ہماری طرف کے مفرور سوار بھی مل گئے تھے صحرا کی راہ ترن کی ٹاٹ کی طرف بھاگا اور دشمن سخت طور سے انکا پیچھا کئے ہوئے برابر قتل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اور جتنے سوار کہ بہ خوبی گھوڑے پر چڑھ نہ سکتے تھے مفرور سوارون کے گھبراہٹ اور حملے سے اپنے گھوڑون سے اوتر کر پیدل ہوگئے تھے مارے گئے - الغرض پانچ میل تک یہی سلسلہ جنگ و تعاقب کا جاری رہا اس اثنا مین سوا کی حبشی پلٹن نے عمدہ کارنمایان کین اور کچہہ دور تک وہ لوگ بہ استقلال تمام دشمنون کو بندوقین مارتے گئے - لیکن زبیر پاشا کے حبشی فوج جو قواعد دان نہ تھے اور تھوڑے ہی پیشتر اسکے کہ یہہ ہماری فوج دشمنون کے مقابلہ کو روانہ ہو اس لشکر کے شریک ہوئے تھے اسوجہ سے افسران فوج نہ اونہین خوب تعلیم کرسکے اور نہ وہ لوگ اپنے افسرون کا کہنا اچھی طرح جانتے تھے لہذا مصری سپاہیون کیطرح اون حبشی سپاہیون کا بھاگ جانا بھی قابل تعجب نہ تھا - انگریزی افسرون نے تہیتر سے بہادرانہ کارنمایان نیزہ باز عربون کے ساتھہ نتیجہ جنگ اور قتل عام اور ترن کی ٹاٹ تک تعاقب کی حالت مین دیکھا مین میجر ہاردی نے اپنے ایک ولایتی خدمتگار حسنہ و کوننہ کو اسطرح بچایا کہ اوسکے اپنے گھوڑے پر سوار کرکے خود ہمراہ اوسکے پاپیادہ دوڑتے چلے جاتے تھے بیکر پاشا اخری شخص اون فراریون مین سے تھا جس سے سوار ہونے کے بعد ہی چند قدم پر کئے ایک نیزہ باز عربون سے مقابلہ کی نوبت آئی مگر باوجود اسکے وہ ترن کی ٹاٹ تک محفوظ پہونچ گیا الغرض بیکر پاشا نے اس موقع پر پہونچکر جہان شب گذشتہ کو فوجین ہمارے خیمہ زن تھین حتی الوسع کوشش اسبات کی کی کہ جو لوگ ہمارے فوج کے بھاگتے ہوئے چلے آرہے ہین اور پشت پر اونکے عرب حملہ کر رہے ہین اوس سے وہ محفوظ رہین چنانچہ ترکی رسالہ اور مصری چند سوارون کو جنکے مفرورون نے اونہین فرار سے باز رکھا تھا یہہ حکم دیا کہ وہ دشمنون پر حملہ آور ہون مگر کسی طرح اون لوگون نے حملہ نہ کیا - آخرش مجبور ہوکر یون لوگون کو ایک صف مین ترتیب دیکر اوسکے رہس پر دشمنون کے مقابلہ مین رکھا اسطرف دشمنون نے تعاقب بھی ہمارا چھوڑ دیا تھا اسلئے کہ وہ لوگ بلاشبہ ہمارے جانورون کے گولہ اندازی سے پریشان تھے گو اوس وقت واقعی کوئی ایسا جانور جسپر توپین چڑہی ہون اوس جنگ گاہ مین موجود نہ تھا - ہمارے طرف کی مفرور اور خستہ لوگ پاپیادہ اور سوار مع بے سوار گھوڑون کے جو ادہر اودہر اوس غول مین تھے ترن کی ٹاٹ کے درمیان مین دو میل تک کیچڑ سے بھرے ہوئے راہ طے کرتے ہوئے اسطرف افتان و خیزان چلے آرہے تھے - اونکا یہہ قصد تھا کہ کنارہ پر پہونچکر چند کشتیون مین جو وہان موجود تھین بھر جاین جیسے وہ کشتیان دلدل مین پھنس جاتین مگر افسران انگریزی نے اپنے بندوقین لیکر اونہین پیچھے ہٹا دیا اس ارادہ سے باز رکھا - الغرض یہہ مفرور ایک جگہہ مثل گلہ گوسفند کے مجتمع ہوکر کنارہ پر کھڑے ہوگئے - اس وقت اگر دشمن آپہنچتے تو وہ لوگ اونسے بعید گوسفندون کے بھی مقابلہ نہ کرسکتے

بلکہ سب کے سب مارے جاتے - بعد اسکے کہ یہہ دریافت ہولیا کہ دشمنون نے تعاقب کرنا انکا موقوف کردیا تو اوس وقت خوف
وہراس بھی انکا کم ہوگیا - تمام رات انسان اور گہوڑے اور اسباب جہازون پر لدا کئے اور افسران انگریزی مع جنرل کے اس
اہتمام مین مصروف رہے مگر مصری افسرون نے نہ تو انتظام کے قایم رکہنے مین اور نہ جہازون پر سوار کرانے مین کوئی مدد دی
بلکہ یا تو اپنے بسترون پر پڑے رہے یا چہتے پہرے اور عرب ہر چہار طرف خیمون کے گہوما کئے لیکن خوبی طالع سے وہ لوگ حملہ
کرنے سے باز رہے اور کوئی حملہ نکیا - غرضکہ صبح تک کل آدمی جہازون پر سوار ہوگے بعد اسکی دیکہا گیا تو ہماری طرف کی فوج
کا مجموعی نقصان گذشتہ جنگ مین دو ہزار سپاہیون کا معلوم ہوا کہ جنہین ۹۶ افسران فوج تہے - اور ۱۶ - اعلیٰ اسٹاف کے تہے -
انگریزی افسرون مین سے مٹعا راشبے اور ڈاکٹر تسلی اور میجر واٹ کنس اور کپتان فاترسٹیں واکر اور لفٹنٹ کما وال اور
اسمتھا اور کہا ہیری اور ولش اس لڑائی مین مارے گئے علاوہ انکے کرنیل عبدالرزاق اور یوسف اور میجر کا کا اور لفٹنٹ
برائٹن اور معاہاس ڈی مارہشی - اور کوبلیری اور بی لیا آگی اور مسٹی براگ اور راڈی نا بایر اور ڈیو بوبراٹ اور
لیفٹنٹ ہربرٹ بہی قتل ہوئے پلٹن کے کمانڈرون مین سے ذوا فنو بح رہے تہے - زبیر پاشا کے حبشی فوج جس مین ٹرن کی تاٹ
سے روانگی کے وقت ۶۷۸ سپاہی تہے ۱۰ہم سپاہی مارے گئے اور اسکندریہ کے رجمنٹ جسمین ۶۳۶ سپاہی تہے معلوم ہوا کہ
منجملہ اونکے ۴۹۶ سپاہی مارے گئے یا گم ہوگی اور ترکون کا بہی سخت نقصان ہوا - اور انکے سپاہیون سے صرف تین سپاہی ٹرن کی تاٹ
کو لوٹ کر آئے اسیطرح سنہیت کے (ایک مقام سرحد ابیسنیا پر واقع ہے) چار سو سپاہیون سے صرف چالیس آدمی
بچکر سواقم پہونچے - یہہ امر بالتحقیق دریافت ہوا کہ جسقدر آدمی مارے گئے زیادہ تر اونہین کے بحالت تعاقب کے قتل ہوئے
الغرض جو لوگ جہاز پر سوار ہوگئے تہے وہ پہر گہر لوٹ جانے کے امید پر اسقدر شادان و خرمان تہے جیسے کوئی بہت بڑے
فتح حاصل کی ہتی اور اپنے اس شکست سے زرا بہی شرمندہ اور پشیمان نہ معلوم ہوتے تہے - بعد اس واقعہ کے تحقیقات سے یہہ بہی
معلوم ہوا کہ دشمنون کی فوج کے مجموعی تعداد جسنے افواج مصری پر حملہ کیا تہا صرف اٹہارہ سو یا بقعت اوس تعداد کے تہے جو
بیکر پاشا کے زیر کمان گئے تہے - اور تخمیناً یہہ بہی معلوم ہوا کہ صرف ایک ثلث لوگ دشمن کیطرف کے مارے گئے منجملہ اونکے
بہت سے لوگ انگریزی افسرون کے تپنچون اور تلوارون سے گرے تہے - ہماری طرف کے جو لوگ بچ گئے تہے وہ اس امر کو
خوش قسمتی اپنی سمجہتے تہے کہ ابتداے روانگی مین فوج پر ہماری حملہ ہوا ورنہ اونکو یہہ یقین تہا کہ اگر فوج طوکار تک پہونچ
جاتی تو پہر ہم مین کا ایک بہی زندہ اور سلامت بچ کر نہ آتا جو غنیمت کہ باغیون کے ہاتہہ لگی اونمین سے پانچ توپین اور
چہبیس ۲۶۴ ہزار پونڈ گولہ اور بارود اور ایک تعداد کثیر رایفل بندوق کے کارتوس کے تہی اور تین ہزار بندوقین تہین جنہین
ہماری طرف کی فوج نے فرار کیوقت پہینک دیا تہا - علاوہ انکے کل اسباب ہمارے ساتہہ کا ضایع ہوگیا -

* مورسٹی بیکر پاشا کی فوج مین پے ماسٹر مقرر ہوا تہا (یعنی افسر مہتمم زر نقد اور تقسیم تنخواہ) معلوم ہوتا ہے کہ اسنے بر وقت قبول کرنے اس عہدہ
کے بطور پیشین گوئی کے اس آفت کے متعلق چند امور اپنے ایک دوست کو اسطرح تحریر کی تہی کہ مین نے سات برس تک مصر
کا نمک کہایا ہے اور اب ایسی حالت ضروری مین اوسی مین کسیطرح نہین چہوڑ سکتا - مورس بی انسپکٹر جنرل مصری
گارڈ کا تہا اور بعد ختم تحقیقات عربی پاشا اور اونکے ساتہیون کے اون سب کو اپنی حفاظت مین قاہرہ سے قناسی ہرجس
مین لایا تہا +

شہر سواقم مین اِس واقعہ اندوہناک نے سخت انتشار پیدا کیا تہا چنانچہ امیر البحر ہوٹ نے ۴ ؍ فروری کو بخیال اسکے کہ شہر باغیون
کے حملہ سے محفوظ رہے اور امن امان بہی قایم رہے ہتوڑی سی تبدیل کرنے اور بحری فوج کے سپاہی مع چند جہازی توپون کے خشکی
مین اوتارے اسطرف بیکر پاشا ہی اپنے باقیماندہ مین ہزار سپاہیون کے ساتھہ لوٹ کر آیا تہا جو سپاہی کہ حفاظت شہر کے لیئے
بہم ہوسکتے تھے - گو بہتیرے لوگ فوج کے خوف زدہ اور خایف تھے - اور صرف چند باغیون کو دیکہہ کر وہ لوگ خیمہ گاہ سے بہاگ کر اوس
جزیرہ مین چلے جاتے تھے - شہر کے ہر ایک محلہ مین اور اوس سڑک پر جو لشکرگاہ کو گئی تہی عجیب دردانگیز واقعات نظر آتے
تھے یعنی عورتین اور بچے اپنے باپ اور شوہرون کو جو پچھلے لڑائی مین مارے گئے تھے رو رہے ہین - خود سواقم کی حفاظت
کے لیئے مصری فوج پر اعتبار نہ ہوسکتا تہا اور شہر کے باشندے مذہبی جوش سے اسقدر متاثر ہو رہے تہے جسسے ہر وقت اندیشہ
ہوتا تہا کہ اہالیان فرنگ پر نہ پہر پڑین اتفاقاً اوسیوقت برٹش گورنمنٹ کیطرف سے ایک تار امیر البحر کے پاس اس مضمون
سے آیا کہ گورنمنٹ نے اوسی تمام فوجی اور ملکی اختیارات سواقم مین عطا کئے اور اوس تار مین یہہ بہی ہدایت تہی کہ وہ عربون
کو مطلع کردے کہ اگر اب وہ لوگ کوئی حملہ کرین گے تو انگریزی فوج اونسے مقابلہ کریگی - چنانچہ امیر البحر مذکور نے اس حکومت
اعلی کو اختیار کیا اور حسین پاشا گورنر جنرل نے استعفا اپنے عہدہ سے داخل کیا جو اوسیوقت قبول ہوگیا علاوہ اسکے قاہرہ
سے احکامات بیکر پاشا اور اسکے باقیماندہ مفرور فوج کے واپس آنے کے لیئے جاری ہوئے اور طوقار کی پناہ دہی اور امداد کی
لیئے افواج انگریزی کے روانگی کا بندوبست کیا گیا اس اثنا مین سِنکات دشمنونکے قبضے مین آگیا اور آواخر جنوری مین عجب
طرح کے دردناک خبرین سنکات سے آئین یعنی جسقدر کتے شہر مین تہے اونہین آدمیون نے کہا لیا ہی اور اب نوبت
گہوڑون اور چمڑون کے ہے جسے لوگ کہا رہے ہین اور صرف ایک توڑہ جو کا رکہا ہے کہ وہ بہی یکم جنوری تک
بالکل ختم ہوجائے گا اور توفیق پاشا کہتا تہا کہ اگر مدد نہ پہونچے گی تو مین شہر سے باہر نکل کر سواقم تک لڑتا ہوا جاؤنگا
اس لئے کہ فاقہ کشی کے بہ نسبت لڑکر مرنا میرے نزدیک مرجح ہے ایک آخری استدعا کرنے اوسکی اور باقی تہی چنانچہ
۸ ؍ فروری کو ایک تحریر دردانگیز توفیق پاشا کی سواقم مین پہونچے بروقت اس تحریر کے اوسی بیکر پاشا کی فوج کے
شکست پانے کا حال معلوم نہ تہا اس تحریر مین نہایت ہی التجا کے ساتھہ اوس نے فوج امدادی کے لئے درخواست کی تہی اور یہہ
لکہا تہا کہ تمامی فوج فاقے کر رہی ہے اور رفع اشتہا کے لئے ہر شخص درختون کے پتیان کہاتا ہے آخر کار طبیعت انسانی
متحمل نہوسکے اور سنکات کا محاصرہ بہادرانہ طور سے ختم ہوگیا اور مصری فوج نے اپنے نیک نامی کے قایم رکہنے مین جانین
لڑا دین ۹ ؍ فروری کو محمد علی نے جو کہ ہمارے ایک دوست قبیلہ کا شیخ تہا چہہ آدمی اپنے توفیق پاشا کے پاس سنکات
مین اوسی تدابیر اور مواقع فرار بتانے کے لیئے بہیجے مگر چار شخصونکو باغیون نے گرفتار کرلیا اور باقیماندہ دو شخص بہاگ گئے
الغرض اوسی اثنا مین ایک باغی شیخ سنکات کے قریب آیا اور توفیق سے یہہ بات کہی کہ اگر تم شہر کو ہملوگون کے
حوالہ کردوگے تو ایسی صورت مین ہر نفس واحد تمہاری جان بخشی کردیجائیگی - کہتے ہین کہ اوسوقت توفیق نے اپنے آدمیون
سے یہہ بات کہی کہ اگر تملوگ لڑوگے تو ممکن ہے کہ جانین تمہاری بچ جائینگی ورنہ بالیقین چندروز کے بعد یونہین بہوکہہ کے
مارے ہلاک ہوجاؤگے اس لئے کہ بہاگ کر نکل جانا بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا ہے چنانچہ توفیق نے اپنی جرأت سے
سپاہیونکو ترغیب دیکر باغیون کے مقابلہ پر آمادہ کیا اور اوان لوگون نے تمام اسباب اپنے جلا کر اور توپون مین
آہنی میخین ٹہونکر اور میگزین کی بارود مین آگ لگاکر شہر سے باہر نکل پڑی اور ہر شخص بقدر اپنے لیجانے کے گولی اور بارود

سوڈانی حبشی فوج عربوں کا حملہ روکتی ہی

پیکر پاشا کو

اور معالجہ جنگ لیکر مل کھڑا ہوا اور عورتین اونکے پیچھے پیچھے ملی آتی تہین الحاصل اسطرح تمام لوگ بلا مزاحمت دوسیق تک چلے گئے مگر جب ایک تنگ گھاٹی مین داخل ہوئے
جہان بہت سے بڑے بڑے خاردار درخت تہے تو اونہنے اور دشمنونے جو کہ ایک تعداد کثیر کے ساتھ وہان چھپے ہوئے تھے سامنا ہو گیا - توفیق کے پاس تہوڑے ہی سے
سپاہی تھے اسلیئے اوسنے خیال کیا کہ اگر مین اونمین سے کسیقدر آدمی دشمنون کی دیکھ بہال کیلیئے آگے بہیجتا ہون تو میری فوج اور بھی کم ہوئی جاتی ہے اسلیئے
وہ اس ارادہ سے باز رہا اور وہ دشمنون کے نزدیک پہونچ گیا قبل اسکے کہ غنیم کی فوجکی موجودگی کا حال دستہ ہراول سے معلوم ہو عثمان دقنہ کے سپاہیون نے فوراً حملہ کیا اور
امراب قبیلہ کے لوگ اوس موضع مصیبت زدہ کے داہنے طرف اور قبیلہ بشارین کے عرب بائین جانب سے لوٹ پڑے توفیق کے سپاہی بوجہ فاقہ کشی اور عارضہ
خارش کے نہایت کمزور ہو رہے تھے اسلیئے اونکا مغلوب ہو جانا کچھ دشوار نہ تھا تاہم بہت بہادری کیساتھ لڑے اور قبل اسکے کہ وہ سب کے سب مارے جائین ۸۶ آدمیون
کو دشمن کی فوج سے قتل کیا - توفیق کے ہمراہ کل پانچسو آدمی تہے منجملہ اونکے کہتے ہین کہ صرف چار مرد اور بیس عورتین اور شہر سنکات کا قاضی بچ گیا تھا - افسران لشکر کے
ازدواج اور تمام عورتین اور جعیت کلارکون یعنی اعلیٰ منشیونکی بیبیان لونڈیون کیطرح عربون کے ہاتہ بیچ ڈالی گئین - ایک عیسائی باغیونکے لشکر سے بہاگ کر آیا تھا جو
اکثر نشانات بدسلوکیون کی رکہتا تھا جسم اوسکے مار کے نشانات تہے اور کلائیان رسی کے رگڑ سے مجروح تہین چنانچہ سواکن مین یہی شخص واقعات مذکورہ صدر کے خبر لایا تھا
وسط ملک کی خبرین جو اوس سال کے اخیر تک آئین اونمین کسی قدر امید کامیابی کی پائی جاتی تھی دوسری خوش قسمتی سے شہر خارطوم مین بھی خیریت تھی اسوقت شہر مین دو ہزار سپاہیون
سے کم تہے اور چار میل تک تمام دیہات حفاظت کیلئے متعین تہے ۱۶ دسمبر کو اور تیرہ سو سپاہی فشودا سے فوج خارطوم کی مدد کیلئے آگئے تہے یہہ لوگ فشودا سے خارطوم تک نیل کے کنارے
کنارے جہاز دو دخانی اور نگارس* پر جو بحیرہ کے علاوہ ایک قسم کی کشتی ہوتی ہے بلا مزاحمت آئے تہی اور ادا ابل خبر کی ملی کا دار (؟) اور دیم کی فوجین بہی پہونچ گئین تہین - مگر شہر کے باشندے دشمن
ہو رہے تھے اور ہماری طرف کی جو فوجین تعداد کثیر تہین عمدہ طور سے مسلح نہین مسٹر پاور سفیر انگلستان تحریر کرتے ہین کہ خارطوم مین تیس ہزار شخص اعلیٰ درجہ کے ہین جنکے نسبت معلوم ہوا ہے کہ یہی لوگ باغیون کے
کے سرگروہ ہین اور وہ لوگ ایسے قوی ہین کہ نہ تو ہمنلوگ اونکو پکڑ سکتے اور علانیہ طور سے پہانسی دیسکتے دوسرے شب گورنر خارطوم اون لوگونکے زہر دینے کی تدبیر کی تہی مگر کرنیل ڈی کویٹ لوگون
اسکو نا پسند کیا اور یہہ صلاح دی اون لوگونکے حدسے لگانا ہمارے واسطے شاہرہ ہے چنانچہ وہ لوگ دانے تیر اونکو پھینکی ہوئی تہی جناب نائبین ہلاک کر سکتے ہین لیکن خوبی کو اونکی اور دن کرنیل کویٹ لوگون کے پاس ایک تار برقی خدیو
مصر مین اطلاع آئی ہے کہ مجھے یقین ہے کہ تین ہزار آدمی مدد کے لیے سرحد کسیقدر بھی توجہ نہین بہیج سکتا انکو چاہیے کہ قریب جوار کے شیخ سے مدد لو یہہ ایک عجب لطیفہ تہا خدیو مصر یہہ بات بخوبی جانتے تھے
کہ جالی شیوخ اس اطراف کا شیخ بہی الیسانہ تہا جو ہمتی کر باغیون سے مدد دینے کی ہمت کرتا اور اس امر کے اظہار کیلئے کہ کسقدر دانائی کا حال اسے دریافت ہو صرف تمامی حقیقتا اور دہی ہوئے مدبر یوملر کے دریا کیا گیا کہ ایک شہر پناہ کھینچی جائے ہی میدان
جس معلوم ہوتا تہا کہ وہان شہر پناہ بہی تھے حالانکہ وہ شہر کہلا ہوا تہا اور ہر چہار طرف اوسکے باغات اور کہیت وغیرہ تہی اور گرد اوسکے کوئی حصار نہ تہا بلکہ کرنیل ڈی کویٹ لوگن نے محافظت کیلئے خندق
کہود کر ایک مینار کے ذریعہ محفوظ کیا تہا ہی اور یہ بات ممکن معلوم ہوتی تہی اسلیئے کہ دشمنون نے دریا نیل مین بہت بڑی بڑی لدی ہوئی کشتیان لوٹ کر راہ مسدود کر دی تہی اور دس ہماری طرف کے دو جہاز دو دخانی خارطوم
سے اون کشتیون کو بار کرنے کے لیے تہے مگر بوجہ اسکے کہ دشمنون کی ایک جماعت کثیر سے نوبت مقابلہ کی آئے اسلیئے وہ جہاز بہی بےنیل مقصود واپس آگئے اور جو فوجین کہ ہمارے بحر غزال نہین وہ بہی
قتل ہو گئین اور معلوم ہوا کہ کندہ کو گردا شہر تک محفوظ ہے اور اسلیئن بیگ گورنر جنرل دارفور کے ایک تحریر مورخہ ۲۸ دسمبر مقام الفشار سے بدین مضمون آئے کہ بسبب
ہونے روپیہ اور سامان جنگ کے یہانکے حالت بہت ہی نازک ہے اور دشمن فوج کثیر کے

* نگارس ایک قسم کی کشتی ۵۰ فٹ طول اور ۱۵ فٹ عرض کے ہوتی ہے اور ۲۴ انچ سے ۳۶ انچ تک پانی کے اندر کا حصہ مستا اسکے نیچے ہوتا ہے
نیچے کی سطح ہموار ہوتے ہی اور تخمیناً پانچ سے دس ٹن یعنی پچاس سے سو من تک بار ہوتا ہے - باہر کے تختے سنوبت کی لکڑی کے ۲ سے تین انچ تک
موٹی ہوتی ہین جنپر لوہے کے کانٹے مضبوطی کے لیئے جڑے رہتے ہین اور جستر ڈان اور دریائے نیل کے مٹی سے درز بند ہوتی ہے
مستول اوسکا ۵۰ فٹ انچان مین ہوتا ہے - اور پال پچاس فٹ طول ۳۰ فٹ عرض مین نوبیا کی کپڑے کی ہوتی ہے اور اوپر اور نیچے کی طرف
کشتی کے لگے رہتے ہے (اگر نیچے کی سطح سی کشتی مین ہو) پتوار دس فٹ کا لمبائی مین ہوتا ہے -

کے ساتھ الفشار کو گھیرے ہوئے ہیں اور مصری فوج نے اکثر سپاہی بھاگ گئے مگر چند مجبور ہو کر سزائے فوجی دیئے گئے جب سے میری فوج میں عمدہ طور سے انتظام قایم ہو گیا ہے اور نبی کا ذب کی فوج نے مقام ام درم شنگا پر جو الفشار سے بفاصلہ ساٹھ میل کے ہی حملہ کیا اور وہاں کی فوج نے بلا مقابلہ کے اطاعت قبول کر لی ؎

باب نہم ۹

مشتمل بہ واقعات ذیل

ملکی نتایج بوجہ بربادی فوج ہکس پاشا کی - فوج سوڈان کے واپسی کا تعین - جنرل گارڈن کا انتخاب ان اغراض کے سرانجام کے لیئے جنرل کے حالات متعلق ان انتظامات کے - جنرل کی باضابطہ ہدایتین - گارڈن کا کرنیل اسٹوارٹ کے ساتھ قاہرہ مین پہونچنا - جنرل گارڈن کی تقرری خدیو مصر کیطرف سے - روانگی خارطوم بصحراے نوبیا کی طرف سے سفر کرنا - بربر مین پہونچنا - موقوف کرنا نائب گورنر سوڈان کو - تمام باشندگان خارطوم مین اجراے اشتہار - جنرل کا استقبال خارطوم مین - قیدیوں کو رہا کرنا - اصلاح امور انتظامیہ کا اثر مفید ہونا - فرماس کا بالکل تخفیف کر دینا - بقایا ٹیکس کو معاف کر دینا - جیلخانہ کو خالی کر دینا - ایک حصہ فوج کا براہ دریا روانہ کرنا - جنرل کا زبیر پاشا کی تقرری کے لیئے بجاے اپنے تار دینا - برٹش گورنمنٹ کیطرف سے اس بارہ مین اعتراض ہونا - پالکا بیابی اوس جماعت شیلک کے جو نیل امیض پر رہنے والے قوموں مین بھیجے گئے تھے - گارڈن کے پہلے لڑائی باغیون سے - حلفا کی فوج کا چھوڑنا - گارڈن کی فوج کا حلفا سے فرار کرنا - نہ تکمیل ام باشندگان سنار یاب ہونا گارڈن کا مہدی کو سلطان منصرم وار فور کرنا - مہدی کا انکار اور گارڈن سے مسلمان ہونے کے استدعا - قوموں کا خارطوم کے مقابل مین طلب ہونا - خفیف جنگ باغیوں سے - تخمینہ اپنے حملہ آور دلکا جو گارڈن نے کیا تھا - خارطوم کا محاصرہ -

ہکس پاشا کی فوج کی بربادی سے قاہرہ مین فوراً ملکی نتایج نمایان ہونے لگی اور اوس فوج کی شکست کے بعد ہی اکثر چھوٹی چھوٹی کپتین افواج مصری کو سواکم کے قرب وجوار مین ہوئین - سر ایولن بیرنگ نے جو برٹش گورنمنٹ کیطرف سے مصر مین تھے اپنے گورنمنٹ کو اس امر سے مطلع کیا کہ بلحاظ اوس تعداد فوج کے جو سردست کام مین لاے جاسکتے ہے گورنمنٹ مصر کو ملک سوڈان مین قبضہ رکھنا کسیطرح ممکن نہین معلوم ہوتا اور اس امر کا بھی اونہون نے اشارہ کیا کہ فوجین مختلف حصون سے اوس ملک کے واپس کر لیجائین چنانچہ اس حالت مین خارطوم کو بھی چھوڑ کر مصر مین فوجون کا چلا آنا ضروری ہو جائے گا - شریف پاشا وزیر اعظم مصر نے بغرض حفاظت مصر کے چاہا کہ دریاے نیل پر خارطوم تک قبضہ رکھین اور بحر احمر کے کنارہ سے مشرقی سوڈان کا حصہ گورنمنٹ روم کے انتظام مین سپرد کر دین برٹش گورنمنٹ نے کسیقدر رضامندی اپنی اس تجویز کے نسبت ظاہر کی اور اسباب کو علانیہ طور سے کہہ دیا کہ گورنمنٹ مصر مین بعض بغاوت کے رفع کرنے کے قوت نہیں ہے لہذا مناسب ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سوڈان سے کل فوجین واپس کر لیجاتین چنانچہ اس ہدایت نے جو منجل حکم کے تھی قاہرہ مین بہت کچھ جوش پیدا کر دیا اور بجاے اسکے کہ شریف پاشا ایک آلہ این

کارروائی کے نفاذ کا ہو خود ہے عہدہ وزارت سے مستعفی ہوگیا اور نوبار پاشا بجاے اوسکے وزیر اعظم مصر مقرر ہوا۔ جس زمانہ مین سوڈان
خالی کرنے کا حکم ہوا تہا اوسوقت دس مقامات مستحکم و متحصن افواج مصری کی قبضہ مین تھے۔ منجملہ اونکے الغشیر دار الحکومت دارفور جو کسیقدر
مغرب مین واقع ہے ان مقامات سے مستثنی تھا اس لیئے کہ اسکے کل اضلاع مین خارطوم تک بغاوت پھیل رہی تھی۔ بقیہ ملکون مین سے
کسالا اور عادل اور فشودا اور سنار کی مختلف مقامات جو نیل ابیض کے بالائی واقع تھی اور ان شاداب حصہ ہاے ملک پر جو دونو طرف
درمیان دریاے نیل کے تھے حکومت گورنمنٹ مصر کے بدستور قایم تھے۔ لیکن انمین سے زیادہ تر ضروری مقامات بربر اور دنگولا
اور خارطوم اور سین کاٹ و طوقار تھے اور بیلی گارڈ ان مقامات آخر الذکر کے جہان سرکاری فوجین تھین۔ مصری وزیر جنگ نے
معاملہ ترک سوڈان کے متعلق ایک نقشہ تیار کیا تہا جسمین یہہ بات دیکھائی تھی کہ ممالک سوڈان مین درمیان دنگولا اور گونڈوکورو کے
۲۱۰۰۰ مصری سپاہی اور ۴۰ توپین ہین اور جسقدر اسباب و آلات جنگ کسالا سے خارطوم تک مجتمع ہین اونکی باربرداری اور
لانے کے لیئے چار ہزار اونٹ درکار ہونگے۔ اور جس حالت مین کہ سرحد ابی سینیا سے بھی سامان جنگ واپس کر لیا
جاے گا تو چھ ہزار اونٹون کے ضرورت ہوگی۔ وزیر مذکور نے اوس رپورٹ مین یہہ امر بھی تحریر کیا تہا کہ فوج کی روانگی بربر سے
وادی حلفا تک ریگستان کے راہ سے بقاعدہ طبعی غیر ممکن ہے لہذا سفر مصر براہ دریا کے ہونا چاہیے چنانچہ یہہ راہ تین مہینہ مین
۱۲۰۰ کشتیون کے ذریعہ سے طے ہوگی۔ اسی زمانہ مین ایک کمیٹی تاجرون کی اسکندریہ مین منعقد ہوئی تھی جسمین یہہ تذکرہ ہوا تہا کہ
بالفعل مختلف ممالک سوڈان مین پندرہ ہزار عیسائی اور چالیس ہزار مصری ہین اور قریب ایک ہزار کی تجارتی مکان انگریزی
تاجرون کے ہین اور تین ہزار مکان مصریون کے ہین اشیاء تجارتی جو باہر سے آئے ہین یا روانگی کو ہین اونکی قیمت تخمینی ایک کروڑ
تیس لاکھ پونڈ سالانہ کی گئی تھی۔ یہہ بات بھی اس کمیٹی مین بیان کی گئی تھی کہ سوڈان چھ ہفتہ سے کم مین اور بغیر ایک ملین
اسٹرلنگ خرچ کیئے جانے نہین ہو سکتا۔ جسقدر فوجین بیلی گارڈ مین محصور تہین فریادین اونکے انگلینڈ تک پہونچین اور وہان
لوگون کو اونکے اوپر بیکسی پر عام ہمدردی کا خیال پیدا ہوا۔ سرایولن بیرنگ نے برٹش گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ یہہ امر ضروری ہے
کہ ایک انگریزی افسر اعلی با اختیارات کامل خارطوم کو اس غرض سے روانہ کیا جاے کہ وہ فوجون کو سوڈان سے واپس بہیجے
اور حتی الامکان آیندہ کے لیئے وہان عمدہ انتظام بقاے حکومت اور ملک کے لیئے کرے۔ چنانچہ باعتبار اس تحریر کے گورنمنٹ کو بالآخر
کارروائی کرنے پڑے۔ جنرل گارڈن اس موقع معقول پر بطلب بادشاہ بلجیم بیت المقدس سے جہان وہ عزلت گزین تہا
انگلینڈ مین اس لیئے آیا تہا کہ وہان سے وہ ایک خطہ وسیع کا جو کونگو کے دہانہ پر واقع ہے اور انٹرنیشنل اسوسئیشن کے حکومت
مین آگیا تہا جاکر چارج لے۔ ارل گران وائل کو یہہ بات کنایۃً معلوم ہوئی تھی کہ گارڈن نے اپنے خواہش سوڈان جانے کے
لیئے ظاہر کی ہے۔ اور علاوہ اسکے ایسی ہی شخص کی ضرورت بھی اوس ملک مین ہے چنانچہ ارل مذکور نے اس امر کے
اطلاع سرایولن بیرنگ کو دے جسکے جواب مین سرایولن نے تحریر کیا کہ گارڈن سے بہتر آدمی اس کام کے لیئے نہین
مل سکتا۔ غرض کہ عین اوسوقت جبکہ گارڈن بری سال کو روانہ ہونے والا تہا کہ وہان پہونچکر ہدایت مختتم متعلق
معاملہ کونگو کے حاصل کرے ایک تار اوسے لارڈ ولسلی کا مقام ملسا ولھم ٹن سے بدین مضمون ملا کہ تم فوراً میرے پاس
آؤ۔ گارڈن نے اس تار کی نسبت اپنے ایک خط مین جو کہ اوسنے ریورنڈ آر ایچ بارنس نامی اپنے ایک دوست
کو سمندر سے بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۸۸۴ء تحریر کیا تہا یہہ لکھتا ہے کہ مین اوس وقت ایسی مخمصہ مین تہا کہ مین نے اپنی
بہن سے کہا کہ چہارشنبہ تاریخ ۱۶ کو بری سال جاؤنگا اور ولسلی کو یہہ لکھا کہ سہ شنبہ تاریخ ۱۵ کو مین تم سے ملکر جاؤنگا

روانہ ہونگا - مین لنڈن مین ۲ بجے سہ پہر کو پہونچا اور وسلی کے ساتھ اونکے دفتر مین ۲ بجے سے پانچ بجے شام تک ٹھہرا رہا - اس
اثنا مین وسلی اور وزیر اعظم کے باہم دیر تک گفتگو ہوتی رہی مگر کوئی امر طے نہ پایا - لہذا مین نے وسلی سے کہا کہ اب مین برہی سال
جا ونگا - مجھسے اور وزیر اعظم سے نوبت ملاقات کی بہی نہین آئی - شنبہ کو مین برہی سال گیا اور دوسری روز شب کو وہان
پہونچا جمعرات کے سہ پہر کو پہر مجھے ایک تار وسلی کا بدین مضمون ملا کہ تم فوراً آو - مین نے بادشاہ بلجیم سے ملاقات کی
اونسے میرا جانا پسند نہ کیا - برہی سال سے مین آٹھ بجے شب پنجشنبہ کو روانہ ہوا اور چھ بجے صبح جمعہ کو لنڈن پہونچا اور اٹھ
بجے وسلی سے ملاقات کی اونہون نے مجھسے کہا کہ ہنوز کوئی امر طے نہین پایا ہے مگر وزیر اعظم ساڑھے تین بجے سہ پہر کو آپ
سے ملین گے - کوئی شخص اس سے مطلع نہ تہا کہ مین پہر واپس آیا ہون - سہ پہر کو لارڈ وسلی میری پاس آئے اور مجھے وزیر
کے پاس لے گئے - وہان پہونچکر خود اندر گئے اور وزیر اعظم سے بابت چیت کرکے واپس آئے اور مجھسے کہا کہ گورنمنٹ ملکہ
معظمہ چاہتے ہے کہ آپ یہہ امر خیال کرین کہ گورنمنٹ نے اب یہہ ارادہ مستقل کر لیا ہے کہ سوڈان کو خالی کر دے اور آیندہ
کے لیئے وہان کے گورنمنٹ کے ذمہ داری نکرے آپ وہان جاکر اسکا بندوبست کیجئے مین نے اقرار کیا کہ بہت اچھا اوسوقت وسلی
نے مجھسے کہا کہ اندر چلئے مین اندر گیا اور وہان وزرا سے ملاقات کئے - اون لوگون نے مجھسے دریافت کیا کہ وسلی نے ہمارا
حکم آپ پر ظاہر کیا مین نے جواب دیا کہ ہان مجھسے اونہون کہا پھر مین نے پوچھا کہ کیا اب آیندہ کے لئے سوڈان مین بقائے
گورنمنٹ کے ذمہ دار نہ ہون گے اور کیا اب لوگ صرف سوڈان کا ترک نہ چاہتے ہین - وزرا نے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی
مقصد ہے - غرضکہ یہہ جلسہ ختم ہوا اور مین کارلس روانہ ہوا ما خود با ہم لوگون مین نوبت گفت و شنید کی بہت کم آئی - ڈیوک
اور وسلی میری روانگی کے وقت مجھسے ملنے کو آئے اور لارڈ گران ڈاول نے میرا شکریہ اس عمدہ طریقہ سے جانے کا ادا کیا
گورنمنٹ کی رائے اس معاملہ ترک سوڈان مین اور نسبت عدم ذمہ داری آیندہ بقائے گورنمنٹ کے لئے سوڈان بہین
ٹہیک تہی غرض کہ گارڈن کو ابتدا سے ہدایتین جو موسومہ ۸ جنوری فارن آفس (دفتر معاملات ملک غیر) سے ملین تہین
صرف انہین امورات کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت اوسے تہی یعنی سوڈان اور یورپین باشندگان خارطوم کے حفاظت
کے لیئے مناسب یہان اسطرح جزایر بحر احمر مین انتظام اور اون پر بقائے حکومت کے تدابیر اور بردہ فروشی کے انسداد
کی سبیل جو بوجہ بغاوت کے جاری ہے اور مصری فوجوان کے واپس کرنے کے وسایل کے باب مین کہ وہ رپورٹ کرے
گارڈن نے خود مشن یعنی سفارت یا رسالت کے نام سے اس سفر کو جسمین وہ جا رہا تہا نامزد کیا اور یہہ کہتا تہا کہ مین
کتے کی دم کاٹنے جاتا ہون مجھے حکم حاصل ہو چکا ہے اور مین ضرور اس کام کو انجام دونگا - ہر چہ باداباد - چیرنگ
کراس کے ریلوے اسٹیشن سے جنرل گارڈن مع لفٹنٹ کرنیل* اسٹوارٹ کے جو کہ سکرٹری اور افسر اعلی اوس
جماعت کا تہا سوار ہوا - کہتے ہین کہ لارڈ وسلی نے گارڈن کے اسباب کا صندوق گاڑی مین لیجا کر رکہا اور لارڈ گران
ڈاول اونکے لیئے ٹکٹ خرید لائے اور ڈیوک آف کیمبرج نے گاڑی کے کیواڑ کہولے اور سوار کرایا - جنرل گارڈن

---

* کرنیل جان ڈانلڈ اسٹوارٹ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۹ء مین ابتداً اوسی کمیشن ملا یعنی فوج مین داخل ہوا اور
۱۱ نمبر رسالہ ہسارس مین اسکا تقرر ہوا ۱۸۸۱ عیسوی مین لفٹنٹ کرنیل کا عہدہ پایا - دو برس قبل اسکے
ایشیای کوچک مین نائب سفیر انگلشیہ رہا ۱۸۸۳ء مین سوڈان کے حالات کی نسبت رپورٹ کرنے کے لئے منتخب ہو کر خارطوم گیا - اور وہان بعد اسکے کہ مفصل رپورٹ متعلق اوسنے دی

روانہ ہونگا - مین لنڈن مین ۲ بجے سہ پہر کو پہونچا اور ولسلی کے ساتھ اونکے دفتر مین ۲ بجے سے پانچ بجے شام تک ٹھہرا رہا - اسی
اثنا مین ولسلی اور وزیر اعظم کے باہم خود ہا گفتگو ہوتی رہے مگر کوئی امر طے نہ پایا - لہذا مین نے ولسلی سے کہا کہ اب مین برہی سال
جاؤنگا - مجھسے اور وزیر اعظم سے نوبت ملاقات کی بھی نہیں آئی - شنبہ کو مین برہی سال گیا اور اوسی روز شب کو ولن
پہونچا جمعرات کے ۳ بجے سہ پہر کو مجھے ایک تار ولسلی کا بدین مضمون ملا کہ تم فوراً آؤ - مین نے بادشاہ بلجیم سے ملاقات کی
اوسنے میرا جانا پسند نہ کیا - برہی سال سے مین آٹھ بجے شب پنجشنبہ کو روانہ ہوا اور چھ بجے صبح جمعہ کو لنڈن پہونچا اور آٹھ
بجے ولسلی سے ملاقات کی اونہون نے مجھسے کہا کہ ہنوز کوئی امر طے نہیں پایا ہے مگر وزیر اعظم ساڑھے تین بجے سہ پہر کو آپ
سے ملین گے - کوئی شخص اس سے مطلع نہ تھا کہ مین پھر واپس آیا ہون - ۳ بجے سہ پہر کو لارڈ ولسلی میری پاس آئے اور مجھے وزیر
کے پاس لے گئے - وہان پہونچکر خود اندر گئے اور وزیر اعظم سے بات چیت کر کے واپس آئے اور مجھسے کہا کہ گورنمنٹ ملکہ
معظمہ چاہتے ہے کہ آپ یہہ امر خیال کرین کہ گورنمنٹ نے اب یہہ ارادہ مستقل کر لیا ہے کہ سوڈان کو خالی کر دے اور آیندہ
کے لیئے وہان کے گورنمنٹ کے ذمہ داری نکرے آپ وہان جا کر اسکا بندوبست کیجئے مین نے اقرار کیا کہ بہت اچھا اوسوقت ولسلی
نے مجھسے کہا کہ اندر چلئے مین اندر گیا اور وہان وزرا سے ملاقات کئے - اُن لوگون نے مجھسے دریافت کیا کہ ولسلی نے ہمارا
حکم آپ پر ظاہر کیا مین نے جواب دیا کہ ہان مجھسے اونہون کہا پھر مین نے پوچھا کہ کیا اب آیندہ کے لئے سوڈان مین بقاے
گورنمنٹ کے ذمہ دار نہ ہون گے اور کیا اب لوگ صرف سوڈان کا ترک ہی چاہتے ہین - وزرا نے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی
مقصد ہے - غرضکہ یہہ جلسہ ختم ہوا اور مین کالیس روانہ ہوا اما خود ہا ہم لوگون مین نوبت گفت وشنید کی بہت کم آئی - ڈیوک
اور ولسلی میری روانگی کے وقت مجھسے ملنے کو آئے اور لارڈ گران وایل نے میرا ٹکٹ اس عمدہ طریقہ سے جانے کا ادا کیا
گورنمنٹ کی راے اس معاملہ ترک سوڈان مین اور نسبت عدم ذمہ داری آیندہ بقاے گورنمنٹ کے لئے سوڈان بیشک
ٹھیک تھی غرض کہ گارڈن کو ابتدا سے ہدایتین جو مورخہ ۸ جنوری فارن آفس (دفتر معاملات ملک غیر) سے ملین او
صرف انہین امورات کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت دیتے تھی یعنی سوڈان اور یورپین باشندگان خارطوم کے حفاظت
کے لیئے مناسب ہدایت اسیطرح جزایر بحر احمر مین انتظام اور ان پر بقاے حکومت کے تدابیر اور بردہ فروشی کے انسداد
کی سبیل جو بوجہہ بغاوت کے جاری ہے اور مصری فوجون کے واپس کرنے کے وسایل کے باب مین کہ وہ رپورٹ کرے
گارڈن نے خود مشن یعنی سفارت یا رسالت کے نام سے اس سفر کو جسمین وہ جا رہا تھا نامزد کیا اور یہہ کہتا تھا کہ مین
کتے کی دم کاٹنے جاتا ہون مجھے حکم حاصل ہو چکا ہے اور مین ضرور اس کام کو انجام دونگا - ہرچہ بادا باد - چیرنگ
کراس کے ریلوے اسٹیشن سے جنرل گارڈن مع لفٹنٹ کرنیل* اسٹوارٹ کے جو کہ سکرٹری اور افسر اعلی اوس
جماعت کا تھا روانہ ہوا - کہتے ہین کہ لارڈ ولسلی نے گارڈن کے اسباب کا صندوق گاڑی مین لیجا کر رکھا اور لارڈ گران
وایل اوسکے لیئے ٹکٹ خرید لائے اور ڈیوک آف کمبرج نے گاڑی کے کواڑ کہولے اور سوار کرایا - جنرل گارڈن

* - کرنیل جان ڈانلڈ اسٹوارٹ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۹ء مین ابتداً اوسی کمیشن ملا یعنی فوج مین داخل ہوا اور
۱۱ نمبر رسالہ ہسارس مین ایسین مقرر ہوا ۱۸۸۱ء عیسوی مین لفٹنٹ کرنیل کا عہدہ پایا - دو برس قبل آپ کے
ایشیای کوچک مین نائب سفیر انگلشیہ رہا ۱۸۸۳ء مین سوڈان کے حالات کی نسبت رپورٹ کرنیکے لیے منتخب ہوکر خارطوم گیا - اور وہان بعد اسکے کہ مفصل متعلق رپورٹ ادا کی

وقت ہوا تکی قاہرہ سے اب تک بوجہ شراب خواری کی بالکل ناقابل ہوگیا اور کسی طرح لایق اسکے نہین کہ اپنی حکومت کے ذمہ داریون کو بخوبی سنبہال سکے - بعد اسکے یہہ بہی معلوم ہوا کہ ایک غلط شخص بہیجا گیا تہا یعنے بجاے اوس شخص کے جو واقعی مستحق ریاست تہا اور جسکی عمر ۳۲ سال کی تہی اور جسکی صرف دو بی بیان تہین ایک دوسرا شخص جسکی عمر ۱۸ سال کی اور جسکی چالیس بی بیان تہین گارڈن کے ہمراہ کردیا گیا تہا - فی الحقیقت اسطرح کی غلطی ایک ایسی گورنمنٹ کے لیئے جو خلایق کے نزدیک صلح پسند شمار کیجاتی ہے نہایت ہی بدنما تہی - ۲ر فروری کو کراسکو مین پہونچکر گارڈن اور اسٹوارٹ نے دریاے نیل کی ترائی کو چہوڑکر نوبیا کی ریگستان سے ۲۴۰ میل راہ طے کرکے اور ابو حمید مین پہونچی ایک سپاہی بہی انکی محافظت کے لیئے ساتہہ نہ تہا اور سفر ایسا خطرناک تہا جسمین بڑے بڑے سپاہیون کا زہرہ آب ہوتا تہا اثناء راہ مین بربر پہونچنے تک کو صحیح خبر ان لوگون کو نہ ملی - جس نفع کا جوش گارڈن کو پیدا ہوا تہا وہ عظیم تہا اور تمام ملک کے لوگون کی توجہ گارڈن کے صورت پر تہی - جنرل ایک تیز رفتار سانڈنی پر سوار ریگستان کی راہ سے جہان پانی نایاب تہا اور راستہ مہلک دشمنون سے بہرا ہوا تہا اس قصد سے چلا جارہا تہا کہ خارطوم کی فوج محصور کو چہوڑا ئی - اتفاق حسنہ سے درمیان کراسکو اور بربر کی گارڈن اور ایک یوروپین سے باہم ملاقات ہوئی شخص آخر الذکر کا باندرآف نام تہا اور خارطوم کیطرف سے آرہا تہا یہہ شخص جرمن کا رہنے والا اور علم طبیعات کا عالم تہا اور چند عرصہ سے ملک سودان مین اس لیئے مقیم ہوگیا تہا کہ اس مقام مین رہ کر ایک عمدہ رسالہ علمی فراہم اور تحریر کرے - یہہ شخص جنوری کے مہینہ مین خارطوم آیا تہا اور مسٹر پاور* سفیر انگریزی کے مشورہ سے قبل اسکے کہ راہ آمدورفت کے مسدود ہوجاوے کو روانہ ہوا تہا - چنانچہ باندرآف کے بیان سے معلوم ہوا کہ اوسوقت خارطوم مین یوروپین کرنیل ڈی کویٹ لوگن اور مسٹر پاور اور ہر مفنس سفیر اسٹریا تہی اور باعتبار ان لوگون کے قول کے باندرآف کہتا ہے کہ شہر مین کل ساٹہہ ہزار باشندے تہے - کرنیل ڈی کوئٹ لوگن نے حتی الامکان شہر کے حصار بندی کرتے تہی لیکن توپین جو حصار پر تہین وہ اچہی اور لایق تعریف نہ تہین - اس لیئے کہ عمدہ عمدہ توپین ہکس پاشا اپنے برگشتہ بخت فوج کے ساتہہ لڑائی مین لیئے جاچکا تہا - باندرآف کہتا ہے کہ کرنیل ڈی کویٹ لوگن نے آبدیدہ ہوکر مجہسے کہا تہا کہ کوئی امید مہدی کے روک کی نہین اس لیئے کہ وہ اس وقت تمامی ملک سوڈان کا مالک ہورہا ہے اور بجز اسکے اور کوئی راے کرنیل مذکور کی نہ تہی کہ ایک مضبوط انگریزی فوج اس ملک کے دوبارہ فتح کرنے کے لیے آئے یہہ امید بہی کرنیل کو تہی کہ نہایت جلد سرکاری فوج بہ سرکردگی بیکر پاشا آنے والی ہے - الغرض کرنیل ڈی کویٹ لوگن کی جملہ تمام باتون سے وہ دوراندیشیان تیرہ و تار معلوم ہوتے تہین اور اوسکا یہہ خیال تہا کہ اگر ایک مدت تک خارطوم زیر محاصرہ رہا تو تمام لوگ فاقہ کشی کرنے لگین گے اور گو کیسی ہی استحکام وہ مضبوطی کیون نہو مگر فوج کے ذریعہ سے اوسپر قبضہ قایم نہ رکہے گا - رسد کی قسم سے

---

* مسٹر پاور مسٹر اوڈنون کے ساتہہ سوڈان مین ایک اخبار پلٹ نوٹ اپل واسرالڈ کیطرف سے خاص تقویر کشی کے لیئے آیا تہا کہ وہان سے بیکر پاشا کی فوج کے ساتہہ کردفان جاوے جب ہکس کی فوج ڈویم مین پہونچی تو وہان یہہ سخت بیمار ہوگیا اور دریاے نیل کی راہ سے خارطوم کو لوٹا دیا گیا چنانچہ بعد صحت کے یہہ خارطوم ہی مین رہا اور اخبار لندن ٹائیمس کے کارسپانڈنٹی کرتا رہا - اور بعد اسکے مسٹر ایدن بیرنگ کے استدعا پر عہدہ سفارت انگریزی پر خارطوم کے قبول کی -

فارطوم مین زیادہ تر دہورا یعنی جوار ہتی جو چہہ مہینہ تک صرف کے قابل ہے بعد اسکے ختم ہو جاتی ہے - بانڈر آف کا یہہ خیال تہا
کہ اگر اونپر قابو دشمنون کا ہوگا تو وہ لوگ تمام مصری سپاہیون کو قتل کر ڈالین گی اسی وجہہ اوسکے رائے مین مصری سپاہی
ابتک اسوجہہ خوف قتل متفرق نہین ہوئی ہین - بظاہر تمام لوگ مہدی کے طرف دار معلوم ہوتے ہتے - اور عربی تاجرون
کے ہمدردی ہی اور باستقلال مہدی کے ساتہہ ہتے - فارطوم پر ہر طرف افسردگی اور غمناکی چہائی ہوئے تہے مگر
باشندے کامل طور سے آسودہ ہتے - غرضکہ نہایت ہی اخلاص و گرم جوشی کے ساتہہ یہہ دونو یعنی بانڈر آف
اور گارڈن بلاکسی امید کے ایک صحرائے ویران مین اور قبل اسکے کہ ایک دوسرے سے واقف ہو ملی چہہ سال قبل
اسکے بونڈر آف جنرل گارڈن کے ماتحتی مین نیل ابیض پر رہ چکا تہا اور جنرل یعنی اپنے آقائے قدیم کے اکثر افعال کریمانہ اور مہربانی
بیحد وغایت کا دل سے مشکور تہا - بونڈر اف نے اپنے ملاقات کی تفصیل جو گارڈن سے اوس وقت ہوئی اسطرح کی ہے اور
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آخری ملاقات ان دونون کی ہتی - کہ مین آخر جنوری مین بہ ہمراہی اپنے راہ نما اور
ملازم کے بربر سے براہ صحرا روانہ ہوا جو ہتی منزل مین سہ پہر کو مجہے ایک غبار مثل ابر کے آسمان تک بلند نظر
آیا پہر دفعتہً مین نے دیکہا کہ چند سوار غیر معمولی رفتار سے مثل میرے سفر سے خستہ میرے طرف چلے آرہے ہین
اور سردار اونکا آگے آگے فکر مند اور مسلح فوجی پوشاک مین اور فوجی لمبا کوٹ سرخ پتلون اور سرخ ترکی ٹوپی پہنے
ہوئے آتا ہے - جنرل گارڈن نے میرا نام لے کر کہا کہ ہم تو قاہرہ مین خیال کرتے تہے کہ تم مر گئے ہوگے اور خداوند عالم
سے ہمیشہ یہہ دعا ہتی کہ وہ تمکو اور ڈاکٹر جنکر کو صحیح و سلامت رکہے - مین اپنے گہوڑے سے اوترکر اوسکے اونٹ کے پاس گیا جنرل
نے نہایت ہی محبت کے ساتہہ مجہسے ہاتہہ ملایا - مین گارڈن کو دیکہہ کر سخت متحیر ہوا اس لئے کہ فارطوم یا بربر مین
اوس کے آنے کی کچہہ خبر نہ ہتی اور دفعتہً یون اوسے دیکہہ کر مین نے خیال کیا کہ اسی ایسی حالت مین خداوند عالم نے بہیجا
ہے - غرض کہ گارڈن نے مجہہ سے دریافت کیا کہ تم یہان کیسے آئے اور فارطوم کو کیون چہوڑ دیا مین نے جواب دیا
کہ مین وہان سے جانے سے بہت خوش ہون پہر گارڈن نے پوچہا کہ کیون ہر شخص وہان سے چلا جاتا ہے اور
کیا تم کچہہ وہان سے خوف کرتے ہو مین نے جواب دیا کہ مجہے کچہہ خوف نہین ہے مین اپنا کام ختم کر چکا ہون اور اب
مین واپس آرہا ہون اسپر گارڈن نے پہر پوچہا کہ وہان کی کیا حالات ہین مین نے بیان کیا کہ وہان جملہ امور مین
ابتری پڑ رہی ہے اور کوئی شخص نہین جانتا کہ کون گورنمنٹ کا خیر خواہ اور کون بدخواہ ہے پہر گارڈن نے پوچہا
کہ کیا وہان کی لوگ خوف زدہ ہو رہے ہین مین نے عرض کیا کہ حضور وہان لوگون کے خوف زدہ ہونے کی
بہتیری وجوہ ہین پہر گارڈن نے سوال کیا کہ کیا مہدی ایسا ہی قوی ہے جیسا کہ لوگ اوسی مشہور کرتے ہین الحاصل
گارڈن نے ان باتون کو مستقل انداز اور طریقے سے پوچہا جس سے اوسکی بشاشت اور اسکا پورا اطمینان ظاہر ہوتا تہا
مین نے مہدی کی نسبت عرض کیا کہ حضور مہدی ایسا ہی قوی ہے کہ کوئی اوس سے زیادہ قوی آپ کے خیال مین نہ ہوگا
اسپر گارڈن نے کہا کہ ہم اوسے دیکہہ لین گے اور اوسکا انتظام معقول کر دین گے مین نے عرض کیا کہ خدا آپ کی مدد
کرے پہر گارڈن نے پوچہا کہ لوپٹن کا کیا حال ہے مین نے جواب دیا کہ وہ بخیریت ہے - پہر اوسنے پوچہا کہ دارفور
مین سلاٹن بے کی کیا کیفیت ہے مین نے عرض کیا کہ مجہے اوسکا کچہہ حال معلوم نہین اس لئے کہ دارفور سے راہ آمد و رفت
کی مسدود ہے بعد اسکے گارڈن نے دریافت کیا کہ کردفان مین کسقدر سرکاری فوج ہوگی مین نے عرض کیا کہ

حضور والا پوزیشن بے نہایت ہی نازک حالت مین ہی اور اوسکے پاس سامان جنگ بالکل ہنین گارڈن نے پہر مجہسے
کہا کہ جب تم قاہرہ مین پہونچو تو ڈاکٹر جنکیر سفیر روس سے میرا سلام کہنا اور یہہ ہی کہدینا کہ آپ اپنے ہم وطنون کے لئے
کچہہ ہی اندیشہ نکرین اس لئے کہ غزال کا کل ملک محفوظ ہے غرضکہ یہہ باتین جنرل گارڈن نے نہایت ہی اطمینان کے
ساتہہ کہین اور مجہسے پوچہا کہ کیا تم پہر واپس آؤگے مینے جواب دیا کہ مین ایسی ہی امید کرتا ہون مگر بالفعل میرا قصد ہنین
کیا آپ کی خواہش ہے کہ مین جلد واپس آؤن اسپر گارڈن نے کہا کہ اگر تم جلد نہ آؤگے تو مجہکو نہ پاؤگے اس لیئے کہ
مین پانچ مہینہ سے زیادہ یہان نہ ٹہرونگا - بعد اسکے گارڈن نے مجہسے ہاتہہ ملاکر پوچہا کہ تمکو کسی چیز کی ضرورت ہے
مین نے عرض کیا کہ کچہہ ہنین چنانچہ یہہ ہی سوال اوسینے مکرر بکمال مہربانی مجہسے کیا بعد ازان کرنیل اسٹوارٹ اور ابراہیم پاشا
سے جو اوسکے پیچہے اونٹون پر سوار تہے اور خاکی رنگ کا لباس پہنے تہے مجہسے ملاقات کرائی اور ہنسے مع اپنے ہمراہیون
کے رخصت ہوا چنانچہ وہ جماعت جسمین قریب دس آدمیون کے تہے اوسی گرم رفتاری کے ساتہہ جب کہ پندرہ یا بیس
منٹ پہلے مین نے اونکو آتے ہوئے اپنی طرف دیکہا تہا قطع راہ مین مصروف ہوئے ہر شخص اس جماعت کا ایک چہوٹا سا
مشکیزہ اور کچہہ چیزین کہانے کی اور ایک قالین آرام کرنے کے لیئے اپنے پاس رکہا تہا صحرا کو نبیا مین پوندرباف اور گارڈن کے ملاقات
سے چند ساعت بعد ہی ہیکس پاشا کی فوج کوشان کی ٹاٹ مین شکست ہو چکی تہی اور قبل اسکے کہ گارڈن بربر مین پہونچے توفیق پاشا اور
سن کاٹ کی بدنصیب فوج محصور باہر نکل کر لٹی اور قتل ہو چکی تہی ۹ رفروری کو گارڈن بربر مین پہونچا وہان نہایت ہی خوشی اور
گرم جوشی کے ساتہہ اوسکا استقبال ہوا جسطرح کسی بڑے بزرگ یا نجات دہندہ کا استقبال ہوتا ہی - یہان پہونچکر گارڈن نے قاہرہ کو تار دیا
کہ جس راہ سے مین یہان آیا ہون تمام ملک مین جو اس راہ پر مین امن کے حالت پیدا ہو رہی ہے اور مجہسے امید قوی ہے کہ بالآخر

سوڈانی مقام سواکم مین فوج مخصوصہ سنکاف کی خبر صیغہ اخبارات مین بہیج رہی ہین
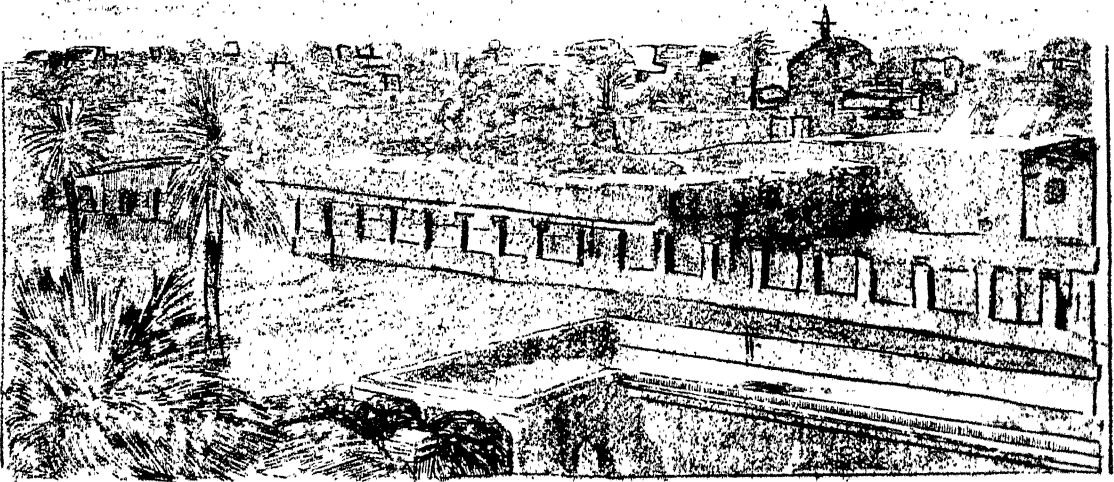
ہین اپنے مقصد مین کامیابی حاصل کرون - لوگ ہر چہار طرف سے جوق جوق گارڈن سے ملاقات کو چلے آتے تھے اور دو طرف دریائے نیل کے باشندون کے جوش سے گارڈن نے شاہانہ طور اور طریقہ سے ملاقات کی - بربر سے روانہ ہونے سے پہلے گارڈن نے حسین بی کو مستقل خلیفہ وہان کا مقرر کیا اور مصری عہدہ داران کو وہان سے موقوف کرکے بجائے اونکے وہین کے معززین کو اون عہدون پر مامور کیا اسکے بعد خارطوم مین یہہ تار دیا کہ حسین پاشا جس سے عام لوگ ناراض ہین عہدہ نایب گورنری سے معزول کیا جانے اور بجائے اوسکے کرنیل ڈی کوئٹ لوگن جسے گارڈن نے کمیدان پاشا کا لقب عطا کیا مقرر کیا جاے علاوہ اسکے ایک اشتہار مشتمل بہ مضامین ذیل خارطوم مین اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ ایک روز قبل میرے پہونچنے کے مضمون اسکا تمام شہر مین مشتہر و منادی کر دیا جاے +

اشتہار

تمام باشندگان خارطوم کو

ہمارا مقصد خاص اور غرض تملوگون کے آسایش اور امن سے ہے - مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ بوجہ انسداد بردہ فروشی کے جو تم لوگون مین رایج ہے رنجیدہ ہو اور جو سخت احکام گورنمنٹ کی طرف سے اوس کی انسداد کے لئے نافذ ہوئے ہین اور سزائین اون لوگون کے جو بردہ فروشی مین شریک ہون مقرر ہوئے ہین اور مکرر تاکید گورنمنٹ کے انسدا

بردہ فروشی مین اور اونکے سزائین جو اوس سے تعلق رکہتے ہون اور یہہ احکام سزا متعلق بردہ فروشی جو قوانین اور احکامات گورنمنٹ مین مندرج ہوکر تم لوگون کے پاس بہیجے گئے ہین اونسے تم لوگ بخوبی واقف ہو - لیکن واضح ہوکہ اب سے کوئی شخص تمہارے اس کام مین دست اندازی نہ کریگا - بلکہ ہر شخص ایک ایک غلام بطور خدمتگار کے اپنے پاس اب سے رکہہ سکے کوئی شخص اس بارہ مین اوسکی مزاحمت نکریگا - جو چاہے اپنی خواہش کے مطابق ہر شخص کرے اور ہم نے مطابق اسی کے احکام صادر کئے ہین - میری ہمدردی تملوگون کے ساتہہ ہمیشہ قائم رہے *

دستخط گارڈن* پاشا

اسکے علاوہ جنرل گارڈن نے ایک دوسرا اشتہار متعلق آزادی سوڈان کے جاری کیا اور نصف محصول بہی معاف کردیا اور بالعموم لوگون کے قصورات بخش دئے اور اوسی اشتہار کے ذریعہ سے مہدی کو سلطان دار فور مقرر کیا - ۱۳ فروری کو گارڈن بربر سے روانہ ہوا اور پانچ روز کے بعد خارطوم مین پہونچا عجب طرح کے تعجب خیز خوشی کا اظہار وہان کے لوگون نے جنرل گارڈن کے استقبال مین کیا خلایق جوق جوق آتے تہے اور اوسکے ہاتہہ اور پاؤن کے بوسے لیتے تہے اور ہر شخص اوسی سلطان سوڈان کہتا تہا - ابتدا جنرل گارڈن نے ایک مختصر اسپیچ یعنے تقریر یہ لوگون نے نہایت ہی مسرت کے ساتہہ سنے جسکا یہہ مضمون تہا کہ مین بلا کسی فوج اور سپاہ کے آیا ہون مگر میری ساتہہ خداوند عالم ہے میرے آنے کا یہہ مقصود ہے کہ سوڈان کے تمام خرابیون کو رفع کردن مین بغیر انصاف کے اور کسی ہتیار سے کام نہ لونگا اور اب اس ملک مین کوئی باتہی بزدق نہ رہے گا فی الحقیقت صرف جنرل گارڈن کے آمد کی خبر اس امر کے لیئے کافی ہوئے کہ تمام لوگون کی حالتین بیان تک بدل گئین کہ اوس خبر کے مشتہر ہونے کے بعد پہر شہر مین کوئی خطرہ تعاقب کا باقی نہ رہا - گارڈن کے ابتدائی انتظام نے جو بالعموم قابل پسند تہا تمام لوگون کو خارطوم مین متعجب کردیا - اوسنے فوراً تمام عہدہ دارون کو اپنے روبرو اس غرض سے طلب کیا کہ وہ لوگ تبدیلی خاص پر جو گارڈن کو مدنظر تہی تیار رہین بعد اسکے جنرل مذکور نے ایک دربار عام مکان مدیر یعنے دار الحکومت مین کیا جسمین تمام باشندگان شہر حتی کہ غربا عرب تک عموماً دربار مین شریک ہوئے اور مقام دربار سے محل شاہی تک ہزارون آدمی کشمکش کے ساتہہ بڑہ بڑہ کر جنرل کے ہاتہہ اور پاؤن چومتے تہے اور کہتے تہے کہ تم باپ اور بیٹا اونکے اس ملک سوڈان کے ہو مستر پاور لکہتے مین کہ عقدہ ور عورتین بہی اوسکے پاؤن کو اوٹہا کر چومنے کے لئے اپنے طرف تکر کہینچتے تہین جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ نے فوراً ہے چند دفاتر محل شاہی مین جاری کئے اور بالعموم لوگون کو آنے کے اجازت دی اور اونکے استغاثون کی سماعت بغور شروع کی اور سرکاری کتابین جنمین ایک مدت کا بقایا محصول ذمہ رعایا کے بہ جبر و تعدی تشخیص ہوکر مندرج تہا عام طور سے محل شاہی کے روبرو جلوادین اور دفتر باشی یا دیگر آلات جن سے مجرمون کو سزائین دیجاتی تہین وہ بہی آگ کے ڈہیر مین ڈال کر جلادی گئی ۳ مہر کو جنرل گارڈن نے ایک کونسل یعنی مجلس شوری قایم کی جسمین تمام معززین عرب شریک ہوتے تہے

*- جنرل گارڈن کے اوس اشتہار متعلقہ بردہ فروشی پر اوس وقت بڑی نکتہ چینیان ہوئین - چنانچہ جنرل گارڈن سے جو کچہ اس بارہ مین دریافت کیا گیا اور جو جواب اوسنے دیا حسب ذیل درج ہوتا ہے مین تو کہتا ہون کہ تم کیا جواب سوڈان کے لوگون کا دیتے اگر وہ پوچہتے کہ آیا برٹش گورنمنٹ بموجب شرائط صلحنامہ پابند نہ رہے گی کہ ۱۸۸۹ع تک کل لونڈی اور غلام آزاد کردیے جاینگے مینے جواب دیا کہ بموجب شرائط صلحنامہ کے عملدرآمد نہ ہوگا اور جہان تک مجہسے تعلق ہے مین لونڈی اور غلام کے رکہنے مین سخت اندازی نکرونگا اور مین یہ بہی تم سے پوچہتا ہون کہ اگر تمہاری رائے پر بربر خلاوہ واپسی دے بربر اور خارطوم وغیرہ کے لیے اختیار کیا جاتا تو مجہکو یہہ مناسب تہا کہ اون لوگون سے پہلے اوس امر کو ظاہر کرتا جو انہین خود معلوم تہا یعنے سوڈان کے علیحدگی مصر کردن تمام عہد نامجات کو کالعدم کردی گئی جو سلاطین ممالک غیر کے ساتہہ ہوتے ہین ہوا اسکے مین ہمیشہ لونڈی اور غلام کو آزاد کرنا بلا معاوضہ مالکین کا عدہ رجسٹری کے جو ترمیم جاری ہی بطور تسلیم بالکل سمجہا ہون گارڈن کا [illegible]

* - ایک قسم کی کوڑی کا نام ہے جو چمڑے کا ہوتا ہے *

بعد اسکے شفاخانہ اور سلحہ خانہ کو دیکھا اور بہ ہمراہی کرنیل اسٹوارٹ اور کوئٹ لوگن پاشا اور مسٹر پاور سفیر انگریزی کے جیلخانہ کا ملاحظہ کیا اور اوسنے
کا ایک خطرناک مکان پایا جسمین دو سو ضعیف بدحال زنجیرون مین جکڑے پڑے تھے ان مین ہر عمر کے لوگ یعنی لڑکے اور بوڑھے تھے بعض
ایسے لوگ بھی تھے جنکے مقدمہ مین ہنوز نوبت تحقیقات کی ہتی نہ آئی تھی بعض کے قصور ثابت ہو چکے تھے لیکن سہواً چہہ مہینے سے قیدخانہ
ہی پڑے رہ گئے تھے - بعض بوجہہ اشتباہ کے گرفتار ہو کر تین برس سے زیادہ گذر گئے تھے کہ حراست ہی مین تھے - اکثر اسیران جنگ بہی تھے
اور انہیں ایک ایسی عورت بہی جو پندرہ سال سے جیلخانہ مین بعلت کسی جرم کے جسکی وہ لڑکپن مین مرتکب ہوئے محبوس تھے - گارڈن
نے فوراً ان ظالمانہ کارروائیون کا انسداد شروع کیا - جملہ قیدیون کے لئے حکم دیا کہ ہر ایک کا ایک اظہار مختصر طور سے لکھہ لیا جائے
اور اگر قرین مصلحت ہو تو وہ لوگ رہا کر دئے جائین چنانچہ سر شام تک صدہا بیچارے قیدیون کی بیڑیان کٹ گئین - دوسرے کونہ
پہر کرنیل اسٹوارٹ نے اسطرح کے عمدہ کام شروع کئے - رات کو تمام شہر چراغان کیا گیا اور بازارون مین ہر چہار طرف رنگین کپڑون سے اور
رنگین لمپ لگا لگا کر آرایش کی گئی مکانات لوگون کی نہایت تکلف سے
سجائے گئے اور حبشیون کے محلہ مین عمدہ عمدہ آتشبازیان چہوٹین
اور نصف شب تک وہ لوگ خوشیان منایا کئے - مسٹر پاور
اپنے تار برقی مین تحریر کرتے ہین کہ تمام لوگ گارڈن کے گرویدہ ہو رہے ہین
گارڈن کے یہہ نیت تہے کہ فوج محصور کو بچائے اور سوڈان کو ہمیشہ
کے لئے ترک کر دے جیسا کہ باعتبار ضرورت موجودہ کی اوسکا یہہ سوڈانیون
کے ہاتہہ مین چہوڑ ہی دینا مناسب ہے - گارڈن نے منجملہ دیگر
اصلاحات اور رفاہ عام کے رسم بخشش یعنے انعام کی بہی بند کر دی
یہہ چہوٹے چہوٹے ملازم ادن لوگون سے انعام وصول کرتے تہے جو اندر
شہر کے ایک دروازہ شہر پناہ سے جو اوس وقت تک کہلا تہا داخل ہوتے
تھے - علاوہ اسکے گارڈن نے دو دروازے شہر پناہ کے اور کہلوا دے
تاکہ علی العموم اور بہ آسانی لوگ شہر مین داخل ہون - بازار
کے اکثر ٹکس موقوف کر دے متعدد صندوقین ہر جگہہ رکہوا دین کہ جو چاہے
کسی شخص کے شکایت یا دوسری کسی ضرورت کے لئے درخواستین اپنی اونمین
چہوڑ دے اور فوراً ہی اوس افسر کے جسکی کوئی شکایت

کرنیل ڈی کوئیٹ لوگن

سی بہی میری رائے کے پابند ہوتے ہی جبکہ اوسنے مبلغ دو کرور روپیہ جزائر مغربی کی لونڈی اور غلامون کے آزاد کرنیکے لیئے بطور عطیہ کے منظور کیا تہا - علاوہ برین مین یہہ کہتا ہون کہ
تم مصر مین شرایط عہدنامہ ۱۸۷۷ء کی تعمیل نہ کر سکو گے جس کی رو سے کہ ۱۸۸۹ء مین کل لونڈی اور غلام آزاد ہو جاینگے اگر مین بردہ گیری کی اجازت دیتا تو ملاشبہ لائق شکایت کے ہوتا - مین جو کچہہ کیا ہے وہ
متعلق لونڈی اور غلام کے رکہنے کے تہا - اور بردہ گیری کے نسبت تم یقین کرو کہ مین اوسے بہولا نہین ہون اگر خدا چاہتا ہے تو مین ایسے کارروائی کرونگا جس سے بردہ گیری
بالکل موقوف ہو جائے گی - اور مجکو حیرت ہے کہ جب مین یہان گورنر جنرل تہا تو تم اس امر سے ناواقف تہے کہ مین غلامون کے رکہنے مین دست
اندازی نہین کرتا تہا اور در حقیقت ۱۸۸۹ء تک کوئی شخص بموجب دستور قدیم کے دست اندازی نکر سکتا تہا - تمام کارروائیان
میرے مخالف بردہ گیری کے تہین -

ہوتی جبر لیجاوی - چہہ ہفتہ قبل حسین پاشا شہری سابق نائب گورنر جنرل نے ایک بوڑہے آدمی کو جسکا شیخ بلو نام تہا اوسکے پاؤن مین اسقدر کوڑی لگانے کا حکم دیا کہ پاؤن کی رگین نکل آئی تہین - گارڈن کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوسنے قاہرہ کو تار دیا کہ حسین پاشا کی تنخواہ سے پچاس پونڈ بند کر دیا جاے اور یہہ بہی لکہا کہ اگر پاشا رضا مند نہو - اس حکم کی تعمیل مین کچہہ عذر کرے تو وہ خارطوم بہیجدیا جاے کہ اوسکی تحقیقات ہو الغرض اس خوش اسلوبی سے تمام کام چل رہے تہے کہ اسی بنا پر گارڈن نے اپنے راے ظاہر کی کہ مجہے اپنی کارکردگی پر بہروسہ ہی کہ بغیر ایک گولی چلائی ہوئے ملک مین امن امان قایم کر سکونگا ۲۴ فروری کو گارڈن نے کسیقدر مصری فوج خارطوم سے دریا کے راہ زیرین حصہ ملک مین بہیجی اور ابراہیم پاشا کو پیشتر سے راہ کی ضروری انتظام کو روانہ کیا - جنرل گارڈن کا یہہ ارادہ تہا کہ وہ اسطرح کل افواج مصری روانہ کردی اور حبشیون کی فوج بقدر ضرورت خارطوم کی محافظت کے لیے رکہہ لے چنانچہ جو فوج خارطوم مین رہے اوسکا سپہ سالار افسر نے نسیلوک کو مقرر کیا یہہ شخص حبشی تہا اور اسنے میکسیکو مین بہ ماتحتی بازئین ایک اعلی درجہ کا تمغہ عزت پایا تہا - جنرل گارڈن کو یہہ بہی امید تہی کہ مین سنار سے بہی فوجون کے ہٹا لینے کا مناسب بندوبست کر لونگا - گارڈن نے اپنے ایک خط مین جو کرنیل دی کوئٹ لوگن کو اوسکے خدمات کی شکرگذاری مین لکہا تہا اور اوسوقت جنرل کے خیال مین اوسکی خدمات کی کوئی ضرورت باقی نرہی تہی یہہ تحریر کیا کہ مجہے یقین ہے کہ خارطوم مین اب کوئی خطرہ باقی نہین رہا جسکی وقوع کا خیال کیا جاے بلکہ مین سمجہتا ہون خارطوم مین مثل قاہرہ کے امن اور آمان ہے لہذا میرے نزدیک خدمات جو جو اس مقام پر جو متعلق آپ کے بے سود اور مین غیر ضروری ہین میری نزدیک یہہ مقام زیادہ تر بیرونی دشمنون کی وجہہ سے خطرناک نہ تہا بلکہ باشندگان شہر کی وجہہ سے اس لیے کہ حسین پاشا کی حکومت ضعیف کیوجہہ سے وہ لوگ ناراض ہو کر المہدی کی طرفدار ہو گئی تہی اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ آپ اس مقام کو ایسی امن کی حالت مین چہوڑتے ہین جیسے کہ گرین # مسکن پارک مین امن ہے - الحاصل ابر بغاوت دفعۃً پہر گہرنی لگا - پہلے تو برٹش گورنمنٹ نے گارڈن سے ہر قسم کے مدد دینیکا وعدہ کیا تہا مگر ۱۲ فروری کی اسپیچ مین مسٹر گلادسٹون نے یہہ بیان کیا کہ برٹش گورنمنٹ نے یہہ قصد کر لیا تہا کہ گارڈن جو آمنا بڑا بندوبست امن کا سوڈان مین کر رہا ہے اوسمین دست اندازی نہو اور جب مخالفین کا اعتراض گارڈن کی کارروائی پر جبر آ اشتہار پر ہوا جسمین اوسنے باشندگان سوڈان کو امتیاز دیا تہا کہ وہ لوگ لونڈی اور غلام رکہین تو مسٹر گلادسٹون نے شرکت کی لیکن اوسکے بعد ہی سے اپنے حکمت عملی کو غیر مشروط امداد کے ساتہہ بدل دیا - ۱۸ فروری کو گارڈن نے قاہرہ مین تار دیا کہ زبیر پاشا دشمن قدیم اوسکا خارطوم کو بہیجدیا جاے کہ وہ بیان اگر حکومت خارطوم کے لیے جنرل نے اس امر پر استدلال کیا کہ بغیر تقرر کسی جانشین کے ملک کو چہوڑ دینے سے تمام ممالک مین تعدی اور ظلم جاری ہو جائیگا اور صرف زبیر پاشا ہی ایک شخص اس قابلیت کا ہے جو سوڈان مین حکومت کرے اور جسکی حکومت عام لوگ تسلیم کرتے ہین لیکن بردہ فروشی کی مخالف لوگون کا شور اور غل دوبارہ بلند ہوا اور اس مرتبہ اسنے بہت کچہہ زور پکڑا - وزراے انگلینڈ کی راے اس باب مین مختلف ہوئے لیکن جمہور کی راے اس امر پر متفق ہوئے کہ زبیر پاشا کو جو لوگ خلاف راے تمام انگلستان کے حاکم سوڈان ہونا پسند نہین کرتے چنانچہ اس اختلاف کا نتیجہ آیندہ چل کر ظاہر ہوا - تہوڑی ہی دنون بعد سے یہہ بات ظاہر

- یہہ نام ایک باغ یا رمنہ کا ہے جو لندن مین واقع ہے -

ہونے لگی کہ جنرل گارڈن کے ان کارروائیون کے نسبت جو امن و امان پر مشتمل نہین اور جنکی نسبت خارطوم مین اوسکے پہونچنے کے
وقت عام گرم جوشی کا اظہار کیا گیا تہا رفتہ رفتہ اوسمین کمی آنے لگی اور جو بہروسہ کہ خود گارڈن نے بقاے امن اور امان کے
نسبت ظاہر کیا تھا وہ بہت جلد خوف و ہراس کے ساتہہ بدل گیا اور وہی ایک دوسرے اشتہار کے اجرا کا باعث ہوا جسکا مضمون
حسب ذیل تہا - مین نے اپنے تاریخ ورود سے اج تک ہملوگون کو نصایح اور پند کئے اور ہر طرح کی تدابیر بقاے امن اور انسداد
خونریزی کے لیئے عمل مین آئی مگر نصیحت میرے لوگون نے نہ سنے آخرش مجبور ہوکر مخالف اپنی خواہش کے مین نے برٹش
گورنمنٹ سے درخواست فوج بہیجنے کے لئے کی چنانچہ فوج سرکاری راہ مین ہے اور چند دنون مین پہونچا چاہتے ہے جو لوگ
اپنی چال اور چلن نہ بدلین گی مین اونہین سخت سزا دونگا - اوسی زمانہ مین گارڈن نے ایک درخواست گورنمنٹ کے پاس
اس مضمون کی پہونچی کہ اگر مصر مین امن قایم رکہنے کا خیال ہے تو مہدی کا مٹا دینا لازم ہے - مہدی نہایت ہی ہر دل
عزیز ہو رہا ہے بہت احتیاط اور موقع سے اوسکا قلع اور قمع ہوگا - واضح ہو کہ جب ایک مرتبہ خارطوم مہدی کے ہاتہہ مین
اجائے گا تو اوس وقت بہت سے مشکل پڑے گی اور پہر بھی گورنمنٹ کو حفاظت مصر کے لیئے وہی کارروائی کرنی پڑے گی
اگر برٹش گورنمنٹ مہدی کی قلع اور قمع کرنے کا فیصلہ کرے تو ایک لاکہہ پونڈ اونہیے اور دو سو ہندوستانی فوج وادی حلفا کو روانہ
کرے افسرون کو ڈنگولا تک اس حیلہ سے بہیجے کہ وہ لوگ فوج کے قیام کے جگہین دیکہین گے - سواکم اور مسوا کو تنہا چہوڑنا چاہیے
مین مکرر عرض کرتا ہون کہ سوڈان کا خالی کر دینا تو سہل ہے مگر اسکا اثر خاص مصر پر پڑے گا اور پہر مجبورانہ طور سے دشوار
گذار معاملات مین پڑنا پڑے گا - بعد اسکے پہر گارڈن نے تحریر کیا کہ مین یہہ امر ضرور لایق لحاظ سمجہتا ہون کہ اگر گورنمنٹ
کا ارادہ ہے کہ وہ فوج اس ملک مین بغرض حفاظت اور رہائی افواج محصور کے بہیجے تو ایسی صورت مین اوسے ہرگز مناسب
نہین ہے کہ لونڈی اور غلامون کی مخلصی اور آزادی کا اشتہار دے اس لئے کہ یہہ امر اور باعث لوگون کے عام ناراضی کا
بمقابل اوس فوج کے ہوگا جو سوڈان مین بہیجی جاوے گی - کرنیل اسٹوارٹ جو کہ گارڈن کا ہمراہ نیل ابیض کے باشندون
مین صلح و اشتی پیدا کرنے کے لیئے بہیجا گیا تہا بہت زیادہ اپنے ارادون مین ناکامیاب ہوکر واپس ایا اور پہر دوبارہ اپنے
ہمراہ دو سو سوڈانی سپاہی لیکر جنکے ساتہہ سفید علم تہی دو خانی جہازون پر براہ دریا روانہ ہوا اور اپنے ساتہہ جہازون پر صرف
کے اسباب اور صرف ایک توپ رکہہ لے - یہہ دو خانی جہاز مختلف مواضع مین پہرے اور کرنیل اسٹوارٹ شیوخ قبایل سے ملاقات
کر کے جنرل گارڈن کی حکمت عملیون کے نتایج ملک سوڈان مین بقاے امن کے لیئے بیان کرتا - مقام ویٹل اوٹی تک خارطوم
سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے کرنیل اسٹوارٹ کے ہر جگہہ بہت دوستانہ طور سے تواضع اور تکریم ہوئی مقام مذکورہ بالا
پر جہاز اوسکا شام کو پہونچا اور دس آدمی جہاز سے سفید علم لیئے ہوئے گردمان کے سمت کو اوترے تمام قریہ کی لوگ ان
ادمیون کی طرف امنڈ گئے مگر بالاخر صرف ایک اونمین کا ان لوگون کے نزدیک ایا اور اوسکے سامنے جنرل گارڈن
کے اشتہارات پڑہے گئے اور حشین نے جو کرنیل کے ہمراہ گیا تہا بحلف قسم کے کہ اگر لوگ جہاز پر آئین گے تو اونسے ہرگز
کسی قسم کے بدسلوکی نہ کی جائے گی نہ کوئی ایذا پہونچائی جاوے گی - اون لوگون کے جماعت مین سے صرف چند شخص جہاز
پر ائے اور سب نے امن و امان کا اظہار کیا اور یہہ بہی وعدہ کیا کہ کلہہ صبح کو ہملوگ اپنے شیوخ کو بہی لائین گے - بعد اسکے وہ لوگ
اپنے شیوخ کے نام خطوط متضمن امن و امان کرنیل کیطرف سے لیکر روانہ ہوئے - دوسری صبح کو ایک مختصر کشتی کنارہ پر اس
غرض سے بہیجی گئی کہ وہان سے شیوخ قبایل کو جہاز پر لائے لیکن وہان کنارہ پر تو دو سو سے ساٹہ سامان تہا یعنی صد ہا

عرب شیخ اور اُسکے ساتھی

ادمی علم اور بھالی اور بندوقین لیے ہوئے نیزے اپنے چمکاتے اور باجے بجاتے ہوئے جمع تھے۔ بعض لوگ گھوڑون پر سوار تھے جنکی بابت معلوم ہوا کہ یہ لوگ بخارا کے ہین غرضکہ تہوڑے عرصہ تک جہاز ہمارا ٹھہر کر صلح کی اشارے کرتا رہا جسکا کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا بعد اسکے وہ لوگ بیس میل آگے موضع طلق ابراہیم تک گئے اور وہان پہونچکر قریب پندرہ سو ادمیون کے مسلح جنمین اکثر لوگ سوار بھی تھے اس غرض سے مجتمع ہوئے کہ اگر جہاز پر سے کوئی اُترے تو

اوسے مقابلہ کرین مگر کسی نے گولی نہ چلائی۔ جہاز ہمارا تہوڑی دیر تک ٹہر کر نشان صلح دیکہتا رہا جب سود مند نہوا اور
جنرل گارڈن نے جو زمانہ واپسی کا مقرر کیا تہا وہ بہی گذر چکا تہا لہذا کل جہاز ہمارے واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت
کرنیل اسٹوارٹ پورب کے کنارہ پر جہان امن و امان قایم تہا اوترا اور وہان کے شیوخ کو جمع کر کے اوننسے ملاقات کی
یہان اوسے معلوم ہوا کہ تہوڑے دن گذرے ہین کہ ملق ابراہیم العبید سے واپس آیا ہے اور محمد احمد مہدی کا ایک فرمان
بہی لایا ہے جسکے ذریعہ سے وہ حاکم دریاء نیل کے دوسرے کنارہ کا مقرر ہوا ہے اور اوسی حکم ہوا ہے کہ لوگون
کو جمع کرے چنانچہ یہہ لوگ جو نظر پڑے تہے اوسی کے فراہم کئے ہوئے تہے اور اوسے یہہ بہی حکم ہوا ہے کہ کسی
شخص کو اوس طرف دریا کے یعنے خارطوم کیطرف نہ جانے دے مگر ساتہی اسکے اوسے خود بہی عبور کرنے کا حکم
نہین ہے۔ ۴ مارچ کو کرنیل اسٹوارٹ پہر دریاے نیل کے کنارہ پر اوترا اور اشتہارات امن و امان جاری
کئے لیکن کچہہ سود مند نہوا بعد دس روز کے باغیون کا حملہ خارطوم پر شروع ہوا اور قریب چار ہزار کی مہدی کے
آدمی نیل کیطرف روانہ ہوئے اور اٹہہ سو سپاہی ہمارے موضع حلفایا مین جو شہر خارطوم سے جانب شمال
واقع ہے متعین تہے وہ سب کے سب ۲ باغیون کے ہاتہہ سے قتل ہو گئے ایک فوج خالی جہاز دشمنون کے دیکہہ بہال
کے لئے بہیجا گیا مگر جس وقت وہ باغیون کے مقابل پہونچا اون لوگون نے ایکبارگی بندوقین اوسپر چلائین
اور ایک افسر اور ایک سپاہی جہاز کا زخمی ہوا۔ جہاز سے بہی دشمنون کے حملے کا جواب دیا گیا اور اونکی طرف
کی بہی پانچ آدمی مارے گئے غرضکہ اسی جگہہ سے ابتدا عداوت کی ہوئی بعد اسکے باغیون نے گارڈن کی فوج
کر تین کشتیون کو جو لکڑی کاٹنے کی لے گئی تہین قتل کر ڈالا اور اٹہہ کشتیان پکڑ لین اور تخمیناً ڈیڑہ سو آدمی گارڈن کی مدد
کے یا قتل کر ڈالے یا منتشر کر دئے۔ دریاے نیل کے کنارہ پر باغیون نے مورچہ درست کیا اور وہین سے بعض
بندوقون سے پہر گولیان چلانی شروع کین الغرض اس زمانہ مین موخون کا سوڈان سے لوٹ آنا بہی غیر ممکن
ہو گیا اس لئے کہ باغیون نے دریا کی راہ کو کہ وہی ایک راہ فرار کی تہی آتش بازی اور گولیون کے بوچہار
سے بند کر دی تہی۔ گارڈن لکہتے ہین کہ ہم لوگون کا حملہ باغیون پر اس وجہ سے انصافانہ تہا کہ حلیفا کے فوج محصور
کو بچائین ورنہ ہم لوگ ضرور اس الزام کے قابل تہے کہ ہمین اون لوگون کے ساتہہ جنگ کرنا مناسب نہ تہا جنہون
نے اپنے جان و مال کی حفاظت کے لئے جسکے گورنمنٹ مصر ہرگز حفاظت نہ کر سکتی تہی ایک شخص پر بہروسہ کر کے
اوسکو اپنا پیشوا بنایا اور عاجز آکر اپنی حفاظت کے لئے جنگ شروع کی حاصل کلام کہ گارڈن نے بہی حملہ کرنے
کی غرض سے کارروائی اس طرح شروع کی کہ بارہ سو سپاہی دریا کی راہ سے روانہ کئے اور انکے ساتہہ دو کشتیان
غلے کی تہین دو خالی جہازون مین باندہ کر اور لوہے کے تختون سے اونکے حفاظت کر کے اور بیچارے توپین
لکڑی سے چہپا کر بہیجین الغرض ان سپاہیون سے لڑائی شروع ہوئی اور دو شخص ادہر کے مارے گئے مگر ساتہی
اسکے سرکاری فوج نے پانچسو سپاہیون کو جو حلیفا مین محصور تہے اور شتر اونٹ اور اٹہاون گہوڑے اور بہت
سا ہتیار اور بکثرت مویشیان اپنے ساتہہ لیکر بہ کامیابی تمام خارطوم کو واپس آئے۔ باوجود اسکے بہی باغی
اب تک حلیفا پر قبضہ کئے رہے چنانچہ ۱۶ مارچ کو گارڈن نے مستحکم ارادہ اون کے اخراج کا اوس مقام سے کیا
دشمنون کی فوج کا سلسلہ دو میل تک لمبائی اور آٹہہ میل فاصلہ پر تلی اسود کے محاذات مین حلیفا سے بالو کی

ٹیکرون تک جہان جنگل ہی سے پہیلا ہوا تہا ۔ علی الصباح دو ہزار فوج گارڈن کے اوسکے روانہ ہوئے اور باشی بزوق اور مصری باقاعدہ فوج کی ایک بہت بڑی صف دشمنوں کے مقابلہ مین محاذی نیل اسود کے کیے گئے اور بائین بازو پر ایک مختصر حصہ سوڈانی فوج کا مع ایک بہت بڑے میدان جنگ کے توپ کے اور داہنے بازو کے آگے ایک حصہ سوڈان کا قایم کیا گیا ۔ قصہ مختصر جب گارڈن کی فوج دشمنوں کے قریب پہونچی تو وہ لوگ اپنے داہنے جانب کے صف سے مل کر بالو کے ٹیکرون کے پیچہے پنہان ہونے لگے یہہ ایک فرضی گریخت دشمنون کے دس بجنے کے تہوڑا پیشتر سے شروع ہوئی اور دونوں گہنٹہ مین کل باغی لست بر بالو کے ٹیکرون کے پنہان ہوگئے ۔ پشت لشکر پر باغیون کے قریب ساٹہہ عربون کے اونٹ اور گہوڑون پر سوار تہے گارڈن کی فوج آگے کو بڑہتے جاتے تہے اور توپ خانہ سے دو گولی اون باغیون پر جو پیچہے کو لوٹتے جا رہے تہے مارے گئے ۔ الغرض باغیون کے سوار بالو کے ٹیلون کے پیچہے سے اسطرح جنگل مین جا رہے ہہے کہ پانچ اعلے افسر گارڈن کی فوج کے جنکے تہوڑا ہی آگے وہ لوگ جا رہے تہے متحیر ہوگئے بعد اسکے دفعتہً وہی سوار اپنے صفون کو پہاڑ کر حملہ آور ہوئے اور انہین کے ساتہہ باغی سوارون کی فوج بالو کی ٹیلون کے نشیب سے گہوڑے اپنے تیز کئے ہوئے داہنے طرف سے نکلے اور ظاہری طور سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ لوگ ذلیل ہوکر بہاگا چاہتے ہین چنانچہ سب کے سب بغیر ایک بہی گولی چلائے ہوئے متفرق ہوکر جلدی سے پیچہے کو ہٹ گئے ۔ پچاس یا ساٹہہ سوارون نے جنکے پاس صرف نیزے اور تلوارین تہین حملہ کرکے مصری مضرور سپاہیون کو قتل کر ڈالا بعد اسکے باغیون کی پیدل پلٹن نکلین اور ہر چہار طرف سے حملہ آور ہوئین جو لوگ گارڈن کیطرف کے سوارون کے حملے سے مجبور ہو گئے تہے اونہین قتل کرنا شروع کیا ۔ الغرض یہہ قتل عام دو میل تک برابر جاری رہا مگر گارڈن کے سپاہیون نے پلٹ کر ایک گولی بہی نہ چلائی بعد اسکے یہہ عرب ٹہر گئے اور ایک افسر نے گارڈن کی فوج کے کچہہ سپاہیون کو مجتمع کرکے گولی چلانی شروع کی جس سے کچہہ بہی دشمنون کو مضرت نہ ہوئی مگر دشمن پیش قدمی کرنے سے رکے اور مصری سپاہیون کو ان عربون نے ایسا ذلیل کیا کہ بعض لوگ باغیون مین کے بے تکلف اپنے اونٹ پر سوار مصریون کی بندوقون کے سامنے سے چلا جاتا تہا اور یہہ لوگ ایسا دست پا ہو رہے تہے کہ کچہہ نہ کر سکتے تہے غرضکہ اسیطرح کا سلسلہ نصف روز تک جاری رہا اور ہمارے طرف کے سپاہی اونکے گولون سے اتفاقیہ گرتے رہے بالآخر باغی اپنے اصلی جگہہ پر لوٹ گئے اور سیکڑون بندوقین اور کارتوس اور دو بیجدار توپین جو مصری سپاہیون سے چہوٹ گئی تہین لوٹنے کے وقت دشمنون کے ہاتہہ لگین اور وہ لے گئے اور بیجانہ اسلئے کہ یہہ بیقاعدہ مصری فوج اپنے خیمہ گاہ کو واپس آتے وقت ایک قریہ مین جو اوس مقام سے نزدیک تہا اور وہان کے باشندے ہماری دوست بہی تہے گئے اور اوسی خوب لوٹ کر اور اکثر باشندون کو قتل کرکے تب اپنے قیام گاہ پر واپس آے ۔ یہہ واقعات جنکا اوپر ذکر ہوا ایک شخص نے بچشم خود خارطوم کے محلے چہت سے دیکہا تہا اور بعد اسکے وہ دریا سے عبور کرکے قلعہ مین جو خارطوم کے محاذات مین واقع ہے گیا تہا ۔ اوس مقام کی نسبت وہ شخص بیان کرتا ہے کہ عجب طرح کی کیفیت انتشار بلیات برپا تہی یعنی مصری باقاعدہ فوج سپاہی اور باشی بزوق چلا رہے تہے کہ ہماری جنرلون نے اور افسرون نے ہمسے بیوفائی کی ۔ وہ لوگ

جنھون نے یہہ کل واقعات بیان کئے دو سوڈانی حبشی حسین اور سعید نامی تھے جنہین گارڈن نے پاشا مقرر کیا تھا۔
یہہ لوگ اپنے صف لشکر سے اس خوف سے بہاگ کر ایک مکان مین جا چہپے تھے کہ اوس مکان سے نکل کر نقل و حرکت
کرتے تو اپنے ہی فوج کے سپاہیون کے ہاتہہ سے مارے جاتے۔ وہی بیان کنندہ ان واقعات کا کہتا ہے کہ اس
امر کے نسبت کسی شہادت کی ضرورت نہین کہ جب دشمن کیطرف کے سوار پیچھے کو پلٹے اوس وقت سعید پاشا ایک
توپ کے پاس گہوڑا دوڑا کر پہونچا اور ایک سارجنٹ کو ایسا نیزہ مارا کہ اوسکے سر سے پار ہوگیا اور اوسیوقت دو شخصون
کو اور بہی جو متعلق توپ خانہ کے تہے پاشاء مذکور نے قتل کیا الغرض بعد وقوع اوس مصیبت کے جسکا تذکرہ اوپر ہوا ہے
یعنی بعد اسکے کہ صرف باغیون کے ساتہہ سوارون سے دو ہزار سپاہی گارڈن کے بہاگ گئے اور دو میدانی توپین
اور بہت سا سامان جنگ دشمنون کے ہاتہہ لگا اور دو سو مصری سپاہی میدان جنگ مین کام آئے جنرل گارڈن
نے یہہ امر لازمی سمجہا کہ جب تک دریاے نیل مین طغیانی نہ ہو اور بندوبست معقول جنگ و مقابلہ کا نہ کر لیا جاوے
شہر خرطوم کے حفاظت کیجاوے۔ ایک مصری سپاہی جو اوس لڑائی مین شریک تہا بیان کرتا ہے کہ دو دغاباز
پاشا دست و پابستہ گارڈن کے روبرو پیش کئے گئے گارڈن اوس وقت نہایت غمگین تہا اور بجز اسکے اسنے انکی نسبت
یہ کہا کہ ان سبہون کو سامنے سے دفع کرو۔ گارڈن اوس وقت بائیبل پڑہ رہا تہا۔ ان دونو پاشاؤن
کی تحقیقات عدالت فوجی سے ہوئے اور بعد دو روز کے غور و تجویز کے ان دونو پر یہہ جرم ثابت ہوا کہ یہہ لوگ
باغیون سے خط و کتابت رکہتے تہے اور ان دونون نے جنگ گذشتہ مین اپنے صف لشکر اور مربع کو توڑ ڈالا
تہا اور ایک افسر اور چند توپچی اور اہل لشکر کو قتل کیا تہا یہہ امر بہی بیان کیا گیا کہ ان پاشاؤن نے نخستین مرتبہ جنگ
کرنے کے لئے کارتوس اپنے ساتہہ لئے تہے درحالانکہ اٹہہ فیر کے کارتوس معمولی تعداد تہی جو ہر سپاہی کو ملتا
تہا۔ علاوہ اسکے حسین پاشا کے مکان مین ایک ذخیرہ رفل بندوقون کا مع مصالحہ جنگ کے دستیاب ہوا اور
فوج کے تنخواہ جو چہہ مہینہ سے باقی تہی ادا نہین دی گئی منجملہ اسکے اسنے دو مہینہ کی تنخواہ بہی تصرف کی تہی چنانچہ
یہہ بات بعد کو ثابت ہوئی الغرض ۲۳ ر مارچ کو یہہ دونون مجرم صحن کے اندر قریب جیلخانہ کے صحن مربع مین سزایاب ہوئے یہہ دونون ایک
[illegible] سے ٹکڑے ٹکڑے کیئے چنانچہ وہی سپاہی بیان کرتا ہے کہ مینے بچشم خود انکا سزایاب ہونا دیکہا تہا اس امر کا ثبوت معقول ہے کہ وہ دونو گولی سے کیون
نہ ہلاک کئے گئے اس لئے کہ بموجب ترکی قواعد متعلقہ فوج کے فوجی دغاباز اور نمک حرامون کو اسیطرح سزا دیجاتی
ہے یعنے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جاتے ہین چنانچہ یہہ دونو پاشا طوق و زنجیر سے ایک دیوار کے مقابل مین باندہے
گئے اور دو سپاہی کو بہاڑی لئے ہوئے پہلوؤن کے مربع کے باہر سے جسکے اندر دو قیدی تہے اونکی قریب آئے
اوس وقت اون قیدیون کے جرایم اور سزائین بہ آواز بلند پڑہی گئین سو تلیاہی اور باشندے گارڈن کے چند
افسران اعلیٰ بہی اوس مقام پر موجود تہے۔ چنانچہ ایک افسر اعلیٰ نے بہ آواز بلند کہا کہ اے تعمیل کنندگان حکم
ان دونو مجرمون پر حکم سزا کی تعمیل کرو اوس وقت فوراً وہ دونو سپاہی مجرمون کے نزدیک آئے اور پہلے
اون دونون کے پائین گہٹنے کاٹ ڈالے بعدہ ٹانگین قطع کین پہر جسم کو اونکے دو حصے کر ڈالا اور سر اونکے کٹ کر
سینون پر گرے غرضکہ ایک ہیبت ناک شور و فریاد کے ساتہہ دونو نے جانین دین۔ فی الحقیقت یہہ دونو اسیطرح
کے پاداش کے مستوجب تہے مگر نہین یہہ نہین کہہ سکتا کہ گارڈن پاشا کو اس طریقہ سزا کا علم تہا۔ یہہ طریقہ

ترکی فوج مین مکار سپاہیون کو سزا دینے کا حق اور میرے نزدیک یہہ انصافانہ طریقہ سزا کا ہے - چنانچہ ظہیر پاشا نے جو قرابت مند حسین پاشا کا تہا اپنے پسندیدگی اس کارروائی کے نسبت ظاہر کی اور کہا کہ یہہ دونو شخص مشتبہ تہے مگر برخلاف اسکے حسین خلیفہ نے بیان کیا کہ سعید پاشا ایک بہت بڑا دشمن مہدی کا تہا اور گارڈن نے اوسکے سزا دہی مین نہایت ہی تعجیل کی اسکے بعد ایک اور چشم دید گواہ کے بیان سے جو منسا الک ملک کا بیٹا اور باغیون کی فوج مین قید تہا یہہ ثابت ہوا کہ سعید واقعی مستحق اس سزا کا تہا اور انصافانہ طور سے اوسکو سزا دی گئی - یہہ گواہ جسنے اپنے گرفتار کنندہ کو رشوت دے کر اپنے کو چہڑایا اور خارطوم مین واپس آیا تہا بیان کرتا ہے کہ جس وقت باغیون کے سوار حملہ کرنے پر آمادہ تہے سعید پاشا سوار ہو کر اور اپنے صف لشکر کو پیچہے سے توڑ کر مع حسین پاشا کے لوٹا اور اپنے ہی آدمیون کو قتل کیا اور سعید نے اپنے خون آلودہ تلوار کو روک کر باغیون کے سوار دن کو لکارا کہ میرے پیچہے چلے آو اور یہہ کہتا تہا کہ دیکہو مین فی الحقیقت صادق الوعدہ اور مین نے اپنے ہی آدمیون کو قتل کیا ہے - چند روز بعد اس لڑائی کے گارڈن خارطوم مین پہونچا اور سنے مہدی کی نام ایک خط بہیجا اور اس تحریر مین اوسنے مہدی کو سلطان دارفور قرار دیا تہا مضمون خط کی نسبت ایک باشندہ سوڈان کا بیان ہے جسنے اوسے پڑہتے ہوئے اپنے کانون سے سنا تہا کہ وہ نہایت ہی صاف اور صلح کن نیا اور اوسمین مہدی کو دس مہینہ تک مہلت جنگ کی دی گئی تہی - مضمون خط حسب ذیل تہا گو اوسمین کسیقدر کمی اور بیشی بہی ہو گی جو لایق لحاظ نہین ہے +

مضمون خط

بعد سلام کے واضح ہو کہ مین چاہتا ہون کہ درمیان میرے اور آپ کے راہ کہلی رہی آپ اپنے قیدیون کو چہوڑ دین مین آپ کو سلطان مغرب دارفور کا مقرر کرتا ہون زمین کل ملک سوڈان کا نصف ٹکس معاف کرتا ہون - مین بردہ فروشی کی بہی اجازت دیتا ہون کہ بدستور جاری رہے - کیون آپ لڑتے ہین - اگر آپ لڑنا ہی چاہتے ہین تو مین بہی آمادہ ہون مگر آپ دس مہینہ تک تامل کیجیے بعد اس مدت کے یا تو مین آپ سے جنگ دونگا - کرونگا یا ملک سوڈان کو بعد تعین حدئے آپ کے لیئے چہوڑ دونگا -

اس خط کے ساتہہ گارڈن نے مہدی کے لیے ایک بیٹے اور ترپوش اور کفتان وغیرہ چند چیزین بطور تحفہ کے بہیجے تہین جس روز ان دونون نمکحرام پاشاون کو جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے سزا دی گئی تہی اوسی روز مہدی کا جواب خارطوم مین آیا تہا چنانچہ گارڈن لکہتے ہین کہ آج تاریخ ۲۲ مارچ ہے جو شخص میرا خط مہدے کے پاس لے گیا تہا آج واپس آیا ہے اس شخص کا بیان ہے کہ میرے خط کو مہدی نے سنلے لیا اور اپنے ندما اور مشیرون کو جمع کر کے ڈہ روز تک علی الاتصال گفتگو اور مباحثہ کرتا رہا بعد اسکے جواب تحریر کیا اور اوس جواب کو چاک کر ڈالا پہر دس روز تک اس معاملہ مین گفتگو ہوا کی اور جواب لکہا گیا اوسی بہی پہاڑ ڈالا غرضکہ تیسرے روز اوسنے جواب لکہا اور اپنے دو آدمیون کے ذریعہ سے بہیجا چنانچہ وہی دو نو شخص بیرون شہر ٹہرے ہوئے ہین - مہدی کی دو نو آدمی اس وقت میرے پاس آئے ہین مہدی کا یہہ مقصود

ہے کہ مین دین اسلام قبول کرون وہ لکہتا ہے کہ مین یوروپین قیدیون کی نگرانی کرتا ہون اور اپنے دعوی کو مہدی موعود ہونے کے نسبت ثابت کرتا ہے میرے نزدیک یہہ خارطوم تک پہونچنے پر کفایت نکریگا بلکہ اپنے مداخلت اور بہی آگے تک بڑہائیگا - مین نے اوسکے خط کا جواب تحریر کیا ہے اور صرف محمد احمد نے اوسے مخاطب کرکے خطاب سلطانی کو اوسکے اسطرح منسوخ کردیا ہے اور مین نے لکہدیا ہے کہ اب گفتگو صلح یا خود ہاکی ختم ہوگی - مہدی نے میرے لیئے ایک لباس درویشی بطور تحفہ کے بہیجا تہا مگر مین نے واپس کردیا + چنانچہ اوسنے بہی وہ تحفے جو مین نے بہیجے اوسے واپس کیا مہدی کے ان دونون ایلچیون کا طریقہ نہایت ہے شوخ تہا جس وقت وہ لوگ گستاخانہ طور سے وہ بقچہ جسمین لباس درویشی بندہا تہا میرے روبرو رکہہ رہے تہے مجہے یہہ معلوم نہ تہا کہ اسمین کیا چیز بندہی ہے اور غصہ کی حالت مین مین نے اوسے اوٹہا کر کمرہ کے باہر پہینکدیا تہا بعد اُن لوگون کے چلے جانیکے میرے منشی نے جسنے وہ بقچہ اون لوگون کو واپس کردیا تہا مجہسے کہا کہ اس بقچہ مین ایک کثیف پیوند لگا ہوا درویشی پیراہن تہا - جس وقت وہ دونو آدمی میرے روبرو آئے تو ہتہیار کہولنے سے انکار کیا اور اپنے ہاتہون کو برابر قبضہ تلوار پر رکہے رہے - مین اس امر کے خیال کرنے پر مجبور ہون کہ اگر وہ لوگ اس شوخ چشمی کے ساتہہ کسی مسلمان حاکم کے روبرو آئے ہوتے تو کبہی بچ کر لوٹ نہ جاتے[*] لیکن میرے عیسائی مذہب ہونے نے اون لوگون کو اپنے سلامتی پر مطمئن کردیا تہا الغرض حسب بیان اوسے سوڈانی کے جسکا سابق مین ذکر ہوچکا ہے مہدی نے گارڈن کے مراسلہ کہیٹرے اور تحفے واپس کردئے اور ساتہہ اوسکے ایک جوڑہ اپنا لباس خاص بہی بطور ہدیہ کے گارڈن کو بہیجا اور کہلادیا کہ ہملوگ جنگ ضرور کرینگے الحاصل صلح اور مصالحت کے بظاہر کوئی امید باقی نہ رہی اور اس وجہہ سے اور بہی اسکا یقین ہوگیا کہ مہدی نے اسکے چند روز بعد ہی ایک خط شیخ محمد کو تحریر کیا اور اسکے ذریعہ سے تمام قبیلے کے لوگون کو محاصرہ خارطوم کے لیئے طلب کیا - اس خط مین مہدی اسطرح لکہتا ہے کہ اے میرے رفقا مین نے مختلف مواعظ مشتمل ترغیب ترتیب اور لعاد جہاد کے کیئے جیسا کہ خداوند عالم اور اوسکے بہیجے پر حق نے ارشاد فرمایا ہے اور ہرگاہ مین تم لوگون کو حکم جہاد بذریعہ محاصرہ خارطوم دیتا ہون تو تم لوگون کو ہرگز جائز نہین کہ اس حکم سے میرے انحراف کرو اس لئے کہ جانو اور آگاہ ہو کہ کسی طرح مذہبی کوششون مین کمی کرنا شرعاً جائز نہین چنانچہ خود خداوند عالم اپنے مصحف پاک مین ارشاد فرماتا ہے کہ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم جنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین - یعنے سرعت و تعجیل کرو تملوگ خداوند کے بخشش کیطرف اور حاصل کرو جنت جسکے وسعت برابر زمین اور آسمان کے ہے اور وہ مہیا ہے معتقدین اور پرہیزگارون کے لیئے اور خاصۃً اون لوگون کے لئے جو جہاد مین شریک ہین - قرآن کے آیات اور احکام جہاد سے مالا مال ہے اور ملامت کرتا ہے اون لوگون کے جو اس جہاد سے بچتے ہین - اور زیادہ تر یہہ امر ہے کہ ہماری حالت ایسی ہے جسکے رو سے اس امر مین سعی اور کوشش ہمین لازم ہے خداوند عالم ہملوگون کی ارادون کو مستحکم کرے اور تملوگ اطاعت خدا اور رسول مین سرگرم رہو - جس وقت یہہ تحریر میری پہونچے تمام مسلمانون کو جو تمہارے ساتہہ ہین تحریک کرو اور متفق ہوکر اوٹہو اور خارطوم کا محاصرہ کرو اور ہر چہار طرف سے راہین بند کردو اور ان کفار داخ اور ترکون

---

[*] - یہہ خیال گارڈن کا مسلمانون کے نسبت خلاف اس آیہ کے تہا اور تعجب سے خالی نہین تہا -

{ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ } من تعجب

ہے اور جو لوگ ایسے متفق ہوئے ہیں عرصہ تنگ کر دو اور انکے تمام معاملات مین برہمی ڈال دو اور جو بہادری اور شجاعت
ہملوگون کے راہ خدا مین ہے جب تک کہ وہ لوگ حکم خدا کو نہ سنین دیکھاؤ تا اینکہ یہہ لوگ بہی مثل اپنے سابقین کے اپنے
کیفر کردار کو پہونچکر نیست و نابود ہو جائین - اور یاد رکہو کہ انکے توپ اور بندوق کچہہ بھی بکار آمد نہ ہوگی اسلیئے کہ
حکم خدا جاری ہو چکا ہے اور تم لوگ ایک جنگ عظیم کے لیئے مستعد و مہیا رہو اور کوئی شبہ نہین کہ ہملوگ فضل
اور اعانت خداوند عالم سے ان لوگون پر فتحیاب ہونگے اور اگر تملوگ مطابق میرے حکم کے کاربند ہوگئے تو بالضرور
کامیاب ہوگی تملوگون نے دیکہہ لیا کہ فتح تم لوگون کے لیئے گویا محفوظ رکہی ہوئی تھی اور تمام امورات تملوگون
کے سہل ہوگئے تھے اور نہایت ہے آسانی کے ہملوگون نے دشمنون کو قتل کر ڈالا اور نصف ساعت سے کم مین
وہ لوگ مارے گئے ہملوگون نے اونہین قتل نہین کیا بلکہ خداوند عالم نے اونہین قتل کیا شکر اوس خداوند عالم کا کرو
جسنے ان دشمنون کو جو بندگان خدا پر جبر اور تعدی کرتے تھے اسطرح قتل اور غارت کیا اور سجدہ شکر کرو اوس کریم
کا اس دینی فتح کے لیئے۔

اس زمانہ مین گارڈن نے یہہ کاروائی شروع کی کہ جتنے دو خانی جہاز اوس وقت خارطوم مین موجود تھے اونہین فرزانہ
نیل اسود کے راہ سے روانہ کرنا شروع کیا کہ وہان دشمنون پر گولہ باری کرین اور اونکی کشتیان اور اونٹ گرفتار کرلین علاوہ
اسکے دو بڑے بڑے مکانونمین جو دریا کے شمالی کنارہ پر محاذات مین محل خارطوم کے واقع تھے اور اکثر اون
مکانون مین جو بیرون حصار تھے بندوقون کے رندین کہود اور باشی بزوق کے فوج وہان تعینات کیے گئے۔
دو سو ستر سوار سپاہیون نے اس مقام پر رہنے سے انکار کیا چنانچہ گارڈن کے حکم سے سوڈانی فوج نے اون لوگون
سے ہتیار رکہوا لیئے ۲۴ مارچ کو یہہ جہاز حلیفیا پر گولہ باری کرنے کو تعینات ہوئے اور جنوبی کنارہ پر نیل اسود کے
بیجدار توپین رکہہ کر وہان سے دشمنون کے قیام گاہ لشکر پر گولہ مارنا شروع کیا- ایک بم کا گولہ جو ہنوز پہٹا نہ تہا عرب
اوسے دیکہہ رہے تھے کہ دفعتہً وہ ٹوٹا اور سات ادمیون کو ہلاک کیا علاوہ اسکے اکثر لوگ زخمی ہوئے - اوسی روز ایک
گروہ باغیون کا ایک قریہ مین جو مقابل خارطوم کے واقع تہا جمع ہوئے اور محل پر سخت آتش بازی کی لیکن کوئی خاص اثر
مترتب نہ ہوا الغرض ایسے طرح کے کارروائی روزمرہ جاری رہے ایدہر سے جہاز اور بیجدار توپون سے باغیون کے
مورچون پر گولہ باری ہوا کی اور ادہر سے مہدی کے سپاہی برابر محل پر مثل مینہ بندوقون سے گولیان چلایا کرتے کبھی
کبھی محل کے لوگون مین سے دو ایک اونکے گولیون سے مارے بہی جاتے تہے۔ جس قدر فوج دشمن کے خارطوم
کے مقابل مین جمع تہے باعتبار اوسکے گارڈن لکہتے ہین کہ تعداد مجموعی انکے پندرہ سو سے زیادہ نہین معلوم ہوتی
اور شاید ڈیڑہ سو سی زیادہ آدمی مستعد اور قابل کام نہین ہین مگر یہہ ہی آدمی تمام بازاری اور کمینہ لوگون
کو جو فوج کے ساتہہ ہین اپنے تحت مین رکہے ہوئے ہین اور شہر کے حفاظت کے خیال سے مین باہر نہین نکل سکتا
اگر اس وقت مین زبیر پاشا آیا ہوتا تو کسقدر صورت تمام معاملات کے بدل جاتے - ایک لحظہ کے لیئے شعاع
امید کا ایک مرتبہ خارطوم مین پرتو پڑا یعنی ایک روز ایک خبر اس مضمون کے آئے کہ انگریزی فوج الدمیر
مین پہونچ گئی چنانچہ بہت ہی فکر کے ساتہہ اس خبر کے تصدیق کے انتظار ہو رہے تھے کہ دفعتہً ایک دوسرے
خبر آئے کہ باغیون نے ڈاک لوٹ لیئے مگر یہہ ٹہیک نہ معلوم ہوا کہ کون سے ڈاک لوٹے آیا وہ ڈاک جو خارطوم

کو آلے تھے یا جو بربر کو جاتے تھے جہان سے گارڈن قاہرہ کو تار دیا کرتا تھا۔ تمام قبیلون کے لوگ مہدی کے طلب پر پہونچ گئے تھے اور اس زمانہ مین خارطوم کامل طور سے زیر محاصرہ ہو گیا تھا تاہم جنرل گارڈن نے ۱۳ مارچ کو حسب ذیل تحریر کیا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنا خیال اس بیہودہ طور کی بغاوت کے نسبت ظاہر کرون جیسے پانسو مستعد سپاہی فرو کر سکتے ہین مین اپنا دماغ زیادہ تر اس لئے پھراتا ہون کہ جب مین دیکھتا ہون کہ ایک مرتبہ سوڈان ہاتھ سے نکل گیا تو آپ سمجھ رکھئے کہ ایسے طرح کے بغاوت اور فتنہ تمام مسلمانون کے حکومتون مین پیدا ہو جائیگا۔ اور اب صحیح باور کیجیے کہ سردست اور دو مہینہ تک ہم لوگ یہان اس طرح محفوظ اور امن وسلامتی مین ہین جیسا کہ قاہرہ مین رہے۔ اگر اب تین ہزار ترکی پیدل فوج اور ایک ہزار سوار مشاہرہ معقول پر مقرر کرکے یہان بھیدین تو مہدی کی گوشمالی چار مہینہ کے عرصہ مین بخوبی تمام ہو سکتی ہے۔

محل سراے خارطوم
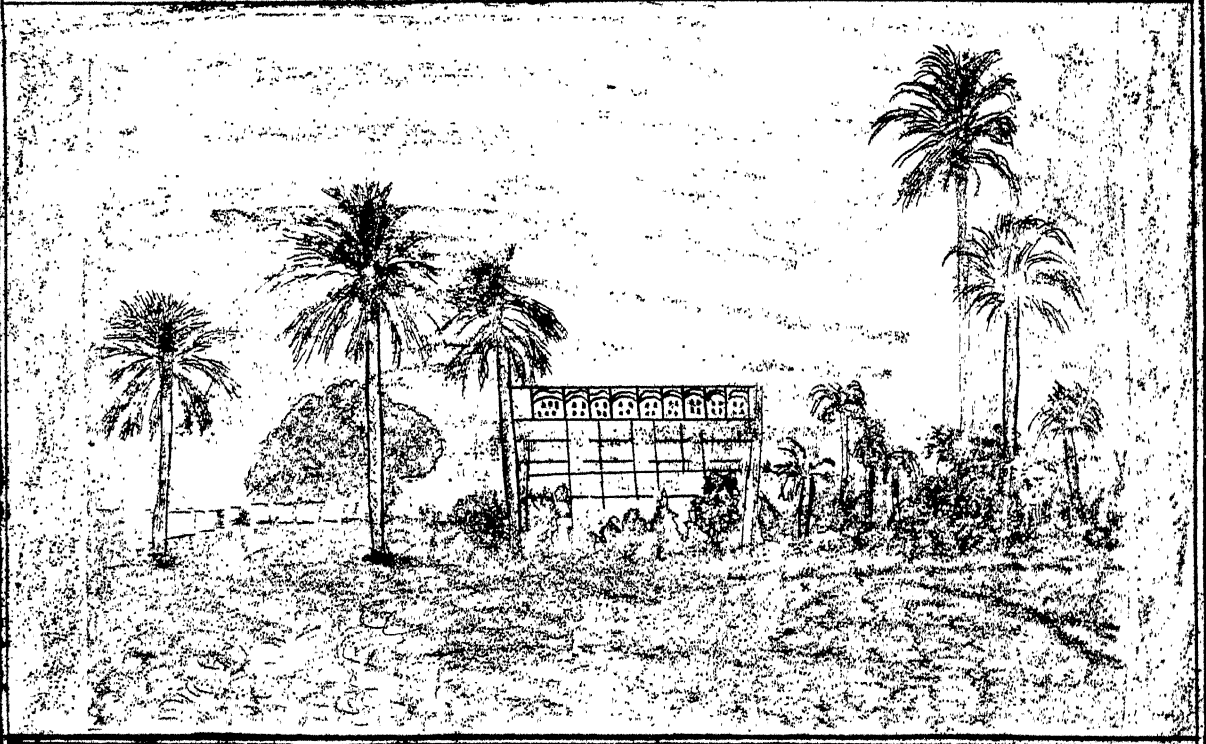
باب دہم مشتمل بر واقعات ذیل

طوقار کی رہائی کے لئے برٹش گورنمنٹ کا آمادہ ہونا اور فوج کشی کرنا۔ جنرل گراہم کا سپہ سالار فوج مقرر ہوتا۔ فوج کا سواکن مین پہونچنا اور وہان سے ترن کی ٹاٹ روانہ ہونا۔ طوقار کے محصور ہونے کی خبر کا پہونچنا۔ اس خبر کا کس طرح ہر چہار طرف مشتہر ہوتا۔ جنرل مذکور کا ارادہ پیش قدمی کے لئے حجتین باغیون کی طرف سے۔ ناکامیابی ارادون کی باغیون کی مصالحت مین۔ فوج کا بہ شکل مربع مرتب ہو کر آگے کو روانہ ہوتا۔ بیکر پاشا کی فوج کی کشتون کی ہڈیون کا راستہ مین برابر ملنا۔ باغیون کا اپنے مورچون سے

آتش باری کرنا ۔ بکر پاشا کا زخمی ہونا ۔ دشمن کا مورچون پر قبضہ کر لینا ۔ باغیون کی فوج پر سخت حملہ کا ہونا ۔ قریب مربع کی سخت لڑائی کا ہونا ۔ کپتان ولسن کی بہادرانہ کارروائی ۔ دشمنون کے قلعہ کا لیا جانا ۔ پیش قدمی ہماری فوج کی الطیب پر ۔ دشمنون کے خیمہ گاہ اور جھونپڑون اور کنوون پر قبضہ کر لینا ۔ مجنونانہ اور بے باکانہ بہادری سوڈانیون کی اخیر تک ۔ سوارون کی کارروائی باغیون کا حملے کے وقت ایک جا ہو جانا گھوڑون کا پے ہونا اور سوارون کا تیرون سے ہلاک ہونا ۔ کرنیل بیرو کا بہادرانہ بچانا ۔ میجر سلیڈ اور لفٹنٹ بروڈن اور فری مین کا مرنا ۔ باغیون کو سخت نقصان کا پہونچنا ۔ طوقار پر پیش قدمی جو بالکل گھرا ہوا تھا اور راہ اوسکی بند تھی ۔ توپون اور بندوقون اور سامان جنگ جو بکر پاشا کی فوج کا لٹ گیا تھا ہاتھ آنا ۔ دوبارہ فوج کا دریا کی راہ سے روانہ ہونا ۔ جنرل گارڈن کی رہائی کا حکم ۔ مہدی کے علم کا ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرنا اور کپتان ولسن کو وکٹوریہ کراس کا تمغہ عطا ہونا ۔ جس وقت انگلینڈ میں خبر مصیبت اوس فوج کی جو زیر کمان بکر پاشا کے تھی پہونچی برٹش گورنمنٹ نے یہ ارادہ مستقل کر لیا کہ فوراً اندیر طوقار کی پناہ دہی کی برٹش فوج کی ذریعہ سے جاوے چنانچہ اس امر کا قطعی طور سے تصفیہ ہو گیا کہ جو افواج مصر کی قاہرہ میں زیر حکم کرنیل اسٹیفنسن ہین وہ اس مہم پر بھیجے جائین اور ان فوجون کے سپہ سالار میجر جنرل سر جیرالڈ گراہم کی سی بی (جو کہ جنرل ولسلی کی دوسری برگیڈ کی مقام طل الکبیر کی مہم مین افسر اعلی تھے) مقرر کئے جائین ۔ اور طوقار کی فوج محصور کو یہ خبر بھیجی گئی وہ مضبوطی کے ساتھ وہان قایم رہین اونکی مدد اور رہائی کے لئے فوج بھیجی گئی ہے اور وہ راستہ مین ہے ۔ اور یہ فوجین نہایت ہی سرعت کے ساتھ روانہ ہوئین ۔ اور مقام سواکن ان فوجون کے مجتمع ہونے کے لئے قرار دیا گیا چنانچہ ۱۰ ۔ اور ۹ نمبر ہزارس اور سایل ہایلنڈر اور سیاہ کرتی اور گارڈن ہایلنڈر اور ۲۶ نمبر سایفل اور سایل ایرش فیوزیلیر اور یارک اور لان کسٹر کی فوجین عدن سے آکر اس مقام پر جمع ہوئین اور تھوڑی وہ پیدل فوج جو سوار کردی گئی تھی اور ایک برگیڈ بحری فوج کا بھی طلب ہوا ۔ یہہ بھی ارادہ کیا گیا کہ مصری شتر سوار بٹالین بان لگانے والی بھی اس مہم مین شامل کردی جاوے مگر یہہ فوج وقت پر اس جہت سے نہ پہونچ سکی کہ اونکا جہاز پر چڑہانا دشوار تھا ۔ جنرل گراہم جس زمانہ دریاے نیل تک برابر سفر کرکے دیکہ بھال مین مصروف ہین اونکو حکم تقرری پہونچا اور وہ فوراً سواکن کو روانہ ہوسے ۔ اوسی زمانہ مین امیر البحر ہیوٹ نے عثمان دغنا کو جو پیشوا گروہ مخالفین کا تھا ایک مراسلہ یہہ تحریر کیا کہ برٹش فوج طوقار کی پناہ دہی کو آتی ہے اور برٹش گورنمنٹ کی یہہ غرض ہے کہ لوگ ناحق کی خونریزی اور کشت خون سے باز رکہے جائین اور کسی قبیلہ کو کوئی زحمت نہ دکہائین بشرطیکہ وہ برٹش گورنمنٹ کے ارادون مین مزاحم نہ ہون ۔ اس تحریر کے جواب مین عثمان دغنا نے یہہ تحریر کیا کہ طوقار کے قبضہ کرنے پر اپنے کو مجبور پاتا ہون لہذا مجھے لازم ہوا کہ مین برٹش گورنمنٹ سے جنگ اور پیکار کرون اور اوسی ملک سے نکلجانے پر مجبور کرون چنانچہ بطور پیشگی کے اس ارادے کے ثابت کرنیکو تھوڑی سی جماعت باغیون کی اپنے مورچون کی حد سے باہر نکلی اور ۶ ا فروری کی رات کو سواکن کو گھیر کر سخت آتشباری شروع کردی اور اگلی صبح کو ایک جماعت اونکی ظاہرا طوقار کی طرف بڑہتی ہوئی نظر پڑی جنرل گراہم کی تجویز نسبت اس فوج کشی کی بالکل مشابہہ اونہین تجاویز سے تھی جسکی پیروی قبل اسکے بکر پاشا نے کی تھی یعنی فوج اولاً ٹرن کے ٹاٹ پر اوتری اور وہان سے طوقار پر بڑہی ۔ ۲۳ فروری تک تین ہزار کے فوج ٹرن کی ٹاٹ کو بھیجی گئی لیکن اوسی تاریخ کو یہہ خبر آئی کہ طوقار باغیون کا مطیع ہو گیا اور اوسپر دشمنون نے قبضہ کر لیا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حبشی گولہ اندازون نے پانچ پیدار توپون سے جو باغیون کے ہاتھہ لگ گئی تہین اسطرح متواتر گولہ اندازی کی کہ فوج محصور عاجز آگئی اور بالکل ہمت چھوڑ دیا اور شہر کے باشندے جو ہمیشہ باغیون کے مطیع ہوجانے کی تائید مین تھے اونہین کے ہاتھ مین اس امر کا بندوبست ہو کر دیا چنانچہ

۱۹ - کو سلسلہ صلح و مصالحت کا باغیون سے درمیان مین سعید عیسا سوداگر طوقار کے شروع ہوا - یہہ سعید سوداگر وہ شخص
تہا جو بموجب حکم گورنمنٹ مصر بعلت ہمدردی باغیون کے قید تہا اور -

ہائلنڈر سپاہی بازار قاہرہ مین

اور اب وہ ایلچی گری کے کام کے لئے چھوڑ دیا گیا تہا کہ باغیون کے قیام گاہ پر جا کر گفتگو صلح و مصالحت کی کرے - دوسری صبح کو
میکو رنئے گورنر جنرل شہر طوقار اور سابق ہمراہی خاص عربی پاشا (جسکی نسبت یہہ اشتباہ تہا کہ وہ شہر کا باغیون کو بغیرت حوالہ کر دینا
بہتا ہے اسکئے کہ برٹش فوج کی امداد سے محفوظ رہے جاتا ہے) بمعیت یعقوب افندی اجنٹ منیجر اور ایک کاتب فوج اور قریب
ڈیڑھ سو افسر اور باشندگان شہر کے شہر پناہ سے اس نئے باہر نکالا کہ باغیون کے ساتھہ شرائط صلح کا انتظام کرے - الغرض
یہہ لوگ باغیون کے ساتھہ گرم صحبت ہوئی اور بعد اسکے کہ شہر تفویض کر دینا باغیون کو طے ہوگیا گورنر مذکور کی مع اوسکے ہمراہیون
کے دعوتین ہوئین اور اونہین کہانے کہلائے گئے اور مہدی کے ساتھہ اخلاص اور دوستی پر اون لوگون
نے حلف کیا - شہر کی حوالگی اگلے روز پر ٹھہری اوسوقت بعض بعض سپاہی جو ابہی تک اپنے ایمان پر ثابت تہے
شب تاریک مین وہان سے بہاگ گئے اور سواکم مین پہونچکر اس واقع کی خبر دی - ایک افسر نے یہہ بہی چاہا تہا کہ فوج
کو ہر چہار طرف سے جمع کر کے لڑے مگر دوسرے اعلی افسر نے (دو) جنمین سے اکثر عربی پاشا کے ہمراہی تہے اس کارروائی کو
نامنظور کر دیا - امر واقعی یہہ ہے کہ کوئی وجہ کافی شہر کو باغیون کے حوالے کر دینے کی نہ تہی اس لئے کہ سامان رسد
بہت کچہہ موجود تہا اور پینتالیس ہزار مرتبہ کی فیر کا کارتوس بہی اونکے پاس تہا گو توپون کے لئے مصالحہ کم تہا تاہم گھٹا کر

فی توپ بائیس ۲۲ مرتبہ کے فیر کا مصالحہ تھا۔ یہہ بات سچ ہے کہ تاریخ ۱۰ؔ سے شہر پر برابر گولہ باری ہو رہی تھی۔ اور شب کو نہایت تیزی کے ساتھہ دشمن گولیان چلاتے تھے تاہم مجموعی نقصان جو کہ اس طرح کی آتش باری سے ہوا اوسکا شمار صرف اسقدر تھا کہ دو ادمی تو مارے گئے اور منجملہ تین سو سپاہیان محصور کی بارہ سپاہی زخمی ہوئے۔ دشمنون کی تعداد بھی صرف ایک ہزار تک تھی لہذا یہہ بھی نہ تھا کہ وہ لوگ دفعتہً حملہ آور ہون گے اور علاوہ اسکے یہہ بات بھی لوگون کو بخوبی معلوم تھی کہ برٹش فوج نہایت ہی عجلت کے ساتھہ اونکی پناہ دہی کو آرہی ہے۔ الحاصل ظن غالب یہہ ہے کہ باوجود ان امورات اُکے علم کی بھی اون لوگون نے قلعہ کو باغیون کے سپرد کردیا۔ باوجودیکہ جنرل گراہم کو یہہ معلوم ہوا کہ طوقار باغیون کے ہاتھہ آگیا اور محصورین اون کے ساتھہ شریک ہوگئے مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا اور ٹرالکی ٹاٹ سے آگے بڑہنے کا قصد کیا اور ایک سرسری دیکھہ بھال کے بعد جو فوج ہزار س اور سوار پیدل پلٹن اور گارڈن ہالینڈرا ور رایل ایرش فیوزیلیر نے کیا جنرل گراہم ۵ ہم فروری کو ایک پایاب جھیل سے اوترکر اوس قلعہ پر جو بیکر پاشا نے آگے کی طرف تعمیر کیا تھا قبضہ کرلیا۔ قلعہ تک جانے کے لئے سڑک اکثر جگہون سے نہایت خراب تھی ہالینڈر پلٹن کا مقدمہ الجیش کرتا اس غرض سے قرین مصلحت سمجھا گیا کہ آگے کی فوج کا حصہ بہت زیادہ پھیلا دیوا معلوم ہوا اس پلٹن کے سپاہیون نے اپنے جوتے اور موزے اوتارے اور برہنہ پا ہوکر زمین سے پار ہوئے۔ علی الصباح دشمنون کا انبوہ قلعہ کے گرد وپیش دکھائی دینے لگا بظاہر وہ لوگ جہاز اور فوجیون کو جو اوتر رہی تھین دیکھہ رہی تھی اور نہایت خوشی کے ساتھہ یہہ سمجھہ رہی تھی کہ خدا نے اونکا شکار اونکے ہاتھہ مین بھیدیا ہے جب فوج آگے بڑہی تو وہ لوگ پیچھے کو ہٹے لیکن بعد اسکے پانچ چار سو قوی آدمی فوج کے انداز سے ایک کھائین پر قریب دو میل کے فاصلہ کے اس طرح دکھائی دی کہ برچھیون کو اپنے جھکارہے تھے اور بے کانہ طور سے مارے خوشی کے کودتے تھے۔ انگریزی سوار ذرا آگے بڑہنے پر بھی مضبوطی کے ساتھہ اپنے جگہہ پر قایم رہ کر آتش باری شروع کی۔ یہہ امر ظاہر تھا کہ اس سے زیادہ فوج دشمنون کی اوس کھائین کے پیچھے ہوگی لہذا یہہ امر قرین مصلحت نہ سمجھا گیا کہ دفعتہً حملہ کردیا جاوے۔

الغرض بیکر پاشا کے قلعہ پر قبضہ کرکے تھوڑی رسد اور تین روز کے صرف کے لئے پانی اوسمین جمع کردیا گیا دوسرے روز باغیونکی دو ہزار قوی فوج دو میل کے فاصلہ پر جمع ہوئی اور انگریزی سنتری اور باہری فوج کی چوکی پر برابر آتش باری شروع کردی لیکن اس طرف سے کچھہ جواب اسکا نہ دیا گیا۔ ۲۸ فروری کو ایک آخری سعی باغیون کے ساتھہ مصلحت کی گئی چنانچہ میجر باروی ایک نیزی مین تحریر مصلحت لٹکا کر دو میل کے فاصلہ پر لے گئے اور وہان اوسی زمین مین گارائی دوسرے روز صبح کو معلوم ہوا کہ وہ نیزہ اور جھنڈا باغی لے گئے مگر کوئی جواب اوسکا نہ بھیجا۔ کل برٹش فوج اوس شب کو قریب قلعہ بیکر کے خیمہ زن رہے اور صبح کو تمام سپاہی مسلح ہوکر آگے بڑہنے تیار ہوئے اس فوج تین ہزار اور سات سو پچاس سوار اور ۱۵۰ بحری سپاہی اور چھہ پیچدار توپین اور آٹھہ شاہی توپخانہ کی سات پونڈ والی توپین تھین۔ فوج کی ترتیب اس طرح کی گئی کہ کل فوج بہ شکل مربع مستطیل بیچ سے جاتی مرتب ہوئی اور درمیان مین اوس کے باربرداری کی جانور اور سامان جنگ اور توپونکا مصالحہ اور اسپتال کے متعلق سامان رکھے گئے۔ گارڈن ہالینڈر کی پلٹن مقدمہ الجیش کئے گئے اور سیاہ کرتی کی فوج بھیجی اور شاہی فیوزیلیر کی پلٹن داہنے بازو پر رکھی گئی۔

۶۰ نمبر رایفل اور بحری پیدل فوج مربع کی داہنے اور بائین طرف پشت پر علحدہ رکھی گئی اور دونو مقابل کے گوشون پر چھہ پیچدار توپین تھین۔ گاٹ لنگس اور گارڈنرس کی پلٹن زیر کمان مسٹر رایف یوریالس اور لفٹنٹ اسٹوارٹ اور گراہم کی سپرد کی گئین

ایک حصہ نمبر ۱۹ ہازارس کے سواروں کا زیر کمان میجر گف آگے جاسوس کے طور پر دیکھ بھال کو روانہ کیا گیا اور بقیہ حصہ سواروں کا بہ ماتحتی جنرل ہربرٹ اسٹوارٹ داہنی جانب پشت مربع پر رکھا گیا الغرض آٹھ بجے صبحکو اسی ترتیب سے کل فوج الطیب کی طرف روانہ ہوئے تخمیناً ایک میل کے فاصلہ پر قلعہ بیکر سے جسوقت فوج ہماری سرا نشیب بالو کی پہاڑیوں کو جنپر چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں تھیں گذر کر رہی تھی کسیقدر دشمنوں کی فوج بلندی پر اور بازوؤں کی جانب دیکھائی دی اور قریب نو بجے کے اون لوگوں نے اپنے رہی منگٹن بندوقوں سے گولیاں چلانی شروع کی لیکن بوجہ

طوقار کی پیش قدمی پر ایک حصہ رسالہ کا دیکھ بھال
کو جاتا ہے
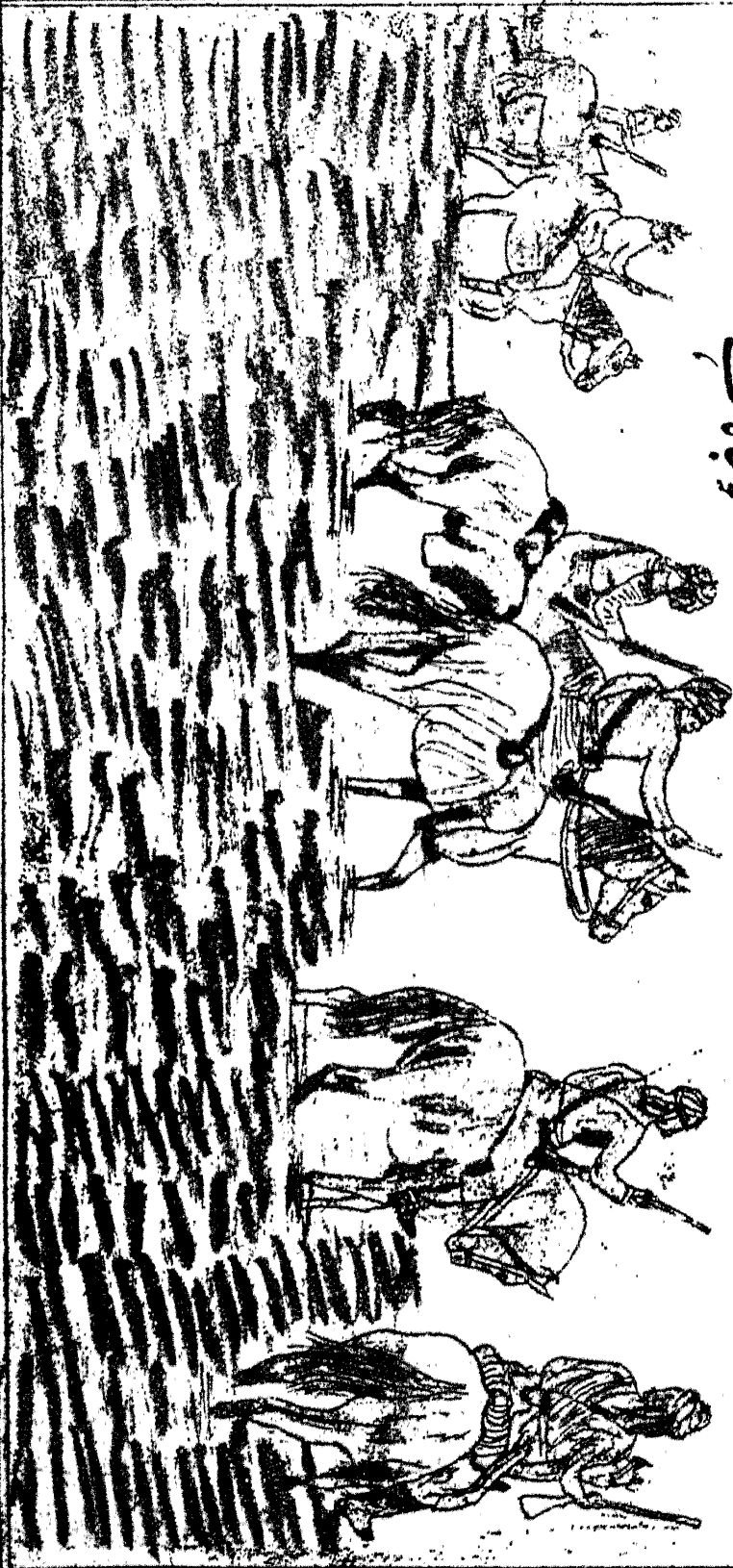
فاصلہ کی ہمارا کوئی نقصان نہ ہوا۔ جب ہماری فوج کا مربع قریب ہوا تو وہ لوگ پیچھے کو ہٹنے لگے۔ پیدل پلٹن جو اسوقت سوار کر دی گئی تھی زیر کمان کپتان ہمفیری داہنی جانب آگے کو جا، ہر دشمن بکثرت نظر آتے تھے پہنچے کی آگے بڑھنے کی راہ حتی الوسع سراشیب اور زیادہ ویران جنگل اور جھاڑی اور شگافتہ زمین بچا کر وہی اختیار کی گئی جو چھ ہفتہ قبل اسکے بیکر پاشا کی فوج شکست خوردہ نے اختیار کی تھی میلون تک اس راہ مین ہڈیان انسانون کے نصف گوشت لپٹے ہوئے دونون طرف راہ مین پڑی تھین جس سے ہوا متعفن ہو رہی تھی اور جب ہماری فوج کا مربع قریب پہونچا تو جھنڈ کے جھنڈ مردار خوار جانور اڑ رہے تھے اور آہستہ سے اوڑ جاتے تھے جس مقام پر بیکر پاشا کی فوج کا مربع ٹوٹا تہا وہان ہڈیان آدمیون کی چھتری سی ڈھیر پڑی تھین اور اکثر اونہین کی عجیب اور غریب صورت کی تھین یعنی بے گوشت کی انگلیان بالوکو پکڑے ہوئے اور اکثر ایسی جسکی مونہہ زمین پر تھے اور نیزونکے زخم اونکی پشت اور گردن پر نظر آتے تھے جو یہ بات دیکھا رہے تھے کسطرح یہ لوگ اپنی نوشتہ تقدیر کو بھگتے ہین الحاصل اس ہیبت ناک مقام سے گذر کر مربع فوج کا آگے بڑھا جنرل گراہم اور ایڈمرل ہیوٹ اور بیکر پاشا قلب لشکر مین تھے اور فوج کل فوج کو کمک کئے ہوئے بڑھتی جاتی تہی اور سپاہیون کو تھوڑا آرام دینے کے لئے کہین کہین ٹھہر بہی جاتی تہی اور جو گولیان دشمن کی طرف سے ہماری فوج پر آتی تھین اونکا ادہر سے کچھ جواب نہ دیا جاتا تہا۔ سات پونڈ کی توپین اسوقت تک اونٹون پر اسطرح جاتی تھین کہ ایک اونٹ پر توپ اور دوسرے پر اوسکی گاڑی لدی ہوئی تہی کہین اس مقام سے وہ توپین اوتار کر درست کر دی گئین تھین اور جہازی اور توپخانہ کی سپاہی اونہین کھینچتے تھے۔ ساڑھے دس بجے تک سرکاری فوج قلعہ بیکر سے تخمیناً تین میل آگے نکل آئی تہی اور اس جگہہ سے بعض بعض مورچے جو دشمن کے بنائی ہوئی تہی دکھائی دینے لگے ان مورچون پر پیچدار توپین چڑہی تھین اور نہر سے قلعون کے چار طرف آ ڈر رہے تھے اب وہ بوچھار گولیون کی

شتری توپ خانہ حالت کوچ مین

جو برابر آرہی تہی اوسمین کچہہ کمی ہوئی مگر خاتمہ پر ہمارے میمنہ اور میسرہ کے اوسیطرح تیزی کے ساتھہ دشمن گولیان چلاتے رہے - اور یہہ بات پائی جاتی تہی کہ حصہ کثیر دشمنون کا سامنے کو جمع ہورہا ہے - برٹش فوج جسمانی قوت کے گھمنڈ پر بگل بجاتے ہوے اسطرح آگے بڑہے جیسے پریڈ پر جاتی ہے اور دشمنون سے آٹہہ سو گز کے فاصلہ پر ہوگی - اسمقام پر ایک پرانا کونہو ٹیشکر کا جو کسی زمانہ مین زمین کے اندر گڑا ہوا تھا - اور ایک مکان کچی اینٹون کا اور ایک بہت بڑا چولہا جسمین تین روشن دان تہے پایا گیا جو اسبات سے مشابہت دیتے تہے کہ یہان پر کسی زمانہ مین آبادی تہی علاوہ اسکے اکثر ہوپش کے جہونپڑے رہنے والون کے اور ایک قسم کا قلعہ بہی نظر آیا - پیدل کی پلٹن جو سوار تہی اور جا. سوسی فوج کا حصہ اپنا کام کرکے یعنے دشمنون کو پیچھے ہٹاکر باقی ماندہ سوارون سے جو نصف میل پیچھے تہی آملا - اس مقام پر ہماری فوج کا مربع ٹھہرا اور اُسمین کے اکثر پیدل سپاہی دشمنون سے بے خبر ہوکر دم مارنیکے لئے زمین پر بیٹہہ گئے اس جگہہ سے یہہ سیاہ رُو بالو کی سینڈون سے گردنین نکال نکال کر جہانکتے ہوئے نظر آتے تہے الغرض جملے

کے بندوبست کا تصفیہ ہو کر فوج کو آگے بڑہنے کا حکم ہوا اور غرض یہہ تہی کہ دشمن اپنے مورچے کے بائین جانب کر دئے جائین
چنانچہ جون ہین ہماری فوج حرکت مین آئی باغیون نے بیحد ار توپون سے جنہین پکیر پاٹ سے چہپا تہا آتش بازی شروع کردی اور
بعد اسکے تحقیق ہوا کہ اوسے فوج محصور طوقار کے توپچی جسکی پناہ دہی کو یہہ سرکاری فوج جاتی تہی ان توپون کو چلاتے تہے ۔
پہلا گولہ توپ کا ہمارے مربع سے علیحدہ گرا اور نصف میل کے قریب بالو کے ایک چادر زمین سے لیکر مربع کی باہر پہینکدی بعد اسکے
دشمنون کو ٹہیک نشانہ جلد تر معلوم ہوگیا اور اب گولی اونکی ہمارے مربع کے اوپر آ آکر بیٹہنے لگے اور بکثرت ہماری طرف کے سپاہی
زخمی ہوتے گئے ۔ پکیر پاٹ کے مونہہ پر بہی ایک ٹکڑہ گولی کا لگا جس سے ایک نہایت ہی خراب زخم اونکو آیا تاہم انتہاے جنگ
تک وہ پشت زین پر قایم رہے علاوہ گولہ اندازی کے دشمنون نے نہایت ہی تیزی کے ساتھہ ریمنگٹن بندوقون سے گولیان
چلانی شروع کردین اور صدہا گولیان ہمارے مربع کے گرد و پیش آنے لگین لیکن خوش نصیبی سے اکثر نشانہ اونچا ہو کر جاتا تہا
تاہم وقتاً فوقتاً سپاہی ہماری طرف کے زخمی ہو کر گرتے تہے اور بعد اسکے کہ زخمیون کی تعداد بیس یا اوسی سے زیادہ ہوتی تہی ۔
ڈولیون پر اوٹہا کر بیچ ہی جاتی تہی اور ڈاکٹر اونکا معالجہ کرتے تہے چنانچہ جیسے جیسے فوج آگے کو بڑہتی تہی ڈاکٹرون کا کام بہی زیادہ
ہوتا جاتا تہا اور زخمیون کی بہی کثرت ہوتی جاتی تہی ۔ سرکاری فوج نے اوسوقت تک آتشبازی موقوف رکہی جب تک کہ دشمنون
کے شمال رو مورچہ سے آگے نہ بڑہ جا چکے بعد اسکے ایک ہزار گز آگے بڑہ کر فوج کو توقف کا حکم ہوا اور سپاہیون کو یہہ ہدایت
ہوئی کہ زمین پر لیٹ جائین ۔ اس نقل و حرکت مین بارک اور لین کیسٹر کی فوجین جو بائین بازو پر تہین سامنے کی صف مین
کردی گئین اس لئے کہ ان پلٹنون کے سپاہی بکثرت ضایع ہو چکے تہے اب دوپہر ہوگئی تہی ہماری طرف سے بہی توپین
باہر کی طرف لگائی گئین اور نہایت ہی تیزی کے ساتھہ مارٹینی بندوق اور توپون سے گولے اور گولیان چلنے لگین جسکا اثر فوراً
ہی مترتب ہوا اور فوج نے عمدہ کارنمائی کی جس وقت گارڈنر اور گیٹلنگ توپون کی ہیبت ناک گڑگڑاہٹ کے اور آواز بلند ہوئی
دشمن سامنے سے گرتے ہوئے دیکہائی دئے اور اونکا فیر کرنا بہی رفتہ رفتہ بالکل موقوف ہوگیا الغرض اسطرف سے پیش قدمی
کا بگل ہوا اور فوجین ہماری تیار ہو مربع کے مرکز کے گرد باہستگی گہو کر دشمنون کے مورچون پر قبضہ کرنے کو آگے بڑہین اس مرتبہ
کی حرکت فوجی مین سیاہ کرتے کی پلٹن باعتبار اپنی بازی کے دشمن کے مورچون کے مقابل کردی گئی الطیب کے کنوین
ان مورچون کے باہر تہے ۔ عرب اپنے مورچون پر جو فی الحقیقت نہایت ہی مستحکم تہے جمع ہوگئے اور شیطان کی طرح بے
باکانہ لڑنا شروع کیا اگرچہ صف کشی اونکے مطابق ترتیب فوجی کی نہ تہی بلکہ ہر چہار طرف منتشر تہے اور وہان کی زمین بہی ایسی تہی
جیسے چہپنے کے اکثر موقع اونکو ہاتہہ آگئی تہی ایک طرف ان مورچون کی چند عمیق غار یا بندوقون کے رخنے ایسی بنی تہین جنہین
باغی بہت ہوشیاری کے ساتھہ مسلح بیکار پڑے اس ارادہ سے لیٹے ہوئے تہے کہ دفعتہً بے باکانہ طور سے حملہ آور ہون الغرض
جسوقت سرکاری فوج ٹہیک سامنے کی طرف دو ہزار آدمیون سے زیادہ دیکہائی نہ دیتے تہے گو ہزارون ہی آدمی ہر طرف
مربع کے پوشیدہ تہے جسوقت مربع سرکاری فوج کا فیر کرتا ہوا آگے بڑہا اکثر باغی نیزے لئے ہوئے اور دو دو ہاتہی تلواریں
کہینچے بہادرانہ اپنی جگہون سے جو بفاصلہ دو سو گز کے تہین نکل پڑے اور جی توڑ کر سرکاری فوج پر نہایت ہی تیزی سے حملہ آور
ہوئے یہہ معرکہ بہی حقیقۃً قابل دید تہا کہ لوگ موت سے کسطرح بیخوف نعرے مارتے اور اپنی تلوار چمکاتے ہوئے ہم پر آتے
اور داہنے اور بائین جانب مارٹینی بندوقون سے گرتے جاتے تہے اور باوجود زخمی ہو چکنے کے بہی حملے سے باز نہ آتے تہے
چند باغی ہم سے دس قدم کے فاصلہ پر پہونچ گئے تہے مگر مار کر گرا دئے گئے اور یہہ بات دیکہی جاتی تہی کہ کتنی گولیان ایک ایک

آدمے کا ہلاک کرنے مین صرف ہوئین الغرض باقی لوگ مایوسانہ لوٹ گئے ۔ جسوقت مارٹینی بندوقون نے سامنا
باغیون سے بالکل صاف کردیا سرکاری فوج خوشیان کرتی ہوئی قلعہ کے اندر گھسی ۔ کرنیل برن جنکا گھوڑا
مارا گیا تھا اور خود بھی ران مین گولی کھا چکے تھے پہلے شخص تھے جو مع چند کالی کرتی کے سپاہیون کے فصیل قلعہ پر چڑھے
کرنیل مذکور کے پاس ایک آلہ مہلک یعنی چھتری کے دونالی بندوق بھی موجود تھے جس سے اونہون نے دشمنون مین جو مورچون
کے قریب چھپی ہوئی تھی انتشار اور بربادی ڈالدی ۔ یہہ بات بیان کی گئی ہے کہ مورچون مین متعدد سوراخ تھے جنمین
اکثر باغیون نے اپنے کو لاشون سے پہلو بہ پہلو اس لئے چھپا رکھا تھا کہ ہماری فوج کے مربع پر حملہ آور ہون اور راہ اندر جانیکی
قطع کردین اور واقعی وہ لوگ اس طور سے چھپے ہوئے تھے کہ دکھائی نہ دیتے تھے یہانتک کہ سرکاری فوجین اونسے گذر
گئین اوسوقت یہہ لوگ اوٹھ کھڑے ہوے اور کلہ بکلہ ہو کر جنگ شروع کردی اور بندوقون کو چھوڑ کر اپنے نیزونکو کام مین
لائے ۔ جب سرکاری فوج اونکے قریب پہونچی اور اُنکی چھپنے کی تنگ جگہین معلوم ہوگئین وہ لوگ ہاتھون مین نیزے لئے ہوے
اوٹھکر ہماری فوج پر دوڑ پڑے اکثر سرکاری سپاہی جو اپنی صفون مین کھڑے ہوئے تھے اسطرح سے مارے گئے
اور یہہ وہ وقت تھا کہ دست و گریبان ہو کر سنگین کا نیزون سے مقابلہ تھا ۔ کپتان ولسن سے ایسے موقع پر ایک خاص فعل
بہادری کا سرزد ہوا کپتان مذکور الطیب کی لڑائی مین بطور والنٹیر* موجود تھے جسوقت مقدمۃ الجیش لشکر قریب توپخانہ کے
پہونچا باغی سرکاری فوج کے مربع کے گوشہ پر اوس حصہ فوج کے قریب پہونچ گئے جو گارڈنرس توپ کو کھینچ رہی تھی ۔
کپتان ولسن نے آگے بڑھ کر پانچ یا چھہ باغیون سے جنگ شروع کردی اسی اثنا مین اونکی تلوار قبضہ سے کسی شخص کے سر پر
لگ کر ٹوٹ گئی اور دشمنون نے اونہین ہر چہار طرف سے گھیر لیا مگر کپتان نے گھونسے سے اونہین باز رکھا اور اُس ٹوٹی
ہوئی تلوار کے قبضہ سے عجیب طرح کے کارنمائی کر رہے تھے کہ اس درمیان مدد پہونچگئی اور وہ بچ گئے ۔ تمام تر یہہ معجزہ ہوا
کہ وہ ایک ایسی تلوار سے بچ گئے جس نے کپتان کے سر کا چمڑہ کاٹ دیا الغرض بباعث اس زخم کے وہ معالجہ کے لئے فوج
کے ہمراہ کردئے گئے ۔ بعد اسکے کہ قلعہ ہاتھ آگیا تھوڑی دیر تک فوج سرکاری اوس مقام پر ٹھہری اور بحری توپخانہ سے
دو پہیدار توپین جو پیچھے پڑی ہوے توپخانہ کے ساتھ تھین دشمنون کے دوسرے مورچہ کیطرف جہان سے اوسوقت تک
نہایت ہی تیزی کے ساتھ فیر ہو رہی تھی پھیری گئین ۔ قریہ الطیب جواب تک بوجہ بلندی سطح زمین کے نمودار نہ تھا دکھائی
دینے لگا ۔ اس مقام سے روبرو سو گز کے فاصلہ پر ایک خشتی مکان تھا جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے اور ایک زنگ آلودہ آہنی چولہ
سامنے اوس مکان کے زمین پر پڑا تھا یہہ چولہ یقیناً اسمعیل پاشا کے ترقی اور افزایش مملکت کے زمانہ مین یہان آیا ہوگا اس مقام
پر ہر چہار طرف خرگوش کے بل چھچھلی قبرون کی طرح خندقین تھین بظاہر دشمنون نے انکو اپنی حفاظت کے لئے کھود رکھا تھا ۔
اکثر عرب اُس مکان مین پوشیدہ تھے اور باقی ان سوراخون مین مخفی تھے کہ جست و خیز کے ساتھ حملہ آور ہون الغرض ان سوراخون
سے متواتر سخت اذیتین پہونچین بعض عرب اون گڑھون مین مثل مردہ کے اوسوقت تک چھپے رہے کہ ہمارے صفوف لشکر اون پر سے
گذر گئین بعد اسکے نکل کر اونہون نے سخت نقصان پہونچایا اور آخرش پس پا کردئے گئے ۔ جب سرکاری فوج آگے بڑھی اور توپ
اوس مکان پر گولہ مارنا شروع کیا ۔ اس مکان مین بندوق کے رخنے بنے ہوئی تھین اور یہانسے دشمن بہت تیزی کے ساتھ ہم پر گولیان

* والنٹیر اوسکو کہتے ہین جو بے تنخواہ اپنی خواہش اور درخواست سے گورنمنٹ پر جان نثاری کرے

چلا رہے تھے سرکاری توپین ایسی بھاری نہ تہین جنسے دیوارین گرادی جاتین مگر آخر کو ہلّہ کرکے وہ مکان مسمار کردیا گیا بحری فوج کے سپاہیون نے جنکو لفٹننٹ گراہم آگے بڑہائی جاتی تہی اوس مکان کے کہڑکیون مین گولیان مارین اور سوڈانیون نے ایک ایک انچ زمین پر اوس مکان کے گردوپیش اپنی جانین لڑائین۔ تمام جہازیون کے پیچھے دشمن چھپے ہوئے نظر آتے تھے جو بجاے اسکے کہ قتل کرو اسے جائین بہکا دیئے گئے بیسیون عرب تلوار اور نیزے ہاتھون مین لئے منتظر حملہ کے تہے جو بندوق اور سنگینون سے زمین پر گرا دیے گئے۔ جسوقت فوجین ہمارے قریب تر اُس مکان کے پہونچین تین یا چار عرب اوس جولہ سے آہستہ باہر نکل کر غیر مغلوب کلیجے والون کیطرح حملہ آور ہوئے مگر اپنے نوشتہ تقدیر کو پہونچ گئے اور مارے گئے علاوہ اِنکے سوڈانیون سے زیادہ اس مہذب فوج کے چارون طرف مرے ہوئے پڑے تھے ایک بجے دن کو دشمنون کے فرار ہونیکی صورت نظر آئی چنانچہ جسوقت وہ لوگ بہاگے کنانگٹن اور مارٹینی بندوقون نے انکی جماعتون مین بربادی ڈال دی اور سرکاری فوج اونہین دبائے ہوئے الطیب کے کنوئن کیطرف جہان آب تازہ تہا بڑہی اس مقام پر سوڈانیون نے آخری جنگ کے یہان دشمنون کا ایک دوسرا مورچہ تہا اور دہس یہان سے قرینہ بالو سکے بوردن اور پیپیون سے تیار کئے تھے صورت اس دہس کی ہلالی جنوب رویہ تہی جسوقت سرکاری فوج شمال کی طرف بڑہی جو توپین اوس دہس پر چڑہی تہین رخ اونکا ہماری طرف پہیر دیا یہہ گارڈن ہاے لیڈرس رجمنٹ کے دو کمپنیون جسکو کپتان فیلیڈٹی جاری تہی اوس دہس پر قبضہ کرلیا اور دو بیدار اور ایک برنجی ہوئیزر اور ایک گٹلینگ توپ اور دو بان پہینکنے والی نلی دشمنون سے چہین لی۔ شیخون کے اصرار اور ترغیب سے دو تین باغی ننگے ہاتھ ہماری فوج پر جو آگے بڑہ رہی تہی اس غرض سے حملہ آور ہوئے کہ لوگ دیکھین کہ وہ لوگ اپنی عزیز زندگانی کسطرح رئیگان کرتے ہین الحاصل سوڈانیون کو شکست فاش ہوئی اور سب کے سب ہٹ گئے۔ خیمے اور جہونپڑے اور کنوین اونکے بین چار گھنٹہ تک سخت لڑائی کے بعد ہاتھ آئے۔ باوجود اسطرح کی لڑائی کی اسوقت تک بے باکانہ طور سے سلسلہ حملہ کرنیکا جاری رہا اور جب ہماری فوج کا مربع آگے بڑہ گیا اوسوقت وہ لوگ وحشیانہ طور سے اون سوراخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے کود کود کر حملہ آور ہوئے اسطرح کی کارروائی سے اونہین باز رکھنے کے لئے ضرور تہا کہ ہر چہار طرف توجہ رکھی جاے اس لڑائی مین بارہ برس کی عمر کے لڑکے بہادرانہ طور سے لڑکر سایہ دار خندقون مین مرے پڑے تھے جنکے دانت بیٹھے ہوئے تھے اور ہاتہون سے اپنے نیزون کو مضبوط پکڑے ہوئے تھے۔ یہہ امر بالکل غیر ممکن تہا کہ باغیون کے مجروح لوگ بچاے جاتے یا قیدی پکڑے جاتے اس لئے کہ مرتے دم تک اون لوگون نے نیزون سے مجروح کرنے یا تلوار اور چہرون سے قتل کرنے مین ہماری کوششین کین۔ چنانچہ اونہین دبائے ہوئے آگے بڑہتے جاتے تہے جب اونکے قریب ہو پہنچتے تو سنگین یا بندوق سے اُن کو ہلاک کرڈالتے تاکہ وہ مجروحین اوٹہکر اپنے دشمنون کے قتل یا پاپی کرنیکی کوشش نہ کرسکین۔ ایک عجب طرح کی ہیبت ناک خوشی کی چمک اونکے چہرون سے پیدا ہوتی تہی جبکہ وہ کوئی ہتیار ہمارے کسی سپاہی کے بدن مین چہبودیتے تہے۔ جب لڑائی ختم ہوگئی اور فوجین ہماری باغیون کے مکانات کے اندر تلاش کررہین تہین کہ ایک لڑکا جو لاشون مین اور نیم جانون کے ڈہیر مین اسطرح پڑا ہوا تہا جیسے کسی نے نہین دیکھا تہا دفعتہً اوٹہکر برہنہ چہرا لئے ہوئے دو سپاہیون پر حملہ آور ہوا اوسیوقت ایک دوسرا لڑکا بلّی کی طرح اُچہل کر ایک تیسرے سپاہی کی پشت پر آپڑا اور گلا اوسکا کاٹ ہی چکا تہا کہ عین وقت پر ایک افسر وہان پہونچ گیا اور اپنی طپنچہ سے اوس لڑکے کے سر مین گولی ماری۔ اب پہر واقعات اوس لڑائی کے بیان ہوتے ہین الغرض جسوقت سرکاری پیدل

چلا رہے تھے سرکاری توپین ایسی بہاری نہ تہین جنسے دیوارین گرادی جاتین مگر آخر کو ہلا کرکے وہ مکان مسمار کردیا گیا بحری
فوج کے سپاہیون نے جنکو لفٹننٹ گراہم آگے بڑہائی جاتی تہی اوس مکان کے کہڑکیون مین گولیان مارین اور سوڈانیون
نے ایک ایک انچ زمین پر اوس مکان کے گرد و پیش اپنی جانین لڑائین۔ تمام جہاڑیون کے پیچہے دشمن چہپے ہوئے
نظر آتے تہے جو بجاے اسکے کہ قتل کرو اسے جائین بہگا دیئے گئے بیسیون عرب تلوار اور نیزے ہاتہون مین لئے منتظر
حملہ کے تہے جو بندوق اور سنگینون سے زمین پر گرا دے گئے۔ جسوقت فوجین ہمارے قریب تر اُس مکان کے پہونچین
تین یا چار عرب اوس جولہہ سے آہستہ باہر نکل کر غیر مغلوب کلیجے والون کیطرح حملہ آور ہوئے مگر اپنے نوشتہ تقدیر کو پہونچ
گئے اور مارے گئے علاوہ اِنکے سوڈانیون سے زیادہ اس مہذب فوج کے چارون طرف مرے ہوئے پڑے تہے
ایک بجے دن کو دشمنون کے فرار ہونیکی صورت نظر آئی چنانچہ جسوقت وہ لوگ بہاگے کنلگٹن اور مارٹینی بندوقون نے انکی
جماعتون مین بربادی ڈال دی اور سرکاری فوج اونہین دبائے ہوئے الطیب کے کنوئن کیطرف جہان آب تازہ تہا بڑہی
اس مقام پر سوڈانیون نے آخری جنگ کے یہان دشمنون کا ایک دوسرا مورچہ تہا اور دہس یہان سے قرینہ بالو کے
بوردن اور پیپیون سے تیار کئے تہے صورت اس دہس کی ہلالی جنوب رویہ تہی جسوقت سرکاری فوج شمال کی طرف
بڑہی جو توپین اوس دہس پر چڑہی تہین رخ اونکا ہماری طرف پہیر دیا یہہ گارڈن ہاے لیڈرس جمنت کے دو کمپنیون جنہی
کپتان فیلیڈ ٹی جارہی تہی اوس دہس پر قبضہ کرلیا اور دو بیدار اور ایک برنجی ہوئیزر اور ایک گٹلینگ توپ اور دو بان
پہینکنے والی نلی دشمنون سے چہین لی۔ شیخون کے اصرار اور ترغیب سے دو تین باغی ننگے ہاتہہ ہماری فوج پر جو آگے بڑہ
رہی تہی اس غرض سے حملہ آور ہوے کہ لوگ دیکہین کہ وہ لوگ اپنی عزیز زندگانی کسطرح رئیگان کرتے ہین الحاصل سوڈانیون
کو شکست فاش ہوئی اور سب کے سب ہٹ گئے۔ خیمے اور جہونپڑے اور کنوین اونکے بین چار گہنٹہ تک سخت لڑائی
کے بعد ہاتہہ آئے۔ باوجود اسطرح کی لڑائی کی اسوقت تک بے باکانہ طور سے سلسلہ حملہ کرنیکا جاری رہا اور جب ہماری
فوج کا حربہ آگے بڑہ گیا اوسوقت وہ لوگ وحشیانہ طور سے اون سوراخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے کود کود کر حملہ آور ہوتے
اسطرح کی کارروائی سے اونہین باز رکہنے کے لئے ضرور تہا کہ ہر چہار طرف توجہ رکہی جاے اس لڑائی مین بارہ برس
کی عمر کے لڑکے بہادرانہ طور سے لڑ کر سایہ دار خندقون مین مرے پڑے تہے جنکے دانت بیٹہے ہوئے تہے اور ہاتہون
سے اپنے نیزون کو مضبوط پکڑے ہوئے تہے۔ یہہ امر بالکل غیر ممکن تہا کہ باغیون کے مجروح لوگ بچائے جاتے یا
قیدی پکڑے جاتے اس لئے کہ مرتے دم تک اون لوگون نے نیزون سے مجروح کرنے یا تلوار اور چہرون سے قتل کرنے مین
ہماری کوشش کین۔ چنانچہ اونہین دبائے ہوے آگے بڑہتے جاتے تہے جب اونکے قریب پہونچتے تو سنگین یا بندوق سے اُن کو
ہلاک کر ڈالتے تاکہ وہ مجروحین اوٹہہ کر اپنے دشمنون کے قتل یا پامال کرنیکی کوشش نہ کرسکین ایک عجب طرح کی ہیبت ناک خوشی
کی چمک اونکے چہرون سے پیدا ہوتی تہی جبکہ وہ کوئی ہتیار ہمارے کسی سپاہی کے بدن مین چہبو دیتے تہے۔ جب لڑائی ختم ہوگئی
اور فوجین ہماری باغیون کے مکانات کے اندر تلاش کر رہین تہین کہ ایک لڑکا جو لاشون مین اور نیم جانون کے ڈہیر مین اسطرح پڑا
ہوا تہا جیسے کسی نے نہین دیکہا تہا دفعتاً اوٹہکہ برہنہ چُہرا لئے ہوئے دو سپاہیون پر حملہ آور ہوا اوسیوقت ایک دوسرا لڑکا بلی
کی طرح اُچہل کر ایک تیسرے سپاہی کی پشت پر آ پڑا اور گلا اوسکا کاٹ ہی چکا تہا کہ عین وقت پر ایک افسر وہان پہونچ گیا اور اپنی
طپنچہ سے اوس لڑکے کے سر مین گولی ماری۔ اب پہر واقعات اوس لڑائی کے بیان ہوتے ہین الغرض جسوقت سرکاری پیدل

چلا رہے تھے سرکاری توپین ایسی بہاری نہ تہین جنسے دیوارین گرادی جاتین مگر آخر کو ہلہ کرکے وہ مکان مسمار کردیا گیا بحری
فوج کے سپاہیون نے جنکو لفٹنٹ گراہم آگے بڑہائی جاتی تہی اوس مکان کے کھڑکیون مین گولیان مارین اور سوڈانیون
نے ایک ایک انچ زمین پر اوس مکان کے گرد و پیش اپنی جانین لڑائین۔ تمام جہازیون کے پیچہے دشمن چہپے ہوئے
نظر آتے تہے جو بجاے اسکے کہ قتل کروا ے جانین بہگا دیئے گئے بیسیون عرب تلوار اور نیزے ہاتہون مین لئے منتظر
حملہ کے ستے جو بندوق اور سنگینون سے زمین پر گرا دے گئے۔ جسوقت فوجین ہمارے قریب تر اُس مکان کے پہونچین
تین یا چار عرب اوس جولہہ سے آہستہ باہر نکل کر غیر مغلوب کلیجے والون کیطرح حملہ آور ہوئے مگر اپنے نوشتہ تقدیر کو پہونچ
گئے اور مارے گئے علاوہ اِنکے سوڈانیون سے زیادہ اس مہذب فوج کے چارون طرف مرے ہوئے پڑے تہے
ایک بجے دن کو دشمنون کے فرار ہونیکی صورت نظر آئی چنانچہ جسوقت وہ لوگ بہاگے کناگٹن اور مارٹینی بندوقون نے انکی
جماعتون مین بربادی ڈال دی اور سرکاری فوج اونہین دبائے ہوئے الطیب کے کنوئن کیطرف جہان آب تازہ نہایت ہی
اس مقام پر سوڈانیون نے آخری جنگ کے یہان دشمنون کا ایک دوسرا مورچہ تہا اور دہس یہان سے قرینہ بالو کے
بوردن اور پیپیون سے تیار کئے تہے صورت اس دہس کی ہلالی جنوب رویہ تہی جسوقت سرکاری فوج شمال کی طرف
بڑہی جو توپین اوس دہس پر چڑہی تہین رخ اونکا ہماری طرف پہیر دیا یہہ گارڈن ہائے لینڈرس جنت کے دو کمپنیون جنہی
کپتان فیلیڈئی جارہی تہی اوس دہس پر قبضہ کرلیا اور دو بیجدار اور ایک برنجی ہوئیزر اور ایک گٹلینگ توپ اور دو بان
پہینکنے والی نلی دشمنون سے چہین لی۔ شیخون کے اصرار اور ترغیب سے دو تین باغی نکلے ہاتہہ ہماری فوج پر جو آگے بڑہ
رہی تہی اس غرض سے حملہ آور ہوسے کہ لوگ دیکہین کہ وہ لوگ اپنی عزیز زندگانی کسطرح رئیگان کرتے ہین الحاصل سوڈانیون
کو شکست فاش ہوئی اور سب کے سب ہٹ گئے۔ خیمے اور جہونپڑے اور کنوین اونکے بین چار گہنٹہ تک سخت لڑائی
کے بعد ہاتہہ آئے۔ باوجود اسطرح کی لڑائی کی اسوقت تک بے باکانہ طور سے سلسلہ حملہ کرنیکا جاری رہا اور جب ہماری
فوج کا مربع آگے بڑہ گیا اوسوقت وہ لوگ وحشیانہ طور سے اون سوراخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے کود کود کر حملہ آور ہوئے
اسطرح کی کارروائی سے اونہین باز رکہنے کے لئے ضرور تہا کہ ہر چہار طرف توجہ رکہی جاے اس لڑائی مین بارہ برس
کی عمر کے لڑکے بہادرانہ طور سے لڑکر سایہ دار خندقون مین مرے پڑے تہے جنکے دانت بیٹہے ہوئے تہے اور ہاتہون
سے اپنے نیزون کو مضبوط پکڑے ہوئے تہے۔ یہہ امر بالکل غیر ممکن تہا کہ باغیون کے مجروح لوگ بچائے جاتے یا
قیدی پکڑے جاتے اس لئے کہ مرتے دم تک اون لوگون نے نیزون سے مجروح کرنے یا تلوار اور چہرون سے قتل کرنے مین
ہماری کوششین کین۔ چنانچہ اونہین دبائے ہوئے آگے بڑہتے جاتے تہے جب اونکے قریب پہونچتے تو سنگین یا بندوق سے اُن کو
ہلاک کرڈالتے تاکہ وہ مجروحین اوٹہہ کر اپنے دشمنون کے قتل یا پامال کرنیکی کوشش نہ کرسکین۔ ایک عجب طرح کی ہیبت ناک خوشی
کی چمک اونکے چہرون سے پیدا ہوتی تہی جبکہ وہ کوئی ہتیار ہمارے کسی سپاہی کے بدن مین چہبو دیتے تہے۔ جب لڑائی ختم ہوگئی
اور فوجین ہماری باغیون کے مکانات کے اندر تلاش کر رہی تہین کہ ایک لڑکا جو لاشون مین اور نیم جانون کے ڈہیر مین اسطرح پڑا
ہوا تہا جیسے کسی نے نہین دیکہا تہا دفعتہً اوٹہکر برہنہ چہرا لئے ہوئے دو سپاہیون پر حملہ آور ہوا اوسیوقت ایک دوسرا لڑکا بلی
کی طرح اُچہل کر ایک تیسرے سپاہی کی پشت پر آپڑا اور گلا اوسکا کاٹ ہی چکا تہا کہ عین وقت پر ایک افسر وہان پہونچ گیا اور اپنی
طپنچہ سے اوس لڑکے کے سر مین گولی ماری۔ اب پہر واقعات اوس لڑائی کے بیان ہوتے ہین الغرض جسوقت سرکاری پیدل

سرکاری فوج بشکل مربع طوقار پر بڑھتی ہے

کرنیکو اوترے تہے اونمین سے دو ثلث سپاہیون نے بائین جانب دشمنون سے مزاحمت کی اس درمیان مین مربع پیدل فوج کا آگے بڑہا بعد اسکے مربع کے بائین بازو پر ایک عمدہ موقع لیکے ہمارے سپاہیون نے ترچہے فیر کرنا شروع کیا جسکا عمدہ نتیجہ حاصل ہوا چنانچہ اس فوج کی عمدگی کی تمیز اسی سے ہوسکتی ہے کہ ایک ایک شخص نے اسنی۸۰ اسنی۸۰ فیرین کین اور کوئی بہی انمین کا ضایع نہوا صرف دو سپاہی زخمی ہوئے اور جو طریقہ کے گہوڑے اور بندوقون کے مختلف مواقع پر منتشر طور سے رکہنے کا محفوظ جگہون مین اختیار کیا گیا تہا اوس سے نہایت ہی عمدہ نتیجہ مترتب ہوا۔ سرکاری نقصان کا تحمینہ الطیب کی لڑائی مین تیس ۳۰ سپاہیون سے زیادہ کا نہین ہوا اور علاوہ انکی ڈیڑہ سو آدمی زخمی تہے۔ مقتولین مین میجر سلیڈ اور فری مین اور پیروین اور کوارٹر ماسٹر ولکنس اور لفٹنٹ رابنسن شاہی بحری فوج کے تہے اور اعلی افسرون مین بیکر پاشا اور کرنیل بیرو زخمی ہوئے تہے۔ جنرل گراہم* برابر کسی اونٹ کے کہلے میدان لڑائی مین رہتے تہے اور وہ خود اور اونکے مصاحبین اکثر ہائی لینڈ ر لڑائی مین شریک تہے اور جنرل مذکور نے اپنے کو نشانہ دشمنون کا اسوجہ سے بنا رکہا تہا کہ اپنے ساتہ ایک سرخ نشان لے چلتے تہے جسپر دشمن تاک کر نہایت شدت سے گولیان برساتے تہے۔ اس لڑائی مین دشمنون کا نقصان ہوا جسکی تعداد دو ہزار تین سو آدمیون تک تہی۔ ان سبکو فوج سرکاری نے مدہ کہ جنگ مین تہ خاک کیا تہا اور اپنے افسران مقتولین کو جو بیکر پاشا کے ساتہے تہے پہچانکر دفن کیا۔ دوسرے روز نو بجے دن کو فوجین الطیب سے روانہ ہوئین۔ سوارون کا رسالہ داہنی طرف پشت پر اور جاسوسی حصہ رسالہ کا داہنے اور بائین بازو پر رکہا گیا۔ سو گیارہ بجے فوج کو اس غرض سے قیام کا حکم دیا گیا کہ بائین طرف جو جہاڑی تہی اور اوسکے آگے اور رفتہ رفتہ گہنے ہوتے جاتے تہے اوسمین دشمنون کی دیکہ بہال کیجائے۔ چونکہ یہ جہاڑیان دشمنون سے بالکل خالی تہین لہذا فوج ہماری بلا کسی رد و کد کے آگے بڑہی۔ اور جاسوسی رسالہ دونون بازون پر دور تک چڑہا ہوا تہا ایک بجے تک یہہ ہی کیفیت رہی۔ چونکہ اتنے عرصہ مین شہر طوخار کو سامنے آ جانا چاہئے تہا لہذا دو پلٹن دس نمبر ہزارز کے رسالہ کے بہ ماتحتی لفٹنٹ کرنیل ووڈ کے آگے پیچہے گئے کہ وہ شہر کا پتہ لگائین کہ کہان ہے۔ جب فوج سرکاری ایک میل تک بڑہ چکی اوسوقت فوج جاسوس نے اطلاع دی کہ طوخار زیادہ بائین اور پورب کی طرف بہ نسبت اسکے کہ پہلے قیاس کیا گیا تہا نظر آتا ہے۔ چنانچہ حکم واسطے تبدیل ضروری کے آگے کی پلٹن مین جنرل کے پاس بہیجدیا گیا اور فوج آگے کو بڑہتی چلی۔ تہوڑے سے باشندے شہر سے جہاڑی کیطرف دوڑتی ہوئی نظر آئی اور جہاڑیون مین سے جاسوسی فوج پر فیر کرنا شروع کر دیا ۳ بجے پیدل فوج بہی آپہونچی اور جسوقت مربع فوج کا آگے بڑہا سوار داہنے سے گہوم گئے یہان تک شہر پچہم طرف کو گہیر لیا گو شدت دہوپ مین خشک ریت پر چلنا سخت مشکل تہا تاہم

* میجر سر جیرالڈ گراہم کی سی بی وی سی ۱۸۳۱ع مین پیدا ہوئی اور مقام اولوچ کی شاہی فوجی مدرسہ مین تعلیم پائی ۔ ۱۸۵۰ع مین انجنیر شاہی مقرر ہوئے اور جنگ کریمیا مین بمقام المنا اور انکرمان مین موجود تہے اور ریگڈان کے حملے مین دو مرتبہ زخمی ہوئے اور دو مرتبہ اونکا نام کیا گیا۔ اور توصیف واقعات جنگ مین تحریر ہوئی ہے کہ جنرل مذکور سپاہ مت پول کے ڈاکون کی برباد کرنے مین متعین رہے اور اس لڑائی مین اونہین وکٹوریا کراس کا تمغہ مع دوسرے تمغون کے ملا اور مختلف اعزاز حاصل کئے ۱۸۶۰ع مین کرکے قلعون پر حملے کرنے مین اور پیکن کے تابع کرنے مین موجود تہے اور پہر سخت زخمی ہوئے تہے اور مصر مین لارڈ ولسلی کی فوج کے دوسرے حصہ کے سپہ سالار رہ کر سخت لڑائیان کی تہین اور اولاً اسمعیلیہ پر اسی نے فوجین اپنی اوتاری تہین اور مقامات لانعہ اور طل المحسوتا پر لڑائیان اور محسمہ اور کساسن پر چڑہائیان کی تہین چنانچہ ۲۷ اگست ۱۸۸۲ع کو یہ ہمراہی ۱۷۰۰ سپاہی

ایک ہی آدمی پیچھے چھوٹ گیا تہا کہ وہ بہی تہوڑی دیر مین صفون سے اگر مل گیا۔ فوج کو قریب گیارہ میل کے چلنا ہوا۔ شہر طوقار کے سامنے قریب مربع میل کے ایک مسطح میدان تہا ۴ بجے جنرل اسٹوارٹ مع اپنے مصاحبین اور چہہ آدمیون کے جہازی سے نکل کر اس میدان مین آئے اور سو گز بہی بڑہے نہ ہونگے کہ ایک آدمی شہر سے دوڑتا ہوا انکی طرف آیا اوسوقت یہہ معلوم ہوا کہ دشمن پیچھے ہٹ گئے اور ہماری فوج کو جو مدد دینکو جاتے تہے بہیجا چھوڑ دیا تہا کہ فوج محصور سے جا ملی۔ اس قلعہ مین قریب ستر آدمیون کے رہ گئے تہے اور یہہ معلوم ہوتا تہا کہ فوج محصور کے دشمنون سے صلح کر لے تھے اور اپنا ہتیار کہول کر اور باغیون کو مدد دیکر اپنی جانین بچائی تہین۔ انگریزی فوج کے پہونچتے ہی پہر مفرور ہو گئے۔ سرکاری فوج شہر طوقار کے سامنے بہ آرام تمام شب باش ہوئی اس لئے کہ اوس روز دشمن کا کوئی نشان معلوم نہ ہوا اور قریب نو بجے کے بہت سے اونٹ رسد اور پانی کے قلعہ بکر سے محفوظ پہونچ گئے اور انکے پہونچنے سے سبہونکو تسلی ہوئی۔ یکشنبہ کی صبح ۲ مارچ کو سوارون اور پیدل پلٹن کے سپاہ نے جو سوار کر دئے گئے تہے مع اپنے جنرل اور اونکے مصاحبین کے کوچ کیا کہ مقام دبا جو باغیون کا ایک بہت بڑا قریہ تہا اور طوقار سے پانچ میل پر واقع تہا اوسکے دیکہہ بہال کری افواہا یہہ سنا گیا کہ اس مقام پر بہت سے دشمن جمع ہین لیکن نزدیک کے پہونچنے سے معلوم ہوا کہ خبر غلط تہی اور ہمارے جاسوسون نے خبر دی کہ بجز چند مویشیون کے اور کوئی ذی روح یہان معلوم نہین ہوتا۔ وہان ایک بڑا گول چہترا ہوا گانون پایا گیا اوسکا رقبہ ایک میل کا تہا اوسکے جہونپڑے پیال اور ٹاٹ اور بید اور چٹائی سے بنے ہوے تہے اور بہت ہی ویران حالت مین تہا جب فوج قریب پہونچی تو ایک عجیب تماشا نظر آیا کہ گانون کے باہر بعض بڑے جہونپڑون مین بہت سی بندوقین جمع تہین اور قریب ہی اوسکے بکر پاشا کی گٹلنگ اور ہماری توپین بہی تہین یہہ سب طوقار سے یہان لائی گئی تہین گروان بوتون کی اور ہر جہونپڑون مین بندوقین تہین اور بہت سے سنگین اور کارتوس اور گہوڑون کے ساز اور کاغذ اور قلم وغیرہ اور دوسری قسم کے مختلف چیزین بہی جمع تہین۔ یہہ سب چیزین بکر پاشا کی فوج کی تہین وردیان برچھون سے چہدی ہوئی کاغذات اور ڈاکٹری آلات باجے اور ہر طرحکی چیزین جو باغیون کے صرف کی نہ تہین یہان پڑی ہوئی تہین جس سے بظاہر معلوم ہوتا

اور تین توپون کے مقابلہ کیا اور دس ہزار حملہ آور دشمنونکو جنکے پاس بندرہ توپین تہین مار کر بہگا دیا۔ اور اس جنگ مین بہی اوس نے اعلی صفتین جو ایک جنرل مین ہونی چاہئین یعنی خبرداری ثابت قدمی صبر تیزی اور مستقل مزاجی دیکہائین اور ۱۳ ستمبر کو کساسین کی لڑائی مین اور ۱۳ ماہ مذکور کو تل الکبیر کی جنگ اخیر مین شریک رہے۔

تہاکہ تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ باغی وہان تہے اس لئے کہ ایک جہونپڑے مین ٹوپی ہزارس کے رسالہ کی ایک سوار کی
پائی گئی جو گذشتہ جمعہ کو سوارون کے حملہ مین مارا گیا تہا۔ جس بے انتظامی سے یہہ چیزین وہان پڑی ہوئی تہین اوس
سے معلوم ہوتا تہاکہ قیمتی چیزین بہت ہی جلدی مین اون چیزون مین سے پہینکی گئی ہین بعض جہونپڑون مین متفرق مقامات پر
تازے سوراخ کہودے ہوئے تہے جس سے پایا جاتا تہاکہ اون مقامات مین قیمتی چیزین مدفون تہین بہت سی جوار اور
دوسرے رسد کی چیزین بہی وہان جمع تہین پندرہ سو سی زیادہ بندوقین دستیاب ہوئین چنانچہ ان سبکو سپاہیون نے
ضایع کردیا۔ شہر طوقار کی دیوارون کی عام حالت سے یہہ معلوم ہوتا تہاکہ اوسپر کوئی سخت حملہ نہین کیا گیا سرکاری فوج
کے پہونچنے کے دوسرے دن بہت سے باشندے جو بہاگ گئے تہے جس زمانہ مین کہ باغی لڑ رہے تہے یا باغیون
کے ساتہہ چلنے گئے تہے مع اپنے عیال اور اطفال کے شہر مین واپس آئے قلعہ کی فوج نے بیان کیاکہ جب سے ہملوگون نے
ہتیار رکہول دے ہمارے ساتہہ باغی نہایت ہی خراب برتاؤ کرتے تہے اور ان لوگون نے باغیون کی خدمتگاری قبول
کرلی تہی۔ ایک مجروح مصری گولہ انداز نے بیان کیاکہ مجہکو اور دوسرے سات شخصون کو باغی طوقار سے الطیب تک رسیون
مین باندہ کر توپ چہوڑانے کے لئے کہینچتے ہوے لے گئے تہے اور سوائے میرے سب کے سب مارے گئے اور جب
مین نے بہاگنے کا قصد کیا ایک عرب نے میرے پیٹہہ مین گولی ماری مگر شب کے وقت مین افتان خیزان طوقار مین پہونچ
گیا اوس نے یہہ بہی بیان کیاکہ بہت سے عرب زخمی ہوکر بہاگ گئے۔ اس گولہ انداز اور نیز دوسرے لوگون نے یہہ بہی
بیان کیاکہ باغی کہتے تہے کہ عثمان دغنا نے ہملوگون کو دہوکہا دیا اور ہملوگون کو یہہ باور کرایا کہ یہہ بات غلط ہے کہ انگریزی
فوج آتی ہے بلکہ صرف مصری فوج سے مقابلہ کرکے اونکو ہزیمت دینا ہوگا ۵ مارچ کو سرکاری فوج سواقم واپس جانیکو جہاز پر
سوار ہوئی جنرل گراہم نے اوسوقت فوج کو صحیح و سلامت رخصت ہونیکا حکم مقام ٹرن کی ٹاٹ مین سنایا اور اونکی جوانمردی
اور تعلیم یافتگی اور دیگر اقسام کی تعریف کی اور یہہ بہی کہاکہ یہہ لوگ اپنی گورنمنٹ سے انعام پانیکے مستحق ہین۔ دو واقعی متعین اس لڑائی
کے اس مقام پر قابل ذکر ہین یعنی چند ہفتہ بعد اس لڑائی کے لفٹنٹ ول فورڈ لایڈ جو الطیب کی لڑائی مین شریک تہے حضور مین ملکہ
معظمہ کے ولنسر کاسل مین حاضر ہوے اور جنرل سر جیرالڈ گراہم کی طرف سے مہدی کا علم جو انگریزی فوج نے طوقار کی لڑائی مین لوٹا
تہا نذر دیا۔ یہہ اس علم کا قریب دہائی گز کے لانبا اور دو گز چوڑا سرخ اور زرد ریشم کا بنا ہوا تہا ایکطرف اسکے بخط عربی لکہا ہوا تہا
کہ اس جہنڈے نے حاکم شہر طوقار کو عطا کیا اور دوسری طرف اسکے مشہور فقرہ لا اله الا الله و محمد رسول الله و الا
مو یا المعروف تحریر تہا۔ دوسرا امر یہہ ہو کہ کپتان ویلس کو جو شاہی تارپیڈو جہاز ہیکلا کے کپتان تہے اونہین ساوتہہ مسی مین
تمغہ وکٹوریا کراس کا اوس جوانمردی کے صلہ مین عنایت ہوا جو اونہون نے جنگ الطیب مین دیکہائی کپتان مذکور اس لڑائی مین
جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اکثر دشمنون سے اکیلے کلہ بکلہ لڑے اور جب انکی تلوار کا قبضہ ٹوٹ گیا اوسوقت گہونسون سے لڑتے رہے

باب یازدہم

مسئلہ بہ واقعات ذیل

اشتہار امیر البحر ہیوٹ اور جنرل گراہم کا قبیلہائے عرب مین۔ عثمان دغنا کا جواب۔ برٹش فوج کا طمائی پر بڑہنا۔ دشمن کا نظر آنا۔
شب باشی۔ بہادرانہ دیکہہ بہال دشمنون کی۔ انگریزی خیمون پر سخت آتش باری۔ دوسری صبحکو آگے بڑہنا۔ کمزور حصہ پر ہماری مربع فوج

کی عربون کا حملہ۔ جانبازیاں اون حملون مین۔ سپاہ کریٹ کی بعض سپاہیون کی بہادری۔ پیچھے ہٹنا دوسری برگیڈ یعنی حصہ فوج
کا اور چھن جانا اونکی توپونکا۔ دوسری برگیڈ کی مدد کو پہلی برگیڈ کا آگے بڑہنا۔ انکی گولہ اندازی باغیون پر۔ چھنی ہوئی بندوقونکا پھر ہاتھ آنا۔ عربونکا جابجا
حملہ۔ باغیونکا پورے طور سے شکست کھانا۔ مجروح سوڈانیونکا ہر شخص پر حملہ کرنا جو اونکی قریب آیا۔ سرکاری فوجکا طمائی سے کوئون پر بڑہنا۔
سرکاری اور باغیونکے نقصان۔ لڑائی کے بعد کی شب۔ عثمان دغنا کے خیمونکا جلا دینا۔ انعام دینے کا وعدہ جو شخص عثمان دغنا کو زندہ یا مردہ
لائے۔ نقل اشتہار کی باغیون کے شیخ یعنی سردار کے پاس پہنچنا۔ عثمان دغنا کی گرفتاری کے لئے تجویز حملے۔ بیکار گوشہ نشین باغیون کے
ساتھ گفت و شنید مین۔ آپسمین سپاہ کے گولی کا چلنا۔ پلٹن کا پیچھے ہٹنا اور عربونکا مضحکہ۔ قصبہ طمانیت پر جانا۔ حملہ کا حکم۔ اس قصبہ کا دشمنون
سے خالی پایا جانا۔ اوسکا جلا دیا جانا اور فوج سرکاری کا سواقم کو واپس آنا

بعد ختم ہونے جنگ الطیب اور تباہ دہی تصوین قلعہ طوقار کے جنرل گراہم مع اپنی فوج اور سپاہیان محصور قلعہ مذکورہ اور باشندگان
مصر کے جو طوقار مین تھے سواقم کو واپس آئی اور یہان سے ایک اشتہار بمضمون ذیل جو امیر البحر ہیوٹ اور جنرل گراہم کیطرف
سے قبیلہ ہائے عرب مین مشتہر کیا گیا۔

مضمون اشتہار

تمکو اس امر کی اطلاع دیگئی ہے کہ انگریزی فوج نہ صرف محصورین قلعہ طوقار کی مدد کو آئی ہے بلکہ اون ظالمون کے دفع کرنیکو آئی
بھی جو تملوگون پر اتنے دنون سے ہو رہے ہین اسپر بھی تم لوگ اوس مشہور بدمعاش عثمان دغنا پر بھروسا اور اعتماد کرتے ہو جس
شخص کو تملوگ جانتے ہو برا خراب آدمی ہے اور یہہ برائی اوسکی اوسکے چال چلن سے ثابت ہوتی ہے جو سواقم مین اوس سے
ظاہر ہے اس نے تمکو یہہ لکہ دیا ہو کہہ دیا ہے کہ ہماری زمین پر نازل ہوئے ہین۔ خداوند عالم جو تمام عالم کا حکمران ہے
عثمان دغنا ایسے بدمعاش کو اپنا پیغمبر نہین بناتا۔ لوگ تمہارے قبیلہ کے جری ہین اور انگلینڈ ایسے آدمیونکی ہمیشہ عزت
کرتا ہے۔ ایسی حالت مین خبردار ہوجاؤ اور عثمان دغنا کو اپنے ملک سے نکالدو ہم لوگ وعدہ کرتے ہین کہ جو لوگ فوراً ہمارے
پاس چلے آئینگے اونکے قصور معاف کردیے جائینگے اور اونکو امن دیا جائیگا اور اگر ایسا نہ کروگے تو یاد رہے کہ تملوگونکا بھی
وہی حال ہوگا جو کشتگان الطیب کا ہوا۔

قبل اس اشتہار کے شیخ مرغانی نے اکثر خطوط بنام قبایل عرب کے بھیجے تھے اور اوسمین لکھا تھا کہ کیا پورا زمانہ ہے تمہارے
لئے بہتر نہ تھا جو تمنے ایک نیا مذہب ایجاد لیا اسلئے خدا نے انگریزونکو بھیجا ہے کہ وہ لوگ تمکو اور تمہارے مذہب جدید کو برباد
کرین۔ اور شیخ مذکور نے اون لوگون سے یہہ بھی التجا کی کہ تملوگ میرے پاس آؤ اور مجھسے مشورہ کرو تاکہ اور خونریزی نہو۔ شیخ
مرغانی نے انگریزون سے یہہ بھی کہا کہ مجھکو امید قوی اس اشتہار کی کامیابی کی نہین ہے۔ اور جو قبیلے عثمان دغنا کے
ساتھ تھے وہ اپنے کو اون لوگون سے بہتر اور برگزیدہ سمجھتے ہین جو الطیب مین لڑائی تھی چنانچہ شیخ مرغانی نے کہا
کہ باغیون کے سردار کے خیمہ گاہ پر فوراً چڑہائی کیجائے یہہ خیمے اونکے سواقم سے پورب بشانزدہ میل کے فاصلہ پر وادی
طمائی مین تھے بعض قبایل نے اپنے سفیر بھی بھیجے مگر عثمان دغنا مستحکم رہا اور اشتہار کا یہہ جواب بھیجا کہ بجز تلوار کے
اور کوئی صلح نہین۔ امیر البحر ہیوٹ اور جنرل گراہم نے ایک دوسرا باضابطہ اشتہار عثمان دغنا کے پاس بھیجا کہ عنقریب
فوج انگریزی تمپر چڑہائی کرنے والی ہے اگر تم اطاعت نہین قبول کرتے۔ اس اشتہار کے بھیجنے کی وجہ سے انگریزون

کو اپنی بات کا پاس کرنا پڑا اور شب یکشنبہ تاریخ ۱۱ مارچ کو فوج سواقم سے باہر نکل کر مقام ضربیہ میں کہ یہ پہونچی اور بعد
نصف شب کے پیدل کی فوج اور توپ خانہ بھی پہونچا اور اوسی مقام پر شب کی شب باش ہوئی - فوجون نے
شکل مربع قایم کیا - پیدل جو سوار کر دئے گئے تھے اور حبشی جاسوس ۷ بجے صبح کو دشمنون کے سراغ لگانیکے لئے
روانہ کئے گئے اور سویرے ہی تمام فوج کھانا کھا کر تیار ہوئی اور ضربیہ سے نکل کر طمائی کیطرف قریب ایک بجے کے بڑھی - جاسوسی
سوار دو میل آگے اور بازو پر بڑھے ہوئے تھے بڑا حصہ فوج کا ماتحت جنرل اسٹوارٹ کے پیدل کے پیچھے تھا اور پیدل فوج
کے دو مربع بنا لئے گئے تھے اور یہہ دونو پہلو بہ پہلو چلے جاتے تھے چنانچہ یہ فوج پیش ولیس سے بشکل مستطیل دکھائی دیتی تھی
نصف پلٹن سیاہ کرتے والون کی پچھلی فوج کی بائین صف کے پیچھے تھی اور اسی ترتیب سے بیس قدم کے فاصلہ پر پیچھے یارک
اور لین کیشیر کے فوج تھی اور ان دونون رجمنٹون کے پیچھے بحری پلٹن تھی - گولہ باروت اور پانی وغیرہ مربع کے اندر تھا اور
بحری برگیڈ سامنے کے بائین گوشہ پر تھا - یہہ سب ماتحت جنرل ڈیوس کی برگیڈ نمبر ۲ مین شامل تھے انکی دائین جانب
۲۵ قدم پر رایلس ایرش فیوزیلیرس کی پلٹن تھی اور اسکے بیس قدم کے بعد گارڈن ہائیلینڈرس کی پلٹن تھی اوسی ترتیب سے جیسا کہ
اگلے رجمنٹ برگیڈ نمبر ۲ تھی فیوزیلیرس اور ہائیلینڈرس پلٹنون کے پیچھے کنگس رایل رایفلس کی پلٹن بھی یہہ سب ماتحت جنرل
ایڈروس بولر کے برگیڈ نمبر ۲ مین شامل تھے - برگیڈ نمبر ۱ کے مربع مین بھی گولہ اور باروت وغیرہ تھا اسکے بائین طرف نو پونڈ
گولہ کی توپین تھین اور داہنی طرف سات پونڈ گولہ کے اور ہر توپخانہ کے پیچھے انجینیران شاہی تھے اور اکثر توپونکو آدمی
کھینچتے تھے - پلٹن دکھن او پچھم کی سمت سرخ سنگ مرمر و سنگ اسودی کے تاریک پہاڑون کی طرف جا رہی تھی - یہہ
پہاڑ چھہ میل سے نظر آتے تھے - پیدل کی پلٹن جو سوار کر دی گئی تھی اوسی نے اطلاع دی کہ سب پہاڑ دشمنون سے خالی
ہین اس نے مناسب سمجھا گیا کہ قبل تاریکی شب کے اس مقام پر قبضہ کر لیا جاے اور ممکن ہو تو دشمنون پر اسی مقام سے
حملہ کرکے اونکو کوہون سے نکالدین - ایک چھوٹا ہوا تجربہ بہت خوشی سے ان جھاڑیون سے ہو کر آگے کو بڑھا اس مقام پر
لجالو اور سیہوڑ کے درخت سات فٹ اونچے تھے چنانچہ اس کوچ مین بہت کم مقامات پر قیام کی نوبت آئی - پیدل سوار
اور توپخانہ کی صفین چار سو گز چوڑائی مین تھین اور یہہ سب مستعدی سے آگے بڑھی جاتی تھی - نمبر ۱۰ اور نمبر ۱۹ ہزارس
کے رسالہ کے جاسوس ماتحت لفٹننٹ فینٹ اور سیجگف کے جھاڑیون کی دیکھہ بھال کرتے تھے مگر ان جھاڑیون مین
کوئی نشان دشمنون کا نہ پایا گیا - جاسوس اکثر ایک میل تک آنکے فوج کے مربع سے بڑھ جاتے تھے جنرل گراہم
اور اسٹوارٹ مع اپنے مصاحبین کے جاسوسون کے پیچھے رہتے تھے ۳ بجے رسالہ بصورت دایرہ کے نکلکر سامنے
کی پہاڑیون پر چڑھ گیا چنانچہ ان پہاڑیون کے آگے وادی طمائی تھا - ان پہاڑیون کے آگے دو میل کے نیچے
نیچے ٹیکرون کا ایک سلسلہ تھا جو کہ سوڈانی پہاڑون تک چلا گیا تھا - یہہ ٹیکرے بھی اوسی قسم کے تھے جن پر قبضہ
کر لیا گیا - ان ٹیکرون پر سے دشمن صاف طور سے نظر آنے لگے اور اونچے اونچے مقامات پر انبوہ کے ساتھ
جمع ہو رہے تھے بعض تو پیدل تھے اور بعض گھوڑے اور اونٹون پر سوار تھے - جاسوسی سوار آگے بڑھائے گئے
تاکہ دشمن کے موقع قیام کو بخوبی دیکھہ لین جب جاسوسی آگے بڑھی اوس وقت عرب باکثرت دکھائی دینے لگے اور ان
لوگون نے کچھہ بندوقین بھی چلائین اسی درمیان مین پیدل فوج کا مربع اوس ٹیکرے کے پیچھے پہونچ گیا جسپر دیدبان
قایم کیا گیا تھا اور دکھن کو ایک ریگستان کیطرف بڑھا اس میدان مین کہ جھاڑیان تھین مگر کنکر اور پتھر مثل اور مقامات

مقام سوائم کے گرد
جہان جہان دشمنون
کے مورچے تھے دکھارہاہے
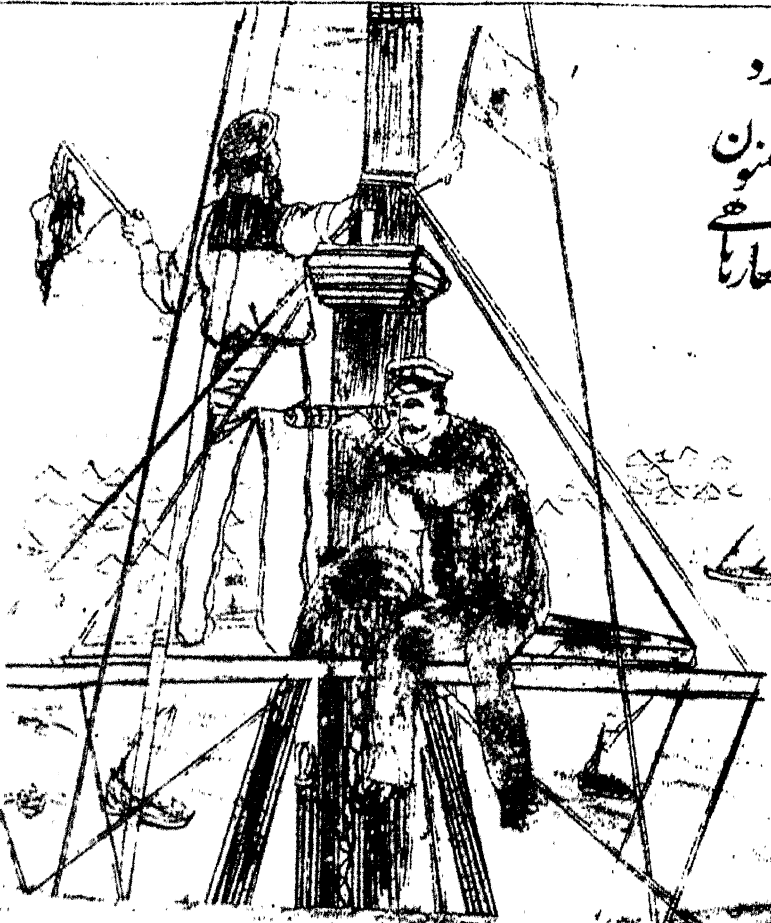
کیہان پر تہے جاسوسی سوار دشمنون کے محل اور مواقع دیکہکر پیچہے پہرآے اور جنرل گراہم نے پیدل فوج کو جہان
بروہ تہی ہین شب باشی کا حکم دیا اور جہاڑیون کو کاٹکر ضریبہ یعنی مورچہ بنانیکا بہی حکم دیا۔ اس مورچہ بنانے مین مدور
خونی ٹیکرون کی بہت کام آئین اور اونسے نفع اوٹہایا گیا۔ سوار ضریبہ بکریکو واپس بہیجے گئے تاکہ اپنے گہوڑون کو پانی پلائین
اور خود بہی شبکو اوسی جگہہ رہین۔ بعد غروب آفتاب کے پیدل فوج کا ایک بہت بڑا مربع بنایا گیا اور بیچ مین اوسکے جو جگہین
خالی رہ گئی تہین وہ سب بہت احتیاط کے ساتہہ بند کی گئین۔ اس مقام پر آگ روشن کی گئی اور شام کے لئے
قہوہ تیار کیا گیا اوسیوقت تہوڑی سے دشمن تخمیناً ایک ہزار گز کے فاصلہ پر نظر آئے چنانچہ جنرل گراہم کے حکم سے چہہ گولے بائمین پونڈر
توپون سے چہوڑے گئے اور ہیہ بم کے گولے دشمنون کے سر پر گرے اور پہٹے جس سے اونکا کچہہ نقصان ہوا اور وہ لوگ فوراً
ہی منتشر ہو گئے بعد اندہیرا ہوجانیکے دشمنون کے خیمون کی روشنی قریب ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر صاف نظر آتی تہی —
آٹہہ بجنے کے بعد کمانڈر رالف اجازت پاکر تنہا دشمنون کی دیکہہ بہال کو نکلے یہہ ایک بڑی جوانمردی کا کام تہا کیونکہ یہہ معلوم
نہ تہا کہ دشمن کہان کہان جہاڑیون مین چہپے ہین چنانچہ کمانڈر مذکور ایک ایسے مقام پر پہونچے جہان ایک گولہ بم کا پہٹا تہا اور تین
عرب اوسکے قریب مرے ہوئے پڑے تہے اس سے معلوم ہوا کہ گولہ اندازون نے ٹہیک نشانہ لگایا تہا الغرض کمانڈر
رالف جہاڑیون مین آہستہ ہوسے ٹیکرے کے دوسرے سرے پر پہونچ گئے جہانسے دشمنونکی فوج کے رن مہتاب نظر آتی

تھی اور قریب روشنی کے - پہرے والے سوتے دیکھائی دئے - کمانڈرنڈکو ۹ بجے راتکو اپنے خیمہ مین واپس آئے اور انکے بیان سے واضح ہوا کہ دشمنونکا قصد حملہ کرنیکا نہین ہے لہذا سپاہیون کو سونیکا حکم دیدیا گیا اور آگ بہی گل کردہی گئی - قریب ہونے ایک بجے کے بعض قبیلہ عرب جو سرکاری خیمون سے ہزار گزہ فاصلہ پر پہونچ گئے تہے یکایک فوج کے مربع پر بندوقین چلانے لگے چونکہ بندوقونکا نشانہ بہت اونچا جاتا ہے لہذا ایک دو جانورونکو گولی لگی الحاصل بندوقونکے فیر ہوتے ہی سب فوج ہماری مسلح ہوکر کھڑی ہوگئی اور ٹہنی بندوقین ہاتہہ مین لیکر عربون کے مقابلہ پر آمادہ ہوے چاندنی کی وجہ سے دور تک کی چیزین صاف طور پر نظر آتی تہین لہذا عربون کا یکایک حملہ بہی بآسانی نہ ہوسکتا تہا - سرکاری سپاہیون کو حکم دیا گیا کہ جب تک دشمن قریب تر نہ پہونچ جائین کوئی شخص فیر نکرے مگر جونہین حملہ شروع ہوا ایک مصری شتربان کٹیلی بیجاپوری (جو فوج کے مربع کی حفاظت کے لئے باہر جمع کردیا گیا تہا) کود پڑا اور صف سے باہر نکلکر دور چلا چنانچہ اوسکو دشمن سمجہکر اسطرف سے گولیان چلائی گئین اور چہہ گولیان کہاکر وہ گر پڑا علاوہ اسکے غلطی سے تین سپاہیونکو اونکے ساتہیون نے سنگین مارین جبکہ یہہ تینون سپاہی آگے کی صف مین گہسے جاتے تہے - غرضکہ مربع کے بیچ مین کسیطرحکا شور و شغب نہ تہا اس لئے کہ مصری شتربان اور بہیر کے لوگ اسبات سے بخوبی واقف تہے کہ اونکے اور دشمنون کے درمیان ہزارون انگریزی سنگین حایل ہین قصہ مختصر تمام رات باغیون نے باڑہین مارین اور گولیون کی سخت بوچہار سر و بیر سے گذر جاتی تہی - باغی خاص کر اسپتال کی دو گاڑیون کی اونچی چہت پر تاک کر نشانہ لگاتے تہے - اس لئے کہ دو لوچتین چاندنی مین بہت صاف نظر آتی تہین اور ڈاکٹر لوگ بال بال بچ جاتے تہے - اونٹ اور گہوڑے اور خچر جو مربع کے اندر جمع ہوگئے تہے اونہین اکثر گولیان لگ جاتی تہین لیکن سپاہی بالکل زمین پر پڑے تہے اسلئے اونکا بہت کم نقصان ہوا - پارک اور ایلن کیپٹن جمنٹ کے ایک سپاہی کے سر مین گولی لگی اور وہ مر گیا علاوہ اسکے ایک افسر اور دو سپاہی بہی زخمی ہوے اسیر بہی سرکاری فوج گہبرائی ہوئی تہی اور قریب صبح جب سخت گہنٹے پہرون کے گذر گئے اور رات تمام ہوئی اوسوقت ان سبہون کو تسکین ہونے لگی - چار بجے صبح اور اوسکے بعد حبشی جاسوس نے باہستگی نکل کر دیکہا کہ بندوق چلانیوالے کی تعداد اوسطرف کل ڈیڑہ سو ہے مگر اونکی مدد کو بہت بڑی فوج تیار ہے الغرض دشمنون نے جب ان جاسوسون کو دیکہا تو اونپر بندوقین چلائین مگر وہ سب محفوظ واپس آئے - آفتاب نکلنے پر بہی دشمنون کو گولیان چلانے سے فرصت نہ ملی اور برابر فیر کیا کئے اور تیزے کے بسا نخفہ باڑہ مارتے تہے چونکہ عربون پر حملہ نہوتا تہا اس لئے وہ اور بہی بے خوف ہوکر قریب تین چار سو گز مربع سے آگے تہے - الغرض یہہ شوخ چشمیان اونکی برداشت نہ ہوسکی اور قریب چہہ بجے کے ایک گارڈنر اور ایک بائین بیدار توپ سے فیر شروع ہوے چنانچہ توپون نے عمدہ کام کیا اور چہاہی گولون نے عربون کو منتشر کردیا اور وہ لوگ چاہ طمائی کے قریب اپنے اصلی مقام پر واپس چلے گئے اور سرکاری فوج نے ناشتہ کیا اسی اثنا مین جنرل اسٹوارٹ مع اپنے سوارون ضربیہ تکیہ سے جہان یہہ لوگ بیخوف شب باش تہے پہونچ گئے - الغرض سات بجے صبح کو سوار آگے بہیجے گئے اور اونکو حکم دیا گیا پیدل سپاہیونکا جو سوار کردی گئی تہی کام کرین اور ہرگز کسی حالت مین حملہ آور نہون چنانچہ ان سوارون نے آگے کی جہاڑیون کے بخوبی دیکہہ بہال کی مگر تہوڑے سے دشمن نظر آئے اس پر اکثر لوگون کی یہہ راے قایم ہونے لگی قبیلہ والون کا

قصہ لڑائی کا نہین ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد ضربیہ کے باہر پیدل فوج کے دو مربع بنائے گئے۔ آگے کی طرف جنرل ڈیوس
کا برگیڈ تھا جسمین کالی کرتی کی پلٹن اور یورلس اور لین کینسٹر رجمنٹ تھی اور پیچھے کی طرف ہماری فوج تھی۔ جہازی برگیڈ مع
اپنی ہتیار توپون کے اور خود جنرل گراہم مربع کے بیچ مین تھے۔ جنرل بولر کا برگیڈ بہی مربع مین تہا یہہ مربع کے پیچھے داہنی
طرف تھا اور اسمین رایل آیرش فیوزیلیرس اور گارڈن ہایلنڈرس اور کنگس رایل رایفلس پلٹنین شامل تھین جنرل اسٹوارٹ
کے سوارون نے خصوصاً ان پیادون نے جو سوار کردیے گئے تھے اور ایک توپ نمبر۱۰ ہزارس کے سوارون نے جو
آگے بائین طرف بہیجے گئے تھے دشمنون کو ڈہونڈہ نکالا اور تھوڑی دیر تک خوب گولہ اندازی ہوئی۔ جسوقت پیدل
پلٹن ایک مسطح زمین جو پورب طرف نشیب مین تھی پہونچی اسیہ زمین خاص اوس قسم کی تھی جہان باکثرت دشمن چہپ سکتے
تھے تو دیکہا کہ سرکاری سوار پیچھے ہٹ رہے ہین اور بہت سے دشمن انکا تعاقب کر رہے ہین۔ قریب ایک ہزار گز
کے ٹہیک آگے کو سقار رجشتی جاسوس اور دشمنون مین بندوق چل رہی تھی اور اس میدان مین ایک حصہ سوارونکا
بہی اوسیطور سے جنگ مین مصروف تہا الغرض جسوقت سوار بائین طرف مڑے دشمن جہنڈ کے جہنڈ صاف آگے کو نظر
آنے لگے۔ ڈیوس کا برگیڈ ٹھہر گیا اور بشکل مربع مرتب ہوکر اپنی ہتیار توپ اور بندوقون سے عربون پر جو بڑہے آتے
تھے خوب گولہ اندازی کی چنانچہ اس گولہ اندازی نے تہوڑی دیر تک اونہین روک رکہا مگر اونکی وحشی شیوخ نے
ہمتین دلائین اسپر وہ لوگ مضبوط ہوگئے اور نہایت ہی تیزی سے آپہونچے۔ دشمنون نے اپنے آنیکی خبر بندوقون
کی گولیون سے دی اور گولیان مربع کے بیچ مین بالو کے انبار پر گر رہی تہین گولیونکی سنسناہٹ بہت خوفناک تھی حال
کی لڑائیون مین ایسی بہت کم حصے فوج کے تھے جنمین ایک ایسے گھمسان کی لڑائی ہوئی ہوگی جیسا کہ جنرل ڈیوس کے مربع
فوج مین واقع ہوئی اگر یہہ عرب لوگ اِسطرح نشانہ باز ہوتے تو دسوان حصہ بہی ہماری فوج کا زندہ نہ بچتا انگریزی
فوج دشمنون کے مقابلہ کو آگے بڑہی چنانچہ اس بڑہنے مین مربع فوج کا کمزور حصہ صاف ظاہر ہوگیا۔ یارک
اور لین کینسٹر اور کالی کرتی کی رجمنٹ کے کمپنیان جو آگے تہین دشمن کے مقابلہ کو تیزی سے بڑہین لیکن باقی
کمپنیان ان فوجون کے جو مربع کے بازو پر تہین اور جنہین دشمنون کے حملہ کا خوف تہا آگے کی کمپنیون کا ساتھ نہ
دیسکین اسوجہ سے جہان پر لہ گویا آدمی کی دیوار ہوتی جاتی تہی خالی پڑگئین۔ اگلی صف کے سپاہیون نے باغیون
کے قریب پہونچتے ہی شور کیا اور اپنی سنگینون کو چڑہا کر بہت تیز قدمی سے بڑہے اسوجہ سے اونکے سپاہیون
کے درمیان مین جو بازو پر تھے اور بہی فاصلہ پڑگیا چنانچہ عین اوسیوقت بہت سے عربون نے مربع کے داہنے حصہ
پر حملہ کیا چنانچہ اگلی صف رک گئی اور یارک اور لین کینسٹر رجمنٹ کے افسر جلدی سے لوٹ آئے اور کوشش
بلیغ کی کہ مربع کی خالی جگہین سپاہیون سے بہر دی جائین۔ اور سپاہی مقابلہ کے لیے مستقل لیے جائین
لیکن اس ارادہ کے پورا کرنیکے لئے مہلت بہت ہی کم تہی اور چونکہ آگے اور پیچھے کی صفون سے دشمنون پر شدید
آتشباری ہو رہی تہی اس شور و غل نے افسرونکا حکم کسی کو سننے نہ دیا اور دشمن مربع کے داہنی طرف بڑے
جوش سے گہس پڑے چنانچہ یارک اور لین کینسٹر کے سپاہی متزلزل ہوگئے اور کالی کرتی اور بحری فوج کیطرف
ہٹنے لگے اسوجہ سے مربع مین اور بہی جگہین خالی ہوگئین۔ بندوق کے دہوین مین یہہ کالی کرتی سوڈانی صورتین
گھستی ہوئی نظر آتی تہین اور یہہ لوگ ہماری گولیون کی بوچہار سے ایک لمحہ بہی نہ رکتے تھے الحاصل ایک آئمین

نوبت بہ دست و گریبان پہونچ گئی اور لڑائی تلوار اور سنگین کی شروع ہوگئی حاصل کلام عرب ہاتہ اور گھٹنون کے
بل گھستے ہوئے اور سنگینون کی نوک اور توپون کے مونہہ کے نیچے سے مربع کے اندر پہونچ گئے اور قتل عام شروع
کردیا۔ قریب کی لڑائی مین تلوار سے ہماری فوج ان قوی ہیکل وحشیونکا مقابلہ نہین کرسکتی تہی اسلیئے کہ وہ لوگ اپنی ڈہالون
سے سنگینون کو پہیر دیتے تہے اور قبل اسکے کہ ہمارے سپاہی حواس درست کرین وہ لوگ دو چار بہالا بہی مار دیتے
تہے علاوہ اسکے ایک اور بات بہی عربون کے نافع تہی کہ وہ ہماری کرچ اور سنگینون کے لوہے اچہے نہ تہے انکی یہہ کیفیت
تہی کہ بدن کے پاس پہونچکر ٹاٹ کی طرح ٹیڑہے ہوجاتے تہے اور جسم کے اندر پورے طور سے اتر نہ کرتی تہی۔ اور عربون کے
استرے کے مانند تیز بہالے اور تلوارین کہین نہ رکتی تہین اور بے مونہہ موڑے ہوئے ہڈی اور پٹہہ سبکو چیر جاتی تہی
چنانچہ باغیون نے بہ نسبت ہماری فوج کے اپنے ہتیارون سے عمدہ کام لیا اور جب یہہ لوگ وار کرتے تو کسی
عضو رئیس کو کاٹتے تہے برخلاف اسکے ہمارے سپاہی ایسے تہے کہ تہوڑے فاصلہ پر بہی جب نشانہ پورا نہ لگتا
تہا تو صرف گوشت ہی مین اوچہا زخم لگاتے تہے۔ مگر کالی کرتی کے دو افسرون نے بہت سے دشمن مارے اور
اپنی تلوارونکو قبضہ تک دشمنون کے بدن مین کہسا دیتے تہے۔ ایک سپاہی جیمی ایڈمس نامی کہ اوس رجمنٹ مین
سب سے قوی تہا مع ۱۹ سپاہیون کے اوس نالی کے کنارہ تک جہان بہت سے عرب چہپے ہوئے تہے لڑتا
ہوا چلا گیا یہہ اون وحشیون سے بہی زیادہ قوی طور سے لڑتا تہا۔ اس نے اور ایکر سارجنٹ ڈاٹلاٹ فوریر نے ایک
درجن سے زیادہ دشمنونکو مار کر آیا بعد اسکے اسوجہ سے کہ بہالے کے زخمون سے بہت سا خون گیا یہہ دونون بہی گر پڑے۔ اوسی کمپنی
کے سپاہی جارج ڈرمنڈ کو جسوقت یہہ ایک عرب کو سنگین مار رہا تہا ایک سوار نے اوسکے سر پر ایک بہت ہی بہاری
تلوار ماری مگر یہہ سپاہی تین زخم کہا کر بچ گیا واقعی ڈرمنڈ کو اوسکی خود نما ٹوپی اور گہوڑے کے مرنے نے بچایا۔ گو کچہہ عرصہ
یہہ قریب بیہوشی کے رہا مگر پہر حواس درست کرکے ایک سنگین اپنے حریف کے جسم سے پار کردی بعد اسکے معلوم
ہوا کہ یہہ شخص شیخ محمد عثمان دغنا کا چچا زاد بہائی تہا جسوقت ڈرمنڈ اپنی سنگین کے نکالنے مین زور کر رہا تہا شیخ مخرج
کا وکیل بہالا لیکر اوسکی طرف بہت زور و شور سے آیا مگر ڈرمنڈ کے دوست کیلی نے اوسے گولی ماری اور وہ مر گیا
اور فوراً کیلی بہی مارا گیا۔ منجملہ ۲۰ آدمیون کے جو نالے کی طرف گئے تہے کل تین سپاہی زندہ پہرے۔ یارک اور لین
لینسٹر رجمنٹ کی پیچہے پلٹنے کی وجہ سے جہازی اور کالی کرتی کی فوجین پریشان ہوگئین اور مربع بالکل ٹوٹ گیا۔ چنانچہ اس
پریشان فوج پر دشمن آگئے اور داہنے بازو سے لوٹتے پڑتے تہے اور برابر بہالا مارتے جاتے تہے اور خود بہی گولے اور سنگینون
کے زخم سے گرتے جاتے تہے الحاصل افسرون کی کوششین کچہہ بکار آمد نہ ہوئین اور کل فوج سرکاری میدان جنگ
چہوڑنے لگی۔ جہازی برگیڈ ہر چہار طرف سے گہر گیا اور اونہین توپ چلانے کا موقع باقی نہ رہا۔ جب فوج پیچہے ہٹنے لگی تو
تو یہہ برگیڈ اپنی توپین ساتہ نہ لاسکا اور مجبوراً اونہین میدان جنگ مین چہوڑ دیا۔ جن لوگون نے ان توپون کو چہوڑ
دینا نہ چاہا اور آخر وقت تک کہنچتے رہے خوب قتل کیئے گئے چنانچہ منجملہ اونکے تین افسر یعنے مون کریسر اور ال مک اور
ہسلٹن اسٹوارٹ بہی مارے گئے۔ جیسے جیسے وہ بے خوف زور آور وحشی عرب آگے بڑہتے آتے تہے ہایلنڈرس
اور یارک اور لین لینسٹر کے سپاہی پیچہے کی طرف داہنی جانب جاتے تہے چنانچہ تہوڑی دیر تک یہہ لڑائی الطیب
کی لڑائی سے مشابہہ ہوگئی تہی مگر فرق یہہ تہا کہ ہایلنڈرس معہ اپنے ساتہیون کے شیر کی طرح پیچہے کو ہٹتی تہی کیونکہ

ہایلنڈرس اور جہازی فوج کے سپاہی پیٹھہ سے پیٹھہ ملائے ہوے لڑ رہے تھے اور نہایت ہی انتظام کے ساتھ پیچھے ہٹتے جاتے تھے الغرض اوس روز کی کامیابی انہین کے استقلال اور اطمینان کیوجہ سے حاصل ہوئی۔ گو فوج پیچھے ہٹتی جاتی تہی اسپر بہی اپنے حملہ اور ونکو برابر گراتی جاتی تہی ۔ اودہر صدہ جنگ کے اوس دُہوین اور گرد و غبار اور ہزارون چمکتے ہوئے بہالون کے پہلون مین وہ نیم عُریان ہبوری چمڑے کی سیاہ کینیے مال والی جنگ اور سوڈانی بیسون خاک معرکہ مین ملتے جاتے تہے ۔ اس درمیان مین بولر کا برگڈ جو پانچ سو گز کے فاصلہ پر پیچھے کو داہنے طرف تہا ڈیوس کی شکستہ مربع کی مدد کو بہت سہولیت سے بڑہتا آتا تہا یہہ فوج ایسے استقلال سے بڑہ رہی تہی کہ گویا پریڈ پر قاعدا کو جاتی ہے اس فوج کے آگے بحری توپین تہین چنانچہ اونہون نے عربون پر جو ڈیوس کی فوج پر حملہ اور تہی گولہ اندازی شروع کی مگر اس سے بہی عرب نہ رک سکے اور بولر کے برگڈ پر بہی ویسا ہی پرجوش حملہ ہوا جیسا کہ ڈیوس کے برگڈ پر ہوا تہا مگر اس برگڈ نے ایسے گولہ اندازی کی کہ جتنے عرب اوسکے نشانہ پر پڑے سب کے سب مارے گئے اور دشمن اس برگڈ کے قریب بہی نہ پہونچ سکے صرف صفہاے لشکر ہی کے سپاہی استقلال سے اپنی جگہہ پر قایم نہ رہے بلکہ اندر کے توپون نے بہی دشمن کی صفون مین ہل چل ڈال دی اور فوراً اونکو منتشر کردیا الغرض جنرل ریڈورس بولر نے اپنی ماتحت فوج کو بہت عمدہ طور سے لڑایا اور اوسکی توپون نے بہی خوب کام دیا ان توپون کے گولے برابر باغیون کے اوپر جاکر پہٹ جاتے تہے ۔ جسوقت ڈیوس کا برگڈ بولر کے متنقل اور یا جو اس برگڈ کے پاس پہونچ گیا اور برگڈ اوسکی توپون کیوجہ سے کچھہ کسیقدر امان پایا اوسوقت اس برگڈ کے سپاہی مستعد ہوگئے اور اپنا مربع پہر قایم کرلیا اور اپنے گذشتہ انتشار کا الزام مٹانے کے لئے بہت جوانمردی کے ساتہہ بولر کی فوج کی پہلو بہ پہلو آگے بڑہے ۔ الی صل ڈونو فوجون نے اسقدر سخت گولہ باری کی کہ دشمن تہم گئے مگر پیچھے نہ ہٹے ۔ منجملہ اون جانباز عربون کے جو حملہ آور ہوتے تہے بہت تہوڑے ہی ایسے تہے جو پیچھے ہٹ گئے بقیہ سب کے سب مارے گئے جب فوج اوس جگہہ پر پہونچی جہان کے دشمنون نے آگے کی برگڈ پر حملہ کیا تہا اور جہان پر مربع ٹوٹنے کے وقت ڈیوس کی فوج نے اپنی توپون کو چہوڑ دیا تہا تو اون توپون پر پہر قبضہ کرلیا اور قریب ۱۵ منٹ بعد چہوٹ جانیکے یہہ توپین پہر ہاتہہ آئین الغرض جسوقت گیٹلنگ توپین مل گئین تب جہازی فوج کے سپاہیون کو دشمنون پر گولہ اندازی کا خوب موقع ملا اور اونکے گولون نے عمدہ اثر ظاہر کیا ۔ عین اوسیوقت ایک دوسری جماعت دشمنونکی جو ایک بڑہی اور گہری کہو مین بیٹہی ہوئی نکلی ۔ اس مرتبہ تعداد دشمنون کی بہت زیادہ تہی ۔ ہماری فوج نے اس جدید حملہ کا بہت ہی بڑے استقلال کے ساتہہ مقابلہ کیا یہہ گویا الطیب کے لڑائی کی تکرار تہی مگر اس مرتبہ حملہ آور بہت زیادہ تہے اور بڑے جوش اور استقلال سے حملہ کرتے تہے چنانچہ ان دلیر اور شجاع باشندون مین سے جو حملے کو آئے تہے بہت کم لوٹ کر زندہ واپس گئے یہہ لوگ مستعد آئے تہے کہ یا فتح کرینگے یا مرجائینگے مگر سخت گولہ اندازی نے کُشتے کے پشتے لگا دئے ۔ بریچ لوڈر توپین ایسی شجاعت اور جوانمردی پر جو کبہی دیکہنے مین نہ آئین تہین ورہین اس جنگ مین عربون کی شکست سوارون نے پوری کردی چنانچہ یہہ سوار سب کے سب بائین بازو سے مربع کے مڑکر گہوڑون سے اپنے اوتر پڑے اور زمین پر بیٹہہ کر دشمنون پر برابر باڑہ پر باڑہ ماری اوسوقت دشمنون نے چاہا تہا کہ مجتمع ہوکر مربع کے بازو پر حملہ کرین مگر سوارون کے یکایک پہر جانے نے اس امید اور ارادہ کو اونکے پورا نہ ہونے دیا الغرض جب دشمن اسطرح رک گئے تو مربع فوج کا اوس میدان کے کنارہ پر پہونچ گیا جسکے بعد ایک بڑا کہو یا نالہ تہا اس مقام پر بہت سے اہل قبیلہ تیز بہاگتے ہوے نظر آئے کوئی تو اس کہو کے کنارہ کنارے بہاگتا تہا اور کوئی

اوسی کہو مین چنانچہ بندوق اور توپون نے ان گولون کو اور بہی منتشر کر دیا اسپر بہی ان شجاع وحشیون کے پیچہے ہٹنے مین کسی قسم کی
پریشانی معلوم نہوتی تہی اس نے کہ وقتاً فوقتاً ٹہر ٹہر کر بہت استقلال کے ساتہہ فیر کرتے جاتے تہے ـ لڑائی تو حقیقۃً ختم ہوچکی
تہی مگر میدان جنگ مین بازگشت کرنا خطرہ سے خالی نہ تہا کیونکہ جہاڑیون مین بہت زخمی عرب پڑے ہوے تہے ـ ان زخمیون نے امن
لینے سے انکار کیا اور جو کوئی اونکے پاس جاتا اوسکو خواہ بندوق بہر کر مار دیتے خواہ نیزے سے مارتے ـ ان جہاڑیون مین اکثر غیر مجروح
عرب تہے چنانچہ کوئی سپاہی اونکی زد پر جاتا تو موقع پاکر اوسپر حملہ کرتے تہے الغرض جب کہو خالی ہوگیا اوسوقت پیدل کی فوج ٹہر گئی
اور سوارونکو جہاڑیونکی صاف کرنیکا حکم ہوا لڑائی کے وقت سوار بائین بازو پر بہی اور قریب تہا ڈیوس کا برگیڈ پیچہے ہٹ رہا تہا اوسکے حملہ
کو روپیر حملہ کرین مگر جب یہہ برگیڈ بولر کے مربع کے پاس پہونچکر پہر لڑائی کے لئے مستعد ہوگیا اوسوقت ان سوارونکی مدد کی ضرورت
نہ رہی ساڑہے دس بجے جنرل گراہم نے اپنی فوج کو پہر آراستہ کیا تاکہ چاہ طمائی کی طرف جائین جو نین کے فاصلہ پر میدان جنگ سے
تہا اور اس کوئین پر قبضہ کرنا اصل غرض اس لڑائی کی تہی ـ دشمنون کی جماعت ہر چہار طرف اُفق کی نظر آتی تہی اور معلوم ہوتا تہا کہ الطیب
کیطرح جہان وہ اس بہادری سے لڑے تہے اس مقام کو بہی چہوڑنا نہین چاہتے غرضکہ جب تہوڑی دیر آرام کرنیکے بعد فوج پہر آگے بڑہی اوسوقت
دشمن پہر اکٹہا ہوگئے اور معلوم ہوتا تہا کہ ان لوگونکا پہر لڑنیکا قصد ہے ـ چنانچہ فوج کو حکم ہوا کہ ٹہر جاوے اور دشمنون پر گولہ اندازی کرے
اوسوقت دشمنون نے بہی کوشش کی کہ اپنی بندوقون سے توپونکا جواب دین مگر فاصلہ بہت زیادہ تہا ہماری طرف کے گولہ انداز خوب
نشانہ درست کرکے دشمنون پر توپ چلاتے تہے چنانچہ تہوڑی ہی دیر بعد دشمنون کی جماعت متفرق ہوگئی اور اکثر اونہین سے پہاڑ
پر چلے گئے اور تہوڑی ہی دیر بعد عثمان دغنا کی اوس فوج مین جسکے ساتہہ وہ باطمینان تمام ہمارے حملہ کا منتظر تہا منتشر طور پر معدودہ چند
رہ گئے ـ اگرچہ دشمن میدان چہوڑکر پہاڑ پر چلے گئے مگر بہت آہستہ اور معمول طور سے چنانچہ خالی وقت بعض اونہین کا ایسا معلوم
ہوتا تہا کہ گویا بازار مین سیر کر رہا ہے اور اونکے ہتیار یا تو بندہے ہوے تہے یا بغل مین لٹکتے نظر آتے آنے لگے ـ بعض کو اس
آہستہ روی مین گولی بہی لگ جاتی تہی مگر یہہ لوگ نہ تو دوسرونکو آہستہ روی سے باز رکہتے تہے اور نہ خود تیز چلتے تہے ـ جب برگیڈ
نمبر ۲ یہان پہونچ گیا تو یہان سے ایک میل سے کچہہ زیادہ چل کر قریب دوپہر کے فوج کنوین پر پہونچی چنانچہ یہان سے بہت تہوڑی
اور منتشر جماعت دشمنون کی نظر آئی جب یہہ لوگ بہی پہاڑون مین پنہان ہوگئی اوسوقت انسان اور گہوڑون نے کہ سب اور گرد آلودہ
اور پیاسے اور پریشان ہو رہے تہے اوس چہرے سے ماندگی رفع کی بعدہ فوج عثمان دغنا کی خیمہ کی طرف بڑہی چنانچہ یہہ مقام
بالکل خالی پا یا گیا اور بولر کی فوج یہان آگ لگانے لگی اور ڈیوسن کا برگیڈ پہر یہہ یعنی مورچہ مین واپس گیا ـ اب متفرق جماعتین
دشمنون کی پہر نمودار ہوئین اور بہت دور سے پہرتی ہوئی فوج پر فیر کرنا شروع کیا مگر بہت احتیاط سے قریب نہ آتی تہی ـ اس لڑائی مین
انگریزی فوج کے میجر اٹکن اور کپتان فورڈ اور لفٹنٹ مون محمیسر اور ال یک اور ہوسٹن اسٹوارٹ اور علاوہ انکے ایکسو پانچ سپاہی
مارے گئے اور آٹہ افسر اور قریب ایکسو بیس سپاہیون کے زخمی ہوئے ـ تخمیناً دس بارہ ہزار عرب اس لڑائی مین شریک تہے اونمین سے ایک
چوتہائی سے زیادہ مارے گئے چنانچہ چہہ ہزار تو اوس مقام پر شمار کئے گئے جہان مربع ہماری فوج کا الٹا تہا اور جس مقام پر دو نمبر گیڈ ملے
تہے وہان تو عربون کی لاشون کے تودے اوسیطرح لگے تہے جیسے مصریون کے دہیر جنرل بیکر کی شکست کی جگہہ پر لگے تہے ـ قریب ان لاشون
کے جنرل بیکر کے حبشی رجمنٹ کے سپاہیون کی ہڈیان تہین جو تین مہینہ قبل اسکے مارے گئے تہے چنانچہ اس جنگ مین بخوبی اوس
شکست کا بدلا لیا گیا ـ اس لڑائی مین کوئی قیدی نہین ہوا اسلئے کہ کسی دشمن کا اسیر کرنا اسوجہ سے محال تہا کہ جب تک کوئی مجروح عرب زندہ
رہتا تہا وہ چپ چاپ پڑا رہتا اور نہ تو چلاتا نہ کراہتا بلکہ اسبات کا موقع دیکہتا تہا کہ جب کوئی سپاہی ہماری فوجکا اوسکے قریب آنکلتا تو اوسپے

دوبارہ توپون پہ قبضہ جو جنگ طماسی مین چھوٹ گئین تہین

گولی یا نیزے سے مارے چنانچہ ہمارے فاتح سپاہیون کو اس مقام مین چلنا پہرنا مجروح سانپون مین چلنا پہرنا تہا۔ عثمان دغنا کے خیمہ
مین تین عربون نے ایک بحری سپاہی کو مار ڈالا۔ جنرل اسٹوارٹ کا مصاحب جسوقت ایک عرب کو پانی دینے لگا اوس نے کوشش کی کہ
جنرل مذکور کو گولی مارے الغرض جو سپاہی ہمارا چند منٹ کے لئے بہی انکے ہاتھ لگ جاتا تہا اوسکو جیسا کہ الطیب کی لڑائی مین ہوا تہا تلوار
اور نیزون سے خوب زخمی کرتے اور بجز اس طریقہ کے اور کسی طرح اوسکی ساخت جسم کو ضرر نہ پہونچاتے تہے چند مجروح باغیون نے جو بعد ختم جنگ
سواقم مین لائے گئے تہے بیان کیا کہ عثمان دغنا خود ہی شروع جنگ مین طمانینت کے موجود تہا مگر جب اوس نے دیکہا کہ فوج اوسکی شکست
کہاتی جاتی ہے تو وہ پہاڑ پر کسی متبرک جگہہ مین چلا گیا کہ وہان اپنی فتح کی دعا کرے۔ حاصل کلام میدان جنگ کے قریب ضربیہ مین بڑی
ہی خراب وہ رات کٹی اس لئے کہ غمگین آوازون سے ہوا بہری ہوئی تہی پہلے تو زخمی انسان اور جانورون کا شور رہا بعد اسکے بندوقون
کے فیر ہونیکا غل ہوا یہہ بندوقین کشتون کے مدفن پر جو قریب خیمہ کے تہے چہوڑی جاتی تہین اسکے بعد عربون کا شور ہوا جو شب ماہ مین
صاف نظر آتی تہی چنانچہ یہہ عرب شب ماہ مین پہر پہر کر اپنے کشتون کو دیکہتے تہے اور نہایت ہی غمناک شور مچاتے تہے۔ رات بہر یہہ شور
و غل مچا رہا مگر صبح کو ایک دشمن بہی نظر نہ آیا اس لئے کہ قبل طلوع صبح کی سب منتشر ہو گئے تہے صبح کو عثمان دغنا کے خیمے بالکل جلا دئے
گئے۔ آٹہہ بجے صبح کو انگریزی فوج ضربیہ سے باہر نکلی اور جس مقام پر کہ گذشتہ شام کو پہونچے اوس سے آگے بڑہ کر ایک دوسرا
اور بڑا قریہ ملا۔ سوار ہمارے آگے تہے اور ایک مصری سپاہی جو شکست طوقار مین دشمنونکا اسیر ہو گیا تہا اور رات کو بہاگ
کر فوج مین پہونچ گیا تہا رہبری کرتا تہا یہہ گانون قریب دو میل کے فاصلہ اوس مقام سے تہا جہان تک کہ گذشتہ شام کو فوجین پہونچی تہین
اس قریہ کا نام طماسی تہا۔ بیحد ارتوپونکا بہت سا گولہ اور بارود اس مقام پر ہاتہہ آیا علاوہ اسکے اور بہت سا مال غنیمت
دستیاب ہوا اکثر انمین کئی چیزین بکر پاشا کی شکست کے وقت لوٹی گئی تہین۔ ایک توپ اور چار گاڑیان بہی ملین اور بقرینہ
غالب باقی توپین باغیون نے دفن کر دی تہین۔ اوسوقت انجینیرون کو حکم ہوا کہ دشمن کے خیمہ کو جو کہ ایک میدان مین قریب دو میل
کے طول مین واقع تہا اور جسکے چارطرف نئے درخت کے خشک باڑہ تہی بالکل نیست و نابود کر دین۔ چنانچہ جہونپڑون مین اور کل
اسبابون مین بیسون جگہہ سے آگ لگا دی گئی سرخ شعلے آگ کے بہت اونچے اٹہتے تہے اور اس مقام سے دور کے پہاڑون
کے درمیان مین جو منظر تہا وہ بالکل دہوین سے چہپ گیا تہا۔ میگزین مین آگ لگنے کا عجب تماشہ ہوا اس میگزین مین چہہ لاکہہ
رفل بندوقون کے کارتوس تہے جیسے بکر پاشا کی شکست کے وقت باغیون نے لوٹا تہا علاوہ اسکے کرپ اور بیحد ارتوپونکا
بہت سا گولہ اور بارود تہا۔ جسوقت اس میگزین مین آگ لگی تو قریب آدہے گہنٹہ کے ایک گولہ اندازی کا طور رہا اور عجیب
کیفیت برپا رہی اور دوسری بقیہ جماعت عربون کی یہہ تماشا دیکہہ رہی تہی کہ کسطرح غیر قابل فتح عثمان دغنا کی ناموری کی چیزین
دہوان ہو ہو کر اور رہی ہین۔ الحاصل عربون نے کوئی مزاحمت نہ کی بجز اسکے کہ کبہی کبہی گولیان چلا یا کئے جس سے ایک سپاہی
کنگس رایل رایفلس کا زخمی ہوا۔ بعد اسکے کہ اس مقام کو ویران کر چکی فوج کو حکم سواقم واپس جانیکا ہوا چنانچہ فوج کو واپسی
کے وقت پہاڑون کے پار ہو کر بہت سی ریت کے ٹیلے اور سوکہی ہوئی ندیان ملین الغرض بیس منٹ چلنے کے بعد فوج ہماری اوس
مقام پر پہونچی جہان شب جنگ کو خیمہ زن ہوئی تہی اور اس مقام پر ہماری فوج کے میجر و جین گارڈی اور ڈولیون پر سوار کئے گئے
کہ سواقم ہو کر سویز کو روانہ کئے جائین۔ جنگ طماسی سے ہماری فوج عثمان دغنا کا جہنڈا اور توفیق پاشا کا وہ علم جو اوسکے اور
اوسکے شجاع ہمراہیون کی شکست کے وقت دشمنون نے چہین لیا تہا لائے۔ ۱۷ مارچ کو امیر البحر ہیوٹ نے ایک دوسرا
اشتہار بدین مضمون جاری کیا کہ مین سواقم کا انگریزی گورنر اور فوج اور ملک کا افسر عوام کو اطلاع دیتا ہون کہ جو کوئی اہل

باغی خونریز عثمان دغنا کو جس نے اپنے جھوٹھ کی وجہ سے الطیب اور طمانیب مین بہت سے اہل قبایل کا خون ہوا ہے زندہ یا مردہ
گرفتار کرکے لاویگا اوسکو پانچہزار ڈالر انعام دونگا ۔ انگلستان کے فرقہ لبرل یعنی آزاد کو یہہ اشتہار نہایت ناگوار گذرا اور
تین دن بعد بحکم گورنمنٹ یہہ اشتہار واپس لیا گیا جاسوسون کے بیان سے معلوم ہوا کہ عثمان دغنا کے ساتھ بہت کم آدمی رہ گئے ہین
اور وہ روز اپنے خیمہ کی جگہہ پہاڑ در پہاڑ بدلا کرتا ہے تاکہ سوارون کو اوسکا پیچھا کرنا مشکل ہو ۔ یہ بات بہی بیان کیجاتی تہی کہ وہ مقام طوکار
سے رسد منگواتا ہے اوسی ملک کے چند نامہ بر امیر البحر ہیوٹ کا اشتہار لیکر عثمان دغنا کے پاس بہیجے گئے اور یہہ
لوگ دو دن تک اوسکے ہمراہ رہے اس اثنا مین ایک سو سے زیادہ زخمی باغی جمع ہو گئے ۔ نامہ برون نے یہہ اشتہار چند
شیخون کو دیا اور وہ لوگ اشتہار مذکور کو عثمان دغنا کے پاس لے گئے اور نامہ برون سے بیان کیا کہ اوسمین کوئی بات
تمہارے واقفیت کے مناسب ہو گی تو عثمان تمسے کہیگا غرضکہ عثمان نے اوس اشتہار کو پڑہ کر جلا دیا اور کہا کہ امیر
گورنر جنرل پاشا نے معمولی حکم ہتھیار کہول دینے کا تحریر کیا ہے ۔ بعد ازان سب واقعات کی جنرل گراہم نے قصد مصمم
کیا کہ پہر اس مرتبہ کوشش کیجاے کہ عثمان دغنا کو ایسی جگہہ پر گہیر لین جہان سے وہ بہاگ نہ سکے اور اسی قصد سے
تاریخ ۲۵ مارچ کو معہ دو برگیڈ پیدل فوج کے سواکم سے روانہ ہوا ۔ ۱۱ میل یعنے ضریبہ بکینگ کوچ جہان قبل اسکے پہلا
مقام کیا گیا تہا بہت سخت تہا ۔ راستہ مین بہت سے لوگون نے مارا اور قریب ایک چوتھائی کے سپاہی پیچھے چہوٹ
گئے اور پچھلا حصہ فوج کا بالکل شکست یافتہ معلوم ہوتا تہا پیچھے چہوٹنے کی یہہ وجہ معلوم ہوئی کہ سپاہیون نے قبل کوچ
کے خوب کہا لیا تہا اور پہر شراب بہی خوب پی لی تہی الغرض رات بہر آرام کرنے سے سپاہی ایسے درست ہو گئے کہ بجز قریب
چند آدمیونکے بقیہ صبح کے وقت کام کے قابل ہو گئے شیخ مرغانی اور کسی قدر باشندے (جو ہمارے موافق تہے) فوج کے
ہمراہ تہے ۔ ۲۶ مارچ کی صبح کو جنرل گراہم نے جنرل اسٹوارٹ کو مع کل سوارون کے آگے روانہ کیا ۔ سوارون کی فوج
مین نمبر ۱۰ اور ۱۹ رسالہ ہزارس اور پیدل سپاہی جو سوار کر دئے گئے اور ملکی مددگار شامل تہے ۔ یہ فوج اس لئے
پیشتر روانہ کی گئی دشمنون کے قیام گاہ اور اونکی تعداد کو دریافت کرے اور اونکو حکم دیا گیا تہا کہ جسوقت یہہ باتین دریافت
ہو جائین تو بغیر لڑے ہوے واپس چلے آئین ۔ اس فوج کو پانچ میل تک ریت کے میدان مین چلنا پڑا اس میدان
مین کہین کہین ببول کے درخت تہے مگر جب دامن کوہ مین پہونچے تو وہان کی زمین تیز پتہر کے ٹکڑون سے بہری پائی
اور اکثر گہوڑے اسوجہ سے لنگڑے ہو گئے ۔ اس مقام مین ایک مخروطی ٹیکرے پر چند نشانات کے ذریعہ سے خبر دینے
کے لئے اسٹیشن قایم کیا گیا اور فوج آگے بڑہی چنانچہ سامنے اور بازو پر فوج کی تہوڑی تہوڑی جماعت عربون کی نظر آئی جنمین
اکثر پیدل تہے اور قریب چند آدمیون کے تیز سانڈنیون پر سوار تہے یہہ لوگ ہماری فوج کو دیکہہ کر الگ ہو گئے ۔ چند شخص
ملکی مددگارون مین آگے روانہ کئے گئے تاکہ عربون سے وہ لوگ جا کر کہین کہ انگریزون کو اونسے کوئی تکرار نہین ہے نہ
اونکو کچھ ستائینگے بشرطیکہ وہ لوگ ہی ہمپر بندوق نہ چلائین ۔ اور اگر عثمان دغنا چلا اوے تو اوسکی بہی جان بخشی کی جائیگی
مگر دشمنون کی جاسوس اون لوگون سے بہت دور ہو گئی اور اونکو یہہ موقع نہ ملا کہ اپنے پیام صلح کو اونسے چلا کر بہی کہہ سکین
غرضکہ پانچ میل اور چلنے کے بعد سوار ایک عمدہ موقع پر پہونچ گئے جو چارون طرف پہاڑون سے گہرا ہوا تہا بعض پہاڑ
اونمین کے تین یا چار ہزار فٹ بلند تہے ایک بلند پہاڑ پر جہان سے دشمنون کا قیام گاہ سفید پہاڑون کے قریب نظر آیا
تہا دوسرا اسٹیشن خبر دینے کے لئے قایم کیا گیا یہہ مقام قریب دو میل کے فاصلہ پر تہا اور اسکے بعد طمانیب کے کنوئین

اور چھپنے تھے ان پہاڑون پر کئی میل تک پتھرون
کا ڈھیر مثل ہالینڈ کے کیارن کے تھا اور غالباً بہ سبب
متوفی شخصون کی قبرین تھین - میجر جرم سایدہ مع سوڈانیون
کے قریب نصف میل کے گئے تاکہ عربون سے
بات چیت کرین مگر اون لوگون نے رمینگٹن بندوقون کی
گولیون کی بوچھار سے انکا استقبال کیا جس سے کل
امید اونکی مطیع ہونیکی ساقط ہو گئی - اسوقت ڈیڑہ بجا ہوگا
چنانچہ چند ہی منٹ بعد پیادہ جو سوار کر دے گئے تھے
دشمنون سے سات سو گز کے فاصلہ پر پہونچ گئے اس
اثنا مین دشمن برابر بندوقین چلا رہے تھے مگر ان
پیادون نے بہی اونکی بندوقونکا خوب جواب دیا -
جس پہاڑ کی چوٹی پر کہ عرب بکثرت جمع تھے اوسپر بہت
تیزی سے گولیان چلائی گین اور بعض اونمین کے
گرتے ہوے نظر آئے - الغرض عربون کے اور اون
پیادون کے درمیان مین جو سوار کر دئے گئے تھے
تین بجے تک متفرق طور سے خوب کرائی ہوتی رہی
تہوڑی دیر بعد عرب بہت کم دیکھائی دینے لگے مگر چٹانون
سے چھپ چھپ کر گولیان چلاتے رہے - جب دیکھ
بہال کے غرض تمام ہو گئی اوسوقت جنرل اسٹوارٹ
نے فوج کو واپس جانیکا حکم دیا چنانچہ جسوقت فوج
آہستہ آہستہ ہٹنے لگی تو عربون نے ان پر خوب
قہقہے مارے تاہم نہ تو وہ لوگ مقابل مین آنے پر
مستعد ہوے نہ حملہ کیا اور باوجودیکہ وہ لوگ
بہت مستحکم جگہ پر تھے اس پر بہی پہلے کی طرح لڑنے
کے لئے آمادگی نہ ظاہر کرتے تھے الحاصل جنرل
اسٹوارٹ اون اسٹیشنون پر پہونچ گئے جو خبر
دینے کے لئے قایم کئے گئے تھے اور اس مقام
پر جنرل بولر سے ملاقات ہوئی جنرل بولر گارڈن
ہائلینڈرس اور آیرش فیوزیلیرس کی پلٹنون کو لیکر

ملک ہالینڈ کے بتعہد کے نکا ہے

بندرگاہ سے داخل ہوتے وقت سواقم مین
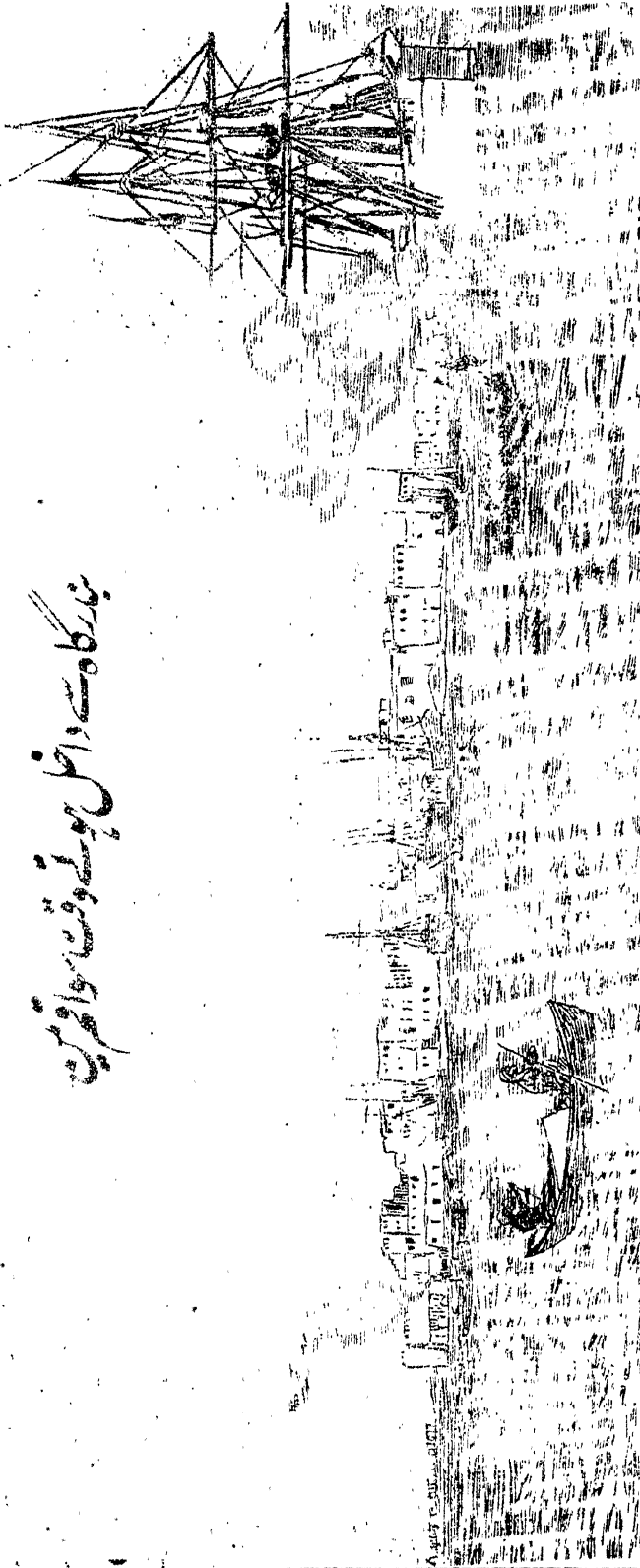
اس مقام پر پہونچ گئے تھے اور آگے کی خبر سنکر گراہم بی مع اپنے مصاحبین کے باہر نکلے اور بعد دوپہر کے حکم ہوا کہ پوری
فوج باستثناے یارک اور لین کیشیر رجمنٹ اور رمرلیف سپاہیون کیسے مع جملہ سامان ضروری کے جنرل بولر سے
جا ملے ۔ دوسرے روز صبح کو چند منٹ بعد آفتاب نکلنے کے دشمن کے قیام گاہ کی طرف کوچ شروع ہوا ۔ جنرل بولر کا
بریگیڈ سب سے آگے تہا ۔ فوج کو جب یہ یقین ہوگیا کہ عثمان دغنا قریب ہے تو یہ لوگ نہایت بیقرار ہوے کہ جلدی اوسکا
کام تمام کرکے لڑائی ختم کردین ۔ فوج ہماری ایک خشک ندی سے ہوکر وادی مین چلی تاکہ توپون کو پتھرون کے ٹکڑون پر
ہوکر گذرنا نہ پڑے ۔ سوارون نے اپنے معمول کے مطابق چارو طرف دیکھ بھال کرلے جیون جیون فوج آگے بڑہتی تہی ہر ہر
ٹیکرون پر جاسوس سوار یکایک نمودار ہوتے تہے الغرض چند منٹ بعد سات بجنے کے دشمنون سے مقابلہ ہوگیا ۔
پیدل جو سوار کردے گئے تھے فوراً تیزی سے آگے بڑہے اور اپنی دور کی گولیون کی بوچھار سے باغیون کو ہٹا دیا ۔ آخرکار
عرب ایک سلسلہ پر ٹھہر گئے جسکے دونو طرف سیدھے سیدھے پہاڑ تھے ۔ چنانچہ چھوٹی توپین آگے لائی گئین اور اوسی
مقام پر نشانہ کرکے دو گولے چھوڑے گئے مگر چونکہ گولے بہت اونچے گئے اون لوگون کا کوئی نقصان نہ ہوا البتہ
دشمنون کے لئے اسیقدر کافی تہا کہ وہ فوراً غایب ہوگئے بعد اسکے عرب قریب کے ٹیکرون سے دور ہی سے بندوق چلاتے
تہے اسوجہ سے کوئی نقصان نہوتا تہا ۔ اب فوج ہماری قریہ طمانیب مین پہونچ گئی اور یہان عثمان دغنا کے حال ہی مین
قیام کرنیکی نشانات موجود تہے ۔ بہت ایسے نشانات تہے جن سے معلوم ہوتا تہا کہ آدمی اور مویشی پہاڑون مین چلے
گئے ہین جہان اونکا پیچھا کرنا محال تہا اور چونکہ اب کوئی کارروائی نہین ہوسکتی تہی جنرل گراہم نے جھونپڑون مین آگ لگادینے
کا حکم دیا ۔ سپاہی بہت خوشی سے اس کام مین مشغول ہوے اور ۱۵ منٹ مین سیکڑون جھونپڑے جلنے لگے اور اونکے
شعلے اور دہوین نے عربون کو معلوم کرادیا کہ انگریزی فوج فی الواقع طمانیب مین داخل ہوگئی ۔ اسوقت ایک بج گیا تہا اور
چونکہ عثمان دغنا کا پیچھا کرنا یا پکڑنا دونو محال تہا اسلئے جنرل گراہم نے سواقم جانے کا حکم فوج کو دیا چنانچہ فوراً ہی کوچ
ہونے لگا اور سوار اور پیادے اور بار برداری کے جانور وادی کیطرف سے ہوکر سمندر کو روانہ ہوے حاصل کلام یہ لڑائی
جس کا کہ اوپر ذکر ہوا اسطرح تمام ہوئی

سواکن کی مورچہ بندیاں
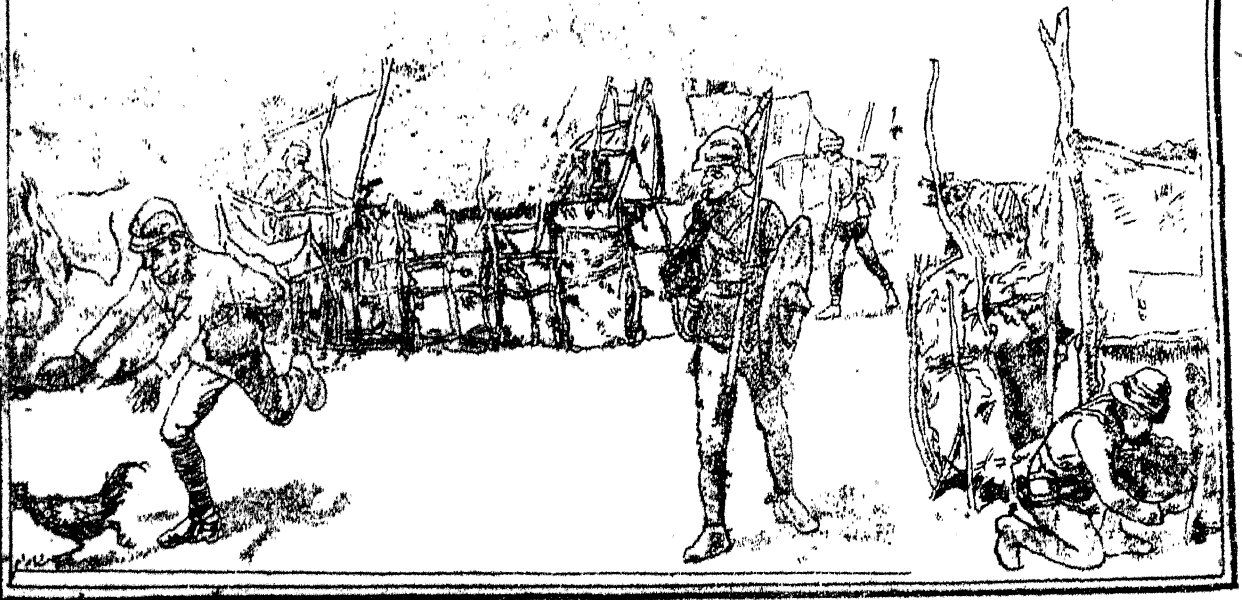
باب دوازدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

باغیان لردو نواح سواکم کے شکست اور اونکا متفرق ہونا۔ امیر البحر ہیوٹ کا کسالا کی پناہ دہی کی گفتگو کرنیکو ابیسینیا (حبش) روانہ ہونا۔ جنرل گارڈن کا زبیر پاشا کو سوڈان کے بھیجے جانیکی استدعا کرنا۔ بربر کا محصور ہونا اور کوروسکو کے اوپر دھمکی۔ اسوان مین فوجون کا جمع ہونا۔ میجر کچنیر کی تفتیش اور بیرونی چوکیان۔ سلاطین بی اور صالح بی کا اطاعت قبول کرنا۔ شیرگ مین مسٹر کُسبی کی گرفتاری۔ سیاہ کرتی والون کا سامنے آنا۔ بربر کا چھوٹنا۔ ابیسینیا (حبش) کے ساتھ مصالحہ۔ غیا اور غداولیف کی اطاعت جناب سواکم۔ دوستدار عربون کا تزلزل اور ترکی پلٹن کی بغاوت۔ مدیر ڈنگولا کا باغیون پر فتحیاب ہونا۔ حفاظت خارطوم۔ گارڈن کا مسلح پیرمی جہاز کی کارروائیان۔ قلت رسد۔ صورت حال کے بیان مین گارڈن کی طولانی تحریر۔ اسکا اظہار کہ مین خارطوم کو نہ چھوڑونگا۔ گارڈن کی مخلصی کے لئے فوج جدید کو پارلیمنٹ کا تین لاکھ پونڈ منظور کرنا۔ لارڈ ولسلی کا سپہ سالار اعلی اس فوج کا مقرر ہونا۔ فوجی تیاریان۔ لارڈ ولسلی اور لارڈ نارتھ بروک کا مصر روانہ ہونا۔ گارڈن کا ایک فتح عظیم حاصل کرنا۔ عربون کی فوجی چھاؤنی پر قبضہ کرنا اور سپہ سالار کا قتل ہونا۔

الطیب اور طمائی کی بے نتیجہ فتوحات کی بعد فوجون کے چلے آنے نے فوراً ہمارے طرف اور باشندگان ملک کو آزردہ اور مہدی کے ساتھیون کو شوخ چشم کردیا گو اشخاص آخر الذکر کو شکست ہوئی مگر کسیطرح اور نیز فتح حاصل نہ ہوئی اس لئے کہ ہنوز جنرل گراہم اوڈرن جسٹر نامی جہاز پر سوار بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اُن لوگون نے سیر سے چند میل باہر ہماری طرفدار باشندون پر حملہ کیا اور اونکی بہت سے اونٹ پکڑ لئے گئے اور ہندوب اور طمانیب کے کنوون کے اردگرد اس غرض سے مسلح ہوکر جمع ہوگئے کہ ہماری طرفدار قبیلون کو پانی سے محروم رکھین۔ محمد علی قبیلہ فدلاب کا شیخ جس نے قبل اسکے سنکات کے معیت مین اظہار ہماری ارادت کا کیا تہا باغیون کے مقابلہ کیلئے عاجلانہ تدبیرین عمل مین لایا اور ۱۱۔ اپریل کو قلیل فوج جو فقط سواکم مین جنرل گراہم کی روانگی کے بعد رہ گئی تہی۔ جنرل کریسایڈ کی مصری فوج اوسکی کمک کو پہونچی علاوہ اسکے برطانیہ اور رنجر جہاز جو بندرگاہ مین لنگر ڈالے ہوے تھے جنگ کے لئے درست کئے گئے اور اونکی اس واسطے تیاریان کی گئین کہ اگر حملہ ہو تو جہازی اور نیلی کرتی والے سپاہی خشکی مین اوتار دئے جاینگے۔ ادہر دوسری اپریل کو امیر البحر ہیوٹ جو ہالنس پادشاہ حبش کے ساتھ کسالا اور جنوب خارطوم کے دوسرے قلعجات زیر محاصرہ کی خلاصی کے لئے بات چیت کرنیکو مسووا کی طرف روانہ ہوچکے تہے۔ اس لایق افسر نے (جو ۱۸۷۸ء مین تیسرے درجہ کا امیر البحر مقرر ہوا تہا) چوالیس ہی سال کی عمر مین دنیا کے مختلف حصون مین بڑے بڑے کارہاے نمایان کئے تہے۔ امیر مذکور نے اپنی نمودار بہادریون سے جسکا ظہور سباستپول اور انکرمان کی لڑائی مین ہوا تہا نہایت معزز تمغہ وکٹوریا کراس کا حاصل کیا اور جنگ اشانٹی مین شریک ہونے کی وجہ سے جسمین امیر مذکور اموفل کی لڑائی اور کوماسی کے قبضہ مین بحری پلٹن کا سپہ سالار تہا خطاب نائٹ آف باتھ کا پایا تہا۔ جسوقت کہ امیر براہ مسووا عدد حبش کیطرف روانہ ہوا تہا کسالا کی حالت نہایت نازک ہوتی جاتی تہی۔ ہدندوا قبیلہ کے لوگ شہر کا محاصرہ کر رہے تہے اور باشی بزوق جو قلعہ والون کے ایک

ای ایڈمرل سر ڈبلو ہیوٹ

جو تے منحرف ہوتے جاتے تھے اور وہان کا حاکم برابر انگریزون کی غلامی کے لئے ہاتھہ پاؤن مارتا تھا۔ امیرالبحر مسوّی پہونچتے ہی نہ پائے تھے کہ اوسکے پہلے ہی ٹیلیگراف کے تارون کو باغیون نے کاٹ ڈالا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ دشمنون نے کسالا کا محاصرہ کرلیا ہے الغرض جس زمانہ مین کہ سر ولیم ہیوٹ صاحب نے حاکم مسوا اور دو سو باشی بزوق محافظون کے ساتھہ عدوا کی طرف جہان شاہ جوہانس اوسکی آمد کا منتظر تھا بڑہ رہے تھے زبیر پاشا کے پاس جو خارطوم کا پرانا بردہ فروش تھا۔ اوس زمانہ مین حکام مصر نے قاہرہ مین روک رکہا تھا جنرل گارڈن کا ایک مراسلہ پہونچا جسمین اوسکا تقرہ بعہدہ معین حاکم سوڈان مندرج تھا۔ جنرل گارڈن نے نہایت معتمدانہ لہجہ مین لکہا تہا کہ تم بربر مین اکثر مجہے مشورہ دو اور اگر ممکن ہوگا تو مین دو دخانی جہاز ہمارے واسطے بہیجونگا اور تم اون جہازون پر جو بربر مین موجود ہین فوج کے محافظت کے لئے آہنی فصیلین بناؤگے اور قبیلہ گیلان سے جتنے شخصون کو لے سکو لے لو اور برابر جنگ و پیکار کرو مگر نیے کو ظاہر نکرو۔ انتہی قولہٗ ــ زبیر اس عہدہ کے قبول کرنے پر مائل نہ ہوا یا شاید وہ اسکا مجاز نہو اس نے کہ سر الیون بیرنگ نے جنرل گارڈن کو پہلے ہی مطلع کردیا تہا کہ انسانی گوشت اور استخوان کے پرانے تاجر کو کسیطرح خارطوم جانیکی اجازت نہ دیجائیگی باین ہمہ اوسکی وہان جانیکی درخواست برابر اور بہ اصرار کیجاتی تہی ـ کرنیل استوارٹ نے بہی اپنے افسر اعلی گارڈن کی تائید مین درخواست کی اور مسٹر پاور نے بہی لکہا کہ بغیر زبیر کے باغیون کا زیر کرنا غیر ممکن ہے ـ جس زمانہ مین کہ جنرل گارڈن اپنے قدیم دشمن کی تقرری کی استدعا کر رہے تہے اوسی زمانہ مین اونہون نے اپنی اور خارطوم کی حالت کے متعلق کچہہ خبرین بہیجی تہین ــ اور سر سامول بیکر کے ایک خط مورخہ ۸۔ اپریل مین اونہون نے تذکرہ کیا تہا کہ میرے پاس پانچ مہینہ کی رسد مہیا ہوگئی ہے لیکن پانچ سو مسلح اور دو ہزار غیر مسلح عربون نے مجہے گہیر رکہا ہے ـ اسی تاریخ کو گارڈن کے پاس سر الیون بیرنگ کا ایک مراسلہ بدین مضمون پہونچا تہا کہ بربر کی راہ صاف کرنے کے لئے فوج بہیجنے کا ارادہ برٹش گورنمنٹ کا نہین ہے لیکن اوس راہ کے صاف کرنے کے لئے عربون کے ساتھہ معاملہ ہو رہا ہے ـ گارڈن نے بہت ٹہیک کہا کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ کا بہت کم وزن سمجہا یا کچہہ بہی قابل وقعت اسے نہ سمجہا چنانچہ اوسنے یہہ تجویز کی تہی کہ اگر انگریزی فوج آنے سے قاصر رہے تو ترکی فوج بہیجی جائے ـ جنرل گارڈن نے سر سامول بیکر سے دریافت کیا تہا کہ کیا آپ خیال کرتے ہین کہ اگر انگلستان اور ممالک متحدہ کے گڈور بہتے لوگون سے درخواست کیجائے تو دو لاکہہ پونڈ نہ مل سکیگا جسکے ذریعہ سے ممکن ہے کہ آپ سلطان روم کی اجازت حاصل کرکے دو یا تین ہزار قواعد دان سپاہی ہمین عاریتہً دین کہ وہ بربر بہیجے جائین

اوسالی سپاہیون کے ذریعہ سے ہم نہ صرف خارطوم ہی کے معاملات کو طے کرینگے بلکہ مہدی کاذب کا جھگڑا بھی پاک کردینگے جسکی شکست اور فتح سے ضرور سلطان کو بھی تعلق ہے - ۱۶-اپریل کو یعنی مراسلہ مذکور الصدر کی روانگی کے ایک ہفتہ بعد جنرل گارڈن نے اس مرتبہ سر ایولین بیرنگ کے نام تار برقی اس مضمون کی بھیجی کہ آپ یہان بربر کو کوئی فوج کمک کے لئے نہ بھیجنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہین اور مجھے زبیر کے دینے سے انکار کرتے ہین لیکن مین اپنے کو باعتبار حالات موجودہ کار بند ہونے مین آزاد خیال کرتا ہون اور جتنے دنون تک مجھسے ہوسکیگا یہان مقابلہ کرونگا اور اگر مین بغاوت کو فرو کرسکونگا تو ایسا ہی کرونگا لیکن اگر مجھسے یہہ نہو سکیگا تو خط استوا کیطرف پلٹ جاونگا اور آپ کے لئے سنار اور کسالا اور بربرا اور ڈنگولا کے محصورین کو بے پناہ اور بدد گار چھوڑ دینے کی ایسی بدنامی چھوڑ جاونگا کہ جو مٹانے سے نہ مٹے گی اور آخر کار آپ بڑی دقتون کے ساتھ مہدی کو زیر کرنے پر مجبور ہونگے بشرطیکہ مصر مین امن قایم رکہنا چاہین گے - کانگو واپس جانیکی تدبیر جسکا ذکر گارڈن نے اس مراسلہ مین کیا ہے ایسی تہی کہ خارطوم کی محافظ فوج کے لئے اگر وہ بے مددگار وہان رہتے تو صرف یہی ایک صورت سفر کی رہ گئی تہی - ان لوگون نے یہہ بہی کوشش کی تہی کہ باغیون کی فوج سے ہو کر جہاز کو بربر کیطرف نکال لیجائین مگر دشمن ایسے سخت گولہ بازی کر رہے تہے کہ ۱۶-اپریل کو مجبورانہ جہاز کو پلٹ آنا پڑا - مسٹر پاور لکہتے ہین کہ وہ باغیون کی فوج کا مرکز تہا - دشمنون کے خیمے صاف دکہائی دیتے تہے اور محل پر علی الاتصال وہ لوگ گولیان چلاتے تہے - اور دوسری طرف یہہ حال تہا کہ جو میدان قلعہ کے روبرو واقع تہا اوسمین اس نظر سے سرنگ کہودی گئی کہ بیش قدمی کی صورت مین مقابلہ کے لئے کام اوے اور عمدرمان پر جو ایک حملہ ہوا تہا وہ کامیابی کے ساتہہ روکا گیا تہا - باوجود اسکے اس خبر نے دل ہلا دیا کہ بیچارا توپون کا مصالحہ کم ہوتا جاتا ہے - الغرض اسوقت بربر کو پلٹ جانا ہی غیر ممکن نہ تہا بلکہ خود بربر کی حالت پر سب کی نگاہین تہین چنانچہ وہان کے خلیفہ یا گورنر حسین پاشا نے ۲۰-اپریل کو تار دیا کہ یہان کے باشندون کے تیور مخالف نظر آتے ہین اور تہوڑی ہی مدت مین شہر کو باغی ہر چہار طرف سے محصور کرلین گے - اس خبر کے لحاظ سے دار السفارہ انگریزی واقع قاہرہ مین ایک مجلس شوری منعقد ہوئی اور سر ایولین بیرنگ اور سر ایولین اُوڈ اور مسٹر ایجرٹن نے سفارش کی کہ اوس مصیبت زدہ اور خطرناک شہر کی مدد کے لئے ایک مکمل انگریزی اور مصری فوجون سے مرکب روانہ کیجائے - ۲۵-اپریل کو مسٹر کُزّی انگریزی ایجنٹ مقیم بربر نے وہان سے اطلاع دی کہ اس شہر کے حالت مایوسانہ اور دل شکن ہے اور خلیفہ نے دوسرا تار بہیجا جسمین اوس نے دریاے نیل کے دونو کنارون کی طرف کہجور کے لانبے اور ببول کے سایہ دار درختون کے درمیان مین جنسے وہ شہر گہرا ہے باغیون کے بڑہے آنیکی کی کیفیت تحریر کی تہی - اسوقت خارطوم کو تار یا خطوط کا بہیجنا غیر ممکن ہوگیا تہا اس لئے کہ باغیون کی فوج سے ہو کر گذرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اور اسوجہ سے قاصد مجبورانہ پلٹ کر چلے آتے تہے - ۲۸-اپریل کو مسٹر کُزّی نے اطلاع دی کہ مین بربر سے کُرُسکو جاتا ہون اور مہدی کے ساتھیون نے شہر کے دکہن اور پورب طرف کے گہرون مین گہسنا شروع کردیا ہے - حسین پاشا خلیفہ قلعہ مین محصور ہے اور یہہ افواہ مشہور تہی کہ باغی بربر کے حملہ پر قناعت نکر کے مال غنیمت کی طمع سے اسوان پر بہی حملہ کا ارادہ رکہتے ہین کُرُسکو مین جسکی نسبت گمان تہا کہ باغی جاتے ہوئے اوسپر حملہ کرینگے ایسی ہل چل مچی کہ ہزارون آدمی ادہر کی طرف بہاگ گئے شندی کے فراریون کی پشت (جنکو عربون نے اوسوقت ته تیغ کیا جبکہ جہاز ابالا تامی اونکا ساحل بربریت سے لنگر گیا تہا) کرسکو کے فراری زیادہ تر خوش نصیب تہے کہ آخر کار سب کے سب صحیح

مسوا دوسرے جزیرہ سے جس سے بلندر آہ نظر آتی ہے

اور سالم اسوان مین پہونچے ۔ معاملات سوڈان کی نازک حالتون نے اب جاکر سلطنت برطانیہ کو اوسکے فرائض کا کچھ خیال دلایا ۔ چنانچہ ۲۳ ۔ اپریل کو ارل گرانوایل نے مسٹر ایجرٹن مقیم قاہرہ کو تار دیا اور اوسمین یہہ ہدایت کی کہ تم الفاظ مصطلحہ مین گارڈن کو تار دو اور اوسسے پوچھو کہ وہانسے تمہارے نکال لانیکو کسقدر فوج چاہیئے اور اوسکی تعداد اور نوعیت کیا ہو خارطوم پہونچنے کی راہ کونسی ہی اور کارروائی کا وقت کونسا ہو ۔ اور اسطرف اوایل ماہ مئی مین مستعدی کے ساتھہ انگلستان مین جنگی کارروایان شروع ہوین ۔ اور اوسی مہینہ کی دسوین تاریخ کو حکام فوجی مقیم قاہرہ کے پاس یہہ اطلاع پہونچی کہ دارالسلطنت سوڈان کی مخلصی کے لئے اکتوبر مین ایک کمک بھیجنے کی تیاری کرو چنانچہ بارہ ہزار اونٹونکی خریداری اور کوچ پر تیار رہنے کا حکم دیاگیا ۔ گو خارطوم جو زیر حفاظت جنرل گارڈن تہا اوسکی ایسی حالت تہی کہ موسم خزان تک اور بعد فوجی پہونچنے تک محفوظ رہتا مگر بربر اور ڈنگولہ کی ایسی حالت نہ تہی چنانچہ اس خیال سے کہ ان شہرون پر باغی قبضہ نہ کرلین سلطنت مصری فوراً ایک ہزار چار سو سپاہی اسوان کو بہیجے ۔ ڈنگولا بہی قابل توجہ تہا اس لیئے کہ ۱۲ مئی کو مدیر محمد حسین خلیفہ عبابدہ اور بشاری قبیلون کے شیخ نے تار دیا کہ یہان کے باشندون مین بڑی ہل چل پڑی ہوئی ہے اور میرے پاس صرف چار کمپنیان سپاہیون کی اور دو سو باسی بزوق ہین جو درخواست مدد کے جواب مین شیخ مذکور کو اطلاع دی گئی کہ تمکو کوئی مدد نہ بہیجی جائیگی اور اگر تم اور تمہاری فوج باغیون کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ ہو تو ہم لوگ شہر چھوڑ دو مدیر نے (جسنے بعد کو اوس حکم کے متعلق جو گارڈن کی مخلصی کے لئے کی تہی بڑا نام کیا) دلیرانہ طور سے شہر کے چھوڑدینے اور چلے آنے سے انکار کیا اور دوبارہ مدد کی درخواست کی اور یہہ ظاہر کیا کہ اگر میری درخواست منظور ہوئی تو مین کل باغی صوبون کو فتح کرلونگا ۔ حاصل کلام ۱۶ مئی کو مصری فوج کی ایک پلٹن باتحتی کرنیل ٹروٹر اور دیگر ماتحت افسران انگریزی کے دو دکشتیون اور بجرون پر اسوان سے وادی خلفا کو روانہ کئے گئے کہ ڈنگولا مین مدیر کی فوج کو مدد دین ۔ اس زمانہ مین تعداد کثیر فوجون کی اسوان مین جمع ہوگئی تہی اور اس مقام پر کل جنگی کارروائیان شامل ہوگئی تہین بڑی حیرت تو یہہ ہے کہ اس دلکش شہر سے تہوڑی دور مشہور جزیرہ الفنٹیان کے معابدات مین دریاے نیل کے داہنے کنارہ پر مصر مین سلطنت روم کی اخیر سرحد پر حکام قاہرہ بہت کم اختیارات عمل مین لاتے تہے ۔

میجر اچہ اچہ کچینر انجینیر شاہی

الغرض کروسکو اور ڈنگولا کے مہم کی روانگی کے لئے اصل مقام اسوان قرار پایا اور چند ہی روز بعد روانہ ہوئے کرنیل ٹروٹر اور مصری
سپاہیون کے وادی خلفا کیطرف جہان انلوگون نے باشی بزوق سپاہیون کو قلعہ سے نکالدیا اور کل ہتہیار اور جنگی سامانون پر
اونکے قبضہ کرلیا میجر اچہر اچہر کچینر دشمنون کی دیکہہ بہال کے لئے کروسکو کیطرف روانہ ہوئے۔ یہہ لایق افسر جس نے محاربہ سودان
مین ایسی کارآمد خدمت کی سنہ ۱۸۵۰ع مین پیدا ہوا اور اوائل ۱۸۷۱ع مین رایل انجنیرس یعنی شاہی انجنیری کا کمیشن حاصل کیا مصر
کے تجربون سے قبل یہہ شخص مغربی فلسطین کی محققانہ پیمایش مین شریک ہوا تہا اور صحراے کروسکو کی تحقیقات کے لئے جو اصل مین
اوسیکی سپرد تہا یہہ شخص نہایت مناسب اور موضوع تہا۔ اوایل مئی مین اپنی تقرری کے بعد اس نے تین ہی ہفتہ بعد دو ہزار عرب
بہرتی کرلئے اور طوفان بغاوت کے روکنے کی نظر سے بحر احمر تک بیرونی چوکیونکا سلسلہ قایم کرلیا۔ بہرحال اگر بغاوت سودان
کی شمالی حدود کیطرف رک گئے تہے تو مہدی کے ساتہیون نے جنوب مین بہت سی کامیابیان حاصل کرلی تہین - ۱۶
مئی کو اسوان مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ سلاٹن نے لی جو خدیو مصر کیطرف سے دارفور مین الفشیر کے قلعہ کا حاکم تہا اپریل کے
اوایل مین اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا اور ۲۷ مئی کو اوس بدبخت حاکم کا خط ملا جس مین اوس نے تحریر کیا تہا کہ دو برس تک
باغیون سے مقابلہ کرنے اور رسد اور سامان جنگ کے ختم ہوجانیکے بعد مین آخرکار تانبے کی گولیان ڈہالنے پر مجبور ہوا جسکا
دشمنون پر کچہہ اثر نہوا۔ اور بے سود مدد کا انتظار کرکے جسکے لئے مین نے بار بار درخواست کی آخرکار زیادہ تر خونریزی سے
احتراز کرکے دشمنون کی اطاعت قبول کرلی علاوہ برین الفشیر کے قبضہ سے نکل جانیکے بعد ہی مسلمیہ بہی جو نیل اسود پر
واقع ہے قبضہ سے جاتا رہا اور ضالع بی وہان کے حاکم نے پچاس کشتیان رسد اور نشتر صندوق کارتوس اور دوہزار
بیس بندوقین اور ایک دو خانی جہاز محمد علی نامی دشمن کے حوالہ کردیا جسوقت یہہ خبر بہونچی تہی بربر کے ایک فراری سے
مسٹر گذی کی شہر بربر مین کروسکو جاتے ہوئے گرفتار ہونیکی خبر بہونچائی - شیخ حسین خلیفہ بربر کے بہتیجے یا بہانجے کو جو بہاگ کے
مین انگریزی ایجنٹ کا ساتہی تہا آگے جانیکی دشمنون سے اجازت بلگئی لیکن خود مسٹر گذی کردفان بہیجے گئے جہان جان
بچانے کے لئے اونہین مسلمان بننا اور مہدی کے مرسل مین داخل ہونا پڑا۔ اسی اثنا مین بڑی مستعدی کے ساتہہ
خارطوم کی حفاظت ہورہی تہی - ۲۹ اپریل کو مسٹر پاور نے تحریر کیا کہ کل اور آج باغی سامنے کے ایک گانون
مین اتر آئے اور محل پر سخت گولہ باری کی اور ہملوگون نے اونکا خوب جواب توپون اور بندوقون سے دیا اور دونون مواقع پر عرب
بہت جلد پسپا ہوگئے۔ ہماری طرف کچہہ نقصان نہوا۔ شہر کا محاصرہ سمجہنا چاہئے۔ محاصرہ شروع ہونے سے پہلے شہر کے باشندے
باغیون سے جا ملے جس سے کل شہر خس و خاشاک کی طرح دفع ہوگئے۔ جنرل گارڈن غربا کو قوت شبا روزی دیا کرتے ہین
کہانے کی چیزین بہت ہی گران ہین ہمارے پاس چار مہینہ تک کا غلہ اور بسکٹ موجود ہے جنرل گارڈن نے نوٹ جاری کئے ہین
اسلئے کہ خزانہ ابہی تک بربر مین ہے۔ سوداگر اوسکو روپے کے بدلہ مین قبول کرتے ہین اور سپاہیونکا کل تقاضا اسطرح سے
ادا کیا جائیگا۔ جنرل گارڈن نے باغیون کے غلامون کے پاس اپنے جاسوس بہیجے ہین کہ اگر وہ لوگ اپنے آقاؤن کو چہوڑ دین
اور یہان چلے آئین تو آزاد کردئے جائینگے سید محمد عثمان باشندہ کسالا کے پاس سے جو ملک کا ایک امیر اور مسلمانان سوڈان
کا سردار ہے ایک قاصد خط لیکر یہان آیا ہے سید نے تحریر کیا ہے کہ مین نے کسالا کے اطراف مین باغیون کو شکست
دی ہے اور جنرل گارڈن کو لکہا ہے کہ آپ مطمئن رہین مین اپنے کل آدمیون کے ساتہہ آپکی مدد کو پہونچونگا۔ سید کی
کی ایسی وقعت کیجاتی ہے کہ باغیون نے اوس قاصد کے روکنے کی جو خط لا رہا تہا جرات نکی۔ شہر کی حفاظت کے

بارہ مین مسٹر پاور نے تحریر کیا تھا کہ راغب پا اور ٹوٹے ہوئے شیشے اور تار کے اولجھاو اور خاردار گوکھرو کے علاوہ تین قطارین
تار پیڈو کے لیمپون کی گرد سرنگین تھین - چنانچہ ان سب چیزون کے سبب سے ہر ایک حملے مین عربون کی بہت سی جانین ضایع
ہوئین اور مزید بران کرنیل استوارٹ نے اپنی باشان گولہ اندازی سے باغیون کو روک دیا اور ۷ مئی بمبیس پونڈ والی توپ کے
خوب نشانہ کے ہوئے گولون سے کرنیل نے دشمنون کو اونکی اصلی قیام گاہ سے باہر کردیا لیکن تین ہفتہ بعد خوبی قسمت سے محل
کے توپخانہ کی توپ چلاتے ہوئے باغیون کے گولے سے کرنیل مذکور زخمی ہوکر کچھ عرصہ تک بیکار ہوگئے - محاصرہ کے زمانہ مین
جسطرح سے لوگ خارطوم مین روزانہ زندگی بسر کرتے تھے اوسکا دلکش بیان اوس مصری سپاہی کے قبضہ سے ہمکو معلوم ہوا
ہے جسکی طرف ہم اپنے اشارہ کر چکے ہین - اس سپاہی نے حکایت مذکور ڈیلی نیوز اخبار کے جنگی نامہ نگار مقیم اورڈرمان
سے بیان کیا تھا کہ تم ہماری روزمرہ کی زندگانی خارطوم کا حال سننا شاید پسند کروگے واضح ہو کہ ہر ایک دن خارطوم مین روز گذشتہ
کی طرح تھا اور روز گذشتہ اور موجودہ اور روز آیندہ یکطرح تھا اس سبب سے مین اپنی واقعات کو اوس ترتیب بیان نہین
کرسکتا ہون جس ترتیب سے اونکا وقوع ہوا اور کون کہہ سکتا ہے اس نے کہ رات اور دن نوبتو کی اور پہرا دیتے گذرتا تھا
ہملوگون کی مثال کتون کے سے تھی کہ جو بھیڑیے یا چرخ سے بھیڑ اور بکریون کی رکھوالی کرتے ہین لیکن ہملوگ بیدل نہ تھے - جنرل
گارڈن ہملوگون سے یہی کہا کرتے تھے کہ صبر کرو انگریز چلے آرہے ہین اور چلے آتے ہین - خدا ہماری حفاظت کرتا ہے جنرل
نیک آدمی تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ میرا ایمان خدا کی طرف سے نہ کبھی برگشتہ ہوگا - اور نہ تمہارے ایمان کو برگشتہ ہونے
دونگا صبح کے وقت سویرے جنرل گارڈن کے روبرو فوجی باجا بجتا تھا جسوقت وہ اوس رومی سائبان مین جو تمہین یاد ہوگا
کہ دیوار قلعہ کے پاس سڑک کے اوس پار دریاے نیل کے اوپر واقع ہے بیٹھا کرتے تھے اور اوسی مقام پر قہوہ پیتے تھے پھر اپنے
اسکے بعد وہ محل کے پہلے منزل کے کمرہ مین اوس دن کا کام شروع کرتے تھے اوس وقت بہت سے عہدہ دار اونکی ملاقات کو آتے
تھے منجملہ اونکے یہہ لوگ بھی یعنی بڑے یورپین ڈاکٹر اور سیکوبی تھے اور آسٹریا اور فرانس کی کونسل جارجیو ڈیمٹریو ڈاکٹر اور مدیر مدیریہ
اور علی جیلب وکیل محمد عبداللہ تھے چنانچہ شخص آخر الذکر دم تک رہا اور دوسرے لوگ گارڈن کے ساتھ قتل ہوئے پھر
قصاب اور نان پزون کے سردار آتے تھے اور ایک عورت [illegible] بتوبہ نامی آیا کرتی تھی - یہہ عورت بڑی مالدار تھی اور مدیریہ
مین ساٹھ یا ستر ہزار ڈالر کے قریب گارڈن کی حمایت یا [illegible] تی نوٹ کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو قرض دیا کرتی تھی - یہہ عورت
بہت سی دوکان جنکی اور بازارون کی مالک [illegible] رہنے والی اور حاجی محمد تجار کی زوجہ تھی - سلیمان عشیہ بھی جو خارطوم
کا ایک بہت بڑا تاجر تھا گورنمنٹ کو روپیہ قرض دیا کرتا تھا اور بازار کے حصہ اول مین اوسکی دوکان تھی بعد اسکے دوپہر کو گارڈن
پاشا ناشتہ کرتے تھے - دوپہر کے بعد پھر کام شروع ہوتا تھا اور شام کے وقت گھوڑے پر سوار ہوکر کھائی کے کنارہ کنارہ
نیل ابیض سے نیل اسود تک جاتے تھے - دشمن ہمیشہ سخت گولہ باری کیا کرتے تھے اور اتفاق سے روزمرہ لوگ اوسکے
نشانہ ہوا کرتے تھے - سپاہی شب و روز کھائیون کی حفاظت کیا کرتے تھے اور کھائیون پر چار توپین تھین جنمین سے دو کا
رخ بحر ابیض کی طرف تھا اور ایک کا رخ آہنی دروازہ سے مقرہ کی جانب اور ایک کا بردی نامی ایک قریہ کی طرف تھا جسکو
گردہ جیسا کہ تم ذکر کرتے ہو جو خارطوم مین غربا کے محلون مین رہتا تھا اوسے گارڈن نے سپاہی بنالیا تھا - تمام لوگ ہتھیار بند
ہوکر مجبور ہوگئے تھے اور قواعد دان سپاہیون کو باجرہ یا جوار کی معین خوراک اور دوسرون کو سرکاری بسکٹ ملتی تھی
جیسا کہ طوفان عظیم کے وقت ہوا تھا اور جیسا کہ یوم الاخرہ کو ہوگا اور جیسا کہ اکثر بڑے شہرون مین دنیا کے ہوا ہے جبکہ دشمنون

نے باہر سے یورش لی ہے کہ لوگ اندر شہر کے خرید او فروخت کرتے اور شادی بیاہ کی رسمین بجالاتے بلکہ شادی مین معمولی خوشیان بہی مناتے تہے۔ مگر افسوس کہ دولین بہت جلد لونڈی ہوکر بکنے والی تہی۔ ناشنا زاده یہہ اونکی قسمت تہی۔ آگ کے چارون طرف ویسا ہی مجمع تہا جو تمہین یاد ہوگا کہ تمنے ناچنے والیون کو طنبورہ کے ساتہہ بیچ مین ناچتے دیکہا ہے تقریبات کے جلسے اور دعوتین شب کو ہوا کرتی ہین سوڈانی حقیقۃً شاد دل ہین گو اونپر کیسا ہی ابر مصیبت چہایا ہو۔ تمنے خیال کیا ہوگا کہ کوئی بات اسکے خلاف نہ ہوتی تہی یہہ صحیح ہے کہ وہ لوگ یقین کرتے تہے کہ انگریزی فوج آتی ہے ہمارے پاس اسوقت تمباکو اور جوتے موجود تہے۔ جب کام سے فراغت ہوتی تو ہم حسب معمول بازارون مین ٹہلا کرتے تہے بعض جوسر کہیلتے تہے اور بعض لوگ سیرسا پیتے تہے اور جوان لوگ جوان عورتون کو لبہانیکے لئے بن ٹہنکر بغل کے نیچے بیدکی چہڑی اور منہہ مین بڑے داب کر نکلتے تہے۔ لین دین ہوتا تہا مکانات خرید او رفروخت ہوتی تہی جیسے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ ان باتون کا خاتمہ تہا ہی نہین۔ مین نے سنا ہے کہ محاصرہ کے وقت بڑے بڑے شہرون مین بہی ایسا ہی ہوا ہے مجہسے ایک یہودی نے کہا تہا کہ اوسکے شہر عظیم الشان شام مین بہی ایسا ہی ہوا تہا۔ اگر مین اس امر کی تصریح اور بیان مین طوالت کرون تو مجہے الزام نہ دیجیگا کیونکہ مین او رآدمی ہون۔ کیا میری بیوی اور بچے ضائع نہ ہوے۔ جوان عورتین چوٹیان گوندہتی ہین اور رکہن سے بالون کو چکنایا کرتی تہین اور اپنے گلے اور پانون اور ہاتہون کو سونے کی زنجیر اور سیپ کے زیورون سے آراستہ کرتی تہین اور یہ عورتین بازار مین پیاز اور انڈے اور خربزے اور رکہن اور مٹہائیان بیچنے کو دوسرے روز تک بیٹہا کرتی تہین کہ عصر و مین وہان سے روانہ ہوا تہا۔ اور اپنے پسند کرنے والون کے ساتہہ ہنسی اور مذاق کیا کرتی تہین آپسمین رسم آشنائی کے لیئے بات چیت بہی ہوا کرتی تہی الغرض یہہ عورتین تتلیون کی طرح بے پروا اور آزاد تہین گاردن کا کاغذی نوٹ نقدی کی طرح چلتا تہا او راوسے لوگ مثل روپیہ کے سمجہتے تہے۔ اکثر نوٹ ایک پیاسٹر کے اور بعض پانچ یا دس اور غایت مرتبہ پانچسو پیاسٹر کے تہے۔ میرے کل نوٹ خرچ ہوگئے مین نے اونہین میدان مین صرف کیا جہان مین ایک جام آب دس پیاسٹر کو مول لیا تہا۔ مدرسے مسلمانون کے حسب معمول جاری تہے اسیطرح مقام جن رسی مین بہی مدرسہ اوسوقت تک جاری رہے کہ پادری وہان سے چلے نہین آئے۔ ہم لوگ جوق جوق مسجدون میں نماز کیا کرتے تہے اور وعظ بہی ہوتی تہی ہم لوگ مردون کی ارواح کے لیئے دعائین بہی کرتے تہے کہ وہ بہشت اور آسمان کو کیا گیا انہا ابت نہ کیون نہین۔ اگرچہ اسوقت مین جنرل گارڈن اس قابل تہے کہ اپنے حملہ آورون سے کامل مزاحمت کرکے شموعون بالجزم اونکی آخری سلامتی پر ہرطرف سے نگاہین تہین زبیر پاشا نے پہلی تو یہہ بات پیش کی کہ مین خود سوڈان کا مستقل حاکم مقرر ہون اور خدیو مصر میرے حاکم اعلی اسی شرط پر مین گارڈن کو مع اونکے ساتہیون کے صحیح اور سلامت قاہرہ لے آنیکو مستعد ہوتا ہون مگر اس امر مین وہ ناکامیاب ہوا بعدہ مسٹر ایجرٹن کی درخواست پر اس امر پر رضامند ہوا کہ خارطوم کو قاصد اس مضمون کے خطوط لیکر روانہ کئے جائین کہ گارڈن فوراً وہانسے چلے آئین اور ساتہی اسکے باغیون کے سردار کے نام ایک گشتی مراسلہ بہیجا جسمین اوس نے یہہ درخواست کی کہ گارڈن اور اونکے ہمراہیون کو کروسکو تک بے کہٹکے جانیکی راہ دیجائے۔ ان قاصدون کی روانگی سے حکومت فرانس نے یہہ قاعدہ اوٹہایا کہ اپنے سفیر ہیرن سابق ایڈیٹر باسفور الجیبشین (ایک مصری اخبار) کے واپس بلانے کی جو خارطوم مین مارچ گذشتہ سے تہا خطوط روانہ کئے۔ یہہ امر بدیہی تہا کہ زبیر پاشا کی تدبیر سے کامیاب ہوتے پر بہت کم بہروسا کیا جاتا تہا اسلیئے کہ اسوان کو روزمرہ مصری فوجین بہیجی جاتی تہین اور جسکی صاف عرضی بربر اور خارطوم دونون کی بدذتہی اور اسیطرح

ایک انگریزی بحری فوج کا سامان ہو رہا تھا۔ سپاہ کرنے والی جنکو اس مہم مین جانیکا حکم ہوا کسیطرح اس حکم سے ناخوش
نہ ہوے اسلیئے کہ اسکندریہ مین یکسان زندگی بسر کرتے کرتے وہ لوگ ایسا اکتا گئے تھے کہ گولیون کے ساتھہ اڑجایا اونہین اس
سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا تھا۔ اوایل جون مین ماننرک نامی جہاز کا افسر اعلی ہیل اس غرض سے وادی حلفا کیجانب روانہ ہوا کہ دریاے
نیل کی حالت سے خبر دین اور کرنیل ہیڈ فورڈ دو چھوٹے چھوٹے دودخانی جہازون کے ساتھہ جنمین سے ہر ایک گارڈنر توپ سے مسلح
تھا اسوان پہونچے تاکہ وہان سے اسوان اور وادی حلفا کے درمیان مین بحری طلایہ کرین۔ جبسے مانا مین کہ حضور شہرون کی مخلصی کے
لیئے ایک طرح کی بیلے عنوانی کے ساتھہ یہہ جنگی تیاریان ہو رہی تہین حکام کو دفعتہً یہہ خبر پہونچی کہ بربر کی ضرورت کی اعتبار سے یہہ فوج
بہت دیر کو وہان پہونچیگی چنانچہ اپریل کے آخری ہفتہ سے زیر محاصرہ رہکر وہان کے قلعہ دارون نے ایک مہینہ تک باغیون
کا حملہ روکا۔ میجر کچنیر کو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ فوج کثیر جو شہر پر حملہ کر رہی ہے وہ مہدی کی قواعد دان درویشون کی فوج کا ایک جزو ہے
جو نہایت ہی فرمان بردار اور بہت ہی آراستہ ہے۔ اور دوسری خبرون کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ باغی بہ ماتحتی امیر عبد اللہ
کے ہین۔ قلعہ مین صرف دو ہزار تین سو جان نثار قلعہ دار مع دو دودخانی جہاز اور ایک توپ کے تھے اون بیانات کے ذریعہ سے
جو بعد کو مفرور سپاہیون نے کی یہہ معلوم ہوا کہ باغیون نے شہر کے چارطرف دمدمے بنائے تھے اور چند روز تک مقابلہ ہوتا رہا۔
بالآخر ۲۴ مئی کو صبح تین بجے دشمنون نے ایک عام حلہ کیا سب سے پہلے شمالی صف پر حملہ ہو بعدہ بندوقون کی باڑہ کے ساتھہ
باغی جنوب کیطرف جھپٹے اور اکثرون نے تلوار اور نیزون سے حملہ کیا باقی بردق سپاہیونکا کرنیل پہلے ہی حملہ مین مارا گیا اور کرنیل
مذکور کے سپاہی مع مصری پیادہ سے اور قنادارا کے عربون کے اپنے جانون کے لئے جان سے ہاتھہ دہوکر لڑے مگر کثیر التعداد
دشمنون سے بہت جلد مغلوب ہوگئے اوسی زمانہ مین یہہ خبر بہی آئی تھی کہ وہ سب کے سب بیرحمی سے تہ تیغ کئے گئے اور اسی
طرح دو ہزار مرد باشندگان قلعہ کا بہی حال ہوا صرف عورتین اور بچے چھوڑ دئے گئے لیکن اسکے بعد مدیر ڈنگولا نے میجر کچنیر کو اطلاع
دی کہ بربر کی چہہ سو افسر اور سپاہی باغیون کے ہاتھہ مین ہین جنکے ساتھہ وہ لوگ غلامون کی طرح سلوک اور برتاو کرتے ہین
ممکن ہے کہ ان مین سے کچھہ تو وہ لوگ ہون جنہون نے انتار جنک مین بہ ماتحتی سعید پاشا دریاے عبور کرجانیکی کوشش کی تہی
اور وہ لوگ بہی تھے جو ایک ہفتہ تک [illegible] ہتھیار رکھدینے پر مجبور کئے گئے تھے۔ حسین پاشا گورنر کی نسبت بیانات
متناقض اور مختلف تھے سپاہی [illegible] کہ شہر اوسکی [illegible] کے سبب سے ہاتھہ سے جاتا رہا اور بعض شہری پناہ
گیر یہہ بیان کرتے تھے کہ گورنر مذکور [illegible] ہے اور وہ باغیون کی قید مین تھے اور اونکے ساتھہ بہت برا سلوک
کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پر قبضہ کرنے سے [illegible] ابتدا اونکے پاس اسی ہزار پونڈ سرکاری روپیہ جو جنرل گارڈن کے لئے تہا باغی
اپنے قبضہ مین در لائے۔ الغرض بربر کے بالکل جانے کی خبر ساری یورپ مین متنبہ کرنے والے مراسلہ کی طرح گونج اوٹھی اور اس کی
خبر سے کہ امیر البحر ہیوٹ ۳ جون کو بادشاہ حبش کے ساتھہ اس امر کے معاہدہ مین کامیاب ہوا کہ بادشاہ نے وعدہ کیا ہے
جو مضبوط قلعہ ہاے زیر محاصرہ اوسکے حدود کے قریب واقع ہین چھڑا دے جائینگے اوس شہر کے نکل جانے کا بہت تھوڑا معاوضہ
خیال کیا گیا جنرل گارڈن نے اصرار کے ساتھہ اس قسم کی ہر ایک مداخلت سے اس بیان کے ساتھہ مخالفت کی تہی کہ یہہ وہ ویسا
ہی ہے کہ کوئی زیادہ سن کا لڑکا کسی کم سن لڑکے کو اپنے لڑائیان لڑنیکو کہے۔ پھر کیفیت ۱۶ جون کو مسن کے لئے تار دیا کہ
بادشاہ حبش نے وعدہ کیا ہے کہ خوریراقہ کی جانب اوترنے کے لئے مین قبیلہ غالبس کے تیس ۳۰ ہزار آدمی دونگا لیکن بلحاظ
حالات موجودہ کے اسکا کوئی ظہور نہ ہوا بلکہ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پایا تہا کہ لوگون کو معلوم ہوا کہ عثمان جو حدود حبش کے قریب

مع اپنے قلعہ دارون کے باغیون کے قبضہ مین آگئے اور اوسکے بعد ہی فوراً غاداویف کے نکل جانیکی خبر آئی ۔ اسمین شبہہ نہین کہ بربر کے نکل جانے سے باغی دلیر ہوکر سواقم پر حملہ کرنے مین جہان مئی کے مہینہ سے برابر انتشار پیدا تہا زیادہ تر بیخوف ہو گئے ۔ ایک موقع پر ہماری طرفدار قبیلہ کی بہت سی عورتون کو عثمان دغنا کے لوگ اوٹھا لے گئے اور یہی لوگ دوسری مرتبہ اپنی مضبوط پناہ کی جگہون سے جوطمائی کے پہاڑون مین تین دفعۃً اوترے اور قریب ایک ہزار مویشی کے پکڑ لے گئے چنانچہ ان خوفناک کارروائیون سے ضرور ہوا کہ خود سواقم کے استحفاظ کے لئے کافی تدابیر کی جائین ۔ یہ شہر کچہہ تو اصل حصہ بڑی پر بنا ہوا ہے اور کسیقدر پشت جزیرہ پر جسمین سرکاری دفاتر اور تاجرون کے گودام اور مسجدین واقع ہین اور یہہ حصہ ایک تنگ اور اونچی سڑک کے ذریعہ سے عرب کے شہر سے ملا ہے جہان چند مربع عمارتین جنکی سرا اوپر سے چپتی ہین اور بہت سے جہونپڑے اور اوٹہی ہوئی معلوم ہوتی ہین ۔ اسکے محاذات کا میدان جو حامِ احاطہ سے نصف دایرہ کیصورت تین محیط دو میل لنبا ہے بعض پرانے گذہے اور یوریالس اور کیراسغورٹ نامی قلعہ ہاے تعمیر کردہ حکومت برطانیہ سے محفوظ ہے ۔ کوموڈر مولینوکس جو ماہ مئی مین اس حصہ فوج کا سپہ سالار تہا اصل مین مفصلہ ذیل جہاز اوسکے قبضہ مین تہے یعنی اسفنکس اور برطانیہ اور ٹاین اور مرمیڈن ۔ لیکن شب خون کی ایسی کثرت ہوئی کہ ابا کور نامی ایک جہاز ابلد لنگ کے اسکندریہ سے اوسکے پاس بہیجا گیا ۔ یہہ جہاز جو چار توپون سے مسلح اور برقی جاسوسی روشنی سے مزین تہا ۲۷ مئی کو سواقم پہونچا ۔ اور فوراً ایسے مقام پر جہان سے شہر کا محاصرہ اور چراگاہ زد پر تہی ۲۰ کی رات کو میدان سے اوسطرف گولہ سخت گولہ بازی کی آواز سنی گئی اور جاسوسی روشنی کے ذریعہ سے دشمنون کا پتہ لگ گیا اور بر طبق اسکے البیاکور سے فوراً گولہ باری شروع ہوئی جسکا اثر ایسا عمدہ ہوا کہ ایک گہنٹہ سے کم مین باغی پورے طور سے پسپا ہو گئے ۔ قلعجات یوریالس اور کیر سغوٹ مین بحری سپاہی متعین کئے گئے تہے اور مزید احتیاط کے لئے اور زیادہ بحری سپاہی اور بہت سے سپاہ کرتی والے سپاہی ہر رات کو خشکی مین اوتار دے جاتے تہی چنانچہ اس تدبیر کے خوبی بہت جلد ظاہر ہوئی اس لئے کہ باغی روز بروز زیادتی اور شدت کرنے لگی تہی اور ماہ جون کے اوایل مین شبخون روزانہ ہونے لگا تہا ۔ اسی اثنا مین قبیلہ رباطب کے لوگون نے جو مسٹر گڑتی کو گرفتار کر لے گئے تہے پہر مقام کرسکو کو حملہ کے لئے دہمکانے لگے گو اس مقام پر بکثرت فوج لغاب کے گئی تہی مگر خوف اس امر کا ضرور لگا ہوا تہا کہ میجر کچینیر کے عرب قبیلہ بشارین کے جو اوسی مقام پر متعین تہے دشمنون سے نہ جا ملین ۔ فی الحقیقت پہلے پہل اون لوگون نے کرسکو سے آگے بڑہنے یا کسی قسم کے معاملہ جنگ اور جدل مین پڑنے سے انکار کیا لیکن بالآخر میجر مذکور اون لوگون کو راہ پر لانے اور سراغ رسانی اور جاسوسی کے سفر مین جو بیابان کی راہ ہوکر کیا گیا اوسمین عربون نے میجر کا ساتہہ دیا چنانچہ یہہ سفر بحر احمر سے دو منزل کے فاصلہ تک تہا ۔ اس موقع پر یہہ خبر سنکر کہ شمعون باغیون کا ایک بہت بڑا سردار فوج کثیر کے ساتہہ چاہ ہاے اخیم کے قریب اس غرض سے پڑا ہے کہ بعض طرفدار عبابدہ قبیلے کے لوگون کو مہدی کیطرف مل جانیکی ترغیب دے چنانچہ میجر کچینیر نے کوشش کی کہ ایک دوستدار شیخ جبران کی مدد سے اوسکو گرفتار کر لین لیکن شمعون نے اس پیش قدمی کی خبر سن پائی اور عجلت کے ساتہہ بہاگ گیا چونکہ میجر کچینیر کو بشارین عرب پر جو اوسکے ساتہہ گئے تہے بہت کم بہروسہ تہا لہذا وہ تعاقب سے باز رہا اسلئے کہ میجر مذکور کو اندیشہ تہا کہ اوسکے ساتہی باغیون سے مل جائین ۔ ایسے آڑے وقت مین نہ صرف عرب کے اون چند قبیلون ہی کی وفاداری سے خوف تہا جو محبت یا روپیہ کے لالچ سے اسوقت تک خدیو مصر کے ساتہہ وفادار تہے بلکہ ترکی فوج سے بہی جو قاہرہ سے بالائے مصر کو بہیجی گئی تہی جو ۱۲ جولائی کو علانیہ طور سے باغی ہو گئی اور اگر افسران انگریزی استقلال نہ ظاہر کرتے تو بہت ہی خراب نتیجے پیدا ہوتے ۔ اس فوج کی بغاوت کی یہہ وجہ ہوئی کہ سپاہیون کو آخر جون تک اسوئیت کے مقام پر

برٹش بحری سپاہی گھوڑے دوڑاتے ہین

بحری فوج کا اُترنا سواقم پر شب خون روکنے کو

تنخواہین ملچکی تہین لیکن جسوقت اون لوگون کو اسوان جانیکا حکم ہوا تو اونہون نے سہ ماہی پیشگی تنخواہ کی درخواست کی جو نامنظور ہوگئی بالآخر اونکے افسرون نے سلطنت مصر کی اجازت سے یہہ وعدہ کیا کہ اسوئیت پہونچنے پر ایکماہ پیشگی دیجائیگی - ظاہر ہے کہ یہہ وعدہ کچھہ ایسا ترغیب دہ نہ تہا اس لئے کہ بجز دو سو سپاہیون اس مقام پر پہونچے تہے چنانچہ چند سرغناون کے بہکانے سے ان لوگون نے اسوان جانے سے فوراً انکار کیا اور کرنیل گرانٹ کو اطلاع دی کہ اگر تم ہملوگونکا سہ ماہہ مطالبہ پیشگی نہ ادا کروگے تو کل سامان جنگ لوٹ لین گے اوسوقت وہان کی پولیس سے مدد طلب کی گئی اور سامان جنگ کے کل صندوق ریل سے اسٹیشن کو بہیجے گئے - باغیون نے اپنی دہمکی پوری نہ کی بلکہ اونمین سے تیس سپاہیون نے دریا کے داہنے ساحل کا رخ کیا چنانچہ کرنیل گرانٹ نے بہمراہی پانچ پولیس کے ایک شیخ کے مکان واقع قریہ بے نی تن مین اونہین جالیا اور کرنیل دیران گہر مین گہس گئے اور جسوقت وہ لوگ اپنے ہتہیار لینے کو دوڑے کرنیل نے تپنچہ اونپر فیر کیا جس سے دو آدمی زخمی ہوے پہر تو باغیون نے باہر نکلکر باقاعدہ مقابلہ کیا اور اپنے کرنیل پر گولیان چلانا شروع کین چنانچہ کرنیل نے بہی اس اثنا مین اونکی گولیون کا بخوبی جواب دیا یہان تک کہ باغیون نے ہتہیار رکہہ دیئے اور سب کے سب فوراً قیدخانہ کو بہیجے گئے لیکن ظاہر اونکی انجام کار سے اونکے ساتہیون کو کچہہ عبرت نہ ہوئی اس لئے کہ ان لوگون نے اس موقع پر جاسوس رہ کر دوسرے دن بغاوت دلین ٹہان لی اور اسوان جانے سے صاف انکار کیا یہان تک کہ ڈیوک آف کارنوال کے لائٹ انفنٹری کے بیس سپاہی ہان پہونچے تب امن قایم ہوا ان باغیون کے سرغنا کل قاہرہ بہیجے گئے وہان پہونچکر دو کو سزاے موت دے گئے اور توپ سے اوڑا دیے گئے بقیہ چہہ کو عمر بہر کے لئے مقید تعزیری کی سزا ملی - کارنوال رجمنٹ جسکی طرف ابہی اشارہ ہوا ہے اسوقت اسوان مین تعینات تہی اور اسکے ساتھ ایک حصہ ۶۔ اور ۵۳ رجمنٹ کا بہی تہا چنانچہ انگریزی دستون کو ملاکر ایک ہزار نو سو کل فوج وہان تہی اور اسکے علاوہ تین ہزار پانچسو مصری سپاہی مالاے مصر کے حفاظت کے لئے مہیا کر لی گئی تہی اور انکے ساتھ دو اونٹونکا توپخانہ اور چہہ گٹلنگ اور دس کرپ (بیجدار) توپین تہین - اصل فوج کی کمان جنرل گرن فل کے سپرد تہی جو اوایل جولائی مین دریاے نیل کی طرف وادی حلفا اور کرسکو کے قلعہ بندی کو روانہ ہوئی تہی - وسط جولائی مین مدیر (حاکم) ڈنگولا نے ایک عربی خط کے مضامین جو اوسکے پاس جنرل گارڈن کے پاس سے آیا تہا بذریعہ تاربرقی کے بہیجے وہ رقعہ کاغذ کے ایک چہوٹے سے ٹکڑہ پر دونو جانب لکہا ہوا تہا صورت اصل رقعہ کی معہ اوسکے ترجمہ کے ذیل مین درج ہے

مدیر دنقلہ - بخرطوم وسنار فی غایۃ محفوظ ویواقعہ محمد احمد یعطیکم الاخبار فیوصلہ عندکم اعطوہ کامل عوائد من جہۃ وجود عساکر الامدادیۃ ومقدارہم والخرطوم فعہ

ثمانیۃ الاف عسکری ونیل اخذ کثیر فی الزیادۃ ولوصل الرافع سلموہ مائۃ ریال مجیدی من المدیری

[seal]

سلامہ النجی

مدیر ڈنگولا - خرطوم اور سنار نہایت حفاظت مین ہے اور محمد احمد اسکو لئے جاتا ہے کہ تمہین خبر پہونچاے اور اپنے پاس پہونچنے پر کل خبرین امدادی فوج کے سمت و انکی اور مقام اور اوسکی تعداد کی نسبت دو اور خرطوم مین آٹھ سو سپاہی ہین اور دریاے نیل بہت تیزی کے ساتھ بڑھ گیا ہے۔ قاصد کے پہونچنے پر اوسکو ایک سو ریال مجیدی سلطنت کیطرف سے دو دستخط سی جی گارڈن شعبان ۸ ۲ سنہ ۱۳۰۱ ہجری (۲۲ جون سنہ ۱۸۸۴ع) اس خط کا آخری حصہ پشت پر آڑہ لکہا ہوا تہا جیسا کہ اس مقام پر دیکہلایا گیا ہے - ایک نیلی مہر جسپر حرف ادم اور سین مرقوم تہے اس خط پر لگی ہوئی تہی - اس مختصر تحریر کے پہونچنے کے بعد فوراً ہی میجر کچینر ڈنگولا روانہ ہوے اور ۳۰ اگست کو وہان

پہونچے مدیر نے پہلے ہی قاہرہ کو تار اس مضمون کا بہیجا تہا کہ مین نے باغیون پر ایک فتح عظیم حاصل کی ہے تیرہ ہزار عربون نے دبہ کے قلعہ پر جسمین پانچسو باشی بزوق قلعہ دار تہے حملہ کیا مگر اونکو شکست کامل دیگئی اور وہ لوگ امبو کال کیطرف پلٹ جانے پر مجبور کئے گئے چنانچہ مدیر نے بہمراہی باشی بزوق سپاہی اور چند کمپنی پیادہ اور چار ہزار مسلح والنٹیر اور دو پہاڑی توپخانہ کے باغیون کا تعاقب کیا اور نمایان فتح حاصل کی اور شیخ الہدی اپنے باقی ماندہ ہم اہیون کے ساتہ علاقہ بربر مین بہاگ گیا۔ میجر کچینیر نے ڈنگولا پہونچکر میدان جنگ کا معائنہ کیا اور اطلاع دی کہ مدیر (حاکم) کا بیان جسکی نسبت حکام قاہرہ بہت کچہ شک مین پڑے ہوئے تہے بہت صحیح تہا۔ جو قاصد کہ گارڈن کا خط مدیر کے پاس لایا تہا اور چند مہینون کی مدت مین صرف یہہ ہی ایک خط آیا تہا) وہ پہلے حسین پاشا خلیفہ کے نام خط لیکر بربر بہیجا گیا تہا اس قاصد نے شہر بربر کے قبضہ سے نکل جانیکی کیفیت اپنی آنکہون سے دیکہی تہی جسکی نسبت اوسکا بیان تہا کہ گورنر کی دغا کا باعث تہا کہ شہر ہاتہہ سے جاتا رہا اوسنے تہوڑے سے عرب قلعہ کے ایک حصہ پر تعینات کئے تہے اور دشمن کو اوسی راہ سے آنے دیا۔ اثنار جنگ مین حسین نے صورت نہین دیکہائی تہی لیکن جب بعد کو قاصد نے گارڈن کے نام کا خط اوس سے طلب کیا تو اوس نے جواب دیا کہ تہہ لے لیا گیا اور جو کچہ تمنے دیکہا ہے اوسی گارڈن سے بیان کردینا آپ مین اونکو کچہہ نہ لکہونگا اسکے بعد قاصد خارطوم واپس آیا اور وہان اوسوقت پہونچا تہا کہ باعتبار اوسکے تخمینہ کے سولہ ہزار باغی خارطوم پر حملہ کررہے تہے اور اسیر ہی مستعدی کے ساتہہ شہر کی حفاظت کیجاتی تہی۔ مسٹر پاور تحریر کرتے ہین کہ جنرل گارڈن نے اپنی کل دو دکشتیون کو سنت کی لکڑی اور لوہے سے ایسا مضبوط کیا تہا کہ اونپر گولیونکا کچہ اثر نہو سکتا تہا۔ اور چہہ سلسلہ بجرون پر بیس فٹ اونچی کنگرے مع دہری قطار بندوقون کے بنائے گئے تہے دو دکشتیون کی صورتین عجیب اور غریب معلوم ہوتی تہین انہین سے چار بڑے دریائی دکشتیون کی برابر اور آہنی تہے۔ اونکے پہلو اور وہ پل جو ڈانڈ کے مقامون پر تہی وہ ایسے چوڑے تہے جیسے پل ہو بڑنک کی سڑک شہر لندن مین ہے اور بجائے صنوبر کے پتلی تختون کی بہاری سنت لکڑی کے تختے دو یا تین انچ موٹے جنپر بندوق کی گولیا اثر کرین بطور لوہے کے پتّرون کے لگائے گئے تہے اور ہر ایک جہاز کے سامنے کے حصہ مین ایک بلند چوکی گویا قلعہ بنا یا گیا تہا اور انار کیطرف اوسکے پورا نے لوہے کے روشندان کے پتر لگائے گئے تہے جسکے باہری طرف قلعہ کے رندون کی طرح سوراخ تہے ان پر گولیون سے حفاظت کے لئے بوقت ضرورت لوہے کا پتّر لگا دیا جاتا تہا۔ ایک چہوٹی برنجی توپ چار انچ چوڑے مونہہ کی جیسا کہ مصری لڑائیون مین مستعمل تہی لگادی گئی تہی۔ جہاز کے خاص تختہ پر ایک اور توپ لگائی تہی۔ گارڈن نے اپنی محنت اور مشقت کے سبب گہنٹے اور دن اون اسباب کی مہیا کرنے مین صرف کی تہی جنسے اون جہازون کو لوہے یا لکڑی سے ایسا محفوظ اور مستحکم کردین کہ باغیون کی بندوقون کی ضربون کو روک سکین۔ مئی اور جون کے مہینہ مین یہہ دو دکشتی سعاتی بی کی ماتحتی مین تقریبًا روزانہ شہر محصور سے باہر نکل کر مویشی پکڑلاتے تہے۔ ۲۵ جون کو مسٹر کزی سابق انگریزی کانسل مقیم بربر جو باغیون کے ساتہہ تہے حفاظت کنندگان سرکاری کی صف مین آئے اور بربر کے نکلجانے کی خبر کو تصدیق کیا۔ اوسوقت مسٹر کزی کردفان کو بہیجے گئے۔ ۳۰ جون کو سعاتی نے اپنی ایک مہم مین باغیون کا چالیس اردب غلہ اوٹہا لائے اور دوسو باغیون کو قتل کرڈالا اس واقعہ کے دس دن بعد سعاتی بی قریہ کلاکلا اور تین موضعون کو جلا کر عتارنب پر حملہ کیا لیکن لسوء بخت سے افسر مذکور مع اپنے تین سردارون کے مارا گیا۔ اس موقع پر اٹہہ عربون نے نیزے پکرکر دو سو مصری سپاہیون پر جو ریمنگٹن بندوقون سے مسلح تہے حملہ کیا تہا اور یہہ سپاہی فوراً بہاگ گئے اور سعاتی اور اوسکے ساتہیون کو تہہ تیغ ہونے کے لئے چہوڑ گئے۔ ایک حبشی افسر نے انمین سے تین عربون کو مار کر گرادیا اور بقیہ پانچ عربون نے مصریون کا تعاقب کیا جنمین سے سات مصریون کو

ایک سوار نے قتل کیا جوان بھاگنے والون کے غول مین گھوڑا دوڑاے جاتا تھا کرنیل اسٹوارٹ جو غیر مسلح اور بے ہتھیار تھے ایک لنگر کے سیڑہے کے ذریعہ سے جہان وہ چھپ رہے تھے بچ گئے اور عربون نے اونکو نہ دیکھا۔ مسٹر پاور نے مصری پیادہ فوج مقیم خارطوم کی نسبت لکھا تھا کہ ایسے سپاہیون کے ذریعہ سے جیسے یہ لوگ ہین ہم کچھ نہین کر سکتے صرف حبشی ہی ایسے ہین جنپر ہم بھروسہ کر سکتے ہین۔ جولائی کے مہینہ پھر جنگ ہو آگئے اور اس مہینہ کے آخر مین بعض بری لڑائیان بھی ہوئین ایک خط مین جو ۳۰ جولائی کا لکھا ہوا اور کسالا کے راہ سے روانہ کیا ہوا تھا (رسل و رسایل کے لئے یہ راہ اس لئے اختیار کی گئی تھی کہ قاصدون کی بربر ہو کر گذرنے کی کل امیدین قطع ہو چکی تھین) اوسمین مسٹر پاور لکھتے ہین کہ جو حملہ حبشی سپاہیون نے بسرکردگی محمد علی پاشا ۲۸ مئی کو کیا اوسمین بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ اور عربون کا نقصان عظیم ہوا۔ چونکہ جنرل گارڈن نے سپاہیون کو آپ منع کر دیا ہے وہ لوگ ان باغیون کا سر جنکو وہ قتل کرنے مین نہ لایا کرین اس لئے کہ صحیح تعداد مقتولین کا دریافت کرنا دشوار ہے لہذا ہم نے اوس روز سولہ مصالحہ بھری ہوئی گولی اور بھاری توپون کی کارتوس اور کسیقدر بندوقون کے سامان اور انٹر ریمنگٹن بندوقین اور بہت سے دوسری قسم کی بندوقین اور قریب دو سو کے نیزے اور ساتھ تلوارین اور کچھ گھوڑے دشمنون کی چھین لئے ہماری طرف کے چار آدمی مارے گئے اور کچھ لوگ خفیف زخمی ہوے۔ اس لڑائی کے بعد باغی ہماری فوج پر جو بوری مین (یہ مقام نیل اسود پر واقع ہے) مقیم ہے رات اور دن فیر کیا کرتے ہین۔ اوسکے دوسرے دن ۲۹ جولائی کو چھوٹے جہازون کا ایک بیڑہ جسمین چار مسلح دودکش اور چار مسلح بحری مع قلعجات کے جو اون پر بنائے گئے تھے مقام غیرف کو جو نیل اسود پر واقع ہے روانہ ہوے۔ مسٹر پاور لکھتے ہین کہ مین بھی وس بیڑے کے ساتھ گیا تھا اور راستہ مین ہم لوگون نے تیرہ ۱۳ چھوٹے چھوٹے قلعے دشمنون سے صاف کئے لیکن غیرف مین ہم نے دو بڑے بڑے مضبوط مٹی کے دمسین پائین جو کھجور کے پتون سے مستحکم کی تھین اور ایک دمس مین دو توپین بھی تھین۔ آٹھ گھنٹہ تک ہملوگون نے ان دمسون پر زور آزمائی کی اور پیچدار توپون سے جو بیس ۲۰ پونڈ کے گولون کی دشمنون کی تھین توپون کو بیکار کر دیا۔ عربون کی بندوقون کی بوچھار خوفناک تھی۔ لیکن بوجہ اسکے کہ جہازون پر گولیون سے روکنے کے اسلحہ موجود تھے لہذا ہماری طرف کے صرف تین آدمی مارے گئے اور بارہ یا تیرہ آدمی زخمی ہوے اور شام کے قریب ہم نے عربون کو جنکی تعداد کثیر تھی قلعہ سے باہر نکالدیا۔ اودہر جنرل گارڈن نے اپنے ایک مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست مین تحریر کیا کہ ۱۲ مارچ سے ۳۰ جولائی تک عربون کے ساتھ مسلسل اکثر لڑائیان ہوئین اور خدا کا شکر ہے کہ اونلوگون کو پسپا کر کے سنار کا راستہ کھولدیا اور باعتبار اوس حالت کے جو بالعموم آخر جولائی مین تھی مسٹر پاور نے یہ رائے ظاہر کی کہ ہمارا کل نقصان سات سو مقتولین سے زیادہ نہین ہوا ہمارے بہت سے لوگ زخمی ہوے لیکن عموماً زخم خفیف تھے محاصرہ کے وقت سے جنرل گارڈن نے غربا کو بسکٹ اور غلہ دینا موقوف کر دیا تاہم اسوقت تک کوئی حادثہ سخت بوجہ فاقہ کشی کے واقع نہین ہوا۔ ہر ایک چیز کی قیمت فیصدی تین ہزار بڑھ گئی ہے گوشت اگر ملا بھی تو فی آثار آٹھ شلنگ اور نو پنس (چھ ر) کو ملتا تھا۔ جو فرقے کہ مدد دینا قبول نہ کرتے تھے وہ حد سے زیادہ تکلیف اوٹھاتے تھے اور ہملوگون کو اپنی گورنمنٹ سے مدد کی کل امیدین منقطع ہو چکی تھین اسلئے جب ہماری کل رسد جو کچھ بچی ہے دو مہینہ تک کفایت کر سکتی ہے صرف ہو جائے گی تو ضرور ہے کہ ہم باغیون کی اطاعت قبول کر لین گے اور اسکی بھی توقع نہین ہے کہ ہمارے ساتھ کے سپاہی عورت اور بچے وغیرہ جم غفیر کے ساتھ عربون کی فوج سے ہو کر مارتے کاٹتے نکل جائین گے تمام لوگون کے لئے ہمارے پاس دودخانی جہاز نہین ہے اور باغیون تک پہونچنے کا کوئی ذریعہ بجز دودخانی جہاز کے نہین ہے چنانچہ جنرل گارڈن اس پچھلے بیان کی تصدیق اپنے طرز خاص مین اسطرح کی ہے کہ ہمارے دودکش منڈھے ہوے ہین اور گولیون کا اثر اونپر نہین ہو سکتا اور یہ جہاز قابل قدر

گاردن کا ایک جنگی جہاز اور دشمنون سے
دریائے نیل پر جنگ

کام دیتے ہین اسلئے کہ جب اونین دہوان ہوتا ہے تو آدمی بہاگ نہین سکتے اور اونکو ضرور جنگ کرنا پڑتا ہے ۳۱ جولائی کو جنرل گارڈن نے سرایون بیرنگ کو ایک تحریر مشتمل بر مضمون ذیل بہیجی

مضمون خط جنرل گارڈن

لوٹ آنا غیر ممکن ہے تا وقتیکہ ملکی ملازمین کو مع اونکے اہل اور عیال کے چہوڑ نہ دین لیکن فوج کی عام راے اسکے خلاف ہے سبہی کوئی مشورہ نہین دیتا ہے اگر ہم سنار کی راہ کہول دین اور نیل اسود کو دشمنون سے صاف کردین تو ہم بربر کو دوبارہ لے لینے کے لئے کافی ہون کے بشرطیکہ ڈنگولہ اوسوقت تک بچا رہے ـ ہمکو دو لاکہ پونڈ جو کسالا بہیجا گیا تہا اوسکی ضرورت ہے کہ ان قلعہ دار ونکا خرچ اوس سے ادا کیا جاے ـ خارطوم مین ہے لوم پانچسو پونڈ خرچ ہوتا ہے ـ اگر کسالا تک راہ کہل جاے مین سٹرا سدوارٹ کو مع اتس کارنامہ کے وہان روانہ کردون بشرطیکہ وہ بہی جانے کہ رضا مند ہون ـ آپ اسکو یقین باور کیجئے کہ اگر اس کمبخت لڑائی سے کوئی بہی چہٹکارے کی صورت ممکن ہوتی تو مین اوسکو اختیار کرتا اس لئے کہ یہ ساری لڑائی مجہو کردہ معلوم ہوتی ہے ـ لوگ مجہے مہم پر باہر نہین جانے دیتے اس لئے کہ کلکو اگر کوئی امر واقع ہوا تو سخت ہل چل مچ جائیگی چنانچہ انہین وجوہ سے مین سخت متردد ہون ـ اگر مین کوئی عمدہ سرداریان کے لئے بہر اسکتا تو یہ بہی کرتا لیکن یہہ امر بہی غیر ممکن ہے اسلئے کہ اچہے لوگ سب کے سب ہکس پاشا کے ساتہہ مارے گئے ـ اب اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ عرب بہت عمدہ بندوق چلاتے ہین مین یہہ واقعہ بیان کرتا ہون کہ میرے جہازون مین سے جو منڈہے ہوے ہین ایک پر تو سو ۹۷۰ اور دوسرے پر آٹہہ سو ۸۶۰ گولیان دشمنون کی لگی ہین ۱۶ مارچ کو جو شکست ہمین ہوئی تہی اوسوقت سے اب تک صرف تین ۳ سپاہی مارے گئے ہین اور پچاس یا ساٹہہ زخمی ہوے ہین مگر یہہ بہت ہی کم تعداد ہے ـ مین خیال کرتا ہون کہ ہمارے سپاہیون نے قریب پانچ لاکہہ کارتوس چلاے ہون گے باشندگان شہر اور سپاہیون کا رویہ اور برتاو عمدہ رہا ـ مین سوچ رہا تہا کہ دشمن کے غلامون کی آزادی کا اشتہار جاری کردون لیکن اس امر کو پیچیدگیون کے خوف سے ملتوی کیا ـ مجہے بہت بڑی امید ہے کہ خداوند عالم ہملوگون کو فتحمندی کے ساتہہ باہر نکالے گا اور دونو طرف سے کسی جانب زیادہ نقصان نہ ہوگا ـ بربر کے نکل جانیکا بہی عجیب و غریب واقعہ ہے ـ وہان عربون نے جنرل اسٹوارٹ کے سوارون کی کل وردیان اور میرے عطیہ تمغے وغیرہ چہین لئے ـ گو یہہ خفیف امر ہے لیکن

اگر مین اس سے باہر نکلا تو اسٹوارٹ کو ـ کے ـ سی ـ ایم ـ جی کا خطاب دونگا ـ کچہہ ہو مگر مجہے بچائی ـ اور اس طریقہ سے مجہے اب تلخی انکار سے محفوظ رکہین گے ـ لیکن مین ان چیزون کو ناپسند کرتا ہون اگر مین نکل آون تو یہہ دعا کا اثر ہے نہ ہمارے اور آپ کی قوت کا باعث ہوگا ـ یہان رہنے کی مجہے سچی خوشی ہے گو اکثر اوقات قیام یہانکا سخت تکلیف دہ ہے ـ سید محمد عثمان ساکن کسالا کو اپنے مراسلات کے بہیجنے کا وسیلہ قرار دیجئے آپکو چاہئے کہ پانچسو پونڈ اوسکی نذر کیجئے اسلئے کہ اوس نے کسالا کو بچایا ہے ہم نے خارطوم کا ایک تمغہ تیار کرایا ہے اور اوسکے تین درجہ رکہے

ہین یعنی ایک تو نقرہ خالص کا ہے دوسرا چاندی کے ملمع کا اور تیسرا جست کا ہے جسپر لفظ محاصرہ خارطوم کندہ ہے اور
بیچو بیچ مین اوسکے کنڈا لگانے کے لیئے لگا ہے۔ عورت اور اسکول کے لڑکون کو بہی ابہی سے ایک ایک ملا ہے اور اسکی
وجہ سے مین حبشی عورتون بہی بہت نیک نام ہو رہا ہون۔ ہم نے چہبیس ہزار پونڈ کے کاغذی نوٹ جاری کیئے ہین اور
پچاس ہزار پونڈ تاجرون سے قرض لیا ہے جو آپکو ادا کرنا پڑیگا اور علاوہ اسکے خارطوم کے کاغذی نوٹ آٹھہ ہزار کے
سنار بہیجے گئے ہین۔ اسمین شک نہین کہ ہم کو ٹکس کی بابت روپیہ کی جگہہ پر صرف پیسے ملتے ہین اسلیئے آپ کو
بہت روپیہ ادا کرنے پڑینگے۔ سپاہی اور باشندے سب خوش ہین۔ لیکن یہہ امر مین کل باشندگان یورپ
کی نسبت نہین کہہ سکتا۔ مجہے کہٹکا ہے کہ اسکا انجام سارے ملک مین خطرناک قحط ہوگا۔ جاسوس نے کلہ بیان کیا کہ
ملکہ انگلستان مقام گرونسکو مین ہو پہنچے ہین شاید کوئن نامی یہہ کوئی جہاز ہے۔ ۲۷۔ نومبر ۱۸۸۳ء سے یعنی اوس
تاریخ سے جبکہ ہکس پاشا کی شکست کا حال قاہرہ مین معلوم ہوا تہا سودان مین صرف سات آدمیون کے پاس مدد بہیجی گئی
تہی جسمین ایک مین بہی ہون اور مین نے چہہ سو سپاہی اور دو ہزار بیان کے باشندے بہیجے ہین۔ چنانچہ اسیر بیان کے
باشندے اور غریب قہقہے لگاتے ہین۔ اور مین خارطوم کو نہ چہوڑونگا جب تک کہ یہان کسی شخص کو قایم نہ کرلون گا
اگر یورپ مین خط استوا کیطرف جانا پسند کرین گے تو مین اونہین جہاز دو خانی دونگا لیکن استقدر مصیبتون کے بعد مین
انکا چہوڑنا گوارا نکرونگا راہ کی نسبت مین نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ ایک تو وادی حلفا سے دریاے نیل کے
داہنے کنارہ سے بربر تک نہایت ہی عمدہ راہ ہے اگر بربر قبضہ سے نکل گیا ہوتا تو نہایت ہی مسرت کی بات ہوتی
اور یہہ راستہ نہایت معقول تہا دوسری راہ سہنیت سے کسالا تک اور ابو حراز تک ہے جو نیل اسود پر واقع ہے
چنانچہ یہہ راہ کسالا تک بے کہٹکے تہی مگر مجہے خوف ہے کہ بہت ناچیز ہو گئی اب شاید بند نہ ہوگئی ہو۔ ہمین ضرور
ہے کہ اس راہ کو اپنے وسایل سے صاف کرین اور خدا کی مہربانی ہوگی تو ہم کامیاب ہونگے اور اگر اوسکی مرضی
نہین ہے تو جو ہوتا ہے وہ ہوگا۔ آپ تحریر کرتے ہین کہ الفاظ مصطلحہ مین تحریر کرو مگر یہہ کیون اسلیئے کہ عربون کے
پاس کو ترجمان نہین ہے آپ لکہتے ہین کہ میرے نزدیک سودان کا چہوڑ دینا مناسب ہے خیر یہہ بہی سہی لیکن قبل
اسکے کہ آپ ایسا کرین آپکو چاہیئے کہ تمام باشندگان مصر کو تباہ کر ڈالین لیکن اسے عرب گوارا نکرین گے اور
نہ دیکہہ سکین گے۔ کل تدابیر بہتری کی ہین اور مین اس قول پر اس تحریر کو ختم کرتا ہون کہ ہم آخر دم تک اپنے کو بچائینگے
اور خارطوم کو نہ چہوڑینگے اور مین کل یورپین کے بہگا دینے کی کوشش کرونگا اور اونہین اسیر آمادہ بہی کرونگا
اور مجہے ابہی تک امید قوی ہے کہ کسی وسیلہ سے جو آشکارا نہین ہے خداوند عالم ہمین کوئی نتیجہ نیک عطا
فرمائے گا اس مشہور خط کی ابتدائے عبارت مکرر مین جنرل گارڈن نے تحریر کیا تہا کہ جو روپے آپ نے بربر مین
دیئے تہے وہ عربون نے چہین لیئے اور یہہ وہی روپے تہے جو مصر پاشادون نے ابتدائے قبضہ سودان سے
بجبر لوگون سے وصول کیئے تہے اور دوسری عبارت مکرر مین گارڈن نے یہہ لکہا تہا کہ آپکا تار مرسلہ ۵ مئی
پڑہ کر مجہے معلوم ہوا کہ آپ مجہسے خارطوم مین ٹہرنے کی وجہ اور نیت پوچہتے ہین یہہ خیال کرکے کہ گورنمنٹ سوڈان کو
چہوڑنا چاہتی ہے۔ اور مین اوسکے جواب مین یہہ عرض کرتا ہون کہ مین خارطوم مین اسوجہ سے ٹہرا ہون کہ عربون
نے مجہے یہان محصور کر رکہا ہے اور وہ لوگ مجہے باہر نہ جانے دین گے۔ اور مین یہہ بہی کہے دیتا ہون کہ اگر راہ بہی

کہلی ہوتی تو یہان کے لوگ مجہے جانے نہ دیتے جب تک کہ مین اونکے لئے کوئی گورمنٹ قایم نہ کردیتا یا اونکو اپنے ساتہہ نہ لیجاتا۔ اور یہہ مجہسے ہو نہین سکتا اور کوئی شخص مجہسے بڑہ کر اس مقام کے چہوڑنے پر خوش نہوگا بشرطیکہ یہہ امر ممکن ہو پانچویں فروری تحریر ہوئی خط کے اور اوسی زمانہ مین جبکہ یہہ خط قاہرہ کو جا رہا تہا مسٹر گلاڈاسٹون نے آخر کار ہوس آف کامنس مین تین لاکہہ پونڈ قرضہ لینے کی تحریک کی جس سے گورمنٹ جنرل گارڈن کی مدد کے لئے سامان کر سکی جلسئہ وزرا نے بہت اصرار کے ساتہہ اس قرضہ سے احتراز کیا اور وزیراعظم نے مکرر اپنا یہہ یقین ظاہر کیا کہ بناہ دہندہ اور محافظ خارطوم کو خطرہ نہین ہے۔ ۸۔ جولائی کو لارڈ ہارٹنگٹن نے باضابطہ ہوس آف کامنس یہہ ظاہر کیا کہ گورمنٹ کا اسوقت تک کوئی ارادہ مدد بہیجنے کا نہین ہے جب تک صاف طور سے یہہ نہ دکہلایا جاوے کہ یہی صرف ایک ذریعہ ایسا ہے جس سے جنرل گارڈن اور اونکے ہمراہی مخلصی پا سکتے ہین۔ وزیر صیغہ جنگ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس کوئی اطلاع ایسی نہین پہونچی ہے جس کی وجہ سے اوس فیصلہ کے خلاف کرنا مناسب معلوم ہو۔ لیکن اخبارون کی تہدید اور ہفتہ واری بلکہ روزانہ کے سوالات سے تنگ آکر آخر کار گورمنٹ نے قرض لینا منظور کیا۔ اور صیغہ جنگ نے گذشتہ وقت کی تلافی مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہ رکہا۔ لیکن بالعموم یہہ یقین تہا کہ مسٹر گلاڈاسٹون ۲۲۔ اگست سے پہلے اس کمک کی فوج کی روانگی پر رضامند نہون گے۔ ابتدأ یہہ ارادہ ہوا تہا کہ کارروائیون کا انتظام لفٹنٹ جنرل اسٹیفن سن کی راے پر چہوڑ دیا جاوے لیکن بعد اسکے میجر جنرل ارل اس کام کے لئے منتخب ہوے اور آخر کار عین وقت پر جبکہ گورمنٹ نے یہہ سمجہنا شروع کیا کہ اس مہم کے لئے فوج کی ذمہ نہایت سخت اور دشوار کام ہے لہذا لارڈ ولسیلی بلاے گئے اور اس فوج کے سپہ سالاری اونہین دی گئی۔ تمام ماہ اگست مین کارخانہ سلاح سازی اور جہاز سازی مین بہت کچہہ سرگرمی کے ساتہہ اس جنگ کے سامان کی تیاریان ہوا کین اور اس امر کا بہی تصفیہ ہو گیا کہ یہہ کمک دریاے نیل کی راہ سے جائیگی اور سات ہزار کے قریب سپاہی لارڈ ولسیلی کے سپرد کی جائینگی دو رجمنٹین تو فوراً ہندوستان سے روانہ کی گئین اور نصف سات سو سپاہی فوج رایل اسکوٹ کے باربیڈوس سے بلائی گئے اور تین بلٹنین سابیرس اور مالٹا اور جبرالٹر سے بہیجی گئین۔ اور چند دستے اسٹیفورڈشایر رجمنٹ اور کامرن ہائیلنڈرس اونتیسوان رسالہ ہزارس سوارون کا اور شاہی توپخانہ اور کنگس رایل رائفلس کی بلٹن مقام پورٹس ماوتہہ سے یونا نامی جہاز پر روانہ ہوئین۔ شاہی انجینیرون کی جماعت مالوا نامی جہاز پر بہیجی گئی۔ اور گورکا نامی جہاز کمسریٹ اور صیغہ باربرداری اور فوجی شفاخانہ مع ایک حصہ نمبر اول سیکس اور سیاہ کرتیکی سپاہیون کی روزانہ تلوار اور ان لوگون کو دریاے نیل سے بالا تر لیجانے کے لئے آٹہہ سو کشتیون کا حکم دیا گیا اور بلحاظ اون دقتون کے جو جہاز رانی مین ہوا کرتی ہین اور جو لارڈ ولسیلی کو بحر احمر کے تجربون سے یاد نہین اونہون نے اس امر پر اصرار کیا کہ چار سو کے قریب کیناڈا کے ملاح بہی نوکر رکہہ لئے جائین۔ اور اوسیوقت تین سو کورو کی باشندے افریقہ کے مغربی ساحل سے بہم پہونچائے گئے کہ آبشارون کے قریب رسد وغیرہ لیجائین۔ علاوہ اسکے آٹہہ دو خانی ملکی کشتیان رسی کہینچنے کے لئے آراستہ کی گئین۔ اور ایک نئی قسم کی کشتی جسکی پتوار کے قریب پہئے تہے اور رستے پر کہینچے جاتے تہے اور جو بعد کو سب ہی کچہہ کام آئے یارو کمپنی جہاز ساز سے مقام پوپ لر مین خرید کئے گئے۔ لارڈ ولسیلی نے ایک انبوہ کثیر اور جم غفیر کے نعرہ ہاے خوشی اور دعاؤن کے ساتہہ ۳۱۔ اگست کو اپنی جدید فوج کی سپہ سالاری اور کمان لینے کے لئے لندن چہوڑا اسکندریہ تک ارل آف نارتہہ برک

اونکی ساتھ تہی - برٹش گورنمنٹ نے لارڈ موصوف کو مالی معاملات کے انتظام و اہتمام کے لئے بہیجا تہا حصہ بالائی مین مصر کے اسوقت فوج سامنے کی طرف جارہی تہی اور سواکم مین مہدی کی فوج اور بہی دلیر ہوتی جاتی تہی اور قلعہ سے بہت متصل آگے بڑہی آتی تہی اور صرف جہازی اور نیلی کرتی والون نے جو جہاز سے خشکی مین اوتری تہی باغیون کو روک رکہا تہا ڈنگولا مین جنرل گارڈن کے بیان سے مختصر خبرین آیا کرتی تہین یعنی سپاہی اور آدمی بہت خیریت سے ہین - اور خارطوم مین صرف ایک ہی ہفتہ پیشتر بہادر قلعہ دارون نے دشمنو پر فتح پائی تہی - ۲۶ - اگست کو جنرل گارڈن نے تحریر کیا تہا کہ شکر خدا کا ہے کہ ہملوگ عربون کے خیمہ اور خیام گاہ کے لینے اور عربون کے سپہ سالار آراے بی کو قتل کرنے مین کامیاب ہوے اس سے ہماری قرب اور جوار دشمنون سے پاک ہوگیا - بعد اسکے اسیطرح کسالا کے سپہ سالار نے اطلاع دی کہ گارڈن نے باغیون پر فتح کامل پائی اور اونکی ہتہیار اور سامان جنگ کل چہین لئے اور اونکے سر بہی کاٹ لئے - علاوہ برین رپورٹ مذکور مین یہہ بہی مندرج تہا کہ اونہین مہدی کا ایک سردار نازک وقت مین اپنی کل فوج لیکر بہاگ گیا اور تخمینًا سات ہزار اردب جوار اور دو توپین چہوڑ گیا جنرل گارڈن نے ولید مغیوی کی امدادی فوج کو اور خود مغیوی کو بالکل نیست اور نابود کردیا اور آٹہہ توپین اور بہتر صندوق سامان جنگ چہین لئے اور شیخ ابو حراج اور اوسکی فوج کو تباہ کردیا اوسکے ننانوے ہزار اردب جوار اور دو سو بیس قنطار قہوہ اور تین کشتی پر قبضہ کرلیا شیخ العبید بہی مارا گیا اور اوسکے قبضہ کی کل چیزین چہین لی گئین اور یہہ سب علامات فتح خارطوم روانہ کی گئین

باب سیزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

لارڈ ولسلی کو ہدایات - افواج اور رسد کی روانگی - انگلینڈ سے کہینے والی کشتیون کا پہونچنا - مسٹر کوک کا ٹہیکہ سامان رسد وغیرہ پہونچانیکے لئے شخص کو عام اس سے کہ سیاح ہو یا کوئی افسر فوجی ہو اسوان سے آگے جانیکی ممانعت اسوئیت مین فوجی کارروائیان - کہینے والی کشتیون کا بالاے دریاے نیل مین روانہ کرنا - منتظر دریا ئیکا - لارڈ ولسلی کی روانگی آگے کو کلیوپٹرا کے مندر مین دعوت اور مدارات کا ہونا - اور وادی حلفا پہونچنا - افواہ بربر گوکہ اندازی کی - کرنیل اسٹوارٹ اور مسٹر پاور اور مسٹر ہربن کا قتل واقعات جو ایک شخص نے بچشم خود دیکہی تہی - کرنیل کی سفارت ڈنگولا کو اور غصہ آمیز استدعا جنرل گارڈن کی مقام کورتی مین مدیہ کا فتحیاب ہوتا - فوجونکی روانگی ڈنگولا کو - دریاے نیل کے کنارون کا آگ سے جلنا - لارڈ ولسلی کی موجودگی وادی حلفا مین - فوجی شفا خانہ - ریلوی کمپنی اور اوس کمپنی کے کام - پہلی کشتیون کا دہارے کی طرف سے کہنچا جانا - دریاے نیل درمیان وادی حلفا اور دال کے - دریا کے اندر بیشتر کی بلند چٹان - آبشارون تک نگار (قسم کشتی) مین جانا - کینیڈا کے لڑکون کا کام کرنا - دریا کے دہارے پر ایک حادثہ کا وقوع - سپاہی کی ہلاکت گہڑیال سے - دو خانی جہازون کا دروازون کی طرف سے کہنچا جانا - کشتیون کا بیڑا اور پارو کا دو خانی جہاز - ڈنگولا کو سامان اور رسد کی روانگی

جو ہدایتین کہ لارڈ ولسلی کو بروقت روانگی مصر دی گئین اونمین یہہ بات ظاہر کردی گئی تہی کہ اصلی غرض اس جدید فوج کشی

منظر اسوان اور دریا نیل کے ایشار اول میں داخل ہونا

لارڈ ویسلی
قاہرہ کے کمانڈر انچیف
برٹش فوج سوڈان

کی جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ کا خارطوم سے بچا کر واپس لانا ہے اور اس سے زیادہ کسی قسم اور کوئی جنگی کارروائی مقصود نہین ۔ اسلیئے کہ برٹش گورنمنٹ کی یہہ راے قائم ہوگئی تہی کہ سوڈان مین حکومت مصر نہ باقی رہے اور اگر رہے بہی تو وادی حلفا تک یعنی دوسرے آبشار تک اور قریب دو سو میل کے بالاتر قدیم سرحدی قریہ اسوان کے ۔ چنانچہ لارڈ ویسلی کسالا اور سنار کی پناہ دہی کی کوئی کارروائی نہین کیا چاہتی تہی اور وہ علانیہ طور سے ممنوع تہی کہ کوئی جنگی کارروائی اپنی دار فور اور کردفان اور ممالک خط استوا کیطرف نہ بڑہائین باوجودیکہ گورنمنٹ کے نزدیک خارطوم پر بڑہنے کی ضرورت

زیر بحث تہی جسکی بہ نسبت اجازت دیگئی لیکن اوسنے یہہ بہی خواہش ظاہر کی کہ حتی الامکان فوجی کاروائی محدود رہے
مگر لارڈ ولیسلی کا یہہ خیال تہا کہ جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ اور مصری فوج اور عہدہ دارون کو چہوڑا لانیکے بعد سوڈان مین
اور بالخصوص خارطوم مین آیندہ گورنمنٹ کا انتظام اور بندوبست کیجئے ـ لارڈ ولیسلی کو گورنمنٹ مصر کی طرف سے یہہ اطلاع
دیگئی کہ گورنمنٹ مذکور ایک رقم مناسب کسی ایک یا چند سردارون کے دینے کو تیار ہے بشرطیکہ وہ ایسے صاحب قوت
ہون کہ وادی نیل سے وادی حلفا اور خارطوم تک بندوبست قایم کرسکین اور اسبات کا عہد کرین کہ گورنمنٹ کے ساتہہ
بہ صلح اور آشتی رہین اور سرحد مصر پر غارت گری اور ظلم و تعدی کو روکین اور تجارت مین ترقی دین اور حتی الوسع بردہ گری
اور بردہ فروشی کو منع کرین اور کمانڈر انچیف مذکور کو باضابطہ یہہ اختیار دیا گیا کہ بالعموم شرائط مذکور کی تعمیل کے لئے جو بندوبست
اونکے نزدیک مناسب ہو عمل مین لائین ـ لارڈ ولیسلی قاہرہ مین بضرورت امورات مملکت متعلق اون کامون کے جسکے
لئے وہ بہیجے گئے تہے چند روز تک مقیم رہے اور اس درمیان مین وہ فوجین جو اس مہم کے لئے منتخب ہوکر مجتمع ہوئی
تہین بکمال استعجال آگے کو روانہ ہوئین ـ قبل اسکے کہ کمانڈر انچیف موصوف انگلینڈ سے روانہ ہون سر ایون وڈ اور
کمانڈر ہامل دریاے نیل کیطرف جنگی کارروایون کے دیکہہ بہال کے لئے گئے تہے اور پلٹن نمبر ا شاہی ساسکس کے اسوان
سے وادی حلفا کو بنی سویف نامی جہاز دودخانی پر بہیجے گئے اور وہان سے تین مہینہ کی رسد ایک ہزار آدمیون کے لئے کیکر
کشتیون پر ڈنگولا کو روانہ ہوئے یہہ کشتیان مدیر (حاکم) نے مسٹر اس کو جو تہوڑے ہی فاصلہ پر دوسرے یا بڑے آبشار پر واقع
ہے روانہ کیا تہا تاکہ فوجون کے لانے مین بکار آمد ہو ـ الغرض وادی حلفا مین بجاے پلٹن نمبر ا اول الذکر کے اسٹافورڈ رجمنٹ
متعین ہوئی اور بعد اسکے پیدل کی پلٹن جو سوار کردی گئی تہی تری کی راہ سے مسٹر اس کو آئی اور وہان سے بسواری شتر ڈنگولا
کیطرف روانہ ہوئی ـ ماہ ستمبر کے شروع مین فوجین برابر قطع مسافت مین مشغول رہین اور لارڈ ولیسلی نے یہہ خواہش ظاہر کی
تہی بغیر انتظار میرے پہونچنے کے ڈنگولا پر فوجین بڑہین چنانچہ اس تعمیل کی وجہ سے تمام فوجی لوگ جو مصر مین جہاز سے اوتری
تہی اونہین بہت ہی کم موقع استراحت اور تفریح کا اسکندریہ یا قاہرہ مین ملا کہ وہ لوگ بازارون مین ٹہلتے پہرتے اور اونگلی
کے اشارون سے یا سر کو ہلا کر ٹوٹی پہوٹی عربی سوداگرون سے چیزون کی خرید اور فروخت کرتے الغرض بمجرد اسکے کہ یہہ لوگ
جہاز سے اوترے ریل کے ذریعہ سے اسیوط کو روانہ ہوئے اور وہان سے دودخانی کشتیون پر اسوان بہیجے گئے چنانچہ
اسی مقام اخر الذکر سے دشواریان منزلون کی اور سختیان گذرگاہون کی شروع ہوئین ـ اسیوط جو صدر مقام ریلوی کا
اور قاہرہ سے دو سو پچاس میل کا فاصلہ ہے ایک سرسبز اور آباد قصبہ ہے جسمین پچیس ہزار باشندے ہین اور کنارہ
دریا سے بفاصلہ ایک میل کے ایک مختصر جزیرہ پر آباد ہے اور یہہ جزیرہ ایک خوش آبدار سنگی پل اور مغربی براعظم سے ملحق زیر
کوہ یا چہوٹی پہاڑی کے نیچے ہے عہد قدیم مین عیسائیون کی اس مقام پر بکثرت رہبان اور تارک الدنیا بود و باش رکہتے تہے اور
پناہ گیر ایذا اور مصائب سے یہان آکر رہتے ہین چنانچہ وہ حجرے جنمین وہ لوگ مسکن گزین تہے اور وہ مقبرے جنمین وہ لوگ دفن ہین اب تک
دیکہائی دیتے ہین ـ یہہ قصبہ بڑی تجارت کا مقام ہے بوجہ اسکے کہ بذریعہ نہر بحر یوسف کے ایک شاداب ضلع فیوم نامی سے ملحق ہے اور
جسمین تالاب پانی کے بکثرت ہین ـ اس قصبہ مین دو مسجدین بہت بڑی بڑی ہین جنکی مینارے بہت ہی بلند ہین اور ایک محل سرا اوس ملک
کے گورنر کے واسطے بنی ہے علاوہ اسکے ایک کالج اور متعدد بازار اور حمام اور خوشنما عمارتین بہی اسمین ہین الحاصل نہایت ہی
زمانہ قلیل مین اسیوط ایسا ہو گیا جسمین کاروبار کا شغلہ ہر وقت بکثرت تہا اور فوجین اور سامان جنگ اور رسد کی بکثرت اور
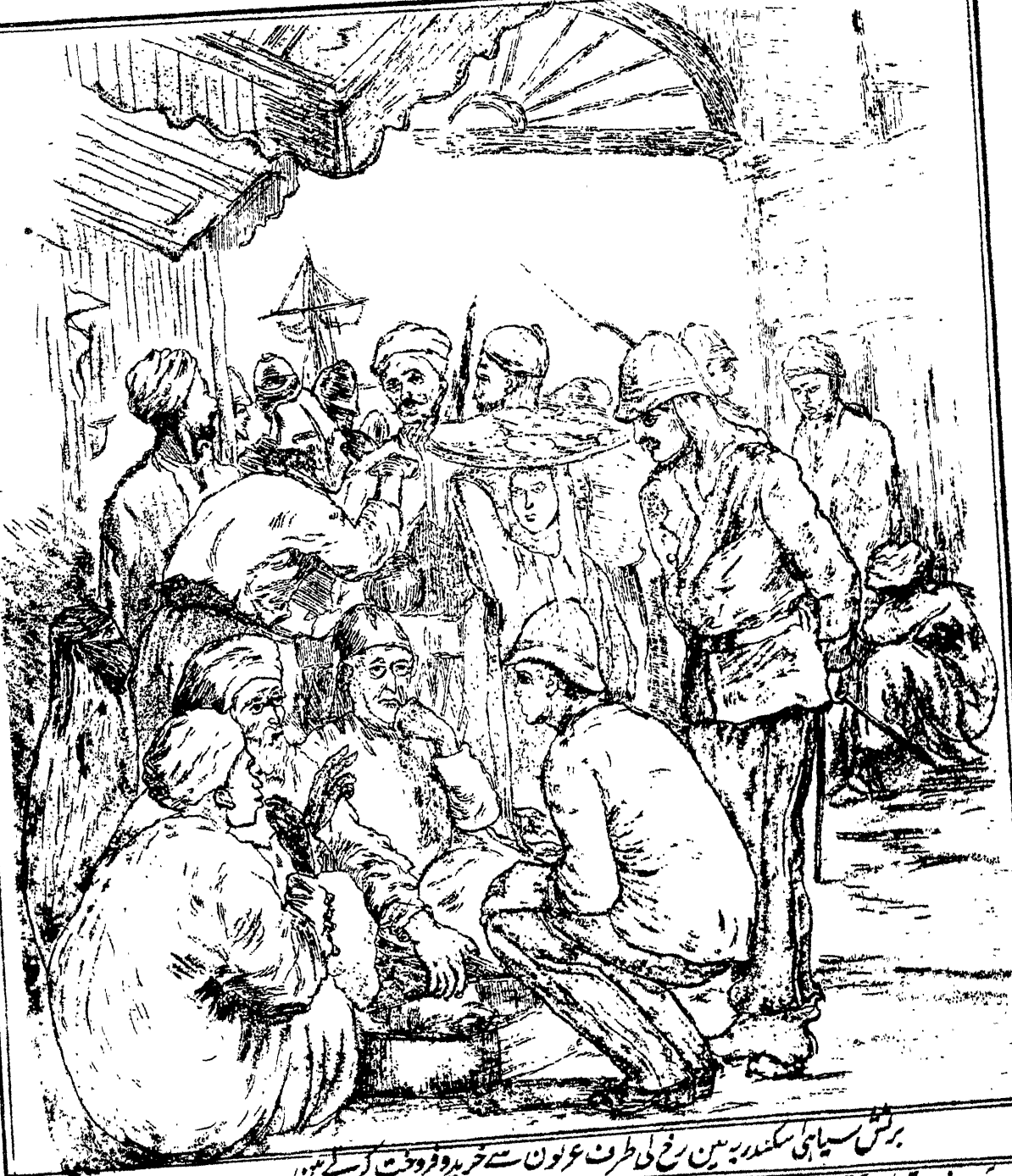
برٹش سپاہی سکندریہ مین رخ لی طرف عربون سے خرید و فروخت کرتے ہین

برابر آمد و رفت تھی اور آخر ماہ ستمبر مین متعدد دریائی کشتیان ساختہ انگلینڈ بذریعہ ریل کے اسکندریہ سے اس قصبہ مین پہونچین
یہ کشتیان خاص کر اس غرض سے تیار ہوئی تھین کہ نوجوان کو دریائے نیل مین سر اس سے ڈنگولا تک لیجائین — اور طول مین
تیس ۳۰ فٹ اور عرض مین ساڑھے چھ فٹ اور عمق مین صرف ڈھائی فٹ تھین اور صنوبر کی لکڑی کی سفید رنگی ہوئی تھین — ان کشتیون
پر ٹاٹ میان نے اس غرض سے کھنچے ہوئے تھے کہ مصر کے تمازت آفتاب سے لوگ محفوظ رہین — ہر ایک کشتیون کا موازنہ نو سو دزاہ

کی برابر ہوا تہا اور ایک ایک کشتی پر بارہ ڈانڈ اور دو پالین اوسکے چلانیکی لگی تہین - اور یہہ بندوبست کیا گیا تہا کہ ہر ایک
کشتی پر دو ملاح کہینےوالے اور دس سپاہی مع اپنے سامان اور سو دن کی رسد اور ایک ظرف جو پانی صاف کرتا ہے
جا سکین اور جسکا مجموعی وزن ڈہائی ٹن سے زیادہ نہو - اور یہہ بہی شمار کیا گیا تہا کہ جسوقت وہ کشتیان پورے طور سے بارکردی
جائین تو بیس انچ سے زیادہ پانی مین نہ ڈوبین اسلیئے کہ دریاے نیل مین جن مقامات پر کم پانی ہے وہان اس بندوبست سے
انتفاع حاصل ہوسکے اور اونکے روانہ ہونے مین دقت نہو نہ وہ کسی مقام پر بوجہ کمی آب کے رکنے پائین - الغرض جب سپاہی یکے
بادیگرے الحراہین جو بندرگاہ اسویت کا تہا پہونچتے تہے بجرون پر سوار کرا کے دریا مین روانہ کیے جاتے تہے ان بجرون کی
قطع مربع تہی اور تین صفین دس کشتیون کی ایک ایک کرکے انمین بندہی تہین اور کل کشتیان چٹائیون سے چہائی تہین
کہ دہوپ سے حفاظت رہے علاوہ اسکے متعدد دخانی جہاز بہی تیار تہے چنانچہ ہر ایک جہاز تین ۳ کشتی اور دو بجرے باندہ
کر لیجاتا تہا الحاصل ہر جہاز مین نوے ۹۰ کشتیان لادکر لیجائی جاتی تہین - مسٹر طامسن کوک بالکل صیغہ روانگی فوج کی سراسر نگران
تہے اور ہر بجرے کے لیئے جو فوج با سامان فوج لیجاتا تہا چالیس پونڈ دیجاتی تہی اور اسیطرح مختلف تعداد محصول جہازون
کے باعتبار اونکے قدوقامت کے تہی چنانچہ کل تخمینہ صرف روانگی افواج کا نصف کروڑ کے قریب ہوا تہا کہ جو نہایت ہی
کثیر التعداد تہا اور کبہی صیغہ جنگ نے اسقدر صرف کثیر قبل اسکے کسی موقع پر منظور نہ کیا تہا بنظر حزم و احتیاط دریائے نیل کے کنارے
مختلف مقامات پر کوئلہ کے اسٹیشن قایم کر دیئے گئے تہے جہان جہاز دخانی ٹہہر کر کوئلہ لیتے تہے - اور مسٹر کوک سے یہہ بہی معاہدہ
ہوا تہا کہ بعد اسکے ان لوگون کی حفاظت کے وہی ذمہ دار ہونگے جب اونکی ضرورت سرکار کو باقی نرہے گی الغرض ایک وقت مین
پانی کی کمی کی وجہ سے اسویت مین چند روز تک جہاز کہڑے رہے اور روانہ نہو سکے علاوہ اسکو کسیقدر بے انتظامی اسوجہ
سے بہی پیدا ہوگئی تہی کہ کشتیان جداجدا اسکندریہ سے منتقل اور روانہ کی گئین اور متعدد کشتیون مین سامان جنگ درست
طور سے رکہنے اور تقسیم کرنے مین بہت زیادہ تاخیر ہوئی - انگریزی سیاح جو اس تیاری جنگ کو دیکہنے کے خواہشمند تہے
اونہین اجازت تہی کہ اسویت تک بذریعہ ریل کے بلکہ بذریعہ جہاز کے اسوان تک جائین لیکن ساتہہ ہی اسکے بذریعہ اشتہار
کے جو اسویت کی سرحد پر آویزان
کیا گیا تہا وہ لوگ آگاہ کر دیئے گئے
تہے کہ کوئی مسافر یا افسر فوجی مجاز نہین
کہ اسوان سے آگے جنوب کی طرف
جائے بغیر اسکے کہ لارڈ وولسلی سے
اجازت نہ حاصل کرلے اور اوسی
اشتہار مین یہہ بہی تہا کہ ہر سیاح کیلیے
کو لازم ہے کہ حامی اسباب پر کرسے
کہ مین کسی اخ[illegible]دہ مین اور ایک محل سرا لہٰذا
ہون اور نہ جیسے سی الحاصل نہایت ہی
مطبع سے ہے اور یہہ بہی کہ مجہ اور

چہوٹی کشتیان الحمیرا پہ بندرگاہ اسویٹ مین
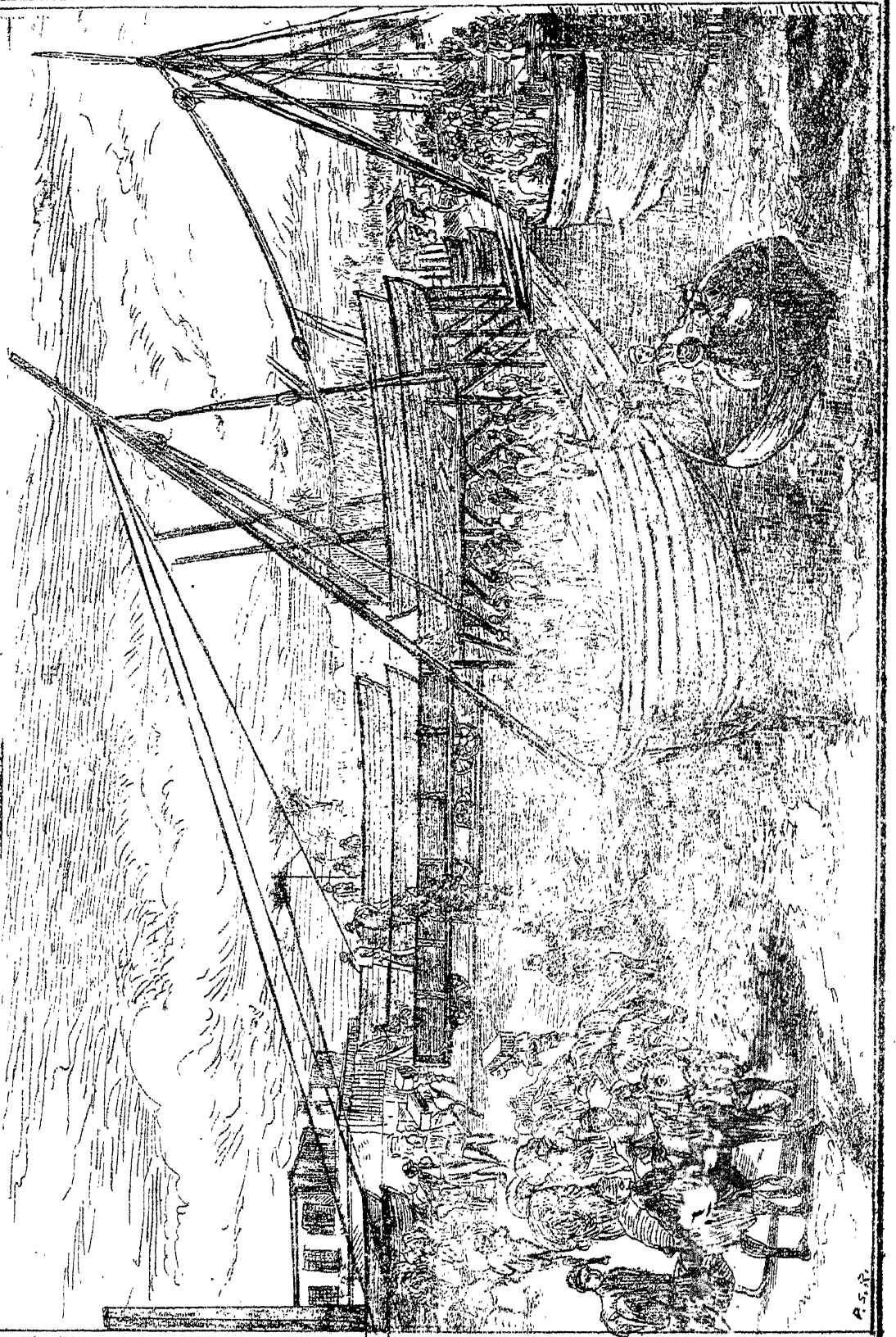
کہ ان لوگون کو کوئی مدد از قسم سواری یا رسد وغیرہ کے نہ ملے گی اور نہ لارڈ ولسلی کے پاس کوئی عمدہ ان لوگون کے واسطے
ہے۔ حاصل کلام مقام اسوریت مین اس مہم کا پہلا منظر آتا تہا جسے برٹش گورنمنٹ نے دریا کی راہ سے کمک کے لئے روانہ
کیا تہا اور بکثرت بجری دریامین چلے جارہے تہے جنپر صندوقین اور بورے ہر قسم کی رسد اور سامان سے بہرے ہوے
لدے تہے اور دریا کے کنارہ قریب بندرگاہ کے میلون تک لگی ہوئی ریل گاڑیان سامان سے لدی ہوئی کہڑی تہین اور
صدہا قلی اونکے خالی کرنے مین مشغول تہے اور سا تہی اسکے وہ کام کرتے تو بلند آواز ون سے سب کے سب ملکر بہت زور وشور
سے چند الفاظ کہتے چنانچہ دیکہنے والا اسکا لکہتا ہے کہ بغیر اسطرح چلائے ہوئے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ لوگ کام نکر سکین کے سیسوقت

ایک مشتبہ شخص لشکرگاہ سودان مین

یہہ بیڑے کشتیون کے اسوان مین پہونچے یعنی تین سو میل دریا کی راہ طے اور آبشار اول یا دریائے نیل کے دہارے کے
نیچے قریب اوسکے پہونچے اوسوقت یہہ کشتیان کہلی ہوئی ریل کی گاڑیون پر لادی گیئن اور سڑک آہنی کے ذریعہ سے جو تخمیناً قریب
آٹھہ میل کے تہی شلال کو روانہ ہوئین (یہہ ایک جزیرہ دہارے کے جنوب مین واقع ہے) اور انہین مین سے بعض
کشتیون کو کہے کر اور کہینچ کر تنگ اور پیچیدہ راہ سے فلانامی ایک تواریخی جزیرے کی طرف سے لے گئے - اس
مقام دریا مین سنگی ٹیکرے اور سیاہ اور سخت چٹانین تہہ در تہہ کی تہین چنانچہ پہلے آبشار سے گذر کر پہر وادی حلفا تک
یعنی دو سو میل بالائے نیل کے بآسانی کشتیان جاتی تہین کچہہ تہوڑی دیر تک ان کشتیون کا گذر اونچے نیچے بلوے
پتھر کے سخت اور کرخت ٹیلون کے طرف سے ہوا بعد اسکے دریا بہت آسانی کے ساتہہ سنہرے بالو پر روان تہا
اور کسیقدر سبزی اور معدودہ چند درخت کہجور کے دونو کنارون پر ستے اور اسی مقام سے مغربی اور مشرقی صحرا
کا دامن ملا ہوا تہا جو بالکل خس و خاشاک سے پاک اور او سر تہا - لارڈ وُلسلی نے ۲۷ ستمبر کو اس مہم کے بندوبست
سے فراغت پائی چنانچہ اسوقت مین بکثرت کشتیان بہی وادی حلفا مین پہونچ چکی تہین اور صحرا سے لوبیہ کیطرف سے
جانیکی تیاری کی اسلیئے کہ برابر اور ہمیشہ اونٹ کی سواری سے وہ ایسے سفر کے عادی ہو گئے تہے الغرض قاہرہ سے بہمراہی
اپنے مصاحبین کے بالائے مصر کیطرف روانہ ہوئے - اور دریائے نیل کی طرف سے ایک چہوٹی کشتی دخانی فیروز نامی
پر جو خدیو مصر نے اونہین سپرد کی تہی سوار ہو کر سفر شروع کیا اور راستہ مین اکثر مقامات پر ٹھہر کر انتظامات فوجی کی جانچ کرتے
تہے اور مفید مقامات کا بہی ملاحظہ کرتے تہے - مقام کنیہ پر دخانی کشتی مین کوئلہ لینے کی غرض سے ٹھہرے اور اس مفید
موقع پر دندراہ کے ویرانہ عظیم کا ملاحظہ کیا اور کینلو پترا کی مشہور اور معروف معبد مین ٹھہر کر لمن اڈا اور جبرٹ بیا اور ۱۲ اکتوبر
کو اسوان پہونچکر مصری اور برٹش فوجون کی جانچ کی - یہہ فوجین ایک حدب پر (یعنی اونچے میدان) جہان بکثرت شکستہ
ٹیکرے تہے اور بہت ہی بلند مقام تہا خیمہ زن تہین - یہہ مقام داہنے کنارہ پر دریائے نیل کے واقع تہا اور توپخانہ والون
کے متعدد رندے اس غرض سے بنا رکہے تہے کہ قصبہ اور ریلوی اور بڑی سڑک کاروان کی زیر نگاہ اور زد کے اندر رہے -
اس مقام پر پیدل فوج کی گرد و غبار سے بچنے کے لیئے بندوبست ضروری تعمیرات کا کر دیا گیا تہا - اور انگریزی افسرون
کے لیئے پتھر اور کچی اینٹون کی دیوار پر چہپر ڈال دیئے گئے تہے اور مصالحہ اور اسباب جنگ اور دیگر اشیا کشتیون پر دریا
مین خیمہ گاہ کے نیچے رکہی تہین چنانچہ بعد ملاحظہ کے لارڈ وُلسلی نے اپنی رضامندی اور پسندیدگی نسبت ان انتظامون
کے ظاہر کی اور بعد اسکے فیلا کے مشہور معبدون کو ملاحظہ کرکے بہمراہی سر ریڈورس بلر اور اپنے مصاحبین کے اوسی
فیروز نامی جہاز پر روانہ ہوئے اور پہلے آبشار سے بخیریت گذر کر جنوب کی طرف وادی حلفا کو نہضت کی - تاریخ ۳ اکتوبر
کو مطابق انتظام اور بندوبست اون کارروائیون کے جنکا ذکر ہو چکا ہے جبکہ کمانڈر انچیف مذکور دریائے نیل مین جا رہے
تہے یہہ خبرین ڈنگولا سے مشتہر ہوئین کہ ایک شخص باشندہ سوڈان نے جنرل گارڈن کے ایک جنگی جہاز کو شندی
مین پہونچتے دیکہا تہا اور وہ شمال کی طرف بربر کو گیا ہے بعد اسکے یہہ معلوم ہوا کہ بربر مین جا کر اس جہاز نے خوب گولہ باری
کی اور مہدی کے ایک امیر کو قتل کیا چنانچہ خوف زدہ باغی ملکی خزانہ کو مقام کرانی مین اوٹہا لے گئے الغرض یہہ خبرین بے بنیاد
نہ تہین بلکہ انکی تطبیق اور تصدیق مین تاربرقیون سے جو القاط مصطلحہ مین گارڈن کے پاس سے آئین نہین ہوتی تہی -
ان تاربرقیون مین جنرل گارڈن نے یہہ قصد اپنا ظاہر کیا کہ مین کرنیل اسٹورٹ کو مع کسیقدر فوج اور یاشی برق کے
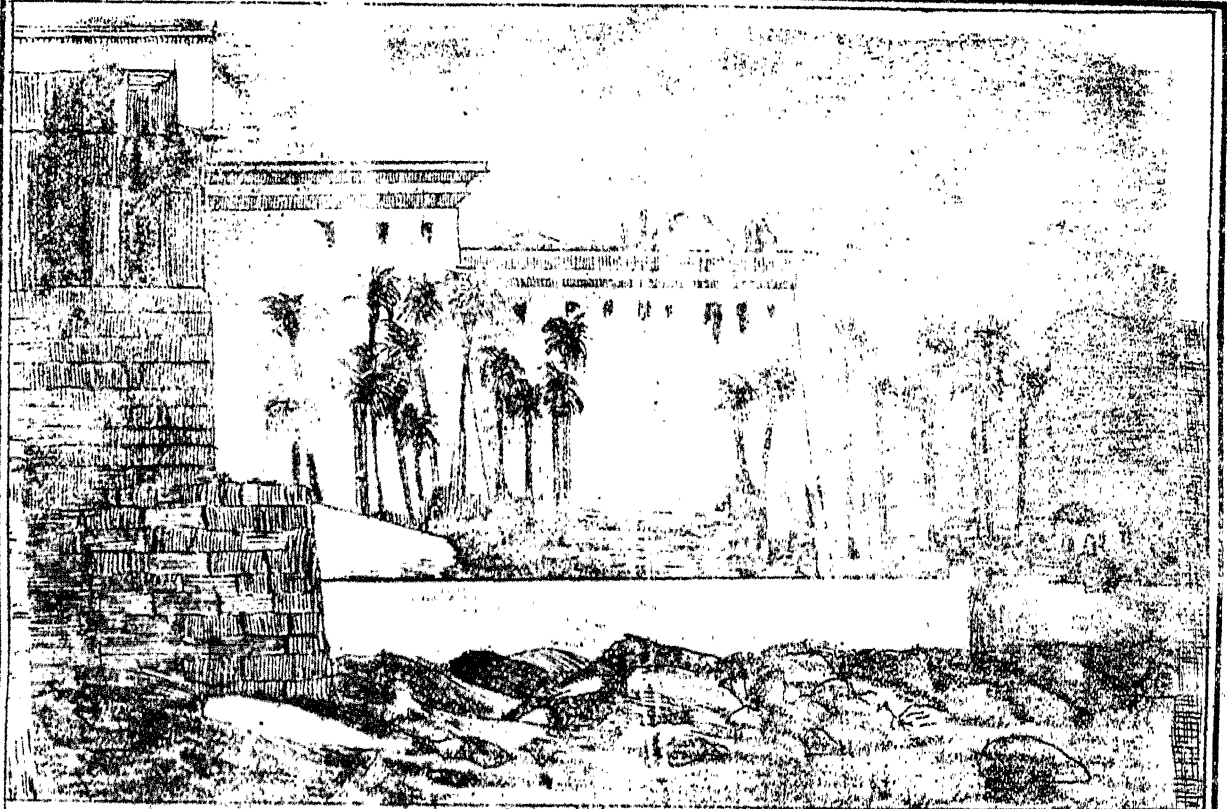
لارڈ ویلسلی معہ اپنے مصاحبون کے مقام فیلا میں

لارڈ ویسلی کا ایک چھوٹا دخانی جہاز آبشاروں میں
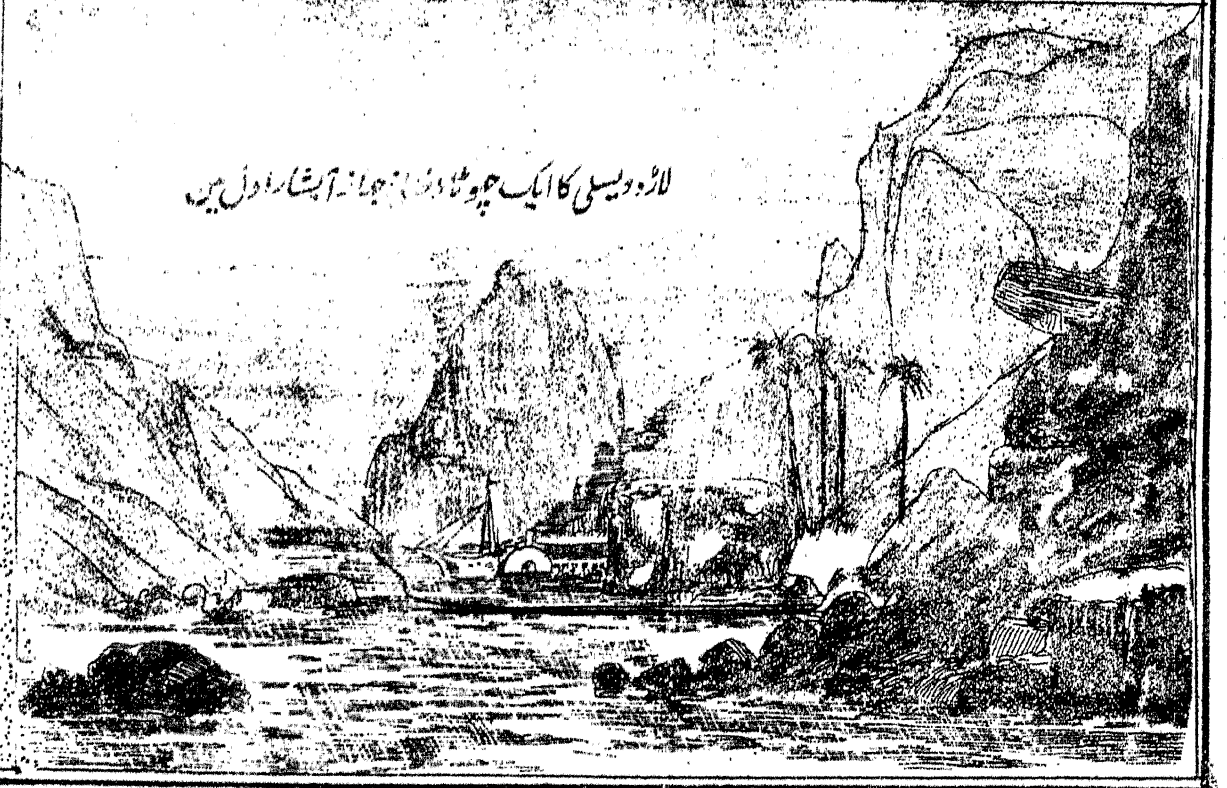
روانہ کرنیوالا ہون کہ بربر کو جلا کر پھر خارطوم آؤنگا ۱۲ اکتوبر کو مسٹر کچینر کے مرسلہ تار برقی نے بربر پر گولہ اندازی کی تصدیق کی لیکن
ساتھہ اسکے ایک خبر اندوہناک اس مضمون کی آئی کہ ایک دخانی جہاز جسپر کرنیل اسٹوارٹ سوار تھے درمیان چوتھی
اور پانچوین آبشار کے ٹکرا کر ٹوٹ گیا اور جنرل گارڈن کا وہ بہادر مددگار فریب اور دغا کے ساتھہ عربون کے ہاتھہ سے مارا گیا
لوگون کے بیانات جو بعد اس واقعہ کے ڈنگولا مین پہونچے تھے اس حادثہ کی نسبت خاصکر تاریخ اور وقت اور مقام قتل مین
مختلف تھے لیکن چونکہ اون لوگونکی اطلاع کی بنا محض سماعت پر مبنی تھی لہذا چندان لایق تعجب نہ خیال کی جاتی تھی مگر بعد
اسکے تحقیق ہوا کہ وہ افواہ بالکل صحیح اور سچ تھی اور بعد اسکے کہ دوناث راہ خارطوم سے ڈنگولا کی کرنیل اسٹوارٹ نے قطع
کی تھی کہ وہ بیرحمی کے ساتھہ مارے گئے اور اونکے ساتھہ مسٹر پاور سفیر انگریزی مقیم خارطوم اور مسٹر ہربن کارسپانڈنٹ
اخبار لندن ٹائمس اور سفیر فرانس مقیم خارطوم اور اکثر یونانی اور مصری بھی قتل کئے گئے۔ جنرل گارڈن کی تحریر سے اور نیز سرچارلس
ولسن کی رپورٹ مابعد سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۰ ستمبر کو تین دخانی جہاز مع اس مہم کے خارطوم سے روانہ ہوکر مقام شندی
مین پہونچے اور کرنیل اسٹوارٹ اس مقام پر خشکی مین اوترے اور ایک دستہ فوج کا اس موقع پر چھوڑا اور خارطوم تک
تار برقی کی لین درست کی بعد اسکے یہہ جہاز بربر پر گئے اور وہان قلعون پر گولہ اندازی کرنیکے بعد اونمین سے دو جہاز بہ ماتحتی
امیر البحر مقرر کردہ جنرل گارڈن یعنے قاسم الموس کے جنوب کی طرف روانہ ہوئے اور کرنیل اسٹوارٹ نے اپنے ہمراہیون
کے ساتھہ اس امر کی کوشش کی کہ ڈنگولا تک پہونچے چنانچہ ایک چھوٹی دخانی کشتی پر عباس نامی پر یہہ لوگ سوار ہوئے
اس کشتی پر ایک توپ بھی تھی اور دو کشتیان بھی اس سے بندھی ہوئی تھین جنمین تمام عورت اور مرد بھرے ہوئے تھے الحاصل
یہہ لوگ مقام ابوحمید تک بخیر و عافیت پہونچے مگر یہان پہونچکر باغی جماعت کثیر کے ساتھہ دکھائی دئے اور اون لوگون نے
کنارہ سے اس شدت کے ساتھہ آتشباری شروع کی کہ جو لوگ اس دخانی کشتی پر سوار تھے اس امر پر مجبور ہوگئے کہ
بقیہ کشتیون کی جو اس دخانی سے بندھی ہوئی تھین قطع کردین اور تنہا ہوکر اپنی سلامتی حاصل کرین چنانچہ ان لوگون نے ایسا
ہی کیا مگر وہ دو کشتیان جسپر مصری اور یونانی لوگ سوار تھے ابوحمید کے نیچے باغیون کے ہاتھہ لگین اور تمام لوگ قید ہوکر بربر
روانہ کردئے گئے۔ اس طرف عباس نامی کشتی دخانی قطع مسافت مین سرگرم ہوئی اور گذرا اوسکا اوسطرف سے ہوا جہان
مناسری قبیلہ کے لوگ آباد تھے جہاز مذکور پر گنتی ہوئی چالیس آدمی سوار تھے۔ درمیان ۱۴ ستمبر اور ۲۰ ستمبر کے (تاریخ ۱۸
ستمبر سے) جب جہاز مذکور قریب جزیرہ بونی کے جو آبشار کوبنات کے نیچے واقع ہے پہونچا ایک ٹیکرے پر جو زیر آب تہا
جاتا رہا اور کسیقدر نکل کر پھنس گیا اور بہت بدطوری کے ساتھہ پیچھے کی طرف کھینچا گیا یہان تک تو اسطرح گذرا اور بعد اسکے جو
واقعات گذرے اوسکی کیفیت جسمین اسمعیل نامی ایک مصری جہاز کی آگ روشن کرنے والے نے جسے باغیون نے قید
کرلیا تہا مگر بعد کو مفرور ہوکر جنرل ارل کی فوج مین آیا تہا اسطرح بیان کرتا ہے کہ جسوقت ہملوگ شیخ واد عمر کے ملک کی
طرف سے ہوکر گذر رہے تھے دیکہا کہ باشندے دونو کنارون سے پہاڑیون کے اندر بہاگے جاتے ہین جب یہہ متحقق ہوگیا
کہ اس ٹیکرے سے اب ہمارا جہاز نہ نکلے گا اوسوقت جنوبی کشتی یعنی ڈینگی جو جہاز پر تھی ضروری چیزون سے بہرکر
ایک مختصر جزیرہ مین جو ہملوگون سے قریب تہا بہیجدی گئی اور چار مرتبہ وہ وہان گئی اور آئی۔ اور کرنیل اسٹوارٹ
نے جہاز کی توپ مین کیل ٹھونک کر موہنہ اوسکا بند کردیا اور توپ کو مع مصالحہ کے جہاز پر سے دریا مین ڈال دیا۔
اسوقت بہت لوگ بکثرت داہنے کنارہ کی طرف سے قریب آکر زور زور سے چلا کر طالب امان ہوئے اور غلہ مانگتے تھے

اور سلیمان واد نجم ایک چہوٹے سے مکان مین کنارہ دریا کے قریب موجود تہا چنانچہ اوس مکان سے کرنیل اسٹوارٹ نے
کو پکارا کہ آپ بیخوف اوتر کر چلے آئی اور یہہ بہی کہا کہ سپاہیون سے حکم دیجئے کہ ہتہیار کہول کر آئین ورنہ لوگ خوف کرین
چنانچہ کرنیل مذکور نے اس مضمون کو لوگون سے کہکر خود مع مسٹر پاور اور ہربن اور حسین افندی کے اوتر کر ایک مکان مین داخل
ہوئے یہہ مکان ایک شخص فقیر اعثمان نامی نابینا کا تہا اور کرنیل کا یہہ ارادہ تہا کہ سلیمان کے ذریعہ سے بندوبست اونٹون کی
خریداری کا کر کے بسواری شتر ڈنگولا روانہ ہون ان چارون شخصون مین سے کسیکے پاس کوئی ہتہیار بجز کرنیل اسٹوارٹ کی
نہ تہا کرنیل البتہ ایک تپنچہ اپنی جیب ساتہہ لے گئے تہے - جسوقت یہہ چارون آدمی اندر داخل ہوئے تو ہملوگ بہی کشتی سے
کنارہ پر اوترنے لگے - تہوڑی دیر بعد ہمنے دیکہا کہ سلیمان اندر سے باہر آیا اور ایک سنی لوٹا اوسکے ہاتہہ مین تہا اور باہر آکر
لوگون کو جو جمع ہو رہے تہے کچہہ اشارے کئے چنانچہ فوراً وہ گروہ دو حصون مین منقسم ہو کر ایک جماعت تو مکان کے اندر داخل
ہوئی اور دوسری کنارہ پر جہان ہملوگ تہے چیختے ہوئے شور وغل کرتے اور نیزونکو ہلاتے ہوئے آئے - چنانچہ مین بہی اون
لوگون کے ہمراہ تہا جو اوسوقت کنارہ پر اوتر رہے تہے یہہ دیکہکر ہملوگون نے اپنے کو دریا مین ڈالدیا باغیون نے ہملوگون پر
گولیان چلانی شروع کین اور بعضون کو جو اندر پانی کے تہے قتل کیا اور بہت لوگ ڈوب گئے باقی جسوقت کنارے پر پہونچے
تو اونہین نیزون سے ہلاک کیا - مین پہر کر ایک جزیرے مین پہونچا اور تاریکی شب تک اوسی مقام پر مخفی رہا لیکن بعد اسکے
مجہے بہی گرفتار کر کے قید کر لیا اور مقام برتی کو روانہ کر دیا - مین نے سنا کہ کرنیل اسٹوارٹ اور دو یورپین فوراً قتل کئے گئے لیکن
حسین افندی اوس اوہے سے جو اوسکے روبرو کہڑا تہا لپٹ گیا لہذا اوسے کسی نے نیزہ سے نہ مارا اور بعد اسکے افندی مذکور کی
ہلاکت سے باد آئے اور وہ بربر بہاگ کر چلا گیا - دو توپچی اور دو جہازران اور تین باشندے مین یقین کرتا ہون کہ ابتک بربر مین بندہ
ہین - جسقدر زر نقد کہ جہاز پر یا مقتولین کی جیبون مین ملا اوسے ان قاتلون نے آپسمین تقسیم کر لیا بقیہ چیزین دو صندوقون مین مقفل
کر کے سپاہیون کی حفاظت مین بربر روانہ کردین اور کرنیل اسٹوارٹ اور اونکے ساتہیون کی لاشین اوسیوقت دریا مین ڈالدین
حسین افندی نے بچشم خود کیفیت مرگ کرنیل اسٹوارٹ کی نہین دیکہی لیکن عربون نے خود اس امر کو تسلیم کیا کہ وہ اپنی زندگی سے
مایوس ہو کر نہایت ہی بیباکانہ طور سے لڑا اور ایک شخص کو حملہ آورون مین سے قتل کیا اور ایک دوسرے شخص کو تپنچہ سے
زخمی کیا منجملہ اون چیزون کے جو اس موقع پر باغیون کی لوٹ مین آئین کرنیل اسٹوارٹ کی وہ تحریر تہی جسمین اونہون نے واقعات
خارطوم کی بارہ مارچ سے دہم ستمبر تک تحریر کی تہی - جنرل گارڈن نے اس تحریر کی نسبت بعد اس واقعہ کے لکہا تہا کہ یہہ تحریر یادگار
روزگار ہے جسمین مہدی کی تمام تحریرات بزبان عربی کی تشریح کی ہوئی تہی - ان خطوط اور تحریرات مشتہرہ جنرل گارڈن کا دیکہنا
جس سے تصدیق حال کی ان بیانات کے ہو کہ درمیان جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ کے سخت اختلاف نسبت حفاظت
خارطوم کے تہا فضول ہے ایک وقت مین کرنیل کی نسبت یہہ اطلاع دی گئی تہی کہ اونہون نے بکرار اور سختی کے ساتہہ اس
امر پر اصرار کیا کہ خارطوم مین ہم لوگون کے قیام سے کوئی نفع مترتب ہوگا بلکہ غالباً زیادہ تر خونریزی کا باعث ہو اور جنرل گارڈن
کی نسبت یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اونہون نے اپنے روزنامہ مین کرنیل اسٹوارٹ کی کارروائیون پر برخلاف طریقہ دوستی کے نکتہ چینیان
کین - لیکن سرہنری گارڈن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ باوجود اسکے بہی ہملوگون کے علم مین اوس بہادر محافظ خارطوم یعنی جنرل گارڈن
نے بہت ہی تعریف کے ساتہہ اپنی مددگار کرنیل اسٹوارٹ کو یاد کیا ہے اور یہہ لفظین اوسکی شان مین کہی ہین کہ وہ بہادر اور منصف
اور کہرا آدمی تہا - اور مختلف وقتون مین اپنا تردد کرنیل کی صحت و سلامتی کی نسبت ظاہر کیا ہے - علاوہ اسکے یہہ امر بہی یقینی تہا کہ

کرنیل اسٹوارٹ نے بہت بڑا حصہ خارطوم کی محافظت اور دشمنون سے مقابلہ کا ذمہ اپنے لیا تہا اور کرنیل کی روانگی کو ترک سوڈان
کی حکمت عملی سے کوئی تعلق نہ تہا بلکہ خارطوم سے روانگی کی وجہ یہہ تہی کہ برٹش فوج بہ تعجیل تمام آئے اور بغاوت فرو کردی جاے۔
جنرل گارڈن اپنے مراسلہ مورخہ ۹- ستمبر مین تحریر کرتے ہین کہ مین کرنیل اسٹوارٹ اور دو سفیرون کو اس غرض سے روانہ کرتا ہون
کہ وہ لوگ حالات سوڈان تحریر کرین اور دو بڑے دو خانی جہاز بہی اونکے ساتہ کردئے ہین جسپر وہ لوگ بربر تک جائین اور وہان
پہونچکر باغیون کو اسطرف لڑائی مین مشغول کرکے راہ کو صاف رکہین - کتنی مرتبہ ہملوگون نے آپ کو فوج امدادی بہیجنے کے لئے
تحریر کیا اور آپ کو توجہ خاص سوڈان کی طرف دلائی گئی لیکن بالکل آپ نے جواب تحریر فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ اس باب
مین کیا تصفیہ ہوا تمام لوگون کے قلوب اس توقف کی وجہ سے خستہ ہوگئے ہین وہان آپ لوگ کہاتے ہین پیتے ہین اور عمدہ چارپائیون
پر آرام کرتے ہین اور یہان ہملوگ اور ہمارے ساتہی سپاہی اور ملازمین شب و روز نگرانی کرتے ہین اور اس کوشش مین ہین کہ
یہہ مہدی کاذب جو بڑہا آرہا ہے اسے روکین اور دفع کرین - آپ اس بغاوت کے فرو کرنے کا کچہہ خیال نہین کرتے جسکا نتیجہ بد یہہ
ہوگا کہ آپکی فتحمندی منعکس ہوجائیگی اور یہہ غفلت آپکی کسیطرح مناسب نہین ہے دو روز کے عرصہ مین کرنیل اسٹوارٹ نائب
گورنر جنرل اور دو سفیر یہان سے بربر روانہ ہون گے اور وہان سے ڈنگولا کو جائین گے اور کرنیل اسٹوارٹ کی روانگی کی یہہ وجہ
ہے کہ اہل لندن آپ بالکل پنبہ بگوش اور ہملوگون سے غافل ہین اور بغیر کچہہ کئے ہوئے وقت کو ضائع کیا - اگر فوجین بہیجی گئی
ہوتین تو بمجرد اونکے پہونچنے کے یہہ بغاوت فرو ہوجاتی اور باشندے وہان کے اپنی حالت اصلی پر رجوع کرتے - مجہے اس
امر کی امید ہے کہ جو کچہہ کرنیل اسٹوارٹ اور دو سفیرون نے اسبارہ مین آپ سے ظاہر کیا ہے اوسے آپ بغور سنکر توجہ خاص
مبذول کرین گے - اور فوجون کو جنکی درخواست ہملوگون نے کی ہے بلا توقف روانہ فرماوین گے بوجہ روانگی کرنیل اسٹوارٹ
اور مسٹر فرانک پاور اور انکی وفات کی وہ بہادر محافظ خارطوم یعنی گارڈن یکہ و تنہا ہوگیا اور کوئی سامنے ہمدرد اونکا باقی
نہ رہا کہ ایسے سخت اور دشوار وقت مین باغیون کو روکے - چنانچہ یہہ امر ضروری ہوگیا کہ حتی الامکان شہر محصور کی حفاظت جس
قدر جلد ہوسکے کیجاے - مدیر ڈنگولا نے ۱۸- ستمبر کو ایک اور بہی فتح باغیون کی کثیر التعداد فوج حوالی کورتی مین حاصل کی اور مہدی
کاذب کے اکثر امرا کو قتل کیا اور بہت لوگون کو قید کیا اور مقام اصلی تک مفرورین کا تعاقب بہی کرتا چلا گیا گو اس کامیابی نے
باغیون کو شمال کی طرف بڑہنے سے روکا تاہم کسیطرح محاصرہ خارطوم مین کمی نہ آئی اس لئے کہ وہ قبل اسکے (باوجود جنرل گارڈن
کے فتحمندی کی جو اونہین آخر اگست مین باغیون پر حاصل ہوئی تہی) محصور ہوچکا تہا - الغرض جب پہونچنے خبر اندوہناک وفات کرنیل
اسٹوارٹ کے اور قبل روانگی لارڈ ویسلی کے قاہرہ سے جنرل ارل اور سر ہربرٹ اسٹوارٹ وادی حلفا مین پہونچ چکی تہی -
اور سر ہربرٹ وہان سے بہمراہی اپنے مصاحبین کے ٹٹوون پر ڈنگولا روانہ ہوے کہ وہا پہونچکر ادن فوجون کی جو ۳۰- ستمبر تک
مقام مذکور پر پہونچ چکی ہین کمان یعنی افسری کا چارج لین - اوسیوقت ڈہائی سو پیدل سپاہی جو سوار کردئے گئے تہے مقام
سراس سے نگارس یا سوڈانی بجرون پر دریائے نیل مین روانہ ہوے ان سپاہیون کو دو سو تینتیس ۲۳۳ میل مقام روانگی سے چلکر
ثان گور کا آبشار بہت ہی دشوار گذار ملا اور بغیر اسکے کہ کشتیان رسیون سے باندہ کر کہینچی جائین گذر غیر ممکن تہا اور یہہ کار روائی
بہی کنارہ سے نہین ہوسکتی تہی اور بائین کنارہ پر دریائے نیل کے نصف میل کے فاصلہ پر ان لوگون کو تمام کہجور کے درخت اور
جہاڑیان جو ہمیشہ سبز رہتی ہین جلتی ہوئے ملین اور شعلے اونکے بلند تہے منجملہ نگارس کے ایک نگار جسپر چالیس آدمی سوار تہے
جب قریب کنارہ کے پہونچا اوسوقت پال مین اوسکے آگ لگ گئی جس سے لوگ سخت متردد ہوئے مگر مستول فوراً کاٹ

دیا گیا اور سینتالیس صندوقین بارود وغیرہ مصالحہ جنگ کے خشکی مین پہینکدی گئین اس کارروائی سے کسی شخص کو نقصان نہ پہونچا اور بعد اسکے وہ صندوقین لیکر یہہ لوگ ڈنگولا کی طرف روانہ ہوئے ۔ ۵ ۔ اکتوبر کو لارڈ ولسلی بہی وادی حلفامین پہونچے یہان اب تک ہمراہ سامان جنگ اور فوج کے لوگ پہونچ رہے تھے ۔ وادی حلفا کی نسبت چونکہ اکثر مقامات پر تذکرہ ہوگا اس سئے کہ بالفعل یہہ مقام مرکز برٹش گورنمنٹ کی کارروائیون کا ہوگیا ہے اور تمام امدادی فوج کا کمسریٹ اور جنگی اسباب کا صدر مقام ہے لہذا اسکی کیفیت بیان ہوتی ہے معمولی وقتون مین یہہ ایک غیر معروف قریہ تہا البتہ بوجہ اسکے کہ شمالی ہوا سخت و تند اکثر اس مقام پر چلتی ہے اور دوسرے آبشار کے قریب واقع ہے جسکا سلسلہ شہر اس کیطرف گیا ہے ۔ لہذا یہہ جگہہ یاد رکہنے کے قابل ہے اس زمانہ مین تو یہہ

لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ (نقل از تصویر کشیدہ اسے لبانو)

مسٹر فرنگ پاور

مقام سپاہی اور قلیون سے بہرا ہوا تہا دریا تمام کشتیون نے چہا لیا تہا اور گرد قریہ کے گویا ایک شہر سفید خیمونکا اور چیزون کا سامان جنگ کے رکہنے کے لئے بن رہا تہا ۔ ایک فوجی اسپتال بہی کنارہ پر دریائے نیل کے کنوس یعنی ٹاٹ کے کپڑہ کا بنایا گیا تہا اور تین سو آدمیون کے لئے اوسمین جگہہ آرام کی تہی ۔ اور چند ہوشیار انگریزی دایان بہی لندن سے فوجی ڈاکٹر نورس اور اونکے بعین ہمراہیون کے مدد کے لئے مریضون کے معالجہ و خبرداری کے واسطے پہونچ گئی تہین اکثر لوگ پیچش اور لرزہ و بخار مین مبتلا تہے ۔ سابق کے مریضون مین اکثر لوگ ریلوے کمپنی انجنیرنٹ ہی کے تہے چنانچہ یہہ لوگ دریائے نیل کی طرف بہ ماتحتی میجر کلارک اور میجر اسکاٹ کی اس غرض سے روانہ کی گئی تہی کہ پرانی مصری ریل کی سڑک کو وادی حلفا سے سراس تک جہان ضرورت ہو مرمت اور درست کرین اور اس ذریعہ سے دوسرے آبشار سے گذر کرنے کی ضرورت جاتی رہی ۔ ان لوگون کو جو بیمار رہے راستہ مین کہانے پینے کی طرف سے بے عنوانی ہوئی اور بعدہ خبرداری مناسب کی نہ ہوئی تہی یہہ لوگ علیل ہوئے ۔ اس پل بنانے والی جماعت مین مجموعاً چہہ افسر اور ایک سو پچیس غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی تہے ۔ اور ان لوگون کی مخصوص تعلیم

ریل سازی کے لئے لندن مین قریب چیتھم کی
لندن چیتھم ریلوی اور ڈور ریلوی کمپنی کے کارخانہ
ریل مین ہوئی تھی ــ اور صرف گارڈ اور جھنڈی
دیکھانے والے اور سڑک کا رخ درست کرنے
والون ہی کی خدمات ان لوگون کو نہین بتائی
گئی تھی بلکہ علاوہ اسکے سڑک کی پٹڑی بچھانا اور
لوہار اور بڑہئی کے کام اور انجن چلانا اور فایرمین
یعنی آگ روشن کرنا اور کاریون کا منتظم کرنا اور
صاف کرنا یا جو کچھہ امورات کہ متعلق ریل کسازی
اور ٹرین کے بندوبست اور خدمات اسٹیشن
کے تھے وہ سب بھی سکھائے گئے تھے
چنانچہ اس قسم کی کارروائی ان لوگون کے ذریعہ

اشخاص ریلوے کمپنی انجنیران شاہی

سے ایک مہینہ یا اوس سے زائد تک جاری رہی اور ایسے منتخب اور تعلیم یافتہ لوگون کی خدمات سے بہت عظیم نفع تھوڑی سی
آہنی سڑک کی درستی مین ہوا جسکے ذریعہ سے اسباب اور سامان جنگ بیڑے اور دوسرے آبشار سے گذر کر روانہ کئے گئے

وادی حلفا مین زخمیونکو لاتے ہین

منظر آبشار ثانی واقع وادی حلفا

وادیٔ حلفا کی سڑک آہنی جسکا ابتداً بند وبست ریلوی کمپنی نے
کیا تہا سطح زمین پر مشرقی کنارہ دریاے نیل سے تیئس میل
تک گئی تہی اور وہان سے سات میل اور آگے کو صحراے مُہرات
کی شکستہ پہاڑیون پر سے ہوکر دریا سے علیحدہ نکلی تہی اور بعد
اسکے ابئی گول کے آبشار کیطرف گہوم گئی تہی لیکن بوجہ اسکے کہ
انجن اور ٹھیلے بہت کم تہے اور سڑک شکستہ ٹیکرے حایل تہے
جنکا توڑنا لازم تہا لہذا لارڈ ویسلی نے آخر اکتوبر مین کام ملتوی
کردیا تہا اور بعد اسکے کہ فوجون کی نقل وحرکت اور آمد ورفت
قریب اختتام کے پہونچی ریلوے کے کام مین ترقی ہوئی تہی۔
اور بوجہ قلت انجن اور ٹھیلے وغیرہ کے یہہ سڑک آہنی خاص کر
اسباب اور سامان جنگ کی روانگی کے لئے سراس تک
مستعمل رہی ۔ چند کشتیان باب کبیر پر اوتار کر وہانسے آبشار
کے اوپر ہوکر بہیجی گئین ۔ اور بقیہ کشتیان کنڈا کے ملاح
جنہین وِلد منتو بابی کہتے ہین اوسی آبشار کیطرف سے کہینچ کر
لے گئے اور ان ہندوستانی لوگون نے جو بہ نگرانی کرنیل الین نے
بہی بہت کچھ مدد اس کام مین دی ۔ لیکن چند کشتیان وادیٔ
حلفا پہونچنے کے قبل اس تیز دہارے سے گذر چکی تہین
پہلی کشتی واقعی ۲۵ ستمبر کو دہارے پر سے کہینچ کر اپنے ہی
سامان اور باندہ کر کہینچنے والی رسیون کے ذریعہ سے بغیر
اسکے کہ اوسپر کوئی اور مدد لگائی جاے گئی تہی ۔ اور اس کام کے
سرانجام مین صرف ایک ربع گہنٹہ صرف ہوا تہا اور ان سرگرم
افسرون کی امید سے زیادہ اس کارروائی مین کامیابی حاصل
ہوئی تہی ۔ بعد اسکے دوسری کشتی کپتان ہل کے رسالہ
نے جو انتظام کہینچنے کا کیا تہا اوسکے ذریعہ سے کہینچ گئی اور
اس کارروائی کے وسیلہ سے اور جلد اور بحفاظت وہ کشتی
آبشار سے گذر گئی ۔ یہہ بات قابل ظاہر کرنے کے ہے کہ
وادیٔ حلفا سے مقام دال یعنی ایکسو تئیس ۱۲۳ میل تک دریاے
نیل کا دہارا نہایت ہی خطرناک ہے اور اس درمیان مین
نہایت ہی دشوار گذار راستے سمنیہ اور وادیٔ عطریہ اور

ویل کشتیونکا باب الگیر سے جو بڑا دروازہ دوسرے آبشار کاہی کھینچنا

امبیگول اور تنگور اور الکمپا اور ذال کے آبشارون کے ہین جو یکے بادیگرے بہتی ہین ۔ مگر دو آبشار اول الذکر بہی
ایسے دشوار گذار تہین جیسا کہ امبیگول کے آبشار کا دہارا ہے کہ یہہ قریب تین یا چار میل کے پہیلا ہوا ہے اور دریاے نیل
کے بہاو کیطرف گذرنا بالکل غیر ممکن ہے اور پانی کی زیادتی کے وقت بن بہی یہان سے گذرنا بہت ہی سخت اور دشوار ہے
پہر بعد اسکے تہوڑی ہی فاصلہ پر آگے تو تنگور کا آبشار سد راہ ہے اور مثل امبیگول کے یہہ بہی سخت دشوار گذار ہے ۔ اس
مقام پر عجب خطرناک صورت دریا کی اسطرح واقع ہوئی ہے کہ سامنے کیطرف لوہتر کے ٹیکرے نیچے ہوے ہین اور دلدل
پہیلا ہوا ہے اور پورب کی سمت کہڑے کرارے اور پچہم جانب صحراے لیبیا کی مختلف الالوان ریگ ہے جہان
اس دریا کا ایک کنارہ ختم ہوا ہے چنانچہ اسی اعتبار سے یہان کے لوگون نے اس سرزمین کا نام بطن الحجر رکہا ہے
انگلینڈ سے ڈائنامیٹ بکثرت ان ٹیکرون کے اڑادینیکو اور دوسرے مقامات کے صاف کرنے کے لئے آیا تہا لیکن
وادی حلفا مین پہونچنے کے بعد کارروائی اسکے ذریعہ سے غیر ممکن تہی اسلئے کہ اوسوقت دریا طغیانی پر تہا ۔ تاہم مارچ اور اپریل
کے مہینہ مین ڈائنامیٹ سے پر اثر کارروائی ہو سکتی ہے جسوقت کہ دہارے ہین اکثر مقامات خشک ہو جاتے ہین اور ٹیکرے
پتہرون کے نمایان ہوتے ہین ۔ چنانچہ اسوقت اگر یہہ ٹیکرے اڑا دے جائین اور دریا مین ٹہیک نشانات قایم کر دئے
جائین تو طغیانی کی موسم مین صاف راستہ رہے بلکہ نفع کثیر ہر وقت مین اس سے ہو ۔ حاصل کلام ڈائنامیٹ اس
وقت مین بیکار رہا اور کشتیان یا تو آبشار سے باہر باہر یا اوسیر سے چڑہا کر کبڈا کے ملاح کہینچتے ہوے یا وہین کے
باشندے جو اسی کام پر متعین کئے گئے تہے کہینچتے ہوئے لے گئے ۔ جو دشواریان کہ کشتیون کے کہینچنے مین وادی
حلفا اور سمنہ کے درمیان مین واقع ہوتی تہین اوسکی کیفیت اسٹنڈرڈ اخبار کے ایک کارسپانڈنٹ نے جو خود
اوسی ملک کے ایک مضبوط بنی ہوئی کشتی پر گیا تہا اس طرح تحریر کیا ہے کہ ہملوگ ایک دہارے پر چڑہ کر آدہ
گہنٹہ کے بعد پہر دوسرے دہارے سے جا ملتے ہین البتہ طغیانی نیل کے زمانہ مین اکثر یہہ دہارے کم ملتے ہین لیکن جب
دریا گہٹنے لگتا ہے اوسوقت یہہ دہارے بہی ظاہر ہونے لگتے ہین یہان تک کہ آخر نگارس کشتی سوڈان کا بہی اونپر چڑہنا
اور گذرنا دشوار ہو جاتا ہے تہوڑے عرصہ کے بعد البتہ ان ملاحونکا طریقہ کشتی رانی سمجہہ مین آتا ہے لیکن پہلے
پہل تو نہایت ہی وحشت ہوتی ہے ناواقفیت کی وجہ سے انتشار پیدا ہوتا ہے ۔ ہر ایک دہارے کا پانی کبہی ایک
اس کنارہ پر اور کبہی دوسرے کنارہ پر دریا کی سمت اور ماندہ رہتا ہے اور جب ہم لوگ ایک کنارہ پر پانی کے پہیلاو
کے پہونچ جاتی ہین اوسوقت دریا کے سوتون کو پار کرتے ہین اور اسی طرح رفتہ رفتہ اوپر جاتے ہین الغرض اسقدر گرداب
طے کرتے ہین ۔ اور خطرناک وقت تو وہ ہوتا ہے جب اسپارے اوسپار عبور کرتے ہین کہ اوسوقت کشتی نہایت
تیزی کے ساتہہ بائین کے طرف لیجاتے ہین اور اگر اس درمیان مین کشتی وقت مناسب پر اوسپار گرداب ہی
گذر گئی تو پتہر کے ٹیکرون سے جو زیر آب ہین ٹکرا کر ٹوٹ جاتی ہے ۔ مقام سمنہ مین جہان دریا اس ٹیکرے
کے نیچے سے ہو کر گیا ہے یہان پر کشتیان بمشقت تمام کہینچ کر جاتی ہین ۔ اور اسی مقام پر مدیر ڈنگولا کیطرف سے
تین سو آدمی اس کام کے لئے مقیم رہتے ہین ۔ اور جسوقت ہملوگ دریا کے موڑ پر دکہائی دئے یہہ لوگ غول کے غول
کنارہ پر ہملوگون کی مدد کو آجاتے ہین ۔ اور کشتی کو بوجہ سے ہلکا کرکے اوسمین بہت بڑا لنگر کا رسا قریب دو سو گز کے
لمبا باندہ کر شور وغل کرتے اور گاتے ہوئے یہ نیم برہنہ لوگ دہارے کے گرنے کی جگہہ سے بہت جلد کہینچ لیجاتے ہین ۔

ویل کشتیون باب الکبیر پر قریب وادی حلفا کے اوٹھا کر لیجانا

اور بمجرد اسکے کہ کنڈا کے لوگ وادی حلفا مین پہونچے ان لوگون کی سرانجام خدمات گذشتہ کارروائیون پر پڑہ گئین اس نے کہ وہ لوگ ایک پہلا بیڑہ کشتیونکا جو اونکے متعلق ہوا تہا سمنہ کے آبشار سے عرصہ قلیل مین یعنی چہ منٹ مین جو واقعی تعجب خیز تہا لے گئے۔ لیکن عام اطمینان جو اس عمدہ کارروائی کی وجہ سے ایک افسوس ناک حادثہ کی پژمردگی کے ساتہہ مبدل ہوگیا یعنی منجملہ ان کشتیون کے ایک کشتی کا کپتان لوئلس نامی نے کہ وہ ایک نمونہ فن کشتی رانی مین تہا ایک طرف اپنا بوجہ کشتی مین زیادہ کردیا اور دہارے مین گر پڑا۔ باوجودیکہ یہہ خود بہی عمدہ پیراک تہا لیکن تمام کوششین خود اسکی اور ڈنگولا کے پیراکیون کی اوسکے بچانے مین رایگان گئین اور کپتان مذکور بہہ کر ڈوب ہی گیا اسی موقع پر یہہ امر بہی لائق اظہار ہے کہ ایکدفعہ دو سپاہی سیاہ کشتی کے آبشار سے عبور کرتے ہوئے غرق ہوگئے اور اسی طرح دو سپاہی سا سکس رجمنٹ کے بہی ڈوبے۔ لیکن بالعموم اسطرح کی ناگہانی اتفاقات بہت کم واقع ہوئے۔ دریاے نیل کے نہنگون سے بہی کوئی قابل شکایت نقصان نہین پہونچا اور نہ بکثرت لوگ اونکے شکار ہوے البتہ ایک واقعہ نہنگ کے ہاتہہ سے ہلاکت کا جو معرض تحریر مین بہی در آیا یہہ تہا کہ ایک سپاہی سا سکس رجمنٹ کا مقام سراس پر دریا مین گر پڑا اور اوسے اس شدت سے نہنگ نے کاٹا کہ بالاخر مر گیا مگر تعجب خیز تو یہہ امر ہے کہ اوسکی لاش چند روز بعد بہہ کر کنارہ پر آلگی اور یہہ بات معلوم

نصف الخیر جہاز دودی کا دوسرے الشار کے باب اول سے کھینچنا

ہوئی کہ دریاے نیل کا یہہ غارت گر جانور اوسے نگلنے سے باز رہا۔ ان دودخانی جہازون کے کہینچنے مین جو دریا مین سامان جنگ
کے لیجانیکو بہیجے گئے تہے یا اس غرض سے کہ کشتیون کو باندہ کر کہینچ لیجائین سخت دشواریان واقع ہوئین۔ یہہ امر ضروری تہا
کہ لنگر کی رسیان اونکی پیندے مین باندہی گئی تہین اور لوہے کی زنجیرین یا آہنی رسیان مضبوطی کیلئے اور حفاظت کیلئے پیندے کے مستحکم
طور سے کہینچ دی گئین تہی اسپر بہی کبہی نہ کبہی کوئی آفت ناگہانی ان جہازون پر پڑہی جاتی تہی۔ ہزارون ہی آدمی ان جہازون کو سخت
اور پیچیدہ راستون سے اور سیغند بیرون سے جو سطح آب پر بہی ہوئی تہی کہینچ کر لیجانے کے لئے متعین تہے اور ایک ایک جماعت
ان کہینچنے والون کی مختلف مقامات پر کہڑی تہی اور ہر ایک غول متفق ہوکر بشور و غل زور لگاتا تہا کہ جہاز کے رخ کو اسطرف یا اوسطرف
کہینچ لائین اور محفوظ سمت اور آگے چلنے کی راہ پر کردین ان جماعتون مین سے بعض لگ تو دریا کے کنارہ پر کہڑے تہے اور بعض
بیچ دریا مین پتہر کے ٹکڑون پہ پل کر یا پیر کر آتے جاتے تہے انگریزون کے لیے یا ان لوگون کے واسطے جو دریا کے عرض مین عبور کرتے تہے
یہہ بندوبست ہوا تہا کہ ایک بہت بڑا رسا اسپار سے اوسپار تک دونو کنارون پر باندہ دیا گیا تہا اور اوسمین ایک گہومنے
والی چرخی یا چرخی ڈال کر کشتی باندہ دیگئی تہی کہ وہ کشتی سرک کر اسپار سے اوسپار چلی جاتی تہی۔ جہاز رانون نے اور
سپاہیون نے بہ امداد ایک ہزار اور پانچسو ڈنگولے اور اٹہہ سو فیلہ اسنہ کے لوگون نے کہ باوجودیکہ یہہ بہت ہی دقت
طلب امر تہا مگر خوب کام کیا۔ غیضہ نامی دودخانی جہاز باب الامباک کے آب شار سے جو مقام سراس سے باہر ہے بخیریت
گذر گیا لیکن تنگور مین ہوتیکہ جہان راستہ سخت دشوار گذار ہے ٹکرا کر ٹوٹا اور ڈوب گیا صرف مستول اور لوہے کا نل جس
سے دہوان نکلتا ہے پانی سے اوپر دکہائی دیتا تہا۔ بعدہ معلوم ہوا کہ نصف الخیر نامی جہاز کا بہی یہی انجام ہوگا مگر سخت
کوششون سے اور تعجب خیز ہوشیاری سے جسکا اسوقت اظہار ہوا دسمنہ کے دہارے سے بخیریت گذر گیا۔ اسیطرح
سخت تکلیفون کے بعد اسے پہلے دو مہانون سے کہینچ کر بخیریت لے گئے لیکن علاوہ اسکے تین مہانے اور باقی تہے جنمین سے
راہ تو نہایت دشوار گذار اور تنگ تہی چنانچہ جہاز مذکور ان مہانون سے اچہی طرح گذر کر رہا تہا کہ دفعتہً ایک پتہر کے ٹکڑے
سے ٹکرایا اور دو رسے جس سے بندہا ہوا تہا ٹوٹ گئے جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ بحیم کے کنارہ کی طرف بہہ گیا مگر پاش پاش ہوجانے سے
بال بال بچا۔ ایک کشتی جو باندہنے کے لئے رسی لا رہے تہے ٹکرا کر ڈوب گئے اور صرف سوار کشتی کے بمشکل تمام بچے
الغرض تہوڑی دیر بعد جسوقت کہ جہاز دوبارہ حرکت مین آیا تو پہر ایک ٹکڑے سے ٹکرا کر ایسا لوٹا کہ انجن اپنی حرکت سے بیکار
ہوگیا پہر رسے کا سرا ابہی اوسوقت ٹوٹ گیا اور جہاز بحیم کے کنارہ کیطرف بہہ چلا مگر ایک چہوٹا رسا ابہی تک بندہا ہوا تہا۔
جو رسے کہ ٹوٹ گئے وہ ساڑہے چہ انچ موٹی گہانس کے تہے اور ساڑہے پانچ انچہ ہٹوسیئے کے رسون کی نسبت یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ کسی قدر بوجہ اونپر ڈالا جائیگا برداشت کرلین گے الغرض اب یہی صورت بچاو کی باقی رہ گئی تہی کہ جس
طرح ہوسکے جہاز کی محافظت ہو اور رسی کی مرمت کیجاے۔ چنانچہ بعد مرمت پہر ایک سخت کوشش ہوئی اور
چہ ہزار آدمی سات گہنٹہ تک برابر لگے رہے یہان تک کہ نصف الخیر بہا رفتیل نقصان کے ساتہ تمام مو ہالون سے
کہینچ کر نکل گیا۔ اسیوقت ایک دوسرا جہاز دودخانی بانٹ کیبری نامی جسمین پیچ کے ذریعہ سے دو کشتیان (جسکی تصویر
اس صفحہ بالعدمین بنی ہے) لگی ہوئی تہین مغربی نہر سے گذر کر اور اسطرح آبشار کی پوری قوت سے بچکر سمنہ مین پہونچا تہا
اور اسیطرح سات کشتیان دودخانی جو انگلنڈ سے آئین تہین کہینچ کر اور ریلوے سے دریا مین بہسلا کر باوجودیکہ وہ ڈہال
بہت زیادہ تہا اور افسرون کے پاس مناسب مدد اس کام کے لئے نہ تہی اوتاری گئین اور مقام سراس مین پانی

برجوڑکر درست کی گئین منجملہ اون کشتیون سے جو اس کام مین بکار آمد ہونے کے لئے انگلنڈ سے آئی تہین ایک اس قسم کا بیڑا تہا جسمین دو کشتیان جوڑی ہوئی تہین اور مسٹر ای اس کوپ مین اسکے موجد تہے - چنانچہ قطع نظر سبکے اور مضبوطی کے اسمین بہت جگہہ چیزون کے رکہنے کی تہی - اور صورت اسکی یہ تہی کہ دو ملکی کشتیان ۲۵ فٹ لانبی الم لکڑی کے تختون سے (جو امریکا مین ہوتی ہے) بنی ہوئی اور اندر اور باہر ٹاٹ سے مضبوط چہائی ہوئی تہی - ان کشتیون کا ٹوٹ جانا غیر ممکن تہا البتہ اگر کسی سبب ناگہانی سے کسی خاص حصہ کو اس بیڑے کے نقصان پہونچے تاہم مقابل معمولی کشتیون کے بہت ہی کم خطرہ اسکے ڈوبنے کا تہا - ان کشتیون مین کوٹہریان بہی بنی ہوئی تہین اور دو پال اور تین ڈانڈا اور بارہ چوڑے تختون کی مدد بہی لگی تہی اور ہر کشتی مین اس سرے سے اوس سرے تک چہپر چہایا ہوا تہا کشتی کے سطحہ پر بارہ آدمیون کے لئے باسایش تمام جگہہ تہی اور کوٹہری مین ۵۶ من اس سے اسباب رکہا جاتا تہا - یارہ کمپنی واقع لوپ لار کا بنایا ہوا لوٹس نامی جہاز جسکی پشت پر پہیئے تہے نسات سونکڑون مین جدا جدا کرکے اور بحرون پرلادکر سمنہ بہیجا گیا اور وہان پہونچکر اوسکے ٹکڑے ایک جگہ جوڑکر پانی مین چہوڑ گیا یہہ جہاز اسی فٹ طول اور ۱۸ فٹ عرض اور ۱۶ ۔ ۔ ۔ مین تہا - اور چار سے پانچسو تک آدمی مع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سکتی تہی - جسوقت یہہ جہاز مقام سمنہ مین مرتب ہوا بحری افسرون نے بیان کیا کہ ہملوگ امبیگول کے دہارے پر اسے نہین لیجا سکتے چنانچہ اس کام کی ذمہ داری اون لوگون سے اوٹہالی گئی اور لفٹنٹ کرنیل وٹن کے سپرد کی گئی باوجودیکہ کرنیل مذکور خشکی کے افسر تہے لیکن آخر شش اس جہاز کو بحفاظت تمام اس دہارے سے لیکر گذرے بعد اسکے اس جہاز نے اسباب و سامان کے لیجانے مین اور

آخری اور کامیاب ارادہ جہاز کے دوسرے آبشار کے دوسرے دروازے سے لیجانیکا
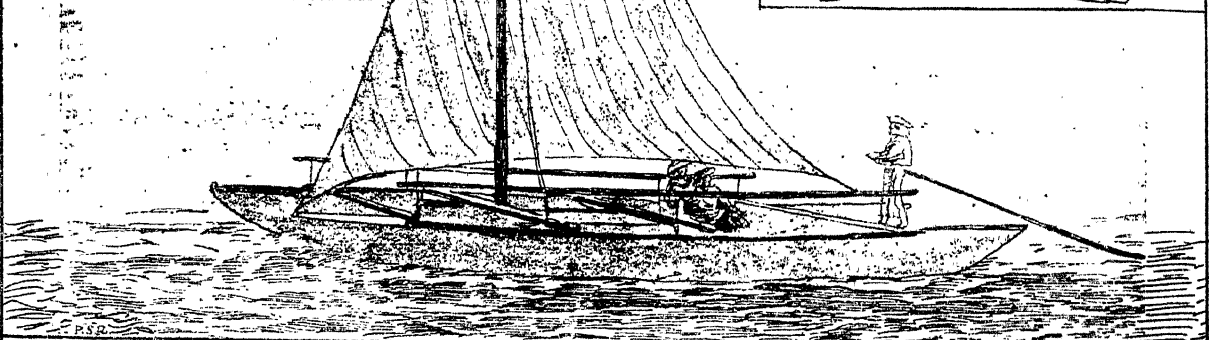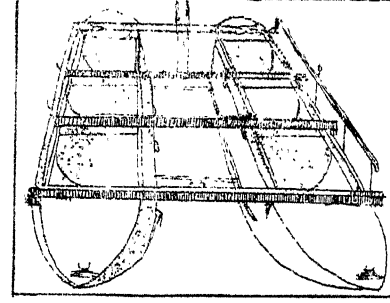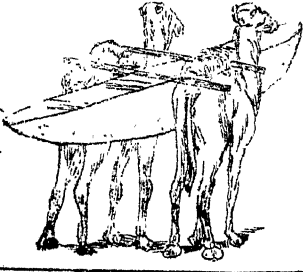
دریاے نیل کی آمدورفت مین بہت عمدہ کام دیا اور بوجہ اسکے گو بہیندا اس جہاز کا چھوٹا تہا ایسے مقامون مین سے جاتا جہان پانی کم ہوتا تہا۔ اب کوئی وقت
سامان جنگ کی روانگی مین جو وادی حلفا پر فراہم ہوئی ہے ڈنگولا تک کہ وہ دوسرا مرکز برٹش گورمنٹ کے مہم سکے مقام قیام اور
بیشتر روانگی کا قرار پایا تہا نہین۔ وادی حلفا اور مصر کے کنون تک اوس درمیان مین بذریعہ ریل کے آدمی اور سامان جنگ وغیرہ

جاتا تھا۔ اور چاہ ہائے مُہرات سے امبیگول تک اونٹون پر اور امبیگول اور تنگور کے درمیان مین اور وہان سے کارکا متو تک بذریعہ ویلر کی کشتیون کے اور کارکا متو سے خیبر تک اور وہان سے پانک اور ابو فاطمہ سے کورتی تک سوڈانی کشتیون پر اور ویلر کی کشتیون پر جاتے تھے ایک انگریزی افسر کے متعلق نگرانی متعدد ویلر کی کشتیون کی تھی اور ہمراہ اوس ڈنگلو لوی یا کُردی یا مصری سپاہی ہر کشتی پر رہتے تھے اور یہ افسر اونکے ساتھ اپنی باری کے مطابق دریائے نیل مین آتا جاتا تھا۔ اور خاص خدمت اس افسر کی یہہ تھی کہ وہ نگرانی اس امر کی کرے کہ لوگ سستی نہ کرنے پاوین اور کام مین توقف اور حرج نکرین۔ روانگی کے مقامات یہ (یعنی تنگور دو میل اور ساکا متو چار میل اور خیبر قریب میل اور ہنک چار میل) یہہ اسباب اور سامان کشتی سے اوتارے جاتے تھے اور اونٹون پر لادکر روانہ کئے جاتے تھے۔ اور اسلیئے مقامی افسر نگار ان کشتیون کو نہایت سرگرمی کے ساتھ فراہم کرتا اور جو سرکاری سپاہی اوسپر جاتا اوسے اوس مدت کے لئے جو سفر مین گذرے ایک تعداد زر نقد کی بلا لحاظ حساب رسدی کے دیتا تھا۔

باب چہاردھم

مشتمل بہ واقعات ذیل

انگریزی فوج شتر سوارون کی تیار ہونا۔ اسطرح فوج کی ترتیب مین نپولین اول کی تقلید۔ لباس اور اسلحہ جنگ اس فوج کے مختلف اشیا جو اونٹون پر ساتھ رکھے جاتے تھے۔ انگریزی فوج کا پہلے پہل اونٹ پر سوار ہونا۔ تکلیفات اس سواری کے۔ لارڈ ولسلی کا ڈنگولا جانا۔ گارڈن اور مہدی کے حالات۔ کونسل ھنسل کا فوجی لباس خارطوم سے اوسکے خط کا آنا۔ یورپین قیدیون کے حالات جو مہدی کی قید مین تھے۔ گارڈن کی شکست۔ مہدی کا خود محاصرہ۔ خارطوم مین شریک ہونا۔ باغیون مین وبا کا پھیلنا۔ لارڈ ولسلی کا ڈنگولا پہونچنا۔ سردار ڈنگولا سے ملاقات کرنا۔ اور اوسی خطاب سینٹ مچل اور سینٹ جارج کا دینا۔ شتر سوارون کی فوج کے ساتھ روانہ ہونا۔ برٹش فوج کو آگے بڑھنے کا شوق

شروع اکتوبر مین لارڈ ولسلی نے وادی حلفا مین پہونچکر حکم دیا کہ افواج ذیل دریائے نیل کے کنارہ پر روانگی کو تیار رہین۔ یعنی گارڈن کی ہایلنڈرس کی فوج اور اسکاٹش کی رجمنٹ اور نمبر ۱۹ حضارس کا رسالہ اور شتر سوارونکی فوج جو اسوان مین متعین تھے۔ شتر سوارون کی فوج جو سابقاً گارڈن کی ہدایات اور تجویز کے مطابق ترتیب دیگئی ہین اسمین مجموعاً گیارہ سو سپاہی تھے اور اوسمین ایک دستہ شاہی رسالہ کا اور دو ہزار سوار رجمنٹ کا اور پیدل گارڈ کا شامل تھا۔ اور ہر ایک حصہ اس فوج کا ڈویزن یعنے دستون مین اسطرح منقسم تھا یعنی ایک بڑا رسالہ دوسرا ہلکا رسالہ سوار اور گارڈ کا مع چوتھی رجمنٹ پیدل کی جو سوار کر دیئے گئے تھے الغرض اسطرح فوج کی ترتیب کوئی جدید نہ تھی۔ بلکہ نپولین اول کی تقلید تھی جس نے مصر مین بروقت قیام اپنے اسیطرح فوج مرتب کی تھی۔ اور سپاہیون کو اونٹون پر سوار کردیا تھا چنانچہ نپولین کی اس فوج سے کسیقدر لوگون نے مئی ۱۸۰۱ء مین جنرل سر جان ہچنسن کے بریگیڈ کی اطاعت قبول کرلی تھی۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ ان فرانسیسی شتر سوارون کی فوج لونٹے میل ایک دن مین بغیر آب ودانہ کے ریگستان کی راہ طے کرتے تھے اور جب لڑائی ہوتی تو اونٹ بٹھلاکر سوار نیچے اوترتے اور اونکی اوٹ سے گولیان لگاتے تھے۔ کسیقدر فوج جسے لارڈ ولسلی نے اسی غرض کے لیئے ترتیب دی تھی ۷۔ اکتوبر کو اسکندریہ مین پہونچی اور وہان پہونچتے ہی اپنی معمولی وردیان اوتارکر سرخ فلالین کی کرتیان

اور گھٹنے تک کے بڑی جس یعنی تپلون اور سرخ کپڑے کے موزے اور سفید پر لگے ہوئی ٹوپیان اور پگڑیان ہین لین ان سپاہیون کو آلات حربی بھی کسیقدر روزنی دیے گئے تھے یعنی داہنے کندہے پر انکے ایک تہ کیا ہوا اٹہا کوٹ اور بائین شانہ پر کارتوس کے لئے ایک چرمی کارتوس دان ۔ ایک خرجی کہانا رکہنے کے لئے اور پانی کی ایک بوتل اور گولی باروت رکہنے کا ایک چرمی تہیلا اور پچاس چوٹ کی باروت اور ایک تہیلا رایفل کے لئے جسمین بندوق کا کندہ بحفاظت رہے دیگئی اور ہتھیارون مین بجائے معمولی کا بین کے جو سوارون کے پاس رہتی ہے مارٹینی ہنری رایفل مع سنگین کے دیگئی تہی اور یہہ بھی تجویز ہوئی تہی کہ ہر اونٹ پر علاوہ سوار اور الات اور سامان جنگ کے ایک مختصر سا شامیانہ اور تین دن کی خوراک راکب اور مرکب کے لئے اور پانی بہی رہا کرے ۔ الغرض بمجرد اسکے کہ یہہ لوگ یہان

شتر سوار انگریزی فوج مرتبہ ۱۸۸۴ء

شتر سوارون مین سے ایک شتر سوار گارد کا

پہونچے اونٹ کی سواری بسرگرمی تمام سیکہائی جاتی تہی اسلئے کہ یہ کام ان سپاہیون کے لئے سہل نہ تہا ۔ کرنیل کول برن بیان کرتے ہین کہ اونٹ کی سواری مین بہت تکلیف ہوتی ہے ۔ جب یہہ جانور کہڑا رہتا ہے تو راکب کی عجب شان وعظمت نظر آتی ہے ۔ اگر سوار ہوشیار نہ ہو تو کسی عضو کے ٹوٹ جانے یا بری طرح گر پڑنیکا خوف رہتا ہے جسوقت اس جانور کو کہ بظاہر حلیم صورت ہے یہہ معلوم ہوا کہ مجہے کسینے چہوا فوراً ہی اوٹھہ کہڑا ہوتا ہے اور سوار بیچارہ نیچے آپڑتا ہے لہذا عمدہ طریقہ سواری کا جسکا لوگ ہمیشہ برتاؤ کرتے ہین یہہ ہے کہ سوار کو چاہئیے کہ سوار ہوتے وقت اپنا پاون اونٹ کے اگلے بائین پیر پر جمائے بعد اسکے جب اونٹ اپنے اگلے پاون سے کہڑا ہوگا تو سوار پیچہے کی طرف جم جائیگا ۔ اور قبل اسکے کہ سوار اپنا دہنا

ڈنگولا کی راہ میں

درست کرے آگے کو جھک جائیگا اور اونٹ کے کوہان سے پیٹ مین سخت دہکا لگے گا اسلئے کہ اسکی پچھلی ٹانگین اونچی ہوتی ہین اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت وہ جانور اپنے اگلے پاؤن سے کھڑا ہونیکو نیچے کا جسم بلند کرتا ہے اور اپنے پاؤن کے بہل کھڑا ہوجاتا ہے تو سوار پیچھے سرک آتا ہے اسلئے پیٹ مین سخت دہکا پہونچتا ہے اور اونٹ سے نیچے اوترتے وقت یہہ تکالیف مختلف طرح سے خود بخود واقع ہوتی ہے جسوقت کوئی بارہ ولایت افسر جو آگے بڑہ کر شتر سوار ہوگا صاف وستہری وردی پہنے ہوئے اور فوج کی ضروری چیزین خوشنما اور چھوٹے چھوٹے زیور اوسکے دو جانب لٹکتے ہوئے مثل پڑے کے درخت کے بیچ کر اونٹ پر سوار ہوتا ہے اوسوقت کل فوج اوسکی سواری کے تماشے کو نکل پڑتی ہے - ایک خاص کارپرداز تحریر کرتا ہے کہ دو مصری سپاہی اونٹ کے گھٹنون پر کھڑے رہتے ہین اور تین شخص راکب کے پہلو مین ہوتے ہین جو اوسکے بازو اور پاؤن کو پکڑے رہتے ہین کہ جسوقت وہ جانور کھڑا ہو تو سوار گر نہ پڑے اور جب اونٹ کو بہت سا ہلا سا دیتے اور شور کرتے ہین تو وہ کھڑے ہونے پر مجبور ہوتا ہے اور سوار اسوقت تک زین پر جما رہتا ہے - لیکن اسکے لوگ اوس جانور کو اوسکی مرضی پر چھوڑ دیتے ہین اور اپنے طور پر چلتا ہے اور جس بستی یا مہار مین نیند ہار ہتا ہے اوسے توڑ کر بیہوش بلکہ قریب بہ غش راکب کو زمین پر گرا دیتا ہے - بعض وقت چالاک آدمی اوسے درست کرلیتا ہے - اکثر فوج جب روانہ ہوتی ہے تو اونٹ پر بوجہ اور اسباب لادا جاتا ہے اور سردار اور سپاہی سبکے سب پیادہ پا چلتے ہین - فی الحقیقت یہ سہل امر نہین ہے کہ دنیا کے تمام لوگ اونٹ کی سواری کو پسند کرین اسلئے کہ اس ریگستانی کوہاندار مرکب کی سواری مین کوئی عمدگی نہین پائی جاتی وہی شخص جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بیان کرتا ہے کہ مین نے خود اونٹ پر سوار ہوکر ایک ہزار میل راہ طے کی ہے اور ہر قسم کے زین اور ہر طرح اور وضع کی سواری کو مین نے آزمایا ہے مگر ابھی تک نہ تو اسکی چال پسند آئی اور نہ وہ جانور پسند پڑا - اور وہی شخص بیان کرتا ہے کہ مین نے ایسا کوئی بھی آدمی نہین پایا جو اپنے خراب سے خراب گھوڑے کو عمدہ سے عمدہ اونٹ کے ساتھ تبادلہ کرنیکو راضی ہو سچ تو یہہ ہے کہ اونٹ کی سواری سیکھنا ایک ایسا کام ہے کہ چند مدت گذرنے کے بعد بھی اوسکا ربط حاصل نہین ہوتا - بلکہ خاص اوس ملک کے باشندے بھی اسمین کمال نہین حاصل کرتے اور نہ اس سواری مین اونکو آرام ملتا ہے اور جب کوئی ناواقف اور معمولی شخص اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک پڑے جو سے پر سوار ہے اور غلط راہ مین چلا جاتا ہے - الحاصل باوجود دیگر لوگون نے اس سواری کی بدولت سخت ایذائین اوٹھائی ہین اور یہہ کام اونکو بہت دشوار معلوم ہوتا تھا مگر ان لوگون کو حکم دیا گیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو وادیے حلفا کی طرف روانہ ہون اور وہان سے ڈنگولا جائین غرضکہ فوج روانہ ہوئی راستہ مین کئی جگہہ توقف کرنا پڑا اور راہ بھی بھول گئے اس لئے کہ وہ بیچارے جانور جو اپنے وطن کے ریگستان مین بہ آرام تمام چلنے کے عادی تھے چٹان اور پتھرون مین پھنس کر ایسا گھبرا گئے کہ بمشکل تمام آگے بڑہتے تھے - سب نشیب مقام پر

گر کر پھر اونٹ پر سوار ہونا

ڈنگولا سے اونٹوں کا اترنا

لارڈ ولسیلی کا شتر سوار فوج کو صحرا مین ملاحظہ کرنا

رکھتا تھا۔ پوشاک مین اوسکی ایک بہت بڑی سرخ قبا لامی چوڑی اور ایک لمبا کرتا سر چارلس گرانڈیش کا اور نیلی عبا
شامل تھی۔ لفٹنٹ کولیرن لکھتے ہین کہ اس اخیر مہدی کا تماشاگاہ مین مہدی ایک عمدہ سوانگ معلوم ہوتا تھا یا کسی ناچ گھر
مین تماشا کرنے والون کی جماعت کا سردار نظر آتا تھا ماہ ستمبر مین ہر هنسل نے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع حالات کرتے وقت یہہ
بیان کیا تھا کہ شروع ماہ مین مہدی مقام شط کو چھوڑ کر سے چار گھنٹے کی راہ اور خارطوم سے سو میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف
واقع ہے گیا ہے مہدی کی جلو مین تمام عیسائی قیدی جنمین تیرہ یورپین اور بارہ یونانی اور گیارہ لیوانٹاین کے باشندے
تھے لباس درویشی مین فوجی خدمات پر مامور ہین۔ واضح ہوتا ہے کہ ۹ ستمبر کو نبی کاذب کے دو نائب قلعہ خارطوم کے دروازہ پہ
آئے اور اندر داخل ہونیکی اجازت چاہی اور یہہ بیان کیا کہ ہم لوگ مہدی کی طرف سے چند خطوط گارڈن پاشا کے نام اور شن
کی بہنون کی طرف سے ہر هنسل کے نام لائے ہین مگر جب اون لوگون کو شہر مین داخل ہونیکی اجازت نہ ملی تو وہ خطوط سپاہیون
کو پہرے پر تھے دیدیے اور خود دشمنون کی فوج مین جو وہان سے قریب ہی تھے چلے گئے ۱۴ ستمبر کو جنرل گارڈن کے سپاہیون
سے ایک دوسری جنگ سنار کی طرف ہوئی لیکن بڑے نقصان کے ساتھہ گارڈن کے آدمیون نے شکست کھائی اور کئی مرتبہ
باغیون نے گارڈن کی فوج کا مورچہ توڑ ڈالا بعد اسکے پندرہ روز تک خارطوم کا کچھہ حال نہ معلوم ہوا کہ شہر کے اندر یا اوسکے گرد کیا
واقعات واقع ہوے اوسیوقت یہہ خبر مشہور ہوئی کہ انگریزون کی ایک کمکی فوج ڈنگولا سے اسطرف آتی ہے مگر وہان اسقدر
جھوٹی خبرین اس قسم کی مشہور ہو رہی تھین کہ اس خبر کا کسیکو یقین نہوا۔ ۲۹ ستمبر کو ہر هنسل کی ایک تحریر پُر امید مضمون
ذیل آئی

مضمون خط

آج اتوار کا کیسا مسرت بخش دن ہے قلعہ سے توپون کی آواز سنکر جو خبر دیتے ہین کہ انگریزی فوج ہماری مدد کے لئے
آرہی ہے باشندگان شہر کے قلوب کسقدر مسرور ہو رہے ہین جنرل گارڈن کے پاس ایک تحریر لارڈ ولسلی کی نوشتہ
۳۰ اگست دو خاص ہرکارے لیکر آئے ہین اس خط مین تحریر ہے کہ نو رجمنٹ گورے اور ہندوستانیونکی مع پانچ جرنیلون
کے بربر اور خارطوم کو روانہ ہوئی ہین علاوہ انکے بیس مسلح جہاز جنپر توپین چڑھی ہوئی ہین بھیجی گئی ہین ابھی تک شعاع امید ہم لوگون
کے مخلصی کی چمکتی ہے۔ خدا انگلستان کو برقرار رکھے ہزارون آدمیون کی جانین بچ جائینگی گو اسباب اور مویشیان انکے ضائع
ہونگے۔ یہہ امید ہے کہ بعد پہونچنے افواج انگریزی کے ہم لوگ خارطوم چھوڑ دینگے لیکن یہہ امر ابھی تک تحقیق نہین ہے
کہ انگریز اس ملک پر قبضہ مستقل کرینگے یا صرف ہم لوگون کی مخلصی کرنے کے بعد لوٹ جائینگے اور ملک کو اوسکے قسمت پر
چھوڑ جائینگے

اس خط مین مکرر کرکے ہر هنسل نے یہہ بھی تحریر کیا تھا کہ یہان قحط عظیم کا سامان نظر آتا ہے انگریزی فوج کی آمد نے ان متعصب
وحشیون کا خوف تو ہم لوگون کے دلون سے نکالدیا ہے لیکن بھوکھہ کی وجہ سے بہت جلد ہم لوگون کو ملک چھوڑ دینا پڑیگا اور
اور اوسمین انسان کو اپنی زندگی بسر کرنی غیر ممکن ہو جائیگی۔ ہم لوگون کی یہہ دعائین خداوند عالم سے بیکار نہین ہین کہ خداوند عالم
ہم لوگون کو جنگ اور موت اور قحط سے بچاوے۔ سوڈانی ہرکارے جو ڈنگولا مین آئے تھے وہ اس خبر کو بیان کرتے ہین
کہ چند روز اکتوبر کے مہینہ کے گذرے ہونگے کہ مہدی بذات خاص خارطوم کے سامنے آیا اور وہان سے ایک فوج

کثیر کے ساتھہ مقام عمدرمان مین آکر جنرل گارڈن کو طلب کیا اور کہلا بھیجا کہ جنرل مرتی اطاعت قبول کرلے مگر شہر محصور کے تند مزاج گورنر یعنے گارڈن نے یہہ جواب دیا کہ ابھی تو اور بارہ برس تک مین یہان سے نہ ہونگا یہہ سنکر مہدی بغیر جنگ کے الناک کی طرف چلا گیا مگر پھر ایکدن خارطوم کے جنوب مین نمودار ہوکر یہہ مشہور کیا کہ مین ابھی اور دو مہینہ تک ورنہ لڑونگا قاعدہ کو کہتا ہے کہ اسوجہ سے مہدی کے بہت سے ساتھیون نے اوسکا ساتھہ چھوڑ دیا بعد اسکے ایک دوسرے مخبر یعنی العبید کے ایک تاجر نے بیان کیا کہ اس درمیان مین مہدی نے ایک عبادت خانہ تیار کرکے اوسمین مصروف بعبادت ہوا اور وہان اپنے خاص خاص ساتھیون کو اندر بلا کر کچھہ وعظ و پند کرتا اور قسم قسم کی اپنی جھوٹی کرامتین دکہاتا تھا یعنی اپنے حکم سے قہوہ کی کشتی کو متحرک کردیتا یا اپنے نیزہ کو زمین پر مار کر اوس سے آگ پیدا کردیتا تھا - ہر منس کی ایک دوسری تحریر مکتوبہ ۲۵ - اکتوبر سے واضح ہوا کہ مہدی کا شہر سے قریب ہو جانا ایک عمدہ وسیلہ شہر والون کو آپس مین صلاح اور مشورہ کا ہو گیا اور بہم لوگون کی فریب دہی کے لئے مشورہ ہونے لگے - ہر منس نے تحریر مذکورہ ذیل مین صراحتاً جو کچھہ اوسکو درپیش مخاطبان شہر پر مصیبت آنیوالی تہی اوسے درج کیا ہے -

مضمون خط

بہت روز سے اس رات کی کیفیت کہل چکی ہے کہ مہدی کے سردارون سے اور شہر والون سے خفیہ صلاح اور شورے ہورہے ہین - حضرتین شہر یعنی شیخ الاسلام اور قاضی اور مفتی اور سید حاکم اور عونی پاشا کا سکرٹری جو بذریعہ جہاز دطلنی کے شہر مین رہتا ہے - اور اور لوگ اس کارروائی مین شریک صلاح مشورہ ہین ور اس گروہ کے دوسرا - یعنی حسین پاشا ابراہیم پاشا اور ... پاشا چند روز گذرے ہین کہ سب مر گئے - بقیہ لوگون کے مکان کے سامنے سنتریون کا پہرا رہتا ہے اور ... سنگین چڑہائے ہوئے قیام کئے ہوئے ہین پہرہ پر دو سپاہی ٹہلا کرتے ہین لیکن بوجہ اشتعال بغاوت کے مقام دم زدن نہین کوئی شخص اون لوگون کی سزا دہی مین مبادرت کر سکتا ہے - یہہ ظاہر پرست لوگ بظاہر نہایت ہی فروتنی گورنمنٹ مصر کے مقابل مین ظاہر کرتے ہین مگر خفیہ طور سے مخالف ہین اور گالیان دیتے ہین - الحاصل اس ملک مین گورنمنٹ کا مستقل طور سے قائم ہونا اوسوقت ممکن ہوگا جب سید محمد احمد اس دنیا سے باہر بہیجدیا جاے - صرف مہدی کے نام سے سوڈانیون کے قلوب اوسکی طرف کہنچتی ہین اور جب تک وہ زندہ ہے یہہ لوگ اوسکے وابستہ رہین گے اور بعد وفات اسکی مشرقی سوڈان بے ترتیبی اور بدنظمی کی حالت مین برباد ہوجائیگا کسی شائستہ گورنمنٹ سے دست اندازی نہین کی شہر چہار طرف دشمنون سے گہرا ہوا ہے - اور بظاہر اونکا یہہ قصد معلوم ہوتا ہے کہ قبل پہونچنے انگریزی فوج کے شہر پر قبضہ کرلین - اگر وہ لوگ سخت حملہ کرونگے تو غالب ہے کہ کامیاب ہی ہوجائین اسلئے کہ فوج ہماری بوجہ نقصانات کے کم ہوتی جاتی ہے اور پانچ جہاز جنگی ہمارے یہان موجود نہین ہین بربر کو گئے ہین - اگر انگریزی فوج بہ تعجیل تمام نہ آئیگی تو شہر وقت ہاتھہ سے جاتا رہیگا اور کوئی فائدہ نہوگا -

سفیر اسٹریا نے اوسی خط مین مکرر کرکے مضمون ذیل تحریر کیا ہے -

فوجی قیدی اور خاص کر مصری قیدی ایک ایک کرکے یا غول کے غول مہدی کی فوج سے فرار کر رہے ہین ور بعض فراری اپنے وردے پہنے ہوئے بہاگ گئے ہین اور باغیون کی بُری حالت ہورہی ہے سپاہی اونکے نہ تو تنخواہ

باقی نہ اونہین رسد ملتی ہے ۔ صرف گوشت پر بسر کرتے ہین فوج مین اونکے پچیس کا عارضہ بہیں رہا ہے اور کوئی
طبیب بہی نہین ہے مہدی کے ہمراہیون مین زیادہ تر مرد اور عورتین اور لڑکے اور غلام ہین ۔ لڑنے والون کی تعداد
سات آٹہہ ہزار سے زیادہ نہوگی ۔ ان لوگون کو غیر ملک والون سے اسقدر نفرت ہو رہی ہے کہ اپنے ملک اور رسم وطن
کی بربادی کا کچھہ انہین لحاظ اور خیال باقی نہین ۔ جملہ باشندے سوڈان کے اکل و شرب اور لباس و پوشاک اور
مذہب مین غرض کہ جملہ امورات مین قدیم احادیث اور روایات اور رسم و رواج کے پابند ہین ۔ جدید لوگ دوسرے ملک
کے یہان کوئی مکان نہین رکہتے ۔ مہدی نے مصلح قوم یعنی ریفارمر ہوکر اپنے قواعد اور احکام ایک کتاب مین مثل قرآن
یا صحیفہ کے منضبط کئے ہین ۔ اور یہ لوگ اس ملک مین پروٹسٹنٹ مذہب کے ہین ۔ جس زمانہ مین خارطوم اور اوسکے اطراف
کی یہہ حالت ہو رہی تہی ۔ برٹش فوج کے کمانڈر انچیف یعنی لارڈ ولسلی نے یہہ امر قرین مصلحت تصور کیا کہ کسیطرح خارطوم
کے قریب پہونچ جاوے چنانچہ ۳ ۔ نومبر کو نصف النہار جہاز بمقام ڈنگولا مین پہونچا ۔ وہان سر ہربرٹ اسٹوارٹ اور مدیر
ڈنگولا نے معہ اپنے مصاحبین کے لارڈ موصوف کا استقبال کیا ۔ اسّی سپاہی شاہی سا سکس رجمنٹ کے بلوار گارڈ
آف آنر (یعنی جلودار سوار) کے پیشوائی کے وقت حاضر تہے ۔ اور دار الامارت مدیرہ کے قریب سوڈانی فوج جو لارڈ
ولسلی کی خبر آمد سنکر سرگرمی کے ساتھہ قواعد مشق کر رہی تہی صف بستہ ہوئی ۔ بعد اسکے کہ خابین مدیر اور لارڈ مین سے
رد و بدل خیر باد و خیر مقدم کی ہوا کمانڈر چیف اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوے ۔ اور دوسرے روز بعد غروب آفتاب
لارڈ ولسلی مع اپنے مصاحبین اور چند سوارون کے جو جلو مین تہے دار الامارت مدیریہ مین آگئے ۔ صحن مدیریہ مین سوڈانی
فوج صف بستہ تہی اور پشت پر اونکے ایک جماعت ممیزین ڈنگولوی عربون کی مجتمع تہی اور خود مدیر اخلاقاً مدیریہ کے برآمدہ
مین بانتظار لارڈ ولسلی کہڑے تہے اور اپنے مرتبہ سے بالاتر اس امر کی مدیر کو امید تہی بلکہ یقین تہا اور جسکی خوشبو پہلے
سے مہک چکی تہی کہ لارڈ ولسلی اونہین ایک اعلی درجہ کا خطاب عطا کرینگے جب لارڈ ولسلی مدیریہ مین پہونچے بو بعد
صاحب سلامت باخود ہاکے مدیر نے امام جمعہ سے استدعا کی کہ وہ لارڈ موصوف کے لئے دعا سلامتی کرین چنانچہ امام
نے دعا کی اور مجمع حاضرین نے بہت زور سے آمین کہا بعد ختم دعا کے کمانڈر انچیف برطانیہ قریب مدیر کے آئے اوسوقت یہہ
مدیر نہایت عجز و انکسار سے کہڑے ہوئے تہے اور تمغہ نائٹ کمانڈر آف آرڈر آف سنٹ میخل اور سینٹ جارج کا
عطا کیا اور اشتہار عطاے تمغہ اور خوشنودی جو ضرورتہً عربی زبان مین تہا امام جمعہ نے مجمع مین بلند آواز سے پڑہا ۔
بعد اسکے مدیر کے جواب کی باری آئی اور اوس نے شرمندہ طور سے اپنی رائے ظاہر کی کہ یہہ سرفرازی جو مجہے عطا ہوئی ہے
وہ میری عزت و توقیر سے کہین افزون ہے اور مین وعدہ کرتا ہون کہ تا حد امکان اپنے اس مہم برطانیہ کی مدد مین پہلو تہی
نکرونگا ۔ مدیر ڈنگولا کی اسقدر متواتر حالات بیان ہوے ہین اور جنگ سوڈان مین ایسے کار ہاے نمایان اوس سے ظہور
مین آئے ہین کہ اس اعتبار سے یہان کسیقدر تذکرہ اوسکے ذاتی حالات اور چال و چلن کا بیموقع نہوگا جنرل کولسٹن
امریکا کا لکہتا ہے کہ خلیفہ محمد حسین جسے مین قبل سے جانتا ہون قبایل عبابدہ اور بشارین کا شیخ اعظم ہے
اور بزرگانہ طور سے خود ممتاز ہوکر ستر ہزار عربون پر حکمران ہے اور قبل زمانہ رسول العبیدہ سے اوسکے مورثون میں
لوگ نسلاً بعد نسل شہریار ہوتے آئے ہین اب عمر مدیر کی قریب ساٹھہ کے پہونچی ہے چہہ فٹ کا قد اور معزز شان
اور شوکت کا آدمی ہے ۔ نہایت ہی خوشرو ہے اور رنگ مایل بہ نیرگی ہے آنکہین بڑی بڑی سیاہ ہین کسیقدر
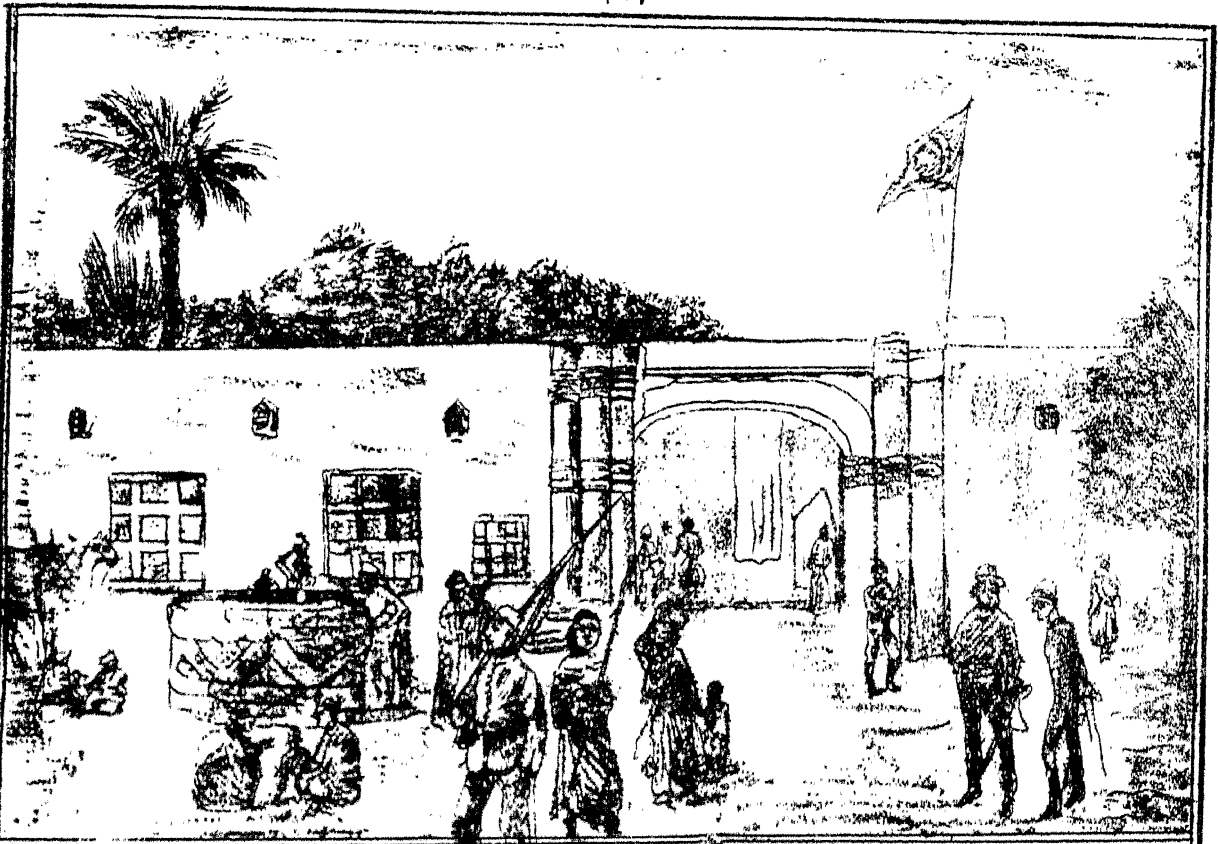
دارالعمارت ٹنگولا مین داخل ہونا

صحرا اور دراز بیتی ٹیلے ہین منہ اور نہایت ہی خوشنما وادی ہے اور سونا چاندی جواہرات، اور اونٹ اور گھوڑے اور لونڈی اور غلام اوسکے پاس بکثرت ہین اور اوسے نہایت ہی مالدار اور متمول سمجھا جاتا ہے۔ معمولی اوقات مین مشرقی ریگستانون کیطرف سے تجارت اور مسافرت کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ اور ایک کثیر التعداد رقم بطور خراج کے اوس ویرانے مین سے اوسی ملتی ہے جو آدمیون کو راہ نمائی بار برداری یا شتربانی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ ایک اس قسم کی مراعات تھی جسکے وہ لوگ گورنمنٹ سے بھی دعویدار ہوتے ہین جبکہ جب کوئی فوج گورنمنٹ کی اونکے ملک کی طرف سے ہوکر گذرتی تو بغیر اونکا اور اونکے اونٹون کا آجورہ دیے ہوے نہین جاتے تھے۔ حقیقۃً محمد حسین نے محمد ابراہیم کے یاد ہمارے دلون مین تازہ کردئے صرف ان دونون مین فرق تھا کہ محمد حسین ابراہیم سے زیادہ صاحب قوت اور اختیار صاحب تھے۔ الحاصل دوسرے روز صبح کو مدیر اور لارڈ ولیلی شاہی ساسکس رجمنٹ اور شتری رسالہ کے ایک دستہ جنگی قواعد کے ملاحظہ کو گئے جس سے اونٹون کی کیفیت استقلال مربع بنانے کے وقت مین اور اونکی حالت کا اندازہ ہوجائے۔ اس امتحانی بلکہ مصنوعی حیرت کا مقصود حسب ذیل تھا اور با عتبار اوس خیالات کے فوج مرتب ہوکر حملہ آور ہوئی۔ ایک دستہ فوج کا جسمین ایک سو بیس آدمی تھے ریگستان کی راہ سے چلے اس دستہ کے جاسوسون کو ایک ہزار دشمن کی سوار فوج سامنے سے نظر آئی چنانچہ دونون فوجون نے ایک دوسرے کو دیکھا

منظر ڈنگولا
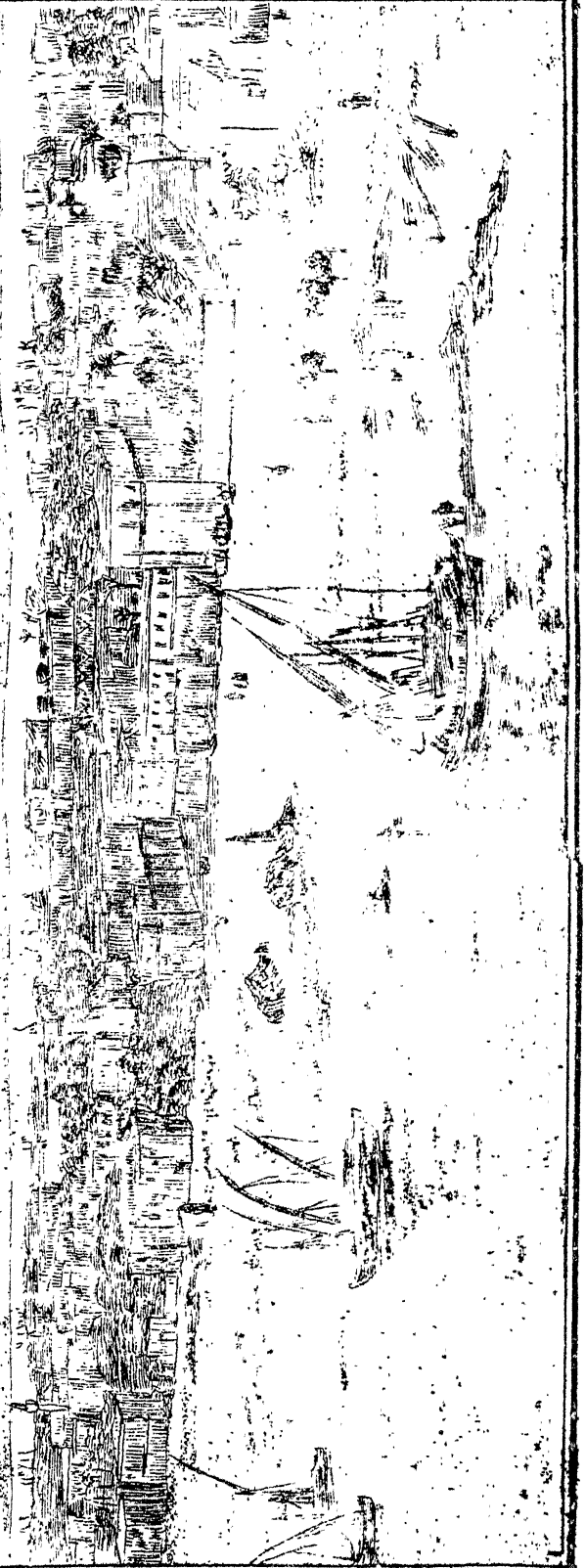
اور چاہا کہ بازو کی فوج کو پسپا کردین غرضکہ کچہہ تہوڑے عرصہ تک کشش اور کوشش لاحاصل کے بعد شتر سوارون کے افسرون کو یہہ معلوم کرکے پانی لینے کی ضرورت سے لوٹ جانا تو دشوار ہے اسلئے دشمن کی فوج کے روبرو اونکے جواب حملہ کے لئے کہڑا ہی رہنا چاہئے اید ہر دشمنون کو یہہ معلوم ہوا کہ ہمارے پاس سامان جنگ از قسم گولی اور باروت کے کچہہ نہین رہا لہذا یہ ارادہ کیا کہ اپنی کثیر فوج کے ذریعہ سے فائدہ اوٹہاوے۔ اور کسیطرح دشمنون پر حملہ آور ہوجے اسطرح شتری فوج نے جب تک ایک مربع دو قد آدم کہڑا بناکر اگلی صف کو گہٹنون کے بہل کہڑا کردیا اور اونٹون کو اندر کیطرف بٹہلادیا۔ حاصل کلام یہہ حملہ نہایت کامیابی کے ساتہہ روکا گیا۔ جنرل اسٹوارٹ اور ادرکرنیل ٹراڈن لیرکہ دو نو افسران فوجون کی کارروائیون کی جانچ اور انصافانہ رپورٹ کرنیکو مقرر کئے گئے تہے شتری فوج کی نسبت ان لوگون نے اپنا اطمینان ظاہر کیا اور بیان کیا کہ جب دشمنون نے حملہ کیا اوسوقت ان اونٹون نے کچہہ رمیدگی اور انتشار نہین ظاہر کیا بلکہ ساکت تہے چنانچہ یہہ حالت نفع ائندہ کے لئے موعود کرتی ہے اور جسقدر لوگ زیادہ اونٹ کی سواری کو ناپسند کرتے تہے اوسی حد تک اسوجہ سے پسند کیا کہ ان جانورون نے عجب طرح دشمنون کی آگ کے مقابل مین استقلال ظاہر کیا۔ غرضکہ جو فوجین ڈنگولا مین پہونچ چکی تہین اونہین دشمنون سے زورآزمائی اور مقابلہ کا جوش پیدا ہورہا تہا مگر انہی روانگی مین یہہ دقت تہی کہ بڑا حصہ فوج کا ابہی تک وہان نہین پہونچا تہا۔ باعتبار حالات موجودہ کے آگے بڑہنا نہایت مناسب ضروری تہا اسلئے کہ فتح خارطوم کی متواتر خبر پر کوئی یقین نہ تہا تاہم یہہ ضرور تہا کہ شہر ہرطرف سے محصور ہورہا ہے اور اگر تعویق کیجائے گی تو نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ بہر مدد کا جانا بیکار ہو جائیگا

باب پانزدہم

مشتمل بر واقعات ذیل

خارطوم پر سرکاری فوج کا بڑہنا۔ گارڈن کا اعلان مین کہ چالیس دن تک اور یہان قابض رہ سکتا ہون اور مین نے پانچ دخانی جہاز آگے بہیجے ہین کہ وہ سرکاری فوج سے ملاقات کرین باغیون کی فتوحات۔ اون مصری قیدیون کے حالات جو مہدی کی فوج مین تہے۔ رومن کیتہلک مذہب کی تارک الدنیا عورتون کا یونانی قیدیون سے منعقد ہونا۔ سلاطین بے کے ساتہہ عمدہ برتاؤ باوجودیکہ زنجیرون مین تہے۔ الیعہ مین مہدی کے دستور معظم کے حالات۔ لپٹن نے کے اطاعت قبول کرلینے کے حالات۔ لارڈ ولسیلی کا دادی حلفا کو واپس آنا۔ فوجون کو عام حکم کا دیا جانا۔ عمدہ راہ کی تلاش اور نکالنے مین ایک ہزار روپیہ انعام کا مقرر ہونا۔ ویلس کی کشتیون پر رسد کا آنا۔ دریائے نیل کے کنارے کنارے فوجی چہاونیان قایم ہونا۔ کشتی رانی کی دقتین۔ دریائے دور کشتیون کی۔ خامی اٹکنس کی کیفیت کشتی کہینے کی۔ سراس سے ڈنگولا تک سفر کا بیان۔ آبشار ہنناک کے حالات۔ لارڈ ولسیلی کا سامنے کی طرف واپس آنا۔ اور ڈنگولا سے روانہ ہوکر مقام کورتی مین پہونچنا۔ خارطوم کی خبرین۔ گارڈن کا مہدی سے چاہنا کہ دریا کو خشک

کردو۔ انسان اور کشتیون پر جو واقعات ناگہانی واقع ہوئے۔ ہرج و مرج ملاحون پر واقع ہونا۔ فالسٹاف کی مصیبت زدہ فوج کا بیان۔ مقام کورتی مین صدر مقام قایم ہونا۔ اونٹون کی قایم مزاجی کا امتحان۔ دسمبر مین بڑے دن کی کیفیت۔ لارڈ ولسلی کا بندوبست۔ جنرل ارل اور جنرل اسٹوارٹ کی ماتحتی مین دو فوجونکا مرتب ہونا۔ عاکدل کے کنوؤن کیطرف جنرل اسٹوارٹ کا روانہ ہونا۔ دشمنون کی رسد کو پکڑنا۔ ریگستان مین جنگ گزیڑ کا ہونا۔ کورتی مین جنرل اسٹوارٹ کا واپس آنا۔ اخبارات جو خارطوم سے آئے۔ گارڈن کی مخفی خبرون کا حال۔

وادی حلفا سے اپنی روانگی کے پیشتر لارڈ ولسلی نے حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو فوجین آگے کی طرف روانہ ہون ڈنگولا مین اسوقت صرف فوج کی اگلی گارد اور شاہی سا سکس نمبر ا کی پلٹن اور چند دستی ۱۹ نمبر رسالہ ہزارس کے اور ایک فوج شتر سوارون کی تھی بقیہ بہت بڑا حصہ کمکی فوج کا اب تک یا تو وادی حلفا مین تھا یا زیر تر دریاے نیل کے تھا غرض کہ علی العموم روانگی فوجون کی ۲ - نومبر کو جنوب کی طرف سے شروع ہوئی اور ستافرد سایر رجمنٹ جہاز پر سوار کراکے ڈنگولا روانہ کی گئی چند دستی سا سکس رجمنٹ اور ڈیوک آف کورن والیس رجمنٹ اور شاہی انجنیر اور شتر سوار گارڈ کے تہوڑی ہی دیر بعد بالنو دریا کی طرف سے یا سڑک سے روانہ ہوئی اور چونکہ چار سو سے زیادہ دو ولیس کشتیان دوسرے آبشار سے گذر چکی تھین لہذا رسد اور آدمیون کے ٹہیک وقت پر ڈنگولا مین پہونچنے کی امید کیجاتی تھی۔

۱۴ - نومبر کو کمانڈر انچیف کے پاس خارطوم سے یہہ خبر آئی کہ اب صرف چالیس دن تک اور شہر پر قبضہ قایم رہ سکتا ہے لہذا یہہ امر اشد ضروری خیال کیا گیا کہ کوشش بلیغ روانگی فوج مین کیجاے اسلئے کہ پھر بہت دشوار ہو جائیگا۔ جنرل گارڈن کے اس مراسلہ کو جسمین امر بالا التحریر تھا دس روز کا عرصہ راہ مین گذر چکا تھا لہذا اب صرف تیس روز اور باقی رہ گئے تھے جسمین لارڈ ولسلی وہان پہونچتے اور شہر کو حملہ آورون کے ہاتھہ سے بچاتے۔ جنرل گارڈن نے لارڈ ولسلی کو مراسلہ بالا مین یہہ تحریر کیا تھا کہ آپ فوج محصور کی مخلصی کو بہیجے گئے ہین اسلئے کہ مجہسے اسکام کا سرانجام نہو سکا۔ اور مین اس امر مین آپ سے متفق نہین ہون کہ یہہ مہم صرف میری ہی ذات سے علاقہ رکھتی ہے۔ ساتہی اسکے جنرل گارڈن نے یہہ بہی ایما کیا کہ انگریزی فوج کو خارطوم پر اس راہ سے بڑہنا چاہیے جو ابیکول سے مطمہ کو گئی ہے اور اسمقام پر پانچ دخانی جہاز مع نو توپون کے موجود ہین جنہین مین نے خارطوم سے روانہ کیا ہے۔ اور اوسی جہاز پر آپکو میرے روزنامچے تفصیلی حالات کے مع ایک نقشہ بربر کے ملین گے۔ اور کسی مصری سپاہی کو یہان نہ آنے دیجیگا اور جہازونکا بندوبست اور حکومت یکسر اپنے ہی ہاتہہ مین رکہئے گا اور مصری فواجین کو جہاز سے نکالدیجیگا۔ جنرل گارڈن نے اس مراسلہ کے ذریعہ سے کچہہ مفید حالات متعلق خارطوم کے بہی تحریر کئے تہے۔ لکہتے ہین کہ عرب اپنی کرپ توپین ساتہہ رکہتے ہین اور اکثر ہمارے جہازون پر اون سے گولہ اندازی کرتے ہین۔ علاوہ اسکے ان لوگون نے بربر مین ہمارے دو چہوٹے جہاز گرفتار کر لئے ہین (شاید جنرل اسٹوارٹ کی روانگی کے بعد) اور ایک تیسرا جہاز نیل اسود مین گرفتار کیا گیا ہے جب سے ہم نے دو دخانی جہاز بنوائے ہین۔ اتبک مین کاغذ زر جاری کر رہا ہون اور میگزینون مین سے مصالحہ جنگ تقسیم کرتا ہون اور ابتداے زمانہ محاصرہ سے تیس لاکہہ جوٹ کا مصالحہ ہماری فوج

صرف کر چکی ہے اور تھوڑے روز ہوئے کہ عربون سے نوبت جنگ کی بہی گاہ گاہ آگئے ہی یہ لوگ جنوب اور جنوب و مغرب اور مشرق کی طرف شہر سے کسیقدر فاصلہ پر فراہم تہے۔ اور شمالی سمت نیل ابیض کے بالکل باغیون سے خالی اور صاف ہی ۔ مہدی وہان سے تہہ میل کے فاصلہ پر ہے اور کل یورپین (انگریزی) قیدی اوسکے ہمراہ ہین ۔ وہ رہبان یعنی تارک الدنیا عورتین جو عربون کے ساتہہ ازدواج سے مستنفر تہین اونکا عقد ابطالی یونانی قیدیون کے ساتہہ کر دیا گیا ہے ۔ اور جنرل گارڈن نے اس ازدواج کے نسبت عزادایہ تحریر کیا کہ اب لاطینی یعنی رومی اور یونانی مذہب والے ایک ہو گئے ۔ سلاطن بے مہدی کے ہمراہ ہے اور کل مال متاع بہی اوسکا ہے اور اسکے ساتہہ مراعات بہی کیجاتی ہے اوسی سطر مین گارڈن لکہتے ہین کہ آج مین سنتا ہون کہ سلاطن بے زنجیر و نمین مقید ہے ۔ ایک مخفی فرانسیسی [II] جو خفیہ ڈنگولا سے آیا تہا لوگ کہتے ہین کہ مہدی کے ہمراہ ہے اور اوسی شخص آخر الذکر نے حال گورنر بحر الغزال یعنی لاپٹن بے کے مطیع ہو جانیکا بہی بیان کیا ۔ بر خلاف اسکے سنار کی نسبت تحریر تہا کہ وہانتکطرح خیریت ہے اور وہان کے لوگ جانتے ہین کہ انگریزون کی فوج آرہی ہے ۔ اشد ضروری خبر اوس مراسلہ مین یہ تہی کہ خارطوم اب ایک زمانہ محدود تک ہمارے قبضہ مین رہ سکتا ہے چنانچہ برٹش فوج کو آگے بڑہانے کی غرض سے ۱۱ نومبر کو لارڈ ولسلی ڈنگولا سے روانہ ہوئے اور اوسی روز پارلیمنٹ نے اس جنگ کے تخمینہ بالعبد دس لاکہہ روپیہ منظور کیا تہا الغرض لارڈ موصوف نے وادی حلفا مین پہونچکر فوجون کو حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو آگے روانہ ہون ۔ اور یہ حکم اسوجہ سے بہی ضروری تہا کہ دریاے نیل بہت تیزی کے ساتہہ گہٹ رہا تہا ۔ کمانڈر انچیف کی عدم موجودگی کے وقت ڈنگولا مین میدان جنگ کی تار برقی بہی درست کر لی گئی اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر دریاے نیل پر مقام تضرین کہ ایک گہاٹ بہی درست کر دیا گیا تہا کہ فوجون کے اوترنے مین آسانی ہو ۔ قریب اوسی وقت کے یہ خبر آئی کہ باغی فوج اثیر کے ساتہہ پہر عمدرمان مین واپس آئے اور جنرل نے جو دو دخانی جہاز اور گولہ اندازی کے لئے بہیجے گئے تہے باغیون نے اونہین کرپ توپون سے خارطوم تک پیچہے ہٹا دیا ۔ اور ان توپون کو ترکی گولہ انداز چلاتے تہے جو دنیا مین بڑے نشانہ باز مشہور ہین ۔ سرکاری فوج مقیم ڈنگولا مین چند لوگ عارضہ چیچک مین مبتلا ہوے البتہ یہ اقرین مصلحت سمجہا گیا کہ فوج کے لئے قیام گاہ دوسری تجویز کیجاے چنانچہ ۲۳ ۔ نومبر کو سرہربرٹ اسٹوارٹ مع مصاحبین کے بیس میل جانب جنوب قیام گاہ لشکر کے لئے جگہہ تجویز کرنیکو گئے ۔ کل باقیماندہ فوجین اس مہم مین شریک ہونیکی غرض سے وادی حلفا مین آخر نومبر تک پہونچ گئین ۔ صرف نمبر اول بٹالین کامرن ہائلنڈر کی کورسکو مین رہ گئی اب ہو کیے حملو گون سے نزدیک تر ہونے لگے ۔ ۲۵ ۔ نومبر کو لارڈ ولسلی نے حکم دیا کہ ایک بحری برگیڈ ترتیب دیا جاے اور لارڈ چارلس براسفورڈ نے اپنے بحری مصاحب کو اوس فوج کا کمانڈر یعنی سپہ سالار مقرر کیا اور بعد پانچ روز کے لارڈ ولسلی نے ایک حکم عام مضمون ذیل ہمراہی افواج کے لئے جاری کیا ۔

[I] تہوڑے ہی دن کے بعد اس خبر کی تصدیق مختلف باشندگان سوڈان کے ذریعہ سے ہوئی جنلوگون نے یہ بیان کیا تہا کہ خارطوم نصف قطر مین بارہ میل تک بیس ہزار عربون سے گہرا ہوا ہے اور تیرہ توپین بہی انکے پاس ہین

[II] یہ اولیور ادم اولیورین ایک مشہور معروف اخبار نویس اور مخبر کے کوئی دوسرا نہ تہا یہ شخص ۱۸۷۰ء مین پارسیون کے زمانہ عروج کے بعد جدید کیلی ڈونیا مین بہیجا گیا تہا اور وہان سے ہنری رانچیفورٹ کے ساتہہ بہاگ کر یورپ واپس آیا اور روس اور ترکی کے جنگ مین فوج سلطانی مین داخل ہو کر یادگار جنگ پلونا مین عثمان پاشا کے ہمراہ تہا ۔ در ۱۸۸۳ء مین فرانس سے مصر ظاہرا بطور خاص کارسپانڈنٹ فیگارو اخبار کے آیا لیکن مخفی ارادہ یہ تہا کہ مہدی کے شریک ہو جاے اور مختلف پیرایہ مین اپنے بدل کر بالاخر اس ارادہ مین کامیاب ہوا ۔ اور اوسی زمانہ سے یہ امر بالعموم مشہور ہے کہ یہ مہدی کے یہان بطور صدر اعظم کے کام کرتا ہے ۔ بعد اسکے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوشش کی کہ مثل کیپٹن سٹی کل جاے لیکن حکومت مصر نے اس خبر کو سنکر مناسب تصور کیا کہ پچاس پونڈ اس عجیب الحالات فرانسیسی کی گرفتاری کے لئے مقرر کیا جاے تاکہ وہ گرفتار ہو جاے ۔

مضمون حکم

بنام

جملہ ملاحان اور سپاہیان اور جہازرانان متعینہ مہم دریائے نیل

جنرل گارڈن اور اونکی فوج کی امداد کرنا جو اتنی مدت سے خارطوم مین گہری ہوئی ہے ایک ایسا معظم امر ہے جسکو ملکہ معظمہ نے ہملوگون کے سپرد فرمایا ہے۔ اور یہ ایک ایسی مہم ہے جسکا جوش ہر ملاح جہازران اور سپاہی کے دل مین جو خوش قسمتی سے اسکی شراکت کے لیئے منتخب ہوئے ہین پیدا ہونا چاہیئے اور اس مہم کی دقتین اور دشواریان ہمین اور زیادہ کوشش کرنیکی ترغیب دیتے ہین۔ ہملوگونکو جنرل گاردن کے دلیرانہ اور اپنی جان سے ہاتہ دہوکر محافظت خارطوم پر جس سے حتی الامکان اونکی ناموری مین اور زیادتی ہوئی فخر کرنا چاہیئے جنرل گارڈن اب زیادہ عرصہ تک خارطوم پر قابض نہین رہ سکتا اور اونہون نے اپنی فوج کی پناہ دہی اور حفاظت کے لیئے ہملوگون سے مدد طلب کی ہے۔ اونکی بہادری اور حب الوطنی کا ہر گہر وہین جہان ہماری زبان بولی جاتی ہے چرچا ہے اور جنرل گارڈن کی حفاظت صرف باعتبار ضرورت فوجی ہی کے لازم نہین ہے بلکہ صرف اسباب کا علم کہ ہمارا دلیر ساتہی مدد کا حاجت مند ہے ہمین کوشش عظیم کی ترغیب دیتا ہے اور نہ تو اونکا نہ اونکی فوج کا وہ اندوہناک حال ہونا چاہیئے جو اونکی ایک دلیر مسلح دوست کرنیل استوارٹ کا ہوا جسوقت وہ ایک خطرناک مہم سر کرنیکی کوشش کر رہے تہے اور اپنے دشمنون کے ہاتہ سے بفریب اور ذلت مارے گئے۔ ہملوگ بہ امداد خدا جنرل گارڈن کو ایسی موت سے بچائینگے۔ اس دریا سے گذرنا ایک اہم امر ہے اور اون دشواریون کو بغیر شکایت کے برداشت کرنا سپاہیون کی صفت مین داخل ہے اور کسی خطرے کے لحاظ نکرنے سے تکلیفون پر غالب آجانا سہل ہوجاتا ہے اور اسیوجہ سے سابق کی لڑائیون مین ملکہ معظمہ کی افواج بری اور بحری نے ناموری حاصل کی۔ قدرتی روکاوٹ مین تنگی وجہ سے ہملوگ آگے نہ بڑہ سکین بیحد درپیش ہین مگر اونکی کون پروا کرتا ہے جب یہ خیال آتا ہے کہ جنرل گارڈن اور اونکی فوج خطرناک حالت مین ہے۔ خدا کے فضل سے اونکی حفاظت اب ہمارے ہاتہ مین ہے اور جوکچہ بہی ہو ہم اونہین بچائینگے اور اب اس سے زیادہ برٹش سپاہیون سے اور جہازرانون سے کہنا فضول ہے

دستخط ویسلی

اس حکم کو تمام فوج نے نہایت گرمجوشی کے ساتہ سنا اور لارڈ ویسلی نے اونکی زیادہ ترغیب کی یہ صورت نکالی کہ ایکہزار روپیہ اوس پلٹن کے واسطے انعام مقرر کیا جو دریائے نیل سے گذر کر سب سے پہلے مقام دبہ مین پہونچے جہان کل فوجون کو مجتمع ہونیکا حکم تہا۔ جنوبی استافورڈشایر رجمنٹ کی روانگی کے بعد کارن والس رجمنٹ اور مغربی کینٹ کی رجمنٹ اور شاہی آیرش کے رجمنٹ اور گارڈن ہایلنڈرس کی فوج اور شتر سوارون کے دستے اور توپخانہ اور صیغہ روانگی سامان فوج جو آجتک اپنے مقام سے متحرک ہوا تہا یہ سب آگے کو روانہ ہوئے اور اوسیوقت سوارون کی فوج دریائے نیل کے مغربی کنارہ کی سڑک سے آگے بڑہی۔ اور پیدل سپاہی آٹہ سو بیس کشتیون پر جو انگلینڈ سے آئی تہین سوار ہوکر دریا کی راہ سے روانہ ہوئی ان پیدل سپاہیون کے ہمراہ کشتیون پر شترہ

میل کی لمبی سوتی رسّی دو انچ کی موٹی اور ۲۲۵ من کوئلہ تھا جو دو برس
کی رسد کے لئے کافی ہوتا - علاوہ اسکے ان کشتیون پر اشیا ذیل
بھی موجود تھین + اول دریاے نیل سے عبور کرنے کے لئے
بذریعہ ویلس کشتیون کے شاہی انجینیری کمپنی کے کچھ تھوڑے
سے آدمی پانچ کشتیون پر سوار ہو کر وادی حلفا سے روانہ ہوئے
اس جماعت مین چھتیس آدمی تھے اونمین ایک عربی مترجم اور
ایک خدمتگار اور ایک رئیس بطور راہ نما اور پانچ شخص کناڈا کے
تھے جنمین سے چار تو مقام ذال مین چھوڑ دئے گئے اور ایک دوسرا
ابتار ہنک پر چھوڑا گیا یہ سفر دریا مقام جمبی سے شروع ہوکر مقام
دبہ تک جو بفاصلہ ۱۳۰ میل ہے ختم ہوا - اور ابتدا اسکی یکم نومبر کو
ہوئی اور خاتمہ ۔ ستمبر کو ہوا - یعنی مجموعا ستائیس تیس روز اس سفر
مین صرف ہوئے - اور زیادہ سے زیادہ مسافت میں ۲۴
میل کی ۸ گھنٹہ مین طے ہوئی - جس مقام پر دریا کا دہارا اگرتا
تھا کل یا کسیقدر اسباب کشتیون سے اوتار کر انھون پر لادا
جاتا تھا اور وہان سے کشتیان بذریعہ ڈانڈا اور پال کے کھیے
نکالی جاتی تھین - اور یقینی یہ کشتیان ٹکوا ایک تو نہین تھین مگر اسقدر
خراب و خستہ ہوگئی تھین کہ فوج کے بڑے حصہ کو براہ دریا

+ ہر ایک کشتیون پر یہ حکم تھا کہ اشیا ذیل رکھے جائین - گو یہ اور یقین نہین
کیا جا سکتا کہ ٹھیک ٹھیک یہی چیزین ہین - کوئلہ کی انگلیتھی ایک نٹ لمبی - تین
جال ۲۴ فٹ لمبے - ۲۰۰ پورے رسد کے ملاحون کے لئے - اور ۲۴۰ پورے
سپاہیون کے لئے - اسپنچ یعنی ابر دہ کا ایک حوض نہانے کے لئے - تیمہ پورے
رسد کے صرف راہ کے لئے - ایک نمائندار ترازو سپاہیون کے راتب
تولنے کے لئے - ایک صندوقچہ لیمپ کا مع دو گیلن تیل اور ۶ فٹ کی سوتی بتی
ایک دوا کا صندوقچہ جسمین تین بوتلین پورٹ شراب کی اور آٹھ بوتلین برانڈی کی اور
نصف پونڈ رائی - ایک پونڈ زرد صابون اور ایک پونڈ چربی کی بتی اور آدھ
پاؤ نمک اور ایک ربع پونڈ ٹکمہ چاے کی اور بارہ ٹین ڈاکٹر لائیبح
کے بنائے ہوئے گوشت کا ست اور چار ٹین دودہ کے اور چہ ٹین جیلی
اور دودہ ۳ اور دو بکس یا سلائی کے اور پچکاری اور ٹین تراش

از اخبار ٹائمس مورخہ ہشتم اپریل ۱۸۸۵ء

مقام [illegible]

کشتیون کے ذریعہ سے لانے مین کسیقدر خوف معلوم ہوتا تہا۔ بغرض رفع احتیاج ضروری اور لوگون کی اعانت کے لئے چند مرحلے چاہ مہرات اور ابنیگول اور اکاشا ۔ تنگور اور سرکاستو (یا دال) ابسریت اور خیبرا اور ابوفاطمہ پر قایم کی گئی تہی ۔ حاصل کلام ہر مرحلہ اوسطاً تینتیس ۳۳ میل کے فاصلہ پر درمیان سراس اور ڈنگولا کے تہا اور ہر مرحلہ پر ایک افسر جو کرنیل سے کم رتبہ کا نتہا مع ایک مصری دستہ فوج اور ایک کمسریٹ کے متعین تہا کہ فوجین جو آگے جاتی تہین اونکی رسد رسانی کرے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر سوڈانی کشتیون مین مالگارس کے ذریعہ سے ماہ نومبر مین بمقام سراس سے شمالی کنارہ تک ہناک کے دہارے پر بفاصلہ ایکسو پچاس میل اساس ۲۹ دن مین ختم ہوا۔ ان آبشارون مین کشتیون کے مرحلے مقرر تہے چنانچہ اونسے گذر کر اسباب اور سامان اونٹون پر لاد کر روانہ ہوتے تہے۔ دیسی کشتیونکی روانی شمالی ہوا کی وجہ سے جو ہمیشہ دریائے نیل مین چلا کرتی ہے آسان ہوتی تہی ۔ لندن ٹائمس اخبار کا کارسپانڈنٹ جسکا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے لکھتا ہے کہ نیل کے چڑہاؤ پر جاتے مین مسافرون کو ضرور امید ہوتی ہے کہ شمالی ہوا چلے گی ۔ اور کہلی ہوئی کمنوس یعنی ٹاٹ کی پال تو اوڑا لیجائیگی ۔ اور بہاو کیطرف دہارا کشتی کو مع لپٹی ہوئی پال کے یقینا بہا لیجائیگا اور باعتبار موسم اور مقام کے یہ دہارے اگست اور ستمبر کے مہینون مین بہت زیادہ ہوتی ہین اور مارچ کے مہینے مین آبشارون کے قریب پہنچ کر دہیمی ہوجاتی ہین ۔ دریا کا اوتار مقابل چڑہاؤ کے زیادہ تر خطرناک اور مشکل ہے اسلئے کہ آخر الذکر حالت مین پال کو نیچا کر کے کشتی ٹہرا لینا آسان ہے ۔ اور دہارا اوسوقت کشتی کو خطرہ سے بچا کر بہا لیجاتا ہے ۔ لیکن اوتار کی حالت مین دہارا کشتیون کو پتہر کی چٹانون یا بالو کی طرف جو اوسکے روبرو ہوتا ہے کہینچ لیجانیکی کوشش کرتا ہے اور یہ مگارس کشتیان باعتبار اپنے عجیب اور غریب عنوان ساخت کے ان دہارون سے اوترتی ہین ۔ یعنی پشت کی طرف سے اوپر کو چڑہائی جاتی ہین اور پال اونکی لپٹی رہتی ہے یا کسیقدر کہلی رہتی ہین تاکہ کشتیونکو خطرہ سے بچائین یا اوسے نیچے دہارے کے اوتار لیجاتے ہین ۔ اور کچہہ ڈانڈ سے خلاف دہارے کے کبہی اور کچہہ ہوا کے زور سے جو پال مین بہر کر اپنا کام کرتی ہے اوتار لیجاتے ہین ۔ حاصل کلام سوڈانی جو کچہہ ہنرمندی ان کشتیون کے لیجانے مین دکہاتے ہین وہ متعجب خیز ہے کبہی تو ایسا ہوتا ہے کہ سوار کشتی پتہر کے ٹکڑے سے جہان پانیکا توڑ کشتی کو بہا لیجاتا ہے اپنی ہلاکت کے لیے پیشین گوئی کرتا ہے اور پہر بعد اسکے وہ بچ جاتا ہے لیکن کیونکر بچ رہا یہ نہین کہہ سکتا ۔ ولیس کشتیون کی نسبت وہی کارسپانڈنٹ لکہتا ہے کہ بہرکیف اپنے کام مین وہ نہایت کافی تہین البتہ خاص نقص انمین اسقدر کہ تہوا انکی غیر معمولی طور سے چہوٹی تہی حالانکہ بہت بڑے پتوار درکار تہے ۔ چنانچہ کاٹہہ کے تختے جوڑ کر بڑا کر دئے جاتے تہے ۔ اور آخر زمانہ مین ان ولیس کشتیون کا دہارے پر ڈانڈ سے چڑہانا ویسا ہی سہل ہوگیا تہا جیسا کہ اوتار سہل تہا بجز اسکے کہ اونکے کہینچنے مین بہت احتیاط لازم تہی کہ کسی دہارے سے بجائے آہستہ آہستہ کے تیزی سے گذر جائے اور چہڑنے کے پیچہے ایک رج مناسب پسند کرکے حتی الامکان نہایت مضبوطی کے ساتہہ کشتیون کو کہینچتے تہے کہ راہ پار ہوجانیکی مل جاے ۔ آہستگی سے کہینچنے مین مصیبت کا سامنا یون ہوتا تہا کہ آدمی چہڑنے کی دہار مین گر پڑتا تہا اور پانی کے نیچے کہنچکر ڈوب جاتا تہا ۔ الحاصل یہ کام سہل نہ تہا بلکہ سخت مشقت کشتیون کے کہینچنے مین ۔ اور ۱۳۰ میل راہ طے کرنے مین ہوتی تہی اور بوجہ اختلاف غذا کے اکثر لوگ بیمار ہوکر قریب دریا کے شفاخانون کو بہیجے گئے ۔ ایک افسر بیان کرتا ہے کہ دریائے نیل مین دور تر سفر کرنیکے بعد ہملوگون کو مجبورانہ بوجہ بیماری کے فیصدی ۳۰ ۔ آدمی پیچہے چہوڑنے پڑے اور جنگی ڈاکٹرون کے نقشہ سے بعد اسکے معلوم ہوا کہ ایسا کوئی سپاہی

۲۲ برس سے کم عمر کا نہوگا کہ چھ مہینہ کے عرصہ مین اس مہم کے ساتھہ شفاخانہ مین نکیا ہو۔ کوئی شخص وہان خوشی سے نہ جاتا تہا اسلیئے کہ انسان کے تحمل کی بہی انتہا ہوتی ہے جہان تک ممکن تہا ان لوگون نے تمام مشکلات جو راہ مین دربیش ہوئین جرات اور دلاوری کے ساتھہ جہیلین جو انگریزی سپاہیون کے لیئے خاص تہین۔ اور دریاے نیل مین اپنی طاقت اور قوت کے ساتھہ جہان تک ہوسکا آگے بڑہتے گئے لیکن نہ اوس ہزار روپیہ کے لئے جو کمانڈر انچیف نے بطور انعام کے مقرر کیا تہا اسلیئے کہ ہزار روپیہ ایک پلٹن کے لیئے کوئی چیز نہ تہا ایک شلنگ فی سپاہی نہین پڑتا بلکہ جو کچھہ ان لوگون نے کیا اپنی ناموری کے واسطے کیا اور اوس عزت کے حصول کے لیئے جو بعد کامیابی کے حاصل ہوئی۔ اور وہ لوگ یہ بات کہہ سکتے کہ لارڈ ولسیلی کا انعام ہمنے حاصل کیا + یہ بات مشہور ہے کہ انگریز خطرے کو حقیر سمجھتے ہین اور اوسے کہیل سمجھہ کر بڑا فخر اس بات پر ظاہر کرتے ہین کہ حتی الوسع اس خطرہ پر کامیاب ہونیکی کوشش کرتے ہین چنانچہ اسی خیال سے اوس فوج نے دریاے نیل پار کرنیکا ارادہ کیا جسکی نسبت ایسے ایسے خطرناک خبرین مشہور تہین اور اس کام کو سپاہیون نے کہیل سمجہا تہا۔ تمام آدمی بہت جرات کے ساتہہ آگے بڑہتے تہے کبہی تو کشتی کو نہایت تیزی لے ساتہہ کہینچتے تہے اور کبہی بالو کے کنارے سے اپنی کشتیون کو ٹہیل کر لیجاتے اور کبہی پانی کے اندر ڈوبی ہوئی پہاڑیون سے بچاتے اور کبہی پتہر کے کنارون سے گن پر کہینچتے تہے الغرض اسیطرح مقام سراس اور اوسکے خوشنما محل سے آگے نکل گئے اور سمنہ کی شہر پناہ اور معابد سے جو اونچے کرارون پر چہار طرف اپنی سربلندی ظاہر کرتے تہے گذر گئے۔ بعدہ یہ کشتیان مقامات امبیگول اور منگو رکی طرف بڑہین مگر ابہی تک پر خطر اور کف آلودہ گرداب مین اور متحرک بالو اور ایسی کہاڑیون مین پڑی تہین جو ہمیشہ اور وقتاً فوقتاً اپنی حالتین بدلا کرتی تہین۔ دونو کنارونکی زمین ایسی تہی جہان کم زراعت پیدا ہوتی تہی البتہ چند سر بلند درخت کہجور کے لگے تہے۔ لیکن آبشار منگو رسے آگے بڑہ کر بہت ہی پر فضا مقامات نظر آنے لگے مٹی سے بنے ہوئے آباد گانون اور قلعے اور پہاڑون کی چوٹیان اور سرسبز ساحل اور بہنور دار جہرنے دیکہائی دینے لگے بعد ازان مقام دال مین پہونچے جہان ایسے پہاڑ و نکا سلسلہ اور اونکے متعدد ناہموار چوٹیان دریا کے دونون کنارون پر واقع تہین۔ ہر ایک قطر دایرہ موجون کا ایسا ملا جسپر پانی اولتا اور جوش مار کر کف دار ہو جاتا تہا بعد اسکے بہت سی پہاڑی جزیرے ملے جنپر مٹی کے قلعے اور مکانات نہایت خوشنما بنے ہوئے دیکہائی دیتے تہے۔ اور دریا سے ایک سو فٹ بلندی پر تہے۔ الغرض مقام دال سے آگے بڑہ کر کشتیان اکثر ویران قلعے اور بالو کے ٹیکرون کی طرف سے ہوکر گذرین جو قریب چالیس فٹ کے بلند ہون گے۔ اور کہین کہین لوبیہ بویا ہوا تہا جہان زمین دریا کی ہٹ جانے سے نکل آتی تہی اور قریب کہجورون کے جزیرہ سے کے جسے (سسے) کہتے ہین طالب کا معبد ہے اور دوسرے ابشار پر نہایت ہی خوشنما بنا ہوا تہا۔ اور دریا کے کنارہ پر پاو میل کے فاصلہ سے دیکہائی دیتا تہا۔ اور اس معبد کے آٹہہ ستون اوس منہدم ڈہیر پر کہڑے ہوے تہے یہان سے آگے بڑہ کر دریا کے دونون کنارون پر کوہ آتش فشان دور تک پہیلے ہوے تہے اور نباتات اسمقام پر بہت کم دیکہائی دیتے تہے اس ریگستانی صحرا مین پہاڑیان بکثرت تہین اور دو دو یا تین تین میل کے وسیع میدان اونکی بلندیون کے درمیان مین واقع تہے الغرض اس مہم کے خبری کشتی ران جنپر اور اوسکے جہرنے سے گذر کر طمبوس اور اوسکی پہاڑیون سے آگے ہوگئے اسمقام پر ایک پتہر کی مورت نہایت ہی بہدی ہیکل ۱۲ فٹ لمبی پڑی ہوئی تہی اور ہزارون برس پیشتر پتہر سے تراس کر بنائی

+ لارڈ ولسیلی کا انعام مقررہ شاہی آیرس پلٹن کو ملا اور دوسرے درجہ مین بہ کامیابی گارڈن ہایلنڈرس کی پلٹن گذرنی اور تیسرے درجہ مین وسٹ کنٹ کی پلٹن گئی۔

لی گئی تھی - اب صرف اخیر دشوار حصہ سنگ کے آبشار سے کہ جسکا راہ گئی یعنی تیسرے آبشار کی جسکے پانی کی آواز مہیب ۱۸
میل سے سنائی دیتی تھی - یہان کا راستہ نہایت ہی سخت اور دشوار گذار تھا اور بعض مرتبہ اسمقام پر کشتی کو ایسا صدمہ پہونچا کہ اوسے مرمت
کے لئے کنارہ پر پڑا رہنا پڑتا تھا - مگر اس جگہہ سے گذر کر دریا کی راہ صاف ہو جاتی اور بعد اسکے بہت جلد ریگستان کٹ جاتا اور پہاڑ بھی
کم ہونے لگے اور ریگستان کی صورت بدل کر ایک میدان وسیع دور تک پھیلا ہوا ملا اور دونون طرف کنارے پر کھجور کے
بیشمار درخت نظر آتے تھے کچھہ دور تک تو یہ درخت متفرق تھے مگر ڈنگولا کے قریب ہر چہار طرف بہت ہی گنجان اور سایہ دار
تھے - جسوقت یہ فوجین دریاے نیل کیطرف بڑہ رہی تھین لارڈ ولسلی ڈنگولا کی طرف سے واپس آئے اولاً یہ ارادہ تھا کہ حسب
ایماے جنرل گارڈن صدر مقام فوج کا ڈنگولا سے تبدیل کرکے امبوکول مین قایم کرین لیکن بالآخر یہ ٹھہرا کہ کل فوجین مقام
کورتی مین مجتمع ہون یہ مقام دریا سے چہہ میل کے فاصلہ پر نہایت ہی صحت بخش تھا - اس اثنا مین سر ہربرٹ اسٹوارٹ بھی ہمراہی
پیدل سپاہیون کے جو سوار کردیے گئے تھے اور شتر سوارون کے گارد کے ۵ ستمبر کو ایک سال سفر کے بعد بائین طرف
نیل کے کنارہ سے جدہر غلہ اور مویشیان بکثرت نہین یہان ہو پہنچے اور دو روز قبل اسکے خود لارڈ ولسلی بھی ڈنگولا سے باین عہدہ
روانہ ہوے کہ جب جملہ سامان بیشتر روانگی کے مہیا ہو جاینگے اوسوقت مدیر ڈنگولا کو طلب کرونگا اور مدیر نے بعجز وانکسار یہ جواب دیا تھا
کہ مین تابع حکم ہون - بعد اسکے جنرل موصوف نے مدیر سے دریافت کیا کہ اگر مردائی کی راہ دریا کی طرف سے اختیار کیجاے تو اسطرف
کسی قسم کی رسد مل سکتی ہے - بجواب اسکے مدیر نے عرض کیا کہ اس راہ مین بہیر اور دہور العینی جوار اور گیہون اور جو موسم سالانہ مین
بکثرت ملتی ہین مدیر نے مکرر یہ بھی بیان کیا کہ برٹش فوج کی خبر آمد سنکر دشمن متفرق ہو رہے ہین - اور باغی یہ اچھی طرح جانتے ہین کہ انگریز
آرہے ہین لہذا یہان سے خارطوم تک کوئی شخص اینکی راہ مین نملے گا اور نہ جنگ ہوگی اس لئے کہ کل باغی چلے گئے ہین اسپر
لارڈ ولسلی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہمین قاصد ادہر جانے یا آنے کے لئے نہین ملتے ہین مدیر نے جواب دیا کہ سبب اسکا یہی باشندے
ہین جب فوج سرکاری اوسطرف بڑہے گی تو پہر یہ حال نہ رہے گا - شروع دسمبر مین بہت سی تازہ خبرین حالات خارطوم کی نسبت آئین
اور چند قاصد بکوشش تمام مہدی کی فوج سے گذر کر اسطرف آئے - اور اونکے بیانات جیسا کہ مدیر ڈنگولا نے یقین دلا کر آیا مختلف
تھے ان لوگون نے بیان کیا کہ اب باغی جم غفیر کے ساتھ مہدی ان کے ہر چہار طرف جمع ہوئے ہین یعنی خارطوم سے شمال اور مغرب
کی طرف اور وہ لوگ پے درپے حملے کرتے ہین اور کبھی پکڑ لئے جاتے ہین - ان قاصدون مین سے ایک قاصد نے یہ بھی بیان کیا
کہ مہدی نے دوبارہ جنرل گارڈن کو مطیع ہو جانے کے لئے طلب کیا مگر جنرل گارڈن نے یہ جواب کہلا بھیجا کہ اگر تم مہدی صادق
ہو تو اس دریا کے پانی کو جو ہمارے سامنے جاری ہے خشک کردو اور مجھے اگر لیجاو - دوسرے مخبر نے اس امر کی تصدیق کی کہ فوج
محصور نہایت ہی مصیبت مین ہے اور رسد کی بہت ضرورت ہے اور بہت سے سن رسیدہ اور ضعیف مرد اور عورتین جنہون
نے گردونواح کے قریون مین پناہ لینی پسند کی اونہین شہر چھوڑ کر باہر چلے جانیکی اجازت دی گئی اور فی الحقیقت اس امر کی تصدیق
ہوئی کہ بوجہ کمی رسد کے گارڈن نے ان لوگون کو باہر چلے جانے کے لئے کہدیا تھا اور اس بات پر اونہین مختار بھی کیا تھا شہر مین ہی آو رہین معلوم ہوا کہ
جب ان لوگون نے اوس مصیبت کا اظہار کیا جو باغیون کی فوج سے ان پر پڑنے والی تھی اوسوقت جنرل گارڈن نے مہدی کے نام ایک سفارشی
تحریر لکہدی جسکے الفاظ یہ تھے کہ آپ ان لوگون پر مہربانی کیجئے اور انسے مناسب برتاؤ کیجئے مین آپکے سپرد کرتا ہون -
دیکھئے مین نے ان لوگون کو چار مہینہ تک اپنے ساتھ رکھا آپ بھی ویسا ہی کرنے کے ایک مہینہ تک کوشش کیجئے - اخبار
ڈیلی نیوز کا فوجی کارسپانڈنٹ مقیم کورتی جسکے ہملوگ بوجہ اس خبر کے نہایت ہی مشکور ہین تحریر کرتا ہے کہ مین نے اس خبر کو مختلف

ایک خطرناک حصہ آبشار ہنک کا

وسائل سے حاصل کیا۔ انکے مخبرین مین ایک وہی مہدی سپاہی تہا جسکے واقعات اکثر اوپر ذکور ہوچکے ہین وہ بیان کرتا ہے کہ مہدی نے ان بوڑہے مرد اور عورتون کو اپنے پاس بلا لیا اور وہ لوگ ابتک اوسی کی فوج مین ہین۔ ایک خط سے دیکہنے سے جو گارڈن نے اس مصیبت ناک وقت مین اپنے ایک فوجی دوست مقیم قاہرہ کو تحریر کیا تہا یہ امر الصاف نہ طور سے معلوم ہوسکتا ہے کہ گارڈن کا صبر اور تحمل بوجہ نہ پہنچنے فوج امدادی کے کسدرجہ تک معرض امتحان مین تہا جنرل کی تحریر حسب ذیل تہی

جنرل گارڈنکا خط مورخہ ۲۶ نومبر

میرے پیارے۔ آپکی تحریر موصولہ دیروزہ کا مشکور ہوا۔ جو دو خانی جہاز آپکا خط لایا ہے اوسپر بے شمار گولیان برسین اور چہہ توپین گولے مارا لیکن جہاز مذکور اوتین مرتبہ اوسپر بم کے گولے ... کے لیکن بات ... زخمی ہوئے مجہے امید ہے کہ آپ اور آپکی اہلیہ بخیریت ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ میرے ساتہ برا سلوک یہی ہوا ہے بلکہ قاہرہ کے لوگون کے ساتہ جو یہان ہین البتہ خراب برتاؤ ہوا۔ اور مین کوئی عطیہ گاؤ ... کی گورنمنٹ کا نہ قبول کرونگا ... مین اسکا ... مین جہاز نکرونگا ... مین ... انگلینڈ مین قدم تک نہ رکہونگا بلکہ (دری اگر مین باہر نکلا) مین یہی سال جاونگا اور وہان سے کونگو چلا جاونگا۔ کیا کیفیت کی ہے۔ مجہے زیادہ تر اندیشہ ... اور یا ور اور ہیرج سفیر فرانس کی طرف سے ہے
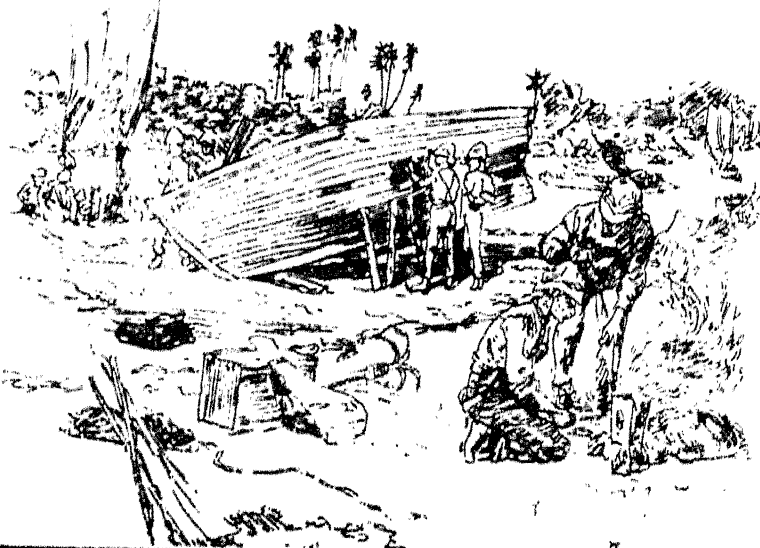
آبشار ہنک مین ایک وہیل کشتی کی مرمت

بکمال اخلاص اور نیازمندی

ایکادوست صادق —

سی جی گارڈن

۱۶- دسمبر کو بعد پہونچنے لارڈ ولیسلی کے جنوبی اسٹافورڈ شایر پلٹن کے آدمی بھی بذریعہ کشتیون کے وادی حلفا سے یہان پہونچے - لارڈ ہارٹنگٹن کو لارڈ ولیسلی نے بذریعہ تار کے اطلاع دی کہ اس مقام تک کشتیون نے میری امیدون کو جو مجھے اونسے تھین پوری کین تمام لوگ بصحت تمام ہین اور کسیطرح کی مشقت مین اونکا امتحان ہوسکتا ہے اور یہ اونکی دست و بازو کی قوت کا نتیجہ ہے - کشتیونکا کام دہانے کے مقابلہ مین نہایت ہی دشوار ہے لیکن یہ لوگ اوس کام کو بلا کسی قسم کی شکایت کی بخوشی انجام دیتے تھے - باوجودیکہ بہت سی قدرتی اتفاقات واقع ہوئی تاہم بہ ہیئت مجموعی یہ سفر دریاے نیل کا قابل اطمینان تہا - ایک کشتی جسپر دو کارسپانڈنٹ اخبار کے اور ایک جماعت سپاہیون کی تھی مقام کورٹی سے سترہ میل پر اولٹ گئی - اسباب تو بالکل ضایع ہوگیا مگر خوش قسمتی سے سوار اوسکے انفلکسبل جہاز کی کشتی سے بچے اور اوسپر چڑہ آئے - برخلاف اسکے کاروان رجمنٹ کی دو کمپنیون نے سو کشتیون مین سے نو کشتیان اپنے آپنا رہنک تک پہونچنے کے بیشتر ضایع کین - اور بقیہ کشتیون کو ایسا صدمہ پہونچا کہ اونپر ٹین جڑ دیا گیا تاکہ ڈوبنے سے محفوظ رہین - اکثر لوگ جنکی حالتین اوسوقت کی بیان کی گئین ہین عجب خستہ حالی سے پہونچے اونکے پاس نہ موزے تھے نہ پایجامے اور اسٹینڈرڈ اخبار کا کارسپانڈنٹ مقام کورتی سے لکھتا ہے کہ جو فوج کشتیون پر یہان پہونچی عجب حالت خراب مین تھی تمام کپڑے اونکے پھٹ گئے تھے اور یہ خراب حالت ہمارے سپاہیون کی جو ایک سخت مہم پر جارہے تھے نہایت ہی نامناسب معلوم ہوتی تھی - فوج مین کوئی بھی ایسا نہ تہا جسکے بدن پر ایک بھی ثابت

تھکی ہوئی جماعت کالی کرتی کی فوج کی مقام کرتی ہین

کپڑا رہا ہو۔ اور بجاے اسکے کہ برٹش فوج سمجھی جاے بالکل مشابہ فالسٹف* اسٹاف کے تھی فوج کے معلوم ہوتی تھی اونھی
مختلف الالوان پتلونون مین سیاہ کرتی والون کے ٹاٹ یا دیسی بازاری کپڑے کے پیوند لگے ہوے تھے بلکہ ٹکڑے ٹین کے
بسکٹ کے صندوقون سے لیکر پتلونون مین جو کشتیون کے کھینے سے پھٹ گئے بجاے پیوند کے لوگون نے لگا لیے تھے اس
ملکی فوج کی بعد ختم اس مہم کے کیا صورت ہوگئی یہ کہی نہین جا سکتی ۔ حاصل کلام دریا مین اکثر پانی کی کمی و بیشی ہونے سے روزانہ
کشتیون کے کھینے مین دقت زیادہ ہوتی جاتی تھی اسوجہ سے کبھی کبھی مقام معین پر فوجون کے پہونچنے مین توقف ہوتا تھا۔ مگر تاہم
۲۲ دسمبر کو آخری کمپنیان جنوبی سٹافورڈشائر کی اور ایک حصہ ساسکس رجمنٹ کا سامنے کی طرف پہونچا اور بعد اسکے فوراً
ہی اور دستے فوجون کے بہی آگئے ۔ ملکی شتر سوارون کی فوج جسمین تیسرے اور چوتھے اور ساتوین نمبر رسالہ ہزارس کے لوگ
شامل تھے ۲۴ کو ماتحتی کرنیل مکالمونٹ وادی حلفا سے ۲۴ دن مین یہان پہونچی - اور اوسوقت پہاڑی اور شتری فوج مقام
دبہ سے آئی۔ جنرل سر ریڈورس بلیر افسر اعلی اسٹاف فوراً بعد اسکے یہان پہونچے اور برٹش خیمہ نہایت ہی
تعجیل کے ساتھ پیشتر کو روانہ کیا گیا۔ مقام کورتی یا الواح کورتی کے باشندون نے نہایت انسانیت کے ساتھ ہم لوگون سے
برتاؤ کیا اور دوستانہ طور سے پیش آئے بلکہ ایک بہت بڑا بازار اون لوگون نے فروخت مویشی اور بہیڑ اور غلہ اور خرمہ اور
نمک کے لئے ہم لوگون کے واسطے ترتیب دیا تھا چنانچہ اب رسد کی کوئی ضرورت نہ رہی تھی ایک شفاخانہ بہی سایہ دار جگہہ
تجویز کرکے اون لوگون کے آسایش کے واسطے بنا دیا گیا تھا جو کشتی رانی کی سخت محنت اور مشقت سے علیل ہوگئے تھے
اور ایک جنگی تار بہی اس غرض سے درست کر دیا گیا تہا کہ لارڈ ولسلی اپنے ماتحت افسرون سے جو بہیجے گئے تھے اور ہر چہار طرف
نہایت سرگرمی کے ساتھ مشغول تھے بات چیت کرین اور احکام مناسب اونہین بہیجین تمام اسباب اور سامان جنگ
کشتیون سے اوتار کر میگزین مین جمع کیا گیا۔ جو لوگ جنگلی [illegible] تھے وہ ادہر اودہر ٹہلتے تھے اور شتری فوج سے برابر
قواعد لیجاتی تھی کہ کیسے مربع بنتا ہے اور استقلال مزاجی اونٹون کی تو مختلف طرح سے جانچے گئے تھے اور وہ سخت
امتحانون مین ثابت قدم رہے تھے - صرف کبھی کبھی اپنے سرونکو بلند کر لیتے تھے یا ہزارس رسالہ کے سوار اپنے گھوڑونکو
کڑکاتے ہوے اونکے قریب سے گذرتے تھے تو وہ کسیقدر جنبش کرکے خاموش رہ جاتے تھے۔ الغرض انہین دشوار
کامون کے زمانہ مین کرسمس کے دن کا بہی استقبال ہوا اور بڑا دن منایا گیا گو مزلتو** اور ہولی اون کہجور کے درختون مین
جہان فوجین خیمہ زن تہین بالضرور درکار تھے لیکن مطابق رسم دایمہ کے پوڈنگ† تیار کئے گئے اور لوگون نے اس ضیافت
مگر دیر ہضم کے بنانے مین انصافانہ طور سے بہت کوشش کی ۔ صبح سویرے بڑے دن کو فوجی قواعد ہوئی اور ساڑہے سات
بجے کسیقدر گانے کے ساتھ نماز ادا کی پہر اسکے چند گہنٹہ بعد لوگ متبرک اور پاک عبادت مین مصروف رہے۔ شام کے وقت
لارڈ ولسلی معہ اپنے مصاحبین کے فوجی روشنی اور گانے مین شریک ہوے جسمین مختلف فوجون کے چند آدمیون نے
اپنی خوش الحانی اور نقالی کے جوہر دکہاے مگر گانا بجانا شروع ہونے سے پیشتر کرنیل سواین نے آگے بڑہ کر یہ کہا کہ کمانڈر انچیف
کے پاس اسوقت پر ایک تار برقی ڈیوک آف کمبرج اور مارکویس ہارٹنگٹن کی آئی ہے جسمین انہون نے آپ لوگون کی صحت

* فالسٹاف ہنری پنجم بادشاہ انگلینڈ کے دربار مین ایک مسخرہ تہا۔ مراد یہ ہے کہ ایک مسخری فوج معلوم ہوتی تہی ان پہٹے کپڑون اور بری حالت مین

** مزلتو اور ہولی انگریزی مین اوس بار یا سرسبز پتیون سے مراد ہے جو بڑے دنمین مکانون کے دروازہ پر لگائے جاتے مین ۔

† پوڈنگ ایک انگریزی کہانیکا نام ہے جو دودہ اور انڈہ اور آٹے سے بنتا ہے

لارڈ ولسیلی کے احکام جو جنرل سیلون کو بذریعہ تار جاتے تھے

اور سلامتی چاہئیے ہے لبعد اسکے مضمون تار برقی بہ آواز بلند پڑہا گیا اور اور لوگون نے نہایت ہی گرم جوشی اور خوشی سے آسکو سنا ۔ مضمون تار کا یہ تہا کہ ہملوگون کی یکجائی خیر طلبی اور بہی خواہی اس موقع پر بڑے دن کی آپ کی ذات خاص اور افواج کے لئے قبول ہوا اور خدا آپ لوگون کو ان سختیون مین کامیاب کرے ۔ بعد ختم ہونے جلسہ کرسمس یعنی بڑے دن کے پیشتر روانگی کی تیاریان نہایت ہی سرگرمی سے شروع ہوئین

لارڈ ولسیلی نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ فوجین دو حصون مین تقسیم ہوکر ایک بہ ماتحتی میجر جنرل ارل اور دوسرا تحت برگیڈیر جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ روانہ ہون ۔ پہلے حصہ مین اسٹافورڈشایر رجمنٹ اور دیوک آف کارن وال رجمنٹ اور دو کمپنی کالی کرتی والون کی اور دو کمپنی گارڈن ہائلنڈرس کی اور ایک دستہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا اور مصری شتری فوج اور اولی فوج ٹنگولا کی چند سوڈان کے باشندے بہی سے شامل تھے ۔ مجموعی تعداد اس کی دو ہزار دو سو آدمی اور ایک ہزار ... اونٹ اور سو گھوڑے اور ... ارتوپین تہین ۔ ان لوگون کو حکم بالاترتیل روانہ ہون اور قبیلہ مناسیر کے لوگون کو بعوض قتل کرنیل اسٹوارٹ کے سزا دین اور بعد اسکے وہان سے ابوحمید پہنچین اور مقام مذکورسے کورسکو تک ریگستان صاف کردین کہ سامان جنگ اور رسد وہان سے پیشتر کو روانہ ہو ۔ جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ اور اونکی فوج کو یہ حکم ہوا کہ وہ خارطوم کی سڑک مقصود کی راہ سے کہول دین اور قبل اسکے کہ اودہر حرکت کیجاے یہ امر قرین مصلحت اور مقدم تصور کیا گیا کہ ہوبات اور ابو حلفا اور جکدول کے کنوون پر جو بیودا کے صحرا مین واقع

ٹرے ونکو پوڈنگ (ایک مٹھائی کا نام ہے) تیار کرنا فوج کا

برےونگو مقام کورٹی میں فوجوں کا مجتمع ہوکر گانا۔
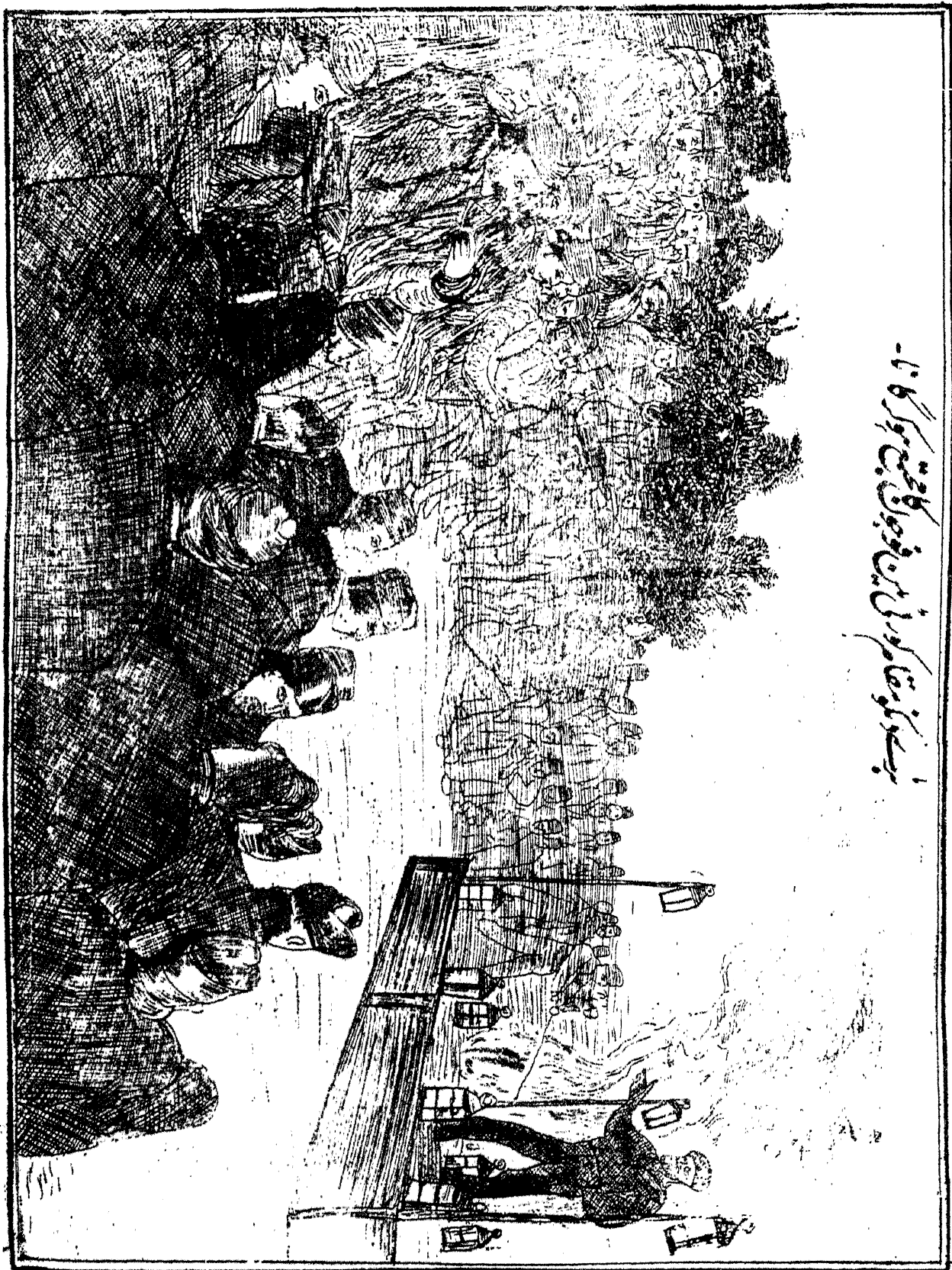
کسقدر توقف پوڈنگ مٹھائی کے تیاری مین صرف ہوتا ہے

ہین اور بے تکرار ہے اور یہ صحرا کورٹی سے مطمح تک ملا ہوا ہے قبضہ کیا جاوے اور اس غرض کے انصرام کے لئے
جو فوج سر ہربٹ اسٹوارٹ کے تابع روانہ ہوئی تھی گیارہ سو سپاہی تھے جنمین شتری فوجون کے لوگ اور سپاہی شامل
تھے - دو ہزار اونٹ انکے ساتھ تھے جنمین سے اکثر رسد لانے کے واسطے تھے اور علاوہ ایک کمپنی شاہی انجینیر
کے ۵۴ سوار اور گھوڑے ۱۹ نمبر رسالہ ہزارس کے اور ایک عمدہ حصہ کمسریٹ اور شفاخانہ کے متعلق سپاہیون
کا تھا - ساتھ ہے سات سو گلن پانی صرف راہ کے لئے محفوظ رکھ لیا گیا - اور چالیس ہزار کارتوس ساتھ لیا گیا
اسیطرح ہر سوار کو سات روز کی اپنی خوراک اور سات گلن پانی اور ڈیڑھ سو فی نفر کا کارتوس دیا گیا تھا - تاریخ ۸ دسمبر کو سر
ہربٹ اسٹوارٹ معہ اپنی فوج کے براہ صحرا کے گاکدل کو روانہ ہوے - بار برداری کے اونٹون کے لئے یہ بندوبست
کیا گیا کہ بیس سے لیکر تیس اونٹ تک فوج کے آگے آگے پچاس گز کے فاصلہ پر ہر فوج کے درمیان مین چلین اور گارڈ
کے پیدل سپاہی جو سوار کردے گئے تھے پیچھے قریب پیدل کمپنیون کے اس غرض سے رہین کہ بعد حکم کے بلا توقف
اوترکر مربع فوج کا درست کرلین - لارڈ ولسلی نے کل فوجون کا معائنہ کیا بعد اسکے ایک مختصر حصہ چالیس سوارون کا بماتحتی میجر کچنر عربی
راہ نماون کے ساتھ پیشتر کو روانہ ہوا - اور بعد پندرہ منٹ کے جنرل اسٹوارٹ نے فوج کو حکم روانگی دیا اور فوج مارچ کو حرکت
مین آئی اور سیدھی اوس ناہموار اور کنکادار میدان وسیع الفضا کی طرف روانہ ہوئی - حقیقتہً یہ تماشا لائق دید تھا جسوقت
دو ہزار اونٹ اپنی گردنون کو مثل شتر مرغ اوٹھاکر اور آٹھ ہزار لمبی ٹانگون سے فوجی قواعد کے ساتھ روانہ ہوے -
غبار نے زمین سے اوٹھکر اولاً تمام میدان کو چھالیا اور تمام اونٹ اور آدمی یکسان خاکستری وردی پہنے ہوے معلوم
ہوتے تھے بالآخر جو لوگ کہ لشکر گاہ مین تھے اونکی نظرون سے اوجھل ہو گئے - کوچ کے وقت رخ اس فوج کا نہایت
ہی عریض تھا اور پورا ایک میل تک لمبائی مین پھیلا ہوا تھا لیکن دشمن کے حملہ پر یہ فوج گھونگٹ کھاکر دشوار گذار ہو جاتی

میجر گجنیر مع اپنے راہ نماکے تیار ہوتے ہین کہ صحرا کی راہ سے روانہ ہون۔

شتری فوج اور پیدل فوج جو سوار کر دی گئی تھی یہ تو فوراً مرتب ہو سکتی تھی لیکن باربرداری کے جانورون مین البتہ خیال
ابتری اور بدانتظامی کا اسوجہ سے تھا کہ یہ اونٹ نہایت ہی سرکش ہوتے ہین اور خاص کر جب نقل اور حرکت کی حالت
مین یہ شرارت اور سرکشی کرتے ہین۔ اسیطرح سوڈانی قبیلہ کے شتربانون سے بھی بہت کم امید تحمل اور استقلال
کی خاصکر ایسی حالت مین کیجاتی ہے جب کہ ایک انبوہ کے ساتھ شور کرتے ہوے اہل قبایل حملہ آور ہوتے ہین۔ الغرض
پہلا مقام شام کے وقت اوس مقام پر ہوا جو کورتی سے نو میل کے فاصلہ پر تھا لیکن اس جگہہ صرف ڈیڑھ گھنٹہ تک ٹھہر کر
جنرل اسٹوارٹ نے فوجون کو حکم دیا کہ وہ مجتمع ہو جائین اور اونٹونکو آگے رکھکر پشتیکی طرف چوڑی راہ سے روانہ ہون۔
جب فوجین شفاف چاندنی مین آگے بڑہین اوسوقت طول فوج کا کم ہو کر نصف میل تک رہ گیا اور یہ انتظام صرف کوچ
ہی کے متعلق عمدہ نہ تھا بلکہ اگر عرب دفعتہ حملہ کرتے تو اوسکے بھی روکنے کا عمدہ انتظام اور بندوبست ہوا تھا غرضکہ چہارشنبہ
کی صبح چار بجے تک کوچ ہوا کیا بعد کچھہ دیر تک توقف کا حکم ہوا اور اونٹون پر سے بوجھ اوتار دئیے گئے۔ کرنیل بیروکو
جنکے ہمراہ ایک دستہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا چند میل آگے کو روانہ ہوا تھا یہ حکم دیا گیا کہ پہلے ٹھہرنے کے مقام پر لکڑی
فراہم کرکے آگ تیار رکھین کہ بمجرد فوج پہونچنے کے فوج کو جلد چائے ملجاوے۔ لیکن بوجہ اسکے کہ اس دستہ ہزارس کے
راہنما نے راہ غلط کی لہذا نصف شب کو یہ لوگ فوج سے آکر ملے۔ جسوقت ان لوگون کو معلوم ہوا کہ ہملوگون نے راہ
گم کی تو اوس راہ کی تلاش مین بے سود پہرا کئے جسطرف سے فوج گئی تھی اور بوجہ آمد و رفت جانوران صحرائی غزال وغیرہ
کے راستہ اسقدر لوٹ گیا تھا کہ چاندنی رات مین اصل راہ کا شناخت کرنا نہایت ہی دشوار تھا۔ جسوقت فوج
نے پہلی مرتبہ اپنے خیمہ گاہ پر قیام کیا تو وہان کے باشندون کے مزاج اور حالات کے نہ معلوم ہونے سے لوگ بہت
پریشان رہے۔ اس مقام پر صرف چند جھوپڑے دیکھائی دیتے تھے مگر وہ بھی ویران تھے سبز چارہ جانورون کے
لئے یہان بکثرت دستیاب ہوا الحاصل یہان پر فوج نے کچھہ عرصہ تک بہ آسایش تمام توقف کیا اور پھر سہ پہر کو تین بجے
وہان سے روانہ ہوئی۔ اسقدر آرام لینے کی وجہ سے انسان اور حیوان سب تازہ دم ہو گئے تھے اور جب دوبارہ حکم
اون لوگون کو سوار ہونیکا ملا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کی چالاکی پر نگاہ ڈال رہا ہے الغرض پیدل کمپنیون نے
تمام کوچ مین ترتیب قایم رکھا اور فوج اس طرح پر تقسیم کر دی گئی تھی کہ دو منٹ کے عرصہ مین تین مربع دشمنون کے
مقابلہ اور حملہ کے دفع کرنے کے لئے مرتب ہو سکتا تھا جسوقت فوج مقام ہاشم مین پہونچی جہان پہلا کنوان پانی کا تھا۔ اکثر عرب
دیکھائی دئیے میجر کچنیر نے یہ سمجھکر کہ وہ لوگ ہمارے دوست قبیلہ کے ہین اونکی طرف گھوڑا بڑہا کر گئے لیکن بہت جلد
یہ غلطی دریافت ہو گئی۔ اس لئے کہ اونمین کے چند آدمی مہدی کے وردیان پہنے ہوے تھے۔ میجر کچنیر کی حالت اوس
وقت مین نہایت خطرناک ہو گئی تھی لیکن خوش قسمتی سے ایک کمپنی پیدل فوج کے جو سوار کر دے گئے تھے وہان پہونچ
گئے اور ان عربون پر جسکی تعداد دس سے زیادہ نہ تھی گولیان چلائین اور وہ لوگ ہمارے پاس حاضر ہو گئے۔ الغرض
مقام ہاشم مین تاریخ ۳۱ دسمبر روز چہارشنبہ وقت شام کو فوج پہونچی لیکن چونکہ اس مقام پر پانی کی نہایت ہی قلت
معلوم ہوئی لہذا فوراً چاہ ہمبوک کی طرف روانہ ہوئی۔ اور وہان ایک بجے شب کو پہونچی۔ اور نوروز یعنے یکم جنوری شروع
سال اور پانی ملنے کی خوشیان یکجا منائین اور بعجلت تمام شب باش ہونیکے سامان مین مصروف ہوے آٹھہ بجے
صبح کو فوج پھر تیار ہو کر کالدل کی طرف روانہ ہوئی سہ پہر تک فوج برابر چلی گئی اور اس درمیان مین کسی دوست یا دشمن سے

راہ مین ملاقات نہ ہوئی - اسوقت پیدل کی فوج جو سوار کردی گئی تھی اوسے معلوم ہوا ایک چھوٹا سا قافلہ اونٹونکا خرموں سے
لدا ہوا جا رہا ہے چنانچہ یہ رسد جو مہدی کی فوج کے واسطے جا رہی تھی فوراً گرفتار کرلی گئی اور سات آدمی بھی گرفتار ہوے بقیہ پانچ
عرب پہاڑیوں مین بھاگ گئے - اسی سہ پہر کو کپتان فان شاکار رسالہ ہزارس ایک تعضاق شیخ علی ابباہ نامی پر حملہ آور ہوا جسکے سر کے
لئے قبل اسکے مدیر ڈنگولا نے ایک ہزار ڈالر انعام مقرر کیا تھا - شب کے وقت کوچ کی حالت مین میجر کچنیز اور اونکے جاسوسی
رسالہ نے ایک جھونپڑے کو گھیر کر پانچ شخصوں کو اور گرفتار کیا ان لوگون کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ مہدی کے واسطے گوشت کے
شکار داشتے - الحاصل ۲ جنوری کو ساڑھے سات بجے فوج سرکاری مقام گاکدل مین پہونچی یہ پچانوے میل ۶۵ گھنٹہ مین طے
ہوے - اور حقیقتہً یہ تعجب خیز قطع مسافت کی گئی - اثناے سفر مین کوئی حادثہ واقع نہین ہوا البتہ تاریخ روانگی مقام کورٹی سے
کوئی بہت ... گاکدل ... معلوم ہوا کہ یہان تین کنوئین ہین اور ایک سنگی مقام مین شمال کی طرف واقع
تھے جسکے چارون طرف وہ سلسلہ پہاڑون کے چلے گئے ہین جو ہوا کے ریگستان تک پھیلے ہوے تھے - نل وغیرہ
اوپر کے چشمون سے نیچے پانی اوتارنے کے لئے لگائے گئے - اور اوسی مقام پر دمدمہ بھی بنایا گیا ایک سے تو گکدل
کنوون کی طرف جانیکی راہ کی ہوئی تھی اور دوسرا ایک علیحدہ ٹیلہ پر جہان سے وہ کنوئین دیکھائی دیتے تھے - ایک اسپتال
بھی قابل نقل و حرکت جو فوج کے ہمراہ بہ نگرانی ڈاکٹر برگس کے تھا اس مقام پر نصب کردیا گیا کہ بروقت ضرورت موجود
رہے اور بارہ گھنٹہ تک اس جگہہ قیام کرکے جنرل اسٹوارٹ نے گاردس اور بحری فوج کو مع چند انجینیرون کے اور ہزارس
رسالہ کے بہ ماتحتی کرنیل ... کا دن بغرض محافظت و نگرانی اس مقام پر معین کرکے بقیہ فوج ہمراہ کورٹی ... روانہ ہوا دوسری
صبح کو اون سوارون نے جو کہ دکنوئین کے نگہبانی کرتے تھے میجر کچنیز سے جو اس لشکر کے ساتھہ رہ گئے تھے اطلاع کی کہ کچھہ
لوگ باشندے تھوڑے فاصلہ پر ٹھہرے ہین اور بظاہر پانی کے لئے منتظر ہین - یہ سنکر میجر کچنیز نے ایک سوڈانی
... اور ایک قیدی عورت کو ایک اونٹ اور کسیقدر روپیہ دیکر روانہ کیا کہ اوس جماعت سے غلہ خرید کرین لیکن
... وہ خالی ہاتھہ واپس آئے اور بیان کیا کہ عرب ہم لوگون کے ساتھہ نہایت بدسلوکی سے پیش آئے - چند
ساعت قبل اسکے ایک ... جاسوس جماعت نے سوارون کی جو دیکھہ بھال کو دوسری طرف گئے تھے ایک قافلہ اونٹ
اور خچرون کا جسپے چار سوڈانی ... لئے جاتے تھے - گرفتار کرلیا ان لوگون نے بیان کیا کہ ہملوگ یکم جنوری کو مطمہ سے
روانہ ہوے اوسوقت تک ایک دستہ جنرل گارڈن کی فوج کا مقام شندی مین تھا - اور باغی مطمہ پر دو ہزار فوج کے
ساتھہ قابض ہین - دوسرے روز میجر کچنیز بہمراہی چند افسران اور ایک جماعت سواران رسالہ ہزارس کے ابو حلفیہ کی
طرف دیکھہ بھال کو روانہ ہوے اثناے راہ مین چند سوڈانیون سے ملاقات ہوئی جسکے ساتھہ اونٹ اور خچرون پر غلہ لدا ہوا
تھا - چنانچہ اون لوگون کو بھی گرفتار کرلیا اور واپسی کے وقت داہنی طرف ان لوگون نے ایک اور قافلہ دیکھا جسمین ستر
اونٹ اور پچاس سوڈانی تھے - میجر کچنیز اپنے ہمراہیون سمیت فوراً اوسطرف گھوڑے دوڑا کر گئے - اور اون لوگون کے
جب قریب پہونچے تو نصف لوگون نے اونٹ کا بوجہ کاٹ دیا اور اونہین بھگا دیا اور نصف بقیہ لوگ اونٹون کو آگے کرکے
جنگ پر مستعد ہوگئے - میجر کچنیز کی جماعت نے یہ دیکھہ کر گھوڑے اونکی طرف ڈالدیے مگر باغی بہت جلد ہر چہار طرف
متفرق ہوگئے - بعض لوگون نے ہزارس رسالہ کے سب سے پیچھے جو لوگ باغیون کے بھاگتے رہ گئے تھے اونکا تعاقب
کیا اور اونپر گولیان چلائین باغیون نے بھی ویسا ہی جواب دیا چونکہ آفتاب قریب بغروب تھا لہذا تعاقب موقوف رکھا گیا اور

اور نو اونٹ غلہ اور آٹے سے لدے ہوئے گرفتار کر کے خیمہ گاہ کو واپس آئے اور مشتری کی لوٹ مین اسے بہی شامل کیا
نصف شب کو پیر ایک بڑی جماعت ہماری فوج سے باہر گئی اور ایک اونٹ اور چند خچر اور سائمہ بوجہ خرمے کے جسے باغی چہوڑ
کر بہاگ گئے تہے اوٹہا لائے - اس مقام سے جنرل اسٹوارٹ کورتی کو واپس ہوئے اور جسقدر قیدی کہ پیشتر روانگی
کے حالت مین گرفتار کئے گئے تہے اپنے ہمراہ لائے - مقام ہبکول مین تہوڑا اٹہر کر کچہہ لوگ وہان بغرض حفاظت کنون
کے ایک چوکی قایم کر کے چہوڑی اور باقی واپس شدہ فوج کے ساتہہ جنرل مذکور ۶ جنوری کے سہ پہر کو کورتی مین
جو صدر مقام فوج کا تہا داخل ہوئے - کورتی سے کسیقدر فاصلہ پر لارڈ ولسلی اور اونکے مصاحبین سے اوران لوگون
سے ملاقات ہوئی - لارڈ ولسلی نے اونکے جلد اور کامیاب سفر کی مبارکباد دی الغرض جب یہ لوگ اپنے خیمہ گاہ پر پہونچے تو وہ عربی
قیدی جنکا اوپر ذکر ہوا ہے لارڈ ولسلی کے روبرو پیش کی گئی اور لارڈ موصوف نے اونسے کچہہ دریافت حال کیا - یہ لوگ نہایت
ہی خوف زدہ ہو رہے تہے اس لئے کہ اونہین یقین تہا کہ اب ہم قتل ہونگے یہ بہی معلوم ہوا کہ ان عربون نے اپنے پیراہن یا قمیض
سے سرخ اور نیلگون اور زرد رنگ کے ٹکڑون کو جو اونمین لگے ہوئے تہے اور جو مہدی کی فوج کے وردی تہی چاک
کر کے علیحدہ کر دیا تہا - بجواب اون سوالات کے جو اونسے پوچہی گئی اونہون نے بیان کیا کہ تین ہزار باغی مطمحہ کو گہیرے ہوئے
ہین اور خود مہدی مقام عمدرمان مین ہے - ان لوگون مین سے ایک شخص نے جنرل گارڈن کے چار دو خانی جہاز کنارہ پر
مقام شندی مین دیکہے تہے جسے ایک ہفتہ گذرا ہوگا چنانچہ اس سے صاف ظاہر تہا کہ محافظ خارطوم یعنی گارڈن کمکی
فوج کی راہ تک رہا تہا - اور یہ امر کہ کسقدر جنرل گارڈن کو فوج امدادی کا انتظار تہا - لارڈ ولسلی کو ایک روز قبل اسکے
یعنی ۳۱ دسمبر کو ایک تحریر کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا تہا - ایک نہایت ہی ضروری خبر شہر محصور یعنی خارطوم سے آئے تہی
جو شخص اوس تحریر کو لایا تہا - وہ ٹکڑے کاغذ کے اسطرح چہپائے ہوئے تہا یعنے اوسے لپیٹ کر مثل سعی کے اپنے
کمر بند کی سیون مین رکہے تہا اور وہ کاغذ اس ٹکٹ سے بڑا نہ تہا جو خط پر چسپان ہوتا ہے کہول نے پر اوسمین یہ عبارت
پائی گئی کہ خارطوم مین سب خیریت ہے - سی جی گارڈن - ۱۴ دسمبر اخبار کے کارسپانڈنٹ اور ماتحت افسرون کے
پوچہنے پر اوس قاصد نے یہ جواب دیا کہ مین خارطوم سے اوسی رات کو جسکا ذکر اوس کاغذ مین ہے
روانہ ہوا تہا اور باغیون کی صفون سے گذرنے مین مجہے کچہہ دقت نہ پڑے اور یہ بہی بیان کیا کہ خود
مہدی بہی شہر سے بہت قریب پڑا ہے - اور باغیانہ مختلف تخمینون کے اوسکے ہمراہ بیس سے
اسّی ہزار تک آدمی ہین خفیف خفیف لڑئیان اکثر ہوا کرتی ہین ایک توپ بہی نجی کاذب کی بیکار کر دی
گئی ہے اور اسطرف جنرل گارڈن نے اپنی توپین دو منزلی چہتون پر چڑہا دی ہین - اور اسی مقام
سے روزانہ صبحکو بعد طلوع آفتاب دوربین سے گرد و پیش کا میدان جو دشمنون سے گہرا تہا معائنہ
کر رہے ہین اور یہ دیکہتے ہین کہ دشمن اپنے مقام سے حرکت تو نہین کرتے - بعد اسکے جنرل نیچے اوترتے
ہین اور شام تک سویا کرتے ہین - اور سو اوٹہنے کے بعد تمام رات ہر چہار طرف پہرتے ہین اور ایک
چوکی سے دوسری چوکی پر جاتے ہین اور اپنی فوج کا دل بڑہاتے ہین اور اسباب کی نگرانی کرتے ہین کہ حملون کے رد کرنے کو ہر شخص
مستعد اور تیار رہے قاصد مذکور بیان کرتا ہے کہ جنرل گارڈن بہت تندرست تہے اور اونکی سپاہ بہی جب سے یہ معلوم ہوا
ہے کہ لارڈ ولسلی انگریزی فوج کے ساتہہ آ رہے ہین بہت قوی دل ہو رہے ہین - اور اونکا دل بڑہا رہا ہے یہ مجمل اور مختصر خبر کہ

خارطوم مین سب خیریت
ہے - ۱۴ دسمبر
سی جی گارڈن

با ھریہ دوث

دشمنون کی رسد کا میدان مین گرفتار کرنا

ایک جنگ گریز صحرا میں۔

خارطوم مین سب خیریت ہے معہ دیگر حالات کے جو قاصد کی زبانی معلوم ہوے تہے اخبار کے کارسپانڈنٹون نے بذریعہ تار برقی کے لندن روانہ کیا - اس قاصد نے بموجب ہدایات کے ایک خبر نہایت ہی ضروری کہ پوشیدہ رکہی تہی اور وہ خاص کر لارڈ ولسلی سے بیان کرنے کی تہی - جنرل گارڈن نے قاصد سے کہدیا تہا کہ وہ کمانڈر انچیف سے کہدیگا کہ مین ہر چہار طرف سے گہرا ہوا ہون لیکن مقام عمدرمان اور قلعہ جو داہنے کنارہ پر ہے وہ ابتک میرے قبضہ مین ہے لیکن مہدی کے ادمیون نے ایک گولے کے فاصلہ پر عمدرمان سے مٹی کا ایک دہس بنایا ہے - قاصد کہتا ہے کہ جنرل گارڈن کے یہ الفاظ ہین جسکا مین اعادہ کرتا ہون کہ دشمن ہم پر غالب نہین آسکتے بجز اسکے کہ ہمین فاقون سے مارین اور آپ فوجون کو متفرق نکرین اسلئے کہ دشمن بے شمار ہین بہت زیادہ فوج لائی گر آپ سے ہو سکے - ہماری سپاہی خارطوم مین رسد کی کمی سے تکلیف اوٹہا رہے ہین اور جو کچہہ رسد ہمارے پاس ابتک موجود ہے وہ نہایت ہی قلیل ہے یعنی کچہہ غلہ ہے اور کسی قدر بسکٹ ہین ہملوگ چاہتے ہین کہ جسقدر جلد ممکن ہو آپ آئین آپکو چاہئے کہ مطمہ یا بربر کی راہ سے آئی - اور اسطرح دو راہین قایم کیجئے - اور بربر کو اپنے پیچہے نہ چہوڑئے - دشمنون کو اپنے سامنے رکہئے اور جب بربر کو لے لیجئے تو وہان سے مجہے مطلع کیجئے اور یہ سب کام قبل اسکے کہ آپ کے آنیکی خبر ہر چہار طرف منتشر ہو تمام کیجئے خارطوم مین نہ تو نمک ہے نہ خرما صرف کسیقدر گوشت ملتا ہے اور تمام کہانیکی چیزین گران ہین خارطوم کی حالت جو نازک ہو رہی تہی ایک اور تحریر سے بہی گارڈن کی معلوم ہوئی اوسی تاریخ کو گارڈن نے ایک خط اپنے کسی دوست کو مقام قاہرہ مین تحریر کیا تہا جسمین یہ لکہا تہا کہ خارطوم مین سب خیریت ہے - سب سامان مہیا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ دس روز کے عرصہ مین کوئی آفت عظیم آنے والی ہے - لیکن یہ حالت نہ ہونے پائی اگر ہماری طرف کے لوگ ہمین دشمنون کے ارادون سے مطلع رکہتے اب مین آپ لوگون کو وداع کرتا ہون دستخط سی جی گارڈن - یہ تحریر گارڈن کی ماہ فروری مین پہونچی اور اوسکے مضمون سے لارڈ ولسلی اوسوقت مطلع نہین ہوے جس زمانہ مین کہ وہ خفیہ خبر جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اونکے پاس پہونچی تہی - قاصد نے جو واقعات زبانی جنرل گارڈن کے بیان کئے تہے اوس سے البتہ خارطوم کی سخت مصیبت ناک حالت معلوم ہوتی تہی مگر اوس مراسلہ مین صرف اسیقدر تحریر تہا کہ خارطوم مین سب خیریت ہے چنانچہ زبانی خبر کی اعتبار سے - یہ امر اشد ضروری معلوم ہوا کہ فوراً ایک سخت جنگ کیجاے ورنہ پایہ تخت سوڈان کے محافظین یا تو مہدی کے ہاتہ مین تہ تیغ ہونگے یا غلام بنائے جاینگے [illegible] باعتبار حالات موجودہ کے صرف یہی ایک امر امکان مین تہا کہ بیوڈا کے ریگستان کو عبور کرکے حملہ کیا جاے -

باب شانزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

فوجون کی روانگی کا کورتی سے دریاے نیل کی طرف بماتحتی جنرل اسٹوارٹ کے قرار پانا - بحری فوج کا ریگستان مین روانہ ہونا - مقدمۃ الجیش حصہ فوج کا منزل مقصود کی طرف روانہ ہونا - شتربانون کا چوری سے پانی فوج کا پی جانا - ابوحلفا کے کنوؤن پر پہونچنا - اوس مقام کا دریافت کرنا جسکے نیچے پانی تہا - گاکدل کے چشمے - دو روز تک سیراب ہونیکے لئے قیام کرنا - کرنیل فریڈ برن بے کا فوج مین آکر شامل ہونا - ابو کلیہ کی طرف نہایت کوشش کے سات کوچ - پہلے پہل باغیون کی فوج کا نظر آنا - فوجون کا ایک خیمہ

بنانا۔ عربون کا آگے بڑہنا۔ لشکرگاہ کے گرد ہلکی لڑائیون کا ہونا ۔ جنرل اسٹوارٹ کے حکم سے فوج کا
آگے بڑہنا۔ دشمنون کی سخت آتش باری ۔ عربون کا یکایک حملہ۔ فوج کا مربع بناکر سامنا کرنا۔ برٹش سپاہیون
کی خطرناک حالت ۔ کرنیل برن بے کا کمبخت حکم ۔ بھاری ہتھیار بند برٹش سپاہیونکا اپنی جگہہ کو چھوڑ دینا ۔
اور عربون کا مربع توڑکر اندر فوج کے گھس آنا۔ بہادرانہ جنگ کرنیل برن بے کی ایک باغی شیخ کے ساتھ
کرنیل کا نیزے سے کندہے اور حلق مین زخمی ہونا ۔ برن بے کے بچانیکے لیئے بے سود کوششون کا ہونا ۔
مربع کے اندر سخت جنگ کا ہونا ۔ کارڈنر توپون کی ہنگامہ آرائی ۔ انیر مطمہ کا گولی سے مارا جانا ۔ جنرل اسٹوارٹ
کے گھوڑے کو گولی لگنا ۔ کارد کے سپاہیون کا باغیون کو مربع سے باہر نکالدینا ۔ آخری حملہ کرنا اور باغیون
کو شکست فاحش ہونا

اس زمانہ مین لارڈ ولسلی نے ایک حصہ اپنی فوج کا اسلیئے علیحدہ کر رکہا تہا کہ خارطوم کی طرف جنگ مین جسوقت اونکی احتیاج
ہو تو بلا توقف وہ لوگ جنگ کے لیئے تیار رہین ۔ گارڈن کی مرسلہ خبر ۱۳ ۔ دسمبر کو پہونچی تہی اور چار روز قبل اسکے جنرل ارل
معہ دو ہزار چار سو سپاہیون کے دریاے نیل کیجانب اس غرض سے جا چکے تہے کہ وہان پہونچکر کرنیل اسٹوارٹ کے خون کا بدلا
لین اور بعد اسکے ابوحمید اور بربر پر بڑہین ۔ یہ حصہ فوج کا اتنی دور جا چکا تہا کہ اگر لوٹنے کا حکم بہی ہوتا تاہم واپسی اسکی غیر ممکن تہی ۔
اسی درمیان مین سر ہربرٹ اسٹوارٹ ۷ جنوری کو گالدل سے کورتی واپس آئی اور بیان کیا کہ کنوون پر بلا مزاحمت قبضہ
کرلیا گیا ۔ اس عمدہ کارروائی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکی وجہ سے اسقدر بانی کا بند وبست امدادی فوج کے لیئے ہوگیا ۔ اور
اس سے گویا یہ بات معلوم ہوتی تہی کہ اب کوئی سخت دقت دوسری اور زیادہ وسیع سفر ریگستان مین نہ واقع ہوگی ۔ مطمہ مین
اسیقدر جنگ کی بلا شبہ امید کیجاتی تہی لیکن بوجہ اسکے کہ باغیون کا تخمینہ جو قاصد یا قید یون کے ذریعہ سے دریافت ہوا وہان تین
ہزار سے زیادہ نہ تہا اسلیئے اسبات کی امید تہی کہ ایک حصہ فوج کا مناسب اور اوسط قوت کے سات جنرل گارڈن تک پہونچ جانے
مین کامیاب ہو جائیگا اور بذریعہ دخانی جہاز کے جو مقام شندی مین ٹھہرے ہین کہ برٹش فوج کو لیجائین جاسکے گا ۔ علاوہ اسکے چونکہ یہ
کیف کوشش بلیغ اس مہم مین ضروری تہی لہذا لارڈ ولسلی نے یہ عزم بالجزم کرلیا تہا کہ اس مہم کا سرانجام سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے سپرد
کردین اور جسقدر فوجین [illegible] ہون اونکے لیئے بہم پہونچائین ۔ ۶ ۔ جنوری کو سر ہربرٹ کورتی مین واپس آگئے اور دوسرے روز عقب
مین کرنیل کلارک کے ہمراہی ایک مختصر شتری فوج اور کثیر سامان رسد کے گالڈل کو روانہ ہوئی ۔ اوسی شام کو لارڈ چارلس برس
فورڈ کی بحری فوج جو اس جنگ کے لیئے منتخب ہوئی تہی معہ مقدمۃ الجیش حصہ فوج کے اونٹون پر سوار ہوکر کمانڈرانچیف کے روبرو
صف بستہ ہوئی ۔ جہازی سپاہی اپنے کو ریگستانی کشتیون پر یعنی اونٹون پر سوار دیکہہ کر نہایت خوش تہے اور اونکی خوشی
عام لوگون کی خوشیون کا باعث تہی ۔ حملہ کارروائی جہازی اصطلاح مین کرتے تہے ۔ اور اونٹون کو بہی اونہین جہازی اصطلاح
مین پہیرتے تہے یعنی جہاز کو داہنے یا سامنے کیطرف پہیرو ۔ اور یہ جانور بہی اپنے نئے سوارون کی تیزی اور جرات سے گہبرائے
ہوے تہے اس لیئے کہ وہ اپنے ملک کے باشندون کی ملائمیت کے عادی تہے جو اسکے خلاف تہی ۔ (گہوما دو چہوڑی دم
کو اور اے فلان اپنے پتوار کی خبرداری کرو ورنہ ہم تختہ پر گر پڑینگے) یہ چند مضحکہ جملے اوسوقت سنائی دیتے جب کہ
یہ بحری فوج تیار ہوکر کمانڈرانچیف کے روبرو سے گذر رہی تہی ۔ لارڈ ولسلی نے اون لوگون کو جنسے اتنا تیزی کے ظاہر تہے
پسند کیا اور مطلع کردیا کہ تملوگون کو کلہ صبح بہ ماتحتی جنرل اسٹوارٹ صحرا کی طرف سے روانہ ہونا ہوگا ۔ یہ حصہ فوج کا جو سر ہربرٹ

کے ماتحتی مین تفویض کیا گیا تہا اسمین ایک ہزار پانچسو غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی اور سو افسر اور تین سو سوڈانی اور دو ہزار دو سو اٹہائیس اونٹ اور تین بیچدار اور ایک ۶ - پونڈر توپ شامل تہی - ۸ جنوری کے سہ پہر کو ۳ بجے حصہ فوج کا گرد اور غبار مین اٹہا ہوا اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا - ہر ایک سپاہی اپنی تین روز کی خوراک اور پانی اور سات روز کا چارہ اپنے اونٹ کے لیے اوسپر رکہتا تہا - پانی یا تو مشک مین یا ٹینکی کی کہال مین رکہا گیا تہا - اور ایک مقدار جسمین تنگ دیا گیا تہا - تاہم اسقدر تہا کہ اگر احتیاط اور اندازے سے خرچ کیا جاتا تو معمولی طور سے پیتے اور کبہی کبہی ایک پیالی چاے بنا لینے کے بعد بہی چار پانچ روز تک چلتا - لیکن بدقسمتی سے یہ مشکین کل نیا - پائی گئین اس لیے کہ تمازت آفتاب سے پانی بہوری ہو گئین اور پانی اونکا اونٹ کے پینگیا ہنال کے جہکولون سے چمڑے مین اس سرے سے اوس سرے تک لگ گیا اور بڑے بڑے قطرے اونکے دونو پہلو سے ٹپکنے لگا - جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ نصف سے زیادہ مشکین ہمبوک کے کنوون تک پہونچتے پہونچتے خالی ہو گئین برخلاف اسکے چند دہات یا ربڑ کے حوض جو فوج کے ہمراہ تہے انمین سے ایک قطرہ بہی پانی کا نہ ٹپکا اور باعتبار اوس بندوبست کے جو اونکے انسداد کا کیا گیا تہا ان ساربانون کو بہی بہت کم موقع پانی چورانے کا ملا اور وہ لوگ پانی نکال لینے سے باز رہے - یہ ساربان سپاہیون سے زیادہ تشنہ معلوم ہوتے تہے - اور بار بار اور زیادہ پانی پیتے تہے اور جب اپنے حصہ کا پانی پی چکتے تو موقع پاکر سپاہیون کی مشک سے پانی چورا لیتے اور پی جاتے ۱۰ جنوری تک یہ فوج اسیطرح چلی گئی اور کوئی امر پیش نہین آیا - ہمبوک کے کنوون پر پہونچ کر معلوم ہوا کہ یہان پانی کی قلت

سرکاری فوج کا غاکدل کے کنوون پر پہونچنا

ہے بلکہ بالکل نہین ہے - لہذا جنرل استوارٹ نے حکم دیا کہ فوج ہو بہ کو جو آٹھہ یا دس میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہو - دس بجے دنکو یہان پہونچکر معلوم ہوا کہ انجنیر اور پیدل سپاہیون نے جو سوار کردے گئے تہے اور جو سفر اول مین اس مقام پر متعین ہوے تہے متعدد کنوئین نو فٹ تک گہرے ناہموار اور کنکر کی زمین پر ایک چشمہ آب کے قریب کہود دے ہین چنانچہ بعض گڈہون مین چھہ انچ عمیق سرد اور شفاف رنگ کا پانی مگر ذائقہ مین کسیقدر شور نکلا تہا - لیکن دو گھنٹہ قبل اسکے ان گڈہون مین سے کرنیل کلارک کی فوج کے آدمیون نے اور فاصلہ کہ مصری تشنہ ساربانون نے جو فوج کے ساتہہ پانی پی لیا تہا چنانچہ جنرل استوارٹ کی فوج نے فی نفر ایک بادیہ پانی پر تمام روز اکتفا کیا بعد اسکے پہر آگے کو روانہ ہوئی اور تہوڑی دیر بعد غروب آفتاب کے ایک صحرا سے پر گیاہ مین جو جبل غلیف کے جنوب مین واقع ہے پہونچے اور تین بجے رات تک یہان مقیم رہے بعدہ پہر کوچ کیا اور تمازت اور سختی راہ اور شدت تشنگی نے انسان اور اونٹون کو اسقدر پریشان کردیا کہ بیس اونٹ مرکر راہ مین گرگئے - الغرض فوج بہادرانہ قطع مسافت مین سرگرم رہی یہان تک کہ چاہ ابو حلفا پر تین بجے سہ پہر کے وقت پہونچی - نظر اول مین لوگون کو بہت ہی اضطراب پیدا ہوا اس لئے کہ ایک مختصر حُفرہ پانی کا سبز پتون سے چہپا ہوا دکہائی دیتا تہا لیکن ایک ادنمانے جو رسالہ ہزارس کے ساتہہ تہا بآواز بلند کہا کہ یہان پانی کافی طور سے ہر شخص کے لئے موجود ہے - اور اس نے ایک اور گڈہے کا نشان دیا جو اسوقت تک دکہائی نہین دیتا تہا - لیکن یہ گڈہا بہی صرف چار قدم عمیق تہا اور بیس گلن سرد اور شفاف پانی سے زیادہ اسمین نہ تہا - چنانچہ پانی کی مقدار بہت ہی قلیل تہی اور ضرورت بہت زیادہ تہی - راہ نما نکالدیا گیا لیکن شرمندہ ہوکر اوس نے خود اپنے ہاتہ سے بالو اور کنکر کی زمین مین چند فٹ دوسری طرف ایک گڈہا کہودا اور فوراً ایک سوت گدلے پانی کی نکلی جسے دیکہکر ہر شخص کا چہرہ چمکنے لگا - بظاہر تمام زمین کے نیچے پانی پوشیدہ تہا غرضکہ پکہال اور پانی کی بوتلین اور دیگر فوجی ظروف آب فوراً مصرف مین لائے گئے اور ہر شخص باری باری اوسمین ڈالکر کسیقدر مایل بہ سبزی پانی پیتا تہا ذائقہ کی نسبت سپاہیونکی ایک جماعت نے یہ بیان کیا کہ بمقابل اوس گدلے پانی کے جو بظاہر دیکہا [illegible] مزہ اور ناگوار نہ تہا - حاصل کلام ہر شخص کے سامنے وہ پانی تہا اور جب تک تشنگی نہ جہی لوگون نے ناممیاب ہوجائیگا اور بذریعہ [illegible] گہوڑے کو دو بالٹی دی گئی اور اونٹون نے بہی سے زیادہ خواہش اور شوق کے ساتہہ پیا - ایف کوشش بلیغ اس مہم مین [illegible] بچا رکہا گیا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جب چند انچ اور عمق زیادہ ہوا تو تیز سوتے ان گڈہون سے اگردین اور جسقدر فوجین [illegible] کہ پانی نکال چکتے وہ بہر جاتا تہا - چنانچہ متواتر پانی لینے اور فوجی ظروف کے ڈبونے سے مٹی کو ملن کرنیل کلارک کے ہمراہی ایک [illegible] رنگ جو سبزی مایل تہا گدلا ہوگیا اور بعد اسکے بالکل سیاہ ویسا ہی ہوگیا جیسا شدت بارش کے بعد سیاہ پانی لندن کی موریون سے نکلتا ہے - الحاصل لوگ اوس پانیکو گدلا تہا مگر پانی سمجھ کر پیا کئے - اور عربون کے حقمین وعادتے رہے کہ ان لوگون نے مردہ جانورون کی لاشین اوسمین ڈالکر پانی کو زہر آلودہ بن کردیا تہا - اوس دن سہ پہر کو اور تمام رات لشکر نے خوب پانی پیا اور آتشدانون کے گرد قہوے اور چاے کا ایک معقول دور چلا - ۱۲ - جنوری کی صبحکو فوج وہان سے روانہ ہوکر گیارہ بجے ایک پہاڑی کی نشیب مین پہونچی اس پہاڑی کی چوٹی آتش فشان چوٹیون کی طرح تہی اور اسی مقام پر جاکدل کے چشمے تہے علاوہ انکی پہاڑیون کو اُتر کر چند کنوین اور دو یا تین میل کے فاصلہ پر واقع تہے لیکن یہ تین قدرتی چشمے خود جاکدل مین ایسے تہے جسمین قیاساً پانچ لاکہہ گلن پانی موجود تہا یہ مقدار فوج کے لئے بہت تہی اور اوسکے صرف کرنے سے کم ہونے والے نہ تہے - گارد اور انجنیران شاہی نے جو پہلی مرتبہ آکر سر ہربرٹ استوارٹ پسند کیا اور [illegible] کنوے ناتراشیدہ پتہرون کے بنا رکہے تہے - بلکہ بہت سی چوٹیان پتہر کے ٹکڑے جمع کرکے

سرکاری فوج کا حلفیہ کے کنوؤں پر پہونچنا
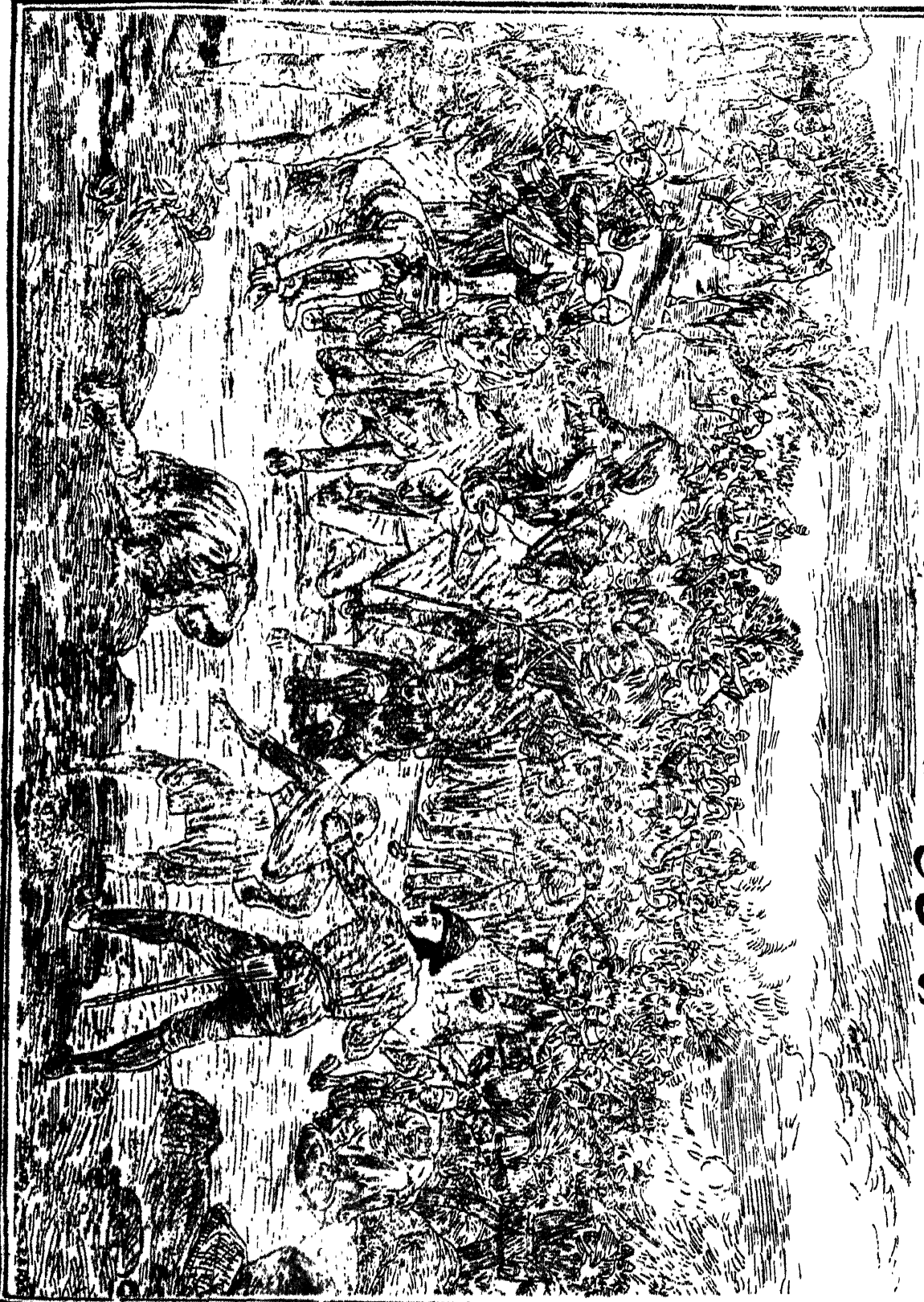
تھے اور زمین پر اونکا ڈھیر کردیا تھا اسوجہ سے ایک آسان راہ پہاڑی تک جانیکی اور چشموں پر قیام کرنیکی بن گئی تھی - اور ایک
لمبا گول گڈہا تالاب کی مٹی اور پتھر سے اوس پہاڑ کی گھاٹی کے سامنے ایسا بنا یا گیا تھا کہ اگر نیچے کے تالاب سے پانی اوسمین
بھرلیا جاے تو سو اونٹ آگے جاکر ایکہی ساتھ پانی پی سکتے تھے اسکے علاوہ آدمیون کے پانی پینے کا بھی انتظام مناسب
کیا گیا تھا - اونکے پینے کا پانی اوپر کے تالاب یا چشمون سے بذریعہ نل کے کھینچا جاتا تھا اور بسکٹ رکھنے کے ٹین کے صندوقون
مین جمع ہوتا تھا اور جسقدر درکار ہوتا تھا وہین سے لیا جاتا تھا جس اخبار نویس کا حال ہمنے ابھی اوپر تحریر کیا ہے وہ لکھتا
ہے کہ گاکدل مین پہونچنے کے بعد دو روز تک برابر بجز پانی پینے اور نہانے کے دوسرا کام نہین ہوا ہملوگون نے اوس شیرین
اور سرد اور شفاف پانیکو با فراط پیا اور ہماری آنکھین اور ہمارے حلق اور ہمارا کلیجہ خوب تر ہوا اور عجب کیفیت مسرت
اور خوشی کے ساتھ اوسمین نہاتے تھے اور کھیلتے تھے اور چھینٹے اوڑاتے تھے - غرض وہ دن عجب خوشی کے تھے - قبل
اسکے جو سپاہی اپنے لبونکو تر رکھنے کے لئے سانس روکتے تھے وہ لوگ اسوقت مین ترانہ ہاے مسرت گاتے تھے اور یہ
معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص مین جرات اور جان تازہ آگئی ہے - ۱۳ - جنوری کو کرنیل فرڈیرک بے خیوائی ایک مشہور اور معروف
شخص انگورتی سے معہ سامان رسد گاکدل مین پہونچے قبل اسکے کرنیل نے ویلس کشتیون کو آبشارون سے پار کرنے مین
سخت مشقت اور نہایت ہی عمدہ کام کیا تھا اور باوجودیکہ حالت صحت انکی عمدہ نہ تھی بلکہ دردسینہ کی وجہ سے نہایت ہی اذیت
مین مبتلا تھے لیکن بکمال استعجال اس مہم مین شریک ہونیکے لئے پہونچے - الغرض دوسرے روز صبحکو دریاے نیل کی طرف کوچ
شروع ہوا اور ڈیڑہ سو سپاہی بہ ماتحتی کرنیل وندلیہ اس غرض سے چھوڑ دئے گئے کہ وہ لوگ اس مقام پر قبضہ کئے رہین - اور
گارد کے سپاہی جو قبل اسکے ان چشمون کی حفاظت کر رہے تھے فوج مین لے لئے گئے - اب کل لڑنے والونکی تعداد اوس
فوج مین ایک ہزار چھہ سو سپاہی رفل بندوق اور سنگینون کے ساتھہ تھی - گاکدل سے نکل کر راستہ ایک ایسے ویران
اور اوسر میدان کی طرف سے گیا تھا جو پہلی راہ سے بھی ویران تر تھا - ۱۴ - جنوری کو ۳ بہر کے وقت کچھہ روز تک سایہ ملا
لیکن دوسرے روز صبح کو پانچ بجے پھر کوچ شروع ہوا اس سفر مین لدے ہوے اونٹون پر بہت ہی سختی گذری اس لئے کہ چند
روزون سے وہ سب صرف نصف خوراک اپنی پاتے تھے اور ہماری فوج ایسے وقت مین منتشر ہونے لگی جبکہ اوسکا اجتماع
اور استقلال ضروری تھا بہت سے جانور ماندگی کے سبب سے راہ مین گر پڑے اور گولی ماردی گئی تاکہ تکلیف سے بچ جاوین
یا عربون کے ہاتھہ مین نہ پڑین اور ریر گارد یعنی وہ حصہ فوج کا جو عقب مین آتا تھا اوسپر تو اور زیادہ سختی اور مصیبت تھی کہ وہ لوگ
افتادہ جانورون پر سے اسباب اتارتے تھے اور پھر دوسرے اونٹون پر لادتے تھے سو خالی اونٹ کا گلہ سواری کے لئے
بوقت ضرورت ساتھہ تھا - غرضکہ باوجود ان سب خرابیون کے بھی فوج قطع مسافت مین سرگرم رہی اور پیدل سپاہی جو سوار
کردے گئے تھے مقدمۃ الجیش تھے اور رسالہ ہزارس دونون بازونکی حفاظت کرتا جاتا تھا - ۱۵ - جنوری کو فوجین ہماری جبل
نوس اور جبل طارن سے کہ یہ دو بہت مشہور مقام ہین ہوکر گذرے اور دوسرے صبحکو ایک چھوٹی پہاڑی پر جسکی بلندی مین
سے ایکسو فٹ ہوگی چڑہنا شروع کیا ان پہاڑیون کے اوپر ابوکلیہ کے کنوین جنوب اور مشرق کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ایک
گوشہ مین واقع تھے اور اوس جگہہ کی زمین دریاے نیل کی طرف سراشیب ہوتی گئی ہے - چنانچہ فوج ہماری اوس پہاڑی پر مغرب
کی طرف جاکر ٹہری اور ہزارس کا رسالہ چار میل کے فاصلہ پر دشمنون کی دیکھہ بھال کو آگے بڑہ گیا تھا - اور دوسرے چار میل کے
فاصلہ پر داہنی طرف ایک اور سلسلہ ویران اور سیاہ پہاڑیون کا پھیلا ہوا تھا یہان سے منتشر جماعت دشمنون کے سوار اور
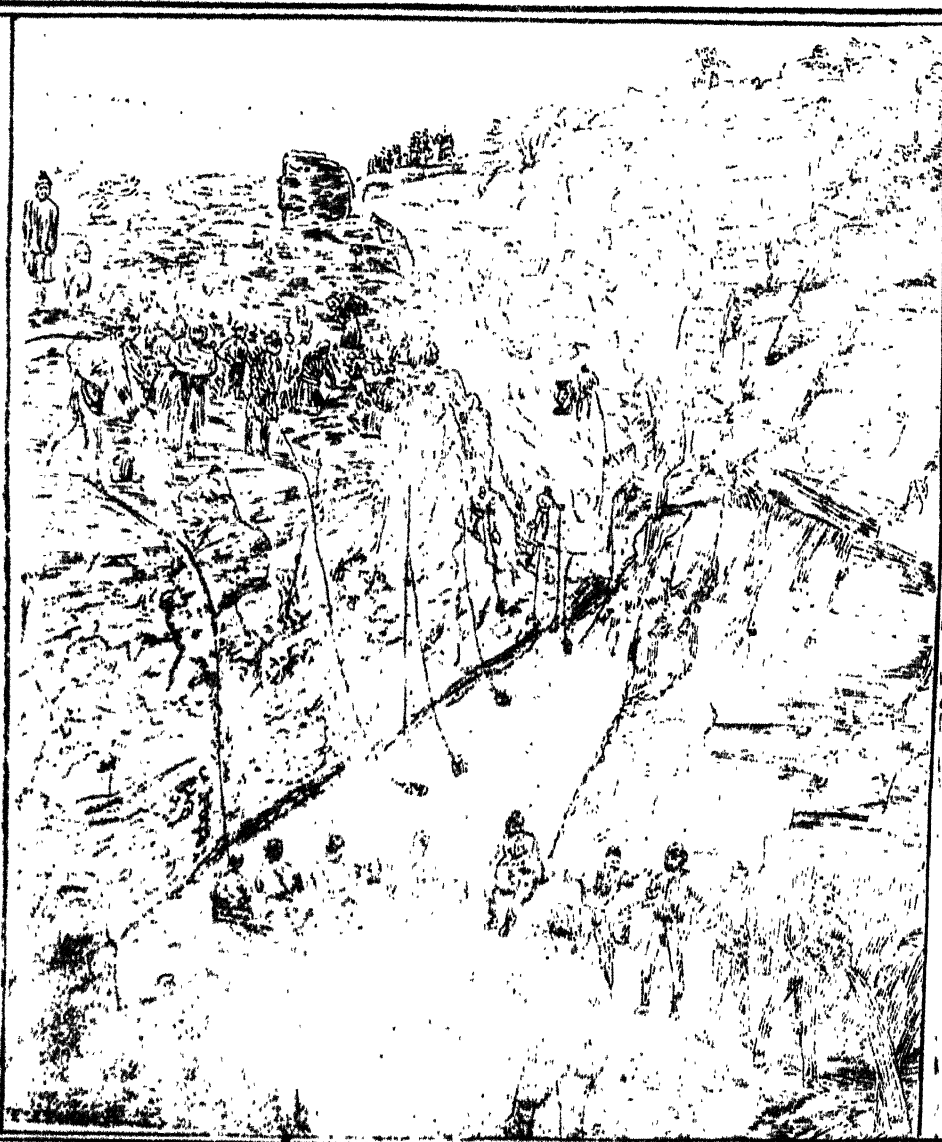
غاکدل کے کنوئین۔ اوپر کے کنوون سے نیچے پانی لانا

اور پیادہ لوگون کی نظر آتی تھی۔ ہمارے سوارون کا رسالہ جنوب اور مشرق کی حد ن پیلا جہان کی زمین اون کنوون کی طرف بلند تھی
دشمنونکا لشکر دو میل کے فاصلہ پر الو کلیہ کے پچہم طرف پڑا ہوا تہا اور کسیقدر فوج اونکی ایک وادے مین میوسا کی خاندار جھاڑیون
کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اور کچھہ فوج ایک خشک نالہ مین پوشیدہ تھی۔ اور انکی پشت پر دو جتہا سوارون کے تھے۔ مہدی
کے پچاس یا ساٹھہ پھریرے سفید اور سرخ اور زرد اور سبز رنگ کے جنپر آیات قرانی بہد سے خو. ستے لکھے ہوے تھے
آٹھہ یا دس فٹ اونچے بانسونپر اُڑتے ہوے دیکھائی دیتے تھے اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ لشکر نے عمدہ طورسے حصار بندی کرلی
ہے باغی ہمارے رسالہ کو دیکھہ کر داہنے اور بائین طرف پلٹ گئے۔ اور ایک ہلکی لڑائی فاصلہ سے شروع کردی مگر نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ
باغی ایک پہاڑی کے پیچھے بہاگ گئے اور وہان پناہ لیکر علی الاتصال گولیان چلایا کئے۔ کرنیل ہیرو نے جو رسالہ ہزارس کے افسر

ایک علٰحدہ پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ کر لیا جہان سے کرنیل کے سپاہی دشمنون کو بخوبی روک سکتے تھے بعد اسکے قریب دو بجے
کے آخر کار ہراول کی فوج لڑتی ہوئی نمودار ہوئی اور کارد شتر سوارون کے فوج بائین طرف اور ہماری حصہ فوج کا قلب
اور سوار دیکار رسالہ داہنی طرف لڑتا تھا غرضکہ ہماری فوج برابر آگے بڑہتی جاتی تہی یہان تک کہ ابو کلبہ صرف تین میل کے فاصلہ
پر رہ گیا اور چونکہ دشمنون نے نہ تو آگے بڑہنے کی اور نہ پیچہے ہٹنے کی کوئی علامت ظاہر کی اسلئے فوج کو اوسی جگہہ مقام کرنیکا حکم ہوا
بعد اسکے جنرل اسٹوارٹ نے بہت احتیاط کے ساتھہ دشمنون کے لشکرگاہ کی پیمایش کی اور یہ حکم دیا کہ لشکر ہمارا آج شب کو اوس
قلہ پہاڑ کی پشت پر شب باش ہو جسپر رسالہ ہزارس نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور فوج کا رخ اور داہنا سمت اوس سنگی ناہموار ڈہال کی طرف
ہونا چاہئے اور بایان بازو اور ایک حصہ اوس فوج کا جو عقب مین ہے وادی کو چک کیطرف کیا جاے اور سامنے اسکے یہ بہی حکم دیا
گیا کہ ایک مورچہ یا ضریبہ بہی تیار کیا جاے کہ شبخون کی حالت مین بکار آمد ہو اور ہماری حفاظت ہو سکے اور ایسا مستحکم مقام بن جائے
کہ جسوقت بڑا حصہ ہماری فوج کا دشمنون کے مقابلہ کو بڑہے تو اونٹ اور جملہ سامان بہ نگرانی ایک گارد سپاہیون کے اوس مقام مین
محفوظ رہ سکے بعد اسکے میموسا کی خاردار جہاڑیان کاٹ لیے سکے جال سمیت راستہ پر عقب مراور داہنے بائین اس مورچہ
کے بچہا دی گئین اور سامنے کی طرف دو دیوار دونون طرف پتہر وغیرہ کی چین کر ۱۸ انچہ بلند بنا دی گئی اور ان دونو دیوارونکی درمیان
مین تیس ۳۰ گز کا ایک راستہ کہولدیا گیا اور مزید احتیاط کے لئے تین چہوٹے چہوٹے قلعے اور کمسریٹ کے صندوق اور تراشیدہ
جہاڑیون کے داہنے اور بائین اور پشت پر ضریبہ یعنے مورچے کے بنائے گئے اور دو آخر الذکر مقامات کہ حقیقتہً سب مستحکم
تھے پیدل سپاہیون کو جو سوار کر دئے گئے تھے بہ ماتحتی کپتان پینی اور کپتان پیگوٹ کے سپرد کر دے گئے۔ اور اوس چوٹی پر
جہان ہزارس کے سوارون نے قبضہ کر لیا تہا قریب سات سو گز کے بائین طرف سامنے کو ایک مورچہ ناہموار پتہرون سے
تیار کر لیا گیا اور اور ایک کمپنی ساسکس رجمنٹ کے وہان حفاظت کے لئے بہیجدی گئی چنانچہ یہ لوگ ایسے عمدہ موقع پر تھے
کہ جہان سے دشمنون کی پیش قدمی کو بہت جلد دیکہہ سکتے اور حملوں کو عین وقت پر مطلع کر سکتے تہے۔ ایک اور مضبوط پکٹ یعنی
جماعت پہرے والون کی روانہ کی گئی کہ پشت فوج کے بائین طرف اوسیقدر فاصلہ سے بلندی پر مقیم ہون حسب معمول اونٹ
اور اسباب وسط مربع مین رکہے گئے اور اسطرح بندوبست ہو کر فوج رات بسر کرنے پر تیار ہوئی۔ ہر مربع کے رخ دو سو
گز طول مین تہے۔ اور اونٹون کو ٹہرا کر سر اور گہٹنے سے خوب مضبوط باندہ دیا تہا کہ جنگ یا روشنی کی چمک مین گہبرا کر پریشان
ہون قبل سونیکے ہر شخص مسلح ہو کر کہڑا ہوا اور افسرون نے جانچ لیا کہ ہر شخص اپنے اپنے موقع مناسب پر مستعد اور موجود ہے
اثناء شب مین عربون نے انگریزی خیمہ گاہ پر بار بار گولیان چلائین اور چہہ بجے صبحکو ایک سخت باڑہ داغی مگر بیدار توپون کے
چند ہی گولون نے اونہین خاموش کر دیا۔ قبل طلوع آفتاب کے سہ بارہ فوجین مسلح کی گئین اس لئے کہ ایک عام حملے کی
اوسوقت امید کیجاتی تہی کہ ہمارے قیام گاہ پر یہ عرب کرین گے۔ لیکن چاشت تک سب طرح کی خیریت رہی اسکے بعد
دشمنون نے ایک مورچہ کے عقب سے سخت آتش باری شروع کی یہ مورچہ داہنے بازو پر ہمارے ضریبہ یعنے مورچے کی
شب کو بنایا گیا تہا چنانچہ دشمنون کی اس آتش باری سے اکثر آدمی اور جانور ہماری طرف کے زخمی ہوے اور کرنیل برن بگے
کے سبزی گہوڑی کو گولی لگی۔ چنانچہ کرنیل نے بسنجیدگی تمام مسکرا کر کہا کہ آج کا دن میرے لئے مبارک نہین معلوم ہوتا
اور اوس لنگڑے گہوڑے کو علیحدہ کر کے ایک دوسرا گہوڑا اپنی سواری کے لئے طلب کیا۔ آٹہہ بجے تک بدستور نہایت
تیزی کے ساتھہ گولی چلتی رہی بعد اسکے تین ہزار عرب بہ ترتیب تمام دو حصوں مین منقسم ہو کر ناہموار اور سنگی پہاڑیون کی پشت

سے داہنی طرف ہملوگون کے بڑہے - سرخ اور سفید پھرہرے باغیون کے لشکر مین اوڑتے ہوے نظر آتے تھے اور متعدد باجون
کی آواز سنائی دیتی تھی اس درمیان مین یہ عرب کچھ ششدر سے یہ دیکھکر ہوے کہ ہماری فوج جنگ مین سستی کر رہی ہے اور ہمارے
مورچہ سے ایک میل کے فاصلہ پر صف بستہ ہوکر ٹہر گئے اور ٹہر ٹہر کر چند گولیان چلاتے تھے اور آہستہ آہستہ داہنی جانب
بڑہتے آتے تھے مگر پیدل سپاہیون کی دو جماعت نے جو سوار کردئے گئے تھے پیراستہ اونکا روکا اسی اثنا مین باغیون کے
دوسرے حصہ فوج نے وادی پر گیاہ کے اندر سے چھپ چھپ کر بائین رخ پر ہمارے جو سیدہا راستہ کنودن کا تھا بڑہے - چنانچہ
جنرل اسٹوارٹ نے کپتان نارٹن کے تین پچیدار توپون کو حکم دیا کہ معہ گارڈز اور بحری فوج کے بائین طرف کو روکین اس اثنا مین
عربون نے اپنی ریمنگٹن بندوقون سے باوجود فاصلہ کے عمدہ کام لیا اور اکثر آدمیون کو ہمارے مورچہ کے اندر گولیان لگین - ساڑہے
نو بجے یہ معلوم ہوا دشمنون کی فوج کا جاسوسی حصہ بائین بازو کی طرف یہ کوشش کر رہا ہے کہ آہستہ آہستہ اوس پہاڑی کے گرد کسی
طرح پہونچ جاوے چنانچہ کرنیل بربر کا رسالہ ہزارس اوس طرف متعین کیا گیا کہ دشمنون کے اس بافائدہ حرکت کو روکے ادہر سامنے کیطرف
بدستور دونو طرف سے گولیان چل رہی تہین اور مارٹینی بندوقون نے اسجگہ پر نہایت ہی پر اثر کام دیا اور برٹش فوج اسطرح مارا مار
کرتے رہے کہ باغی مربع کے قریب ہوجانے سے باز رہے - قصہ مختصر اسی اثنا مین جنرل اسٹوارٹ نے یہ کہا کہ اگر دشمن ہم پر حملہ آور ہونا
چاہتے ہین تو ہم ہی نکلکر جنگ کرین گے اور گھوڑے پر سوار ہوکر دس سے بیس منٹ کے عرصہ مین فوج گارد کے قلب مین اور بحری
حصہ فوج کے بائین طرف جاکر یہ حکم دیا کہ فوج آگے بڑہے - اور ساتھ ہی اسکے عمدہ احتیاط کو راہ دیا یعنی جسوقت سپاہیونکو حکم دیا
جاے کہ وہ ایکجا ہوجائین تو اونکو لازم ہے کہ ہمیشہ بائین بازو پر مجتمع ہون - اس لئے کہ [illegible] پیچھے ہٹنکی بہی تھی اور یہ بہی وہ تہی جہان
سے وہ حصہ فوج کا بلند زمین پر وادی کے کنارہ ہوکر کنودن تک قبضہ رکھتا - پیشقدمی کا حکم فوج کو تنگ مربع مین ترتیب دیکر اسطرح ہوا کہ
بائین سامنے کے رخ پر دو کمپنیان پیدل کے جو سوار کردے گئے تھے - اور داہنے جانب دو کمپنیان گارد کی رکھی گئین - اور بائین رخ پر
دو کمپنیان پیدل کے جو سوار کردے گئے تھے اور دو کمپنیان ساسکس رجمنٹ کی متعین کی گئین اور پشت کے رخ پر چار کمپنیان بحری
فوج کی [illegible] اور توپخانہ جسمین تین پچیدار توپین تہین بیچ مین سامنے کے رخ پر متعین ہوا اور بحری اور گارڈز کی فوج بیچ مین پشت
کے رخ پر رکھی گئی - کچھ تھوڑے سے پیدل فوج کے سپاہی جو سوار کردے گئے تھے سامنے اور داہنے جانب اور ہزارس رسالہ
کے سوار بائین بازو پر خفیف جنگ کرتے تھے باستثناے اون افسرون کے جو سوار تھے اور رسالہ کے باقی کل فوج پیادہ تہی صرف
چند اونٹ جنپر مصالح جنگ اور پانی اور اسپتال کی ڈولیان تہین وسط مربع مین رکہی گئی تہین بقیہ جانور معہ مصالح جنگ اور اسباب
وغیرہ کے بحفاظت ڈیڑہ سو شاہی ساسکس رجمنٹ اور پیدل سپاہیون کے زریبہ کے اندر چھوڑ دئے گئے حاصل کلام فوج اوسی
ترتیب سے جسکا ابھی ذکر ہوا ہے روانہ ہوئی - اور اسطرح چلی کہ دشمن کے بائین بازو سے گھومکر گذر جاے اور اسطرح انہین حملہ پر
یا راستہ چھوڑ دینے پر مجبور کرے - چنانچہ عرب بہی سخت آتش باری کے ساتھ ہماری اس پیش قدمی سے ملاقی ہوے اور گولیان
اونکے مینہ کی طرح ہماری فوج پر برستی تہین اور داہنے بائین صفوف لشکر مین سپاہی گرتے جاتے تھے میجر گف پیدل فوج کے جو سوار
کردے گئے تھے گولی کہاکر زمین پر گرے اور جان دی اور کپتان لارڈ سینٹ ون سنٹ ([illegible] نمبر نیزہ باز) سخت زخمی ہوے اسی
طرح میجر ڈیکس اور ڈاکٹر میجل کو بہی زخم کاری لگا - سرجن میجر فرگیس معہ اپنے ہمراہی ڈاکٹرونکے زخمیونکی تیمارداری مین فوراً مصروف ہوے
اور مجروحین کو ڈولیون مین سوار کراکے فوج کے ساتھ کردیا - پیدل سپاہی جو سوار کردے گئے تھے متسلسل لڑتے رہے یہانتک

٭ لارڈ سینٹ ون سنٹ جو قبل اسکے جنگ جنوبی افریقہ اور افغانستان مین شریک تھے اس زخم کی وجہ سے بعد چند روز کے ہلاک ہوے

کہ دشمن پس پا ہوے۔ اور بوجہ اسکے کہ بہت لمبی لمبی گہانس تھی رفتہ رفتہ اوسمین پنہان ہونے لگے یہانتک کہ بجز ہیرون
کے کہ وہ لو اللہ وادی کے پار برتس کی صف مقدم کے نزدیک [illegible] ہلتے تھے اور کوئی نظر نہ آتا تہا۔ مورچہ کو چھوڑتے ہوے ایک
گھنٹہ کے قریب گذرا ہوگا اور اسی سخت گولیون کی بوچہار مین جو سپاہ سوڈانی پہاڑیون سے برسا رہے تھے دو میل تک ہملوگ
بڑہے چلے گئے اوسوقت حکم ہوا کہ فوج ٹھہر جاے اور مربع کی ترتیب پہر درست کی جاے۔ جنرل اسٹوارٹ نے فوجون کے
لئے ایک موقع مناسب نشیب مین انتخاب کیا تھا جدہر باغی میدان سے نکل کر دیتے تھے۔ اور مارے جاتے۔ گیارہ بجے
پیدل فوج جو سوار کردی گئی تھی حملے کیلئے آگے بڑہی اور پیدل توپون نے دشمنون کے مرکز پر تاک کر گولہ باری شروع کی
کہ دفعتہً مربع کی پشت پر بائین طرف وادی کے دو تنگ راستون سے دشمن علمون کو جلوہ دیتے ہوے بہت تیزی کے
ساتہہ حملہ آور ہوے۔ غرضکہ یہ حملہ ایسا آسان اور سہل تھا کہ ہمارے حملہ آورون کو عربون سے بیشتر موقع مربع تک پہونچنے
کا نہ ملا اور وہ لوگ جب تک بہاری حصہ پر فوج کے پہونچ گئے اس فوج کی پشت کا نصف حصہ بائین رخ پر ہوگیا اور اس
طرح کل رخ پشت کی طرف ہوگیا۔ کرنیل برن بے اوسوقت دوسری جانب تہا اور یہ دیکھہ کر کہ ہمارے حملہ آور سپاہی خالی [illegible]
رہتے ہین فوراً سوار ہوکر ننگی تلوار ہاتہہ مین لئے ہوے آگے بڑہا اور بہاری فوج کے حصہ کو حکم دیا کہ میرے عقب مین آئے چنانچہ
یہ حصہ فوج کا تو اپنے سوارون پر پورا بہروسہ رکہتا تہا نہایت شوق کے ساتہہ آگے بڑہا اور جب عربون سے دست وگریبان
ہو جانیکو جیتا اسیطرح عرب ہی تیزی کے ساتہہ اپنے نیزون کو نکال دیتے اور پیش قبضونکو گہماتے اور دو دہاری تلوارون کو چمکاتے
چلے آتے تہے مجموعی تعداد عربون کے آٹھہ ہزار تہے اور یہ آٹھہ ہزار دس قبیلون سے آتے تہے چنانچہ اوسط ہر قبیلہ سے آٹھہ سو آدمی
میدان جنگ مین موجود تہے۔ دشمنون کے داہنے پرے کو ابو صالح امیر مطلمہ ہٹا رہا تہا اور بائین صف کو محمد خیر امیر بربرا ہٹا رہا تہا
مگر یہ امیر زخمی ہوکر بہت جلد لوٹ گیا اور صالح اس متعصب گروہ کے آگے آگے برابر بے باکانہ طور سے لڑتا آتا تہا۔ اسوقت
کرنیل برن بے نے اپنی فوج کو پیچھے لوٹ نیکا حکم دیا لیکن یہ حکم توقف دیا اور بد نصیبی سے مربع کی ترتیب مین برہمی آگئی اور
دشمنون کی اس تعداد کثیر کے آگے وہ لوگ بالکل ہمت ہار گئے تھے غرضکہ [illegible] فوج اور ساسکس رجمنٹ کے داہنے
بازو پر جا پڑے فوج آخر الذکر نے چاہا کہ اس [illegible] مین [illegible] گر دشمن بازو کی
طرف سے صفائی کرتے ہوے مربع کو توڑ کر اندر گہس آئے۔ اس اثنا مین غریب کرنیل برن بے نے کئی مرتبہ بال بال بچ
گیا اپنے حملہ آور سپاہیون کی مدد کو یہ صرف تلوار باندہ کر گیا تہا۔ اور وجہ اسکی یہ تھی کہ سابقاً [illegible] لڑائی مین بندوقی قبیلہ کے
ساتہہ جب یہ گیا تہا تو اسکا نوکر کرنیل مذکور کے ساتہہ دونالی بندوق لیکر گیا تہا اور [illegible] کچہہ منتفع نہ ہوا تہا چنانچہ
انگلینڈ مین اسیطرح کی جنگ کا بہت کچہہ شور و غل ہو رہا تہا اسیوجہ سے کرنیل نے بجز تلوار کے اور کوئی چیز نہین لی تہی [illegible]
روزانہ تار برقی مین لکہتے ہین کہ اگر وہ بندوق کرنیل برن بے کے پاس ابوکلیہ کی جنگ مغلوبہ مین آج کے دن ہوتی تو وہ بہتیرون کے
جانین آسانی سے مع اپنی جان کے بچاتا بلکہ عربون کو مار کر انگریزی جانین سلامت لیجاتا۔ جسوقت کرنیل بے خوف ایک عارضی
گہوڑے پر سوار ہوکر (اس لئے کہ خود اسکا گہوڑا صبحکو گولی کہا چکا تہا) آگے بڑہا اور ایک شیخ کے مقابل مین جو گہوڑے پہ سوار
حملہ کر رہا تہا آگیا۔ قبل اسکے کہ وہ عرب کرنیل سے ہم پنجہ ہو کسی سپاہی نے ہماری فوج سے اوسے گولی ماری اور وہ زمین پر
مونہہ کے بل گر پڑا نہ کہ کرنیل کی تلوار چہونے سے وہ گرا۔ دشمنون کی نیزہ بار سپاہی قریب ہے کرنیل برن بے کی پشت پر
تہے چنانچہ اون مین سے ایک شخص کرنیل پر حملہ آور ہوا اور دراز ہیل اپنے نیزہ کا برن بے کی گردن مین چبہو دیا۔ اپنے گہوڑے

کو روک کر اور پشت سے نوک نیزہ کو بہ آہستگی نکال کر کرنیل برن بے زمین پر جھک گیا اور اسطرح اوس مسلمان کے تیز اور تند
سرایت زخم سے اپنے کو بچانا چاہا لیکن وہ آلہ حرب اتنا طویل (یعنی بقدر آٹھ فٹ کے) تہا کہ اوس عرب کے ارادہ قتل کا جواب دینا کرنیل کے
اختیار سے باہر ہوگیا تہا ـ مین خیال کرتا ہون کہ کرنیل نے ایک یا دو مرتبہ اس آدمی کو اس غرض سے ٹکان دی کہ اور زیادہ جنگجو اور
شایق جنگ ہو جاے یہ ہنگامہ صرف تین یا چار پل تک رہا اسلیے کہ وہ وحشی گروہ گندمی حبشیان کردفان اور درازمو سیاہ رنگ ہوب
جبل ہودا کا نہایت ہی سرعت کے ساتہ ہمارے مربع کے قریب ہوتا جاتا تہا ـ برن بے چارونطرف سے گہر کر اسطرح جنگ کر رہا تہا
جیسے ہتہیارون سے کہیلتا تہا ـ اور جسوقت زخم نیزہ سے پیل اوسکا کہینچ کر نکالا تہا ایک بشاشت بلکہ مسکراہٹ اوسکے بشرہ
سے نمودار تہی ـ غرضکہ جنگاہ مین عجب جلوہ گری ہو رہی تہی اور یہ حیوان سیرت بجلی کی طرح گرتے تہے جیسے مین نے خود دیکہا تہا کہ یہ صحرائی
بہادر جنگ مین کیا کام کرتے تہے اور ایک دوسرے کی مدد کو کسطرح پہونچتا تہا ایک عرب جو ہمارے ایک سپاہی کا تعاقب کرتے
ہوے پانچ قدم کے فاصلہ پر برن بے کے داہنے اور پشت کی طرف سے گذرا دفعتہً پلٹ کر کرنیل پر حملہ کیا اور اوسکے داہنے کندہے
پر نیزہ کی نوک چبہا دی گو یہ زخم کاری نہ تہا لیکن اسقدر بکافی تہا کہ وہ صدمہ زمین پر چکرا گیا اور اس نادانستہ حملہ کا جواب نہ دے سکا نہ اپنی
کو بچا سکا قبل اسکے کہ وہ بیرحم وحشی نادانستہ وار کی تکرار کرے مربع کی صف جنگاہ سے اسقدر قریب ہوگیا تہا کہ ایک سپاہی
ہماری فوج کا نکلا اور سنگین اپنی اوس حملہ آور عرب کے پار کر دی جسوقت یہ انگریزی سپاہی اپنی سنگین زخم سے کہینچ رہا تہا عرب
تڑپ کر گہوم گیا اور چاہا کہ سپاہی کے قریب پہونچ جاے لیکن یہ کوشش اوسکی باوجودیکہ نشہ نفرت مین انگریزون کے شاتہ چور
ہو رہا تہا بہت زیادہ تہی اور وہ لڑکہڑا کر زمین پر گر پڑا ـ غرضکہ برن بے کا پلٹ کر پشت کی طرف اس ہنگامہ کو دیکہنا تہا کہ پہلے عرب کو موقع
ملا اور اوسنے پہر ہی اپنی نیزہ کی اوس بہادر افسر کے گلے سے پار کر دی اس زخم سے برن بے زین سے علٰحدہ ہو گیا لیکن باگ
چہوڑ کر زمین پر گرنے کے لیے ایک اور ضرب کی ضرورت تہی اسوقت یہ عرب اوسکے گرد تہے باوجودیکہ خون کی ندی اوسکے
حلق مجروح سے چل رہی تہی مگر تلوار پکڑ کر اپنے پانون سے کہڑا ہوا اور [illegible] بہادرانہ حملہ آور ہوا لیکن وہ ضرب
ایک بہادر اور دلیر اور [illegible] آدمی کی موت کے وقت [illegible] ایک سپاہی [illegible] گارڈ کا حبیب کر دیا ـ
کو آیا مگر وقت ہاتہ سے جا چکا تہا ـ اور کرنیل [illegible] تہا ـ ووڈ نے کرنیل کا سر اوٹہا لیا اور [illegible]
گو کہ حالت مایوسانہ اوسکی ہے کہا افسوس اے کرنیل [illegible] اسوقت نہین کہہ سکتا کہ خداوند عالم آپ [illegible]
غرضکہ وہ قریب المرگ افسر نے جسکی رگ ہاے گلو سے خون کے پرنالے چل رہے تہے آنکہین کہولدین اور مسکرایا اور ایک خفیف
ٹکان ووڈ کے ہاتہ کو دیکر گذر گیا اور اپنے رفیق قدیم بلوبیس کے ہم پہلو ہوا ـ کرنیل برن نے جب زخمی ہو کر گرے تو منجملہ ان بہادرون
کے جو کرنیل کے بچانے کو دوڑے کرنیل سر ولیم کننگ اسکاچ فوج کے تہے حملہ آور عربون کا غول جو بڑہتے چلے آرہے تہے بہت زیادہ
تہا تاہم سر ولیم بہت قریب پہونچ گئے تہے مگر پہر بہی دیر کرکے پہونچے ایک عرب نیزہ بکف پورے طور سے حملہ آور ہوا ـ کننگ
نے اس حملہ کو رد کرکے اپنی بالشتی جوہری تلوار کی نوک اسطرح چبہائی کہ قبضہ تک اوس پار ہو گئی ـ اوسوقت ایک دوسرا عرب
جہکا ہوا جہپٹا آیا مگر بدنصیبی سر ولیم کی کہ وہ ٹہوکر کہا کر زمین پر گرا اور پشت گردن اوسکی پر ایک ضرب ایسی لگی کہ سر تن سے جدا ہو گیا
مونہہ سے بات کہنے سے بہی جلدتر ایک مہدوی دو دہاری تلوار علم کیے ہوے اوس انبوہ مین گہس آیا اور عرب اول کے قاتل کو
کشتہ کرکے پہر اپنے آدمیون مین جا ملا اس موقع پر ایک مہار گسستہ اونٹ کا شکر گذار ہونا چاہیے جو بہاگتا ہوا آیا اور راہ مین حایل ہو گیا
جسوقت یہ ہنگامہ آرائیان ہو رہی تہین کل فوج سرکاری تہلکہ مین تہی اور اکثر افسرون نے بشمول کپتان وہ ترد صاحب خصوصی سر چارلس ولسن اور افسر اعلی

کرنیل فریڈ برن بی

صیغہ اخبارات) کی یہ کوشش کی کہ ہماری حصہ فوج کا ہٹالیا جاے اسلئے کہ سب کے سب قتل ہوئے جاتے ہین اور تمام سپاہی
اسوجہ سے بے قابو ہو رہے ہین کہ کارتوس اونکی بندوقون مین جم گئے ہین * کپتان ورنر خود بے قابو ہو کر زمین پر گرا اگر میجر کارمیکل نے پانچوین
رسالہ نیزہ باز کی اوسکی جان بچائی اور خود اوسکے اور اون عربون کی لاشین کپتان مذکور کے آس پاس زمین پر گرین اور کپتان خود بچ رہا مگر
دس منٹ تک ایک حصہ ہمارے مربع کا بے ترتیبی کی حالت مین رہا - کارڈنر توپ کی کوٹھی مین بھی خالی کارتوس جم گیا تھا اسلئے کہ دم

* جنگ ابو کلیہ کے معرکون کی کیفیت جو کارتوس کی بندوقون مین جم جانے سے واقع ہوئی مسٹر برلیہ تحریر کرتے ہین کہ جس نے اوس ہنگامہ آرائی کو دیکھا
ہے غالبًا تمام عمر نہ بھولے گا - صبح کو جسوقت ہمارے سپاہی مورچے کے اندر سے دشمنون کا جواب دے رہے تھے ہملوگونکو معلوم ہوگیا
تھا کہ غالبًا بندوقون مین کارتوس جم جائینگے - اور مناسب طریقہ چھوٹے ہوے کارتوسون کے خالی کرنیکا صرف یہی تھا کہ بہت تیزی کے ساتھ
دو یا تین مرتبہ اوپر اور نیچے کی طرف کو نلی بندوق کی اوٹھائی جاے - اگر یہ سبیل کافی نہ ہو تو پھر کوئی صورت بجز اسکے نہ تھی کہ لکڑی یا چھڑ

[illegible] سے وہ [illegible] ہا کیہچا جاتا تہا - اور چونکہ خالی نلے کارتوس کے اندر رہ گئے تہے اس سبب سے دوسرا جدید کارتوس
اوسکی جگہہ اپنا گہر نہین پاتا تہا × ۔ اس اثنا مین ایک سخت جنگ بائین طرف پشت سے شروع ہوکر وسط مربع مین پہونچ گئی
اور سطح جواب تک مارٹینی بندوقون سے بچتا چلا آرہا تہا برٹش صفوف کے اندر گولی سے مارا گیا - سر ہربرٹ اسٹوارٹ کا گہوڑا
اونکے نیچے گولی کہا کر گرا اور مر گیا اور خود جنرل بہی کچہہ دیر تک زمین پر افتادہ رہے اور اونکے اردلی کا سپاہی اونہین کے قریب مارا
گیا - اکثر اونٹون کو باغیون نے نیزون سے مارا اور مربع کے اندر ڈہیر جانورون کے لاشون کا اور تڑپتے ہوئے آدمیونکا دہوین
اور غبار مین جو وحشیانہ مقتل پر چہایا ہوا تہا دکہائی دیتا تہا اور گولی اور کرچ ونکی ہول سے دشمن کے نیزونکا جواب دیا جاتا تہا - گارد
سپاہیونکی صف نے جو اب تک مثل پہاڑ کے جمی ہوئی تہی مقابل مین آگئے اور اور مربع سے باغیون کو نکال کر ٹوٹے حصہ والی
فوج کو بچایا اور اسطرح آتش باری کی کہ اسکے پڑے کا ہر شخص گولی کہا کر برٹش صفوف کے مقابل مین گرا تہا - تین مرتبہ نعرہ ہائے
خوشی بلند ہوئے جسوقت مربع ہمارا پہر درست ہوکر ایکسو بیس [۱۲۰] گز زیادہ سطح زمین پر آگے بڑہا سر ہربرٹ اسٹوارٹ نے
اس مقام کو اس لئے منتخب کیا تہا - کہ یہین فوج جمع کر لڑی - بعد اسکے ایک مرتبہ اور دو سپاہ [illegible] سپاہی حملہ آور ہوئے اور
پہلے مرتبہ پسپا ہونیکا کوئی ہراس اونہین نہ تہا - اور اس دفعہ بہی اون لوگون نے بہت کچہ کشت و خون برپا کیا لیکن [illegible] جیسا
کہ قبل اسکے کیا تہا اسلئے کہ ایسی مہلک باڑہین ہمارے مربع سے مارے جاتے تہین کہ صفون کی [illegible] آتی تہین زمین
پر بچہی جاتی تہین تا اینکہ بقیۃ السیف گہبرا کر پسپا [illegible]
ہماری توپون نے کام دیا خصوصًا اس مرتبہ ایسا نہ [illegible] اکثر عرب لاشون
سے اوٹہہ کر ہمارے مربع پر جو گذر رہا تہا حملہ آور ہوئے مگر ہمارے سپاہیون نے اونہین ایسا نہین دیکہا کہ پہر اوٹہہ نہ سکے - ایک [illegible]

ص - ایک سخت چوٹ اوسپر لگائی جاتی یا گز ڈال کر خالی کارتوس یا گولی نکال دیجاتی - [illegible] لوکلیہ کی جنگ مین جسوقت عربون نے حملہ کیا اور بایان رخ جسپر حملہ [illegible]
سپاہیونکے بے اثر باڑہین مارین اور سب منہ کی طرف تو سبکو معلوم ہے کہ [illegible] ہمارے سپاہیون نے صرف [illegible] گولیان چلائین
اور لڑائی کی اس حد تک بندوقین زیادہ گرم بہی نہین ہوئی تہین تاہم مجہے دریافت ہوا کہ فی صدی [illegible] سے [illegible] تک سپاہیون نے اپنی بندوقون مین
کارتوس جما ہوا پایا اور وہ بیکار ہوگئی تہین - اگر ایسے حالت نازک مین اسقدر [illegible] کارتوس بندوقون مین [illegible]
ہمارے فوجی مربع پر انبوہ کے ساتہہ گرتے اور اسقدر بہادر سپاہی ہمارے زمین سوڈان پر [illegible] ہوتے [illegible] کپتان
کراب نمبر ۳ گرانڈر جمنٹ کے لکڑیان لئے ہوئے گئے اور سپاہیون کے ہاتہہ سے بندوقین جنمین کارتوس جم گئے تہے لیکر [illegible] لکڑیون سے ٹہوک کر کارتوس
نکالدئے اور بلاشبہ پیچیدار بد شکل کارتوس کے خانے زیادہ تر باعث اس ہم [illegible] ہوئے جو جنگ [illegible] مین پیش آیا -
× لارڈ چارلس بریسفورڈ اس واقعہ کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہین [illegible] توپ قریب [illegible]
توپ کے سوراخ سے ہوگئے چنانچہ توپ کے کپتان ول روڈس [illegible] خلاصیون نے [illegible] توپ سے پیچہے [illegible] کو کہول [illegible]
کردون یا کارتوس جو جم گیا ہے اوسے باہر نکال دون کہ اسی اثنا مین دشمن ہم لوگون پر آن پڑے - روڈس نیزہ سے مارا گیا - اور مین نے بچشم خود
دیکہا والٹر میلر بہی اوسیوقت میرے بائین طرف نیزہ سے قتل ہوا - توپ کی پشت پر مجہے بہی گرادیا تہا لیکن بجز اسکے کہ ایک خفیف خراش نیزہ کی بائین
ہاتہہ مین پہونچی اور کچہہ ضرر نہین ہوا - اس موقع پر انبوہ اور شور و غل دشمنون کا بہت زیادہ تہا اور جسوقت مین کوشش کرکے کہڑا ہوا تو مین مربع کے سامنے
سے ہٹا دیا گیا اور اوسوقت مربع ہماری فوج کا توپ کو چہوڑ کر بارہ قدم پیچہے دشمنون کے کثیر التعداد ہونیکی وجہ سے ہٹ گیا - یہ حملہ ایسا سخت تہا کہ چشم
زدن مین دونو طرف کے چند آدمی مارے گئے - لیکن خوش قسمتی سے مربع کی اس صف کو ایک سراشیب چہوٹے ٹیکرے پر عمدہ موقع مل گیا کہ وہان وہ جانے [illegible]

سے زیادہ لاشین میدان جنگ مین راکب اور مرکب اونٹ اور گہوڑے اور پیادے دوست اور دشمن کے خاک و خون مین غلطان
پڑی ہوئی تہین برٹش فوج کا نقصان اسطرح شمار کیا گیا تہا کہ نو افسر تو مارے گئے اور آٹہ زخمی ہوئے اور پنیشہ غیر کمیشن یافتہ
افسر اور سپاہی مارے گئے اور بچاسی زخمی ہوئے اور ضابطہ رپورٹ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دشمنون کے آٹہہ
سو سے کم آدمی نہ تہے جو گرد مربع کے مرے ہوئے پڑے تہے اور قیدیون کا بیان ہے کہ بے شمار آدمی اونکے زخمی
ہوئے۔ علاوہ امیر معلمہ کے بغارا قبیلہ کا شیخ بہی مارا گیا۔ برٹش کی طرف نصف نقصان تو صرف شتری ہہاری ہتیار
کی فوج نے اوٹہایا لیکن بلاشبہ یہ نتیجہ اوسی بہادرانہ حملہ کا تہا جو کرنیل برن بے نے بلا سوچے سمجہے ہوئے کیا اور اسکا کچہہ لحاظ
نہ رکہا کہ مین صرف ایک فوجی مصاحب (اسٹاف افسر) ہون اور مجہے یکسر کوئی اختیار ان لوگون پر نہین ہے۔ یہ ایک
سخت غلطی تہی جو اوس سے واقع ہوئی اور ضرور نتیجہ اسکا ایک خطرناک شکست تہی۔ برن بے نے ہمیشہ کا سپاہی اور
جنگجو تہا اور نشۂ شجاعت سے دشمنون کی کسی تعداد کو حقیر سمجہتا تہا۔ بہاری ہتیار والی فوج نے اپنے اوپر نقصان سہکر
اوسکے حکم کی تعمیل کی اور حملہ آور ہوئے خود برن بے بہی لڑتا ہوا قبضہ شمشیر ہاتہ مین مثل بہادرون کے جیسا کہ وہ خود تہا
پشت زین سے گرا۔ اس حصہ فوج نے لفٹنٹ پی گوٹ اور ڈیلی سل کو بہی اوسوقت کہویا جبکہ گارڈنر توپ جم کر بیکار ہو گئی
تہی اور دشمن اوسپر حملہ آور ہوئے تہے۔ برخلاف اسکے پیدل توپون نے جو کپتان نورس شاہی توپخانہ کے تحت مین
تہین تمام جنگ مین مہلک حد مین انجام دین اور خاص کر جسوقت دشمنون کے سوار صف بستہ ہوکر حملہ آور ہوئے نہایت
عمدہ کام کیا۔ اور پہر جبکہ ایک جدید حملہ کا خوف دشمن دلا رہے تہے۔ غرضکہ مجموعاً توپخانہ سے اٹہتیس* شارپنل اور اونیل
معمولی اور چہہ تہیلی دار گولے چلے اور آخرالذکر گولے اوسوقت مارے گئے جب دشمن مربع کے قریب حملہ آور ہوئے تہے
اس موقع پر توپچی اسمتہ نامی سے عجب بہادری کا کام ظہور مین آیا جتنے ساتہی اوسکے تہے سب کے سب پیچہے ہٹ
گئے تہے مگر اوس نے ایک دستی میخ ہاتہ مین لیکر زور سے عربون کو ہٹا دیا اور لفٹنٹ گوتہری کو جو سخت مجروح
ہو رہے تہے بچایا۔ اسوقت دشمن ناہموار اونچی پہاڑیون پر جو گرد اوس وادی کے تہین پس پا ہوکر چلے گئے۔ ہزارس
کا رسالہ جو فوج کے بازو کا حملہ روکنے کو تعینات تہا آیا اور اوسے حکم دیا گیا کہ سیدہے ابو کلبہ کے کنوون پر جاے جو تہوڑے
ہی فاصلہ پر سامنے کی طرف تہے۔ تمام فوج شدت تشنگی سے جان بلب ہو رہی تہی اور کوئی وسیلہ اونکی رفع تشنگی کا نہ تہا
اور زخمیون کی حالت تو زیادہ تر قابل افسوس تہی۔ اور ایک قطرہ بہی بدقت میسر آسکتا تہا جس سے اونکی تشنگی بجہے۔
حتی الامکان جہان تک ہو سکا ڈاکٹر فرگیسن اور اونکے ہمراہیون نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا۔ قبل تین بجے کے
پہر تمام فوج بڑہنے کو تیار ہوئی اور مجروحین اونٹون پر محملون مین لاد کر کنوون کی طرف روانہ کئے گئے۔ اور پانچ بجے تک
کنوون پر بلا مزاحمت قبضہ کامل ہو گیا بجز اسکے کہ سوڈانی بہاگتے ہوئے چند گولیان چلایا کئے کہ شب کے وقت و النیمہ سپاہی

تمام۔ اور پچہلی صف والون نے اونکے سر پر سے سخت آتش باری دشمنون پر شروع کی۔ چنانچہ اس کارروائی نے اگلی صف کو جو دب رہی تہی
مدد دی اور اونہون نے دشمنون کو جو بہت ہی قریب آ گئے تہے سنگین اور گولیون سے مارنا شروع کیا۔ دشمن کسیوجہ سے داہنی طرف ہمارے مربع
فوج کے بائین بازو سے پلٹ گئے۔ اور غول کے غول پشت مربع کے رخ سے بہاگنے لگے۔ چند ہی منٹ مین مربع سے ایسی سخت آتش باری ہوئی
کہ دشمنونکے قدم اوکہڑ گئے۔ کچہہ دقیقہ تک متحرک ہوکر آہستگی سے چلے گئے۔ فوراً ہی بدنر توپ پر آدمی تعینات کئے گئے اور جسقدر جلد ہو سکا صاف بہی کی گئی تاہم ذرا
وقت دیر یہ کارروائی نہ ہوئی کہ دشمنون پر آتشباری کے لئے جو آہستہ آہستہ پیچہے ہٹتے جاتے تہے بکار آمد ہو۔ اور جب تمک تو تیار ہو دشمن ایکٹالے مین ٹیکرے کے نیچے جاتے رہے

* شارپنل ایک قسم کا گولہ ہے جسکے اندر گولیان بہری رہتی ہین۔ ** تہیلے کے گولے یا کنسٹر وہ گولا ہے جسمین مختلف چیزین لوہے کی بہری رہتی ہین

طلب کئے گئے کہ مورچہ سے سامان بار برداری لائین اور اگلی صبح تک کنوؤن پر قبضہ بدستور رکھا گیا اور تمام سپاہی کو اونہین پانی بلا نگر فاقہ سے رہے - اور پھر شب کو نہایت شدت سے سردی پڑی - دشمنون کے بعض گروہ نے مورچہ پر حملہ کیا مگر پسپا کردے گئے اور قریب سو ادمیون کے اونمین سے مارے گئے بقیہ دشمن وادی سے بھاگ کر پہاڑیون پر چلے گئے مسٹر چارلس لیمس اخبار ڈیلی کرانیکل مین تحریر کرتے ہین کہ اگر اسوقت ہمارے پاس ایک فوج سوارون کی اور ہوتی تو آہنین پیچ سے اوکھاڑ ڈالتے یا سب کو قید کر لیتے جو آخر تک ثابت قدمی دکھا رہے تھے - باغی لمبی گما نسون سے کود کود کر ہمارے سپاہیون کے قریب [illegible] تک بعد اختتام لڑائی کے رہے اور انمین سے دو شخص غازیون کے لباس مین بلا لحاظ اسکے کہ اونکی فنا کرینکی کیا کوشش ہو رہی ہین آدھے میل کے فاصلہ سے بے خوف اور حراس جو ایک طرح لائق تعجب تہا چلے جا رہے تھے -

---

باب ہفتم

مشتمل بہ واقعات ذیل

ابو کلیہ کے کنوؤن پر قبضہ اور مورچہ بندی اوسکی - جنرل اسٹوارٹ کے کالم یعنے حصہ فوج کا سب کو دریائے نیل کیطرف کوچ - اونکی کمزوری - فوجون کا قیام - باغیونکی تیاری برٹش فوج کی پیشقدمی روکنے کے لیئے - مہلک آتش باری دشمنونکی - جنرل اسٹوارٹ کا مہلک اور سخت مجروح ہونا - مسٹر سنت ہیربرٹ کا گولی سے مارا جانا - سر چارلس ولسن کا سپہ سالاری فوج لینا - آگے بڑھنے کے لیئے مورچہ بندیان حملہ آورون کے لیئے - مسٹر کامرون کا قتل ہونا - مقدمۃ الجیش حصہ فوج کا آگے بڑھنا - متواتر بے باکانہ حملے دشمنون کے صحرائے مرگ کے حالات آخری حملہ اور گریز باغیونکی - دریائے نیل کا آخری ذکر - ابو کرو پر قبضہ کرنا غوبات کو جلانا - نتیجہ جنگ

نتیجہ فوری اس دشوار فتح کا یہ ہوا کہ ابو کلیہ کے کنوؤن پر قبضہ کر لیا گیا اور فوج کو بکثرت پانی ہاتھ آیا - جب رات گری تو تمام آدمی ایک باقاعدہ اور ناکمل مورچے کے اندر جمع کئے گئے اور بشکل مربع مرتب ہو کر آرام لیا لیکن کل سپاہی مسلح اور اپنے پہلو مین ہتہیار لیئے ہوے تھے کہ حملہ فوری مین بلا توقف بکار آمد ہون - سامان رسد سابق کے مورچے سے منگایا گیا اور گرد کنوؤن کے مزید حصار بندی کی گئی - برٹش فوج کے مقتولین دفن کئے گئے - غرضکہ ان دشوار کامون کے بعد یہ حصہ فوج کا دوسرے روز ۱۹ جنوری کے سہ پہر کو پھر پیشتر کوچ کے لیئے تیار ہوا - ایک مختصر حصہ سا سکس رجمنٹ کا اور چند انجینیران شاہی کے آدمی ابو کلیہ کے حفاظت کے لیئے چھوڑے گئے اور جنرل اسٹوارٹ بقیہ فوج کے ساتھ نیل کی طرف روانہ ہوے - اس فوج کے ساتھ ایک سو اونٹ باربرداری کے لئے تھے جن پر پانی اور سامان جنگ اور رسد لدی تھی - چار بجے سہ پہر سے یہ حصہ فوج کا روانہ ہو کر غروب آفتاب تک برابر چلا گیا - بعد غروب آفتاب چند منٹ تک ایک مقام پر توقف کا حکم ہوا کہ شب کے کوچ کا بندوبست کر لیا جاے بعد اسکے شیا کات کے کنوؤن کی راہ بچا کر جہان عرب مجتمع تھے کہ حملہ آور ہون پیادہ فوج کی دکین جنرل اسٹوارٹ سیدھے جنوب کیطرف صحرا کی راہ سے باین امید روانہ ہوے کہ دن نکلنے کے پیشتر دریائے نیل

پر پہونچ جائینگے بلکہ قبل اسکے کہ دشمنون سے نوبت مقابلہ کی آئی۔ کسیقدر حصہ راہ کا فوج نے حصون مین منقسم ہوکر قطع کیا اور پیدل سپاہی
جو سوار کردیے گئے تھے مقدمۃ الجیش تھے اور رسالہ ہزارس کے سوار آگے آگے اور بازون پر بھی اور عقب کو بہ قبضہ توپون کا سرو ابھی
رسالہ ہزارس نے مقام عاگدل مین گرفتار کیا تھا راستہ بتاتا جاتا تھا۔ جو بالکل ناہموار تہا کبھی جنوب کبھی مغرب اور جنوب مشرق
کیا تھا۔ غرضکہ یہ حصہ فوج کا بہ آہستگی بڑہتا جاتا تھا اسلئے کہ شب گذشتہ کو بھی تمام سپاہی بیخواب رہے تھے اور تمام دن سخت
مشقت کرتے رہے۔ بار بار فوج اس غرض سے ٹھہر جاتے تھے کہ پچھلا حصہ اوسکا آملجائے بیسیون اونٹ بوجہ زیادتی بوجھ
کے راہ مین بیٹھ جاتے اور چھوڑدیے جاتے اور حسب قاعدہ اسباب دوسرے خالی اونٹون پر ہمراہ فوج کے رہتے
تھے لادے جاتے تھے۔ غرضکہ فوج ہماری اوسوقت نہایت ہی ابتری کی حالت مین تھی اور ایک جماعت کی جماعت ہمارے
اونٹونکی اسلئے پیچھے رہجاتی تھی کہ اونٹون کو ساتھ لاتی اور باوجود مارنے اور شور و غل کرنیکے یہ اونٹ نہایت آہستہ
چلتے تھے جہان کہین راہ تنگ ہوئی اور ناہموار ہوئی تو اتفاق سے اکثر راہ آسان اور درست ملی وہان اور زیادہ تر
دقت اور دشواریان دخل ہوتا تھا اور ہماری فوج اوسوقت بھیڑ بکریون کے گلہ کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ جہان پر
تھوڑا سا بھی قیام ہوتا تو سیکڑون ہی سپاہی ہمارے نیند پرانے کو صرف چند منٹ تک سونے کے لیے گرا دیتے تھے اور نیند بھی
مثل خواب مرگ کے آجاتی کہ بدقت تمام جگائے جاتے اور پھر سوار ہوتے اور برابر یہی شور و غل سنائی دیتا تھا کہ آگے چلو
آگے چلو اور ہماری آنکھون نے خواب آلودہ فوج جرنیل کے قاعدہ سے آگے بڑہتے تھے۔ اور دیکھ بھال کی غرض سے
غالباً جو روشنی باغیون کی جاسوسی فوج نے کی تھی تاریکی شب مین بائین کی طرف سے دکھائی دی لیکن اس ناواقفیت
نے کہ سرکاری فوج کی کیا تعداد ہے باغیونکو حملے سے باز رکھا۔ قریب صبح نہایت ہی گھنے جنگل اور میموسا کے درختون سے ہوکر راہ
چلنا پڑا اسوجہ سے ایک یا دو گھنٹہ کا اور توقف فوج کے کوچ مین ہوا۔ اونٹ جو نہایت ہی گرسنہ ہو رہے تھے لمبی گھانسون
کے کھانے مین مشغول ہوے اور اونکے آگے بڑہانے مین کوئی کوشش بکارآمد نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ
نے اس مقام پر کسی قدر توقف کا حکم دیا یہ ظاہر تھا کہ دریاے نیل تک بغیر دن چڑہے نہ پہونچ سکینگے غرضکہ بعد اسکے فوج
بہ آہستگی روانہ ہوئی اور دن نکلنے تک یہ معلوم ہوا تھا دریاے نیل سے چند میل کے فاصلہ پر ہلوگ ہین اور اسیقدر فاصلہ پر
مطامہ کے جنوب مین ہین۔ اور آفتاب بلند نہین ہوا تھا کہ بیشمار نقارون کی آواز آنے لگی اور یہ معلوم ہوا کہ باغیونکو سرکاری فوجون
کی آمد کا حال دریافت ہوگیا۔ فوراً ہی غول کے غول دشمنون کے مطامہ سے سوار اور پیدل نکل کر درمیان ہماری فوج اور
دریاے نیل کے ایک مقام پر ٹھہرے۔ سر ہربرٹ اسٹوارٹ نے تھوڑا توقف کرکے یہ سوچا کہ آگے بڑہ کر دو میل اور دریاے
نیل سے قریب ہوجانا مناسب ہوگا یا نہین مگر چونکہ باغی بکثرت جمع ہوگئے تھے کہ ہمارے بڑہنے پر سخت مقابلہ سے پیش
آئین لہذا بعد سمجھے یہ راے قرار پائی کہ فوج صحرا کے ایک کنارہ پر جہان چمکیلے پتھرون کے ٹکڑے بکثرت تھے دریاے نیل
سے چار میل کے فاصلہ پر نواح قریہ غلبات مین مقیم ہو۔ اس مقام سے داہنی طرف اور پشت پر چند ٹیلے اور سیاہ پہاڑیان
ایک سے دو میل تک فاصلہ کی تھین اور سامنے کی طرف صحرا جہاڑیون سے بھرا تھا۔ اور سلسلہ اسکا دریاے نیل کے سرسبز
کنارون تک چلا گیا تھا۔ جنرل اسٹوارٹ نے پھر خفیف مسکراہٹ کے ساتھ کہا کہ افسر اور سپاہیون سے کہدو کہ ہلکے
ناشتہ کے بعد دشمنون سے مقابلہ کو جائینگے۔ چنانچہ فوج ایک جا ہوگئی اور سپاہی ایک ضربیہ یعنے مورچہ بناتے مین اپنی
حفاظت کے لئے مصروف ہوے بورے اور رسد کے تھیلے اور اونٹون کے زین اور جھاڑیان اور بالو تہہ بہ تہہ جماکر گویہ کام ناتجربہ کار

انکھون مین بدنما نظر آیا تھا مگر اپنی حفاظت کے لئے ایسے کھلے میدان مین بنالیا - جسوقت فوج مورچہ بندی مین مشغول تھے عرب
نہ صرف روبرو اور بازؤن پر بلکہ پشت کی طرف بھی مجتمع ہو گئے - اور لوگ غول کے غول مہدی کاذب کی بیرقین لئے جنپر
آیات قرآنی تحریر تھین اور جسطرح کے بیسیون ہلوگون نے ابو کلبہ کی لڑائی مین چھینا تھا ہر گوشون پر آگے دیکھائی دیتے تھے اور دشمنون
کی آتشباری لحظہ بلحظہ سخت اور مہلک ہوتی جاتی تھی اور دہوین اور گرد و غبار کا ابر ہر چہار طرف میدان مین چھایا ہوا تھا - چنانچہ
ناشتے کی تیاری ایک گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی اور فوج کی اکثر جماعتین خستہ اور کوفتہ مورچے کی مضبوطی مین مصروف تھین - الغرض
اسوقت ہماری فوج کی نہایت ہی نازک حالت تھی اور جنرل اسٹوارٹ نے بھی اس خطرہ کو لاحظ کیا اور آٹھ بجے فوجون کو یہ حکم
دیکر کہ بشکل مربع دشمنون پر حملے کے لئے مرتب ہون خود ایک نیچے ٹیکرے کی طرف جو سو گز کے فاصلہ پر داہنے رخ سے تھا
اور جہان چند حملہ آور جمع تھے گیا اور ایک منٹ کے بعد رات مین گولی کھا کر زمین پر گرا - کچھ عرصہ تک اونکا زخمی ہونا پوشیدہ
رکھا گیا اور حتی الوسع مخفی طور سے اوسی وسط مربع مین جہان ایک اسپتال بکثرت زین اور صندوقونکو جمع کرکے آٹھ فٹ
اونچا بنالیا گیا تھا اوٹھا لائے - یہ احاطہ اسپتال کا جو حسب بالا بنالیا گیا تھا بہت جلد زخمیون سے بھر گیا بعض سخت
مجروح تھے اور بعض خفیف زخم پر پٹی باندہنے کی مستدعی تھے - گولیون کی بوچھار وقتاً فوقتاً تیز ہوتی جاتی تھی اور اونکی آواز
اون چیزون پر لگکر جو محافظت کے واسطے جمع کی گئین تھین اکثر دردانگیز معلوم ہوتی تھی - اس مقام پر سپہ سالار مجروح
قریب پڑا ہوا تھا سکرٹری مسٹر سیٹ لیجر ہربرٹ کے پڑا تھا اور کارسپانڈنٹ اخبار مارننگ پوسٹ کا اونکی بیمارداری مین مصروف
تھا اور روتا جاتا تھا - اپنے مقام کو چھوڑکر مسٹر ہربرٹ سوارون کی صف مین اس غرض سے جارہا تھا کہ وہان اپنے زین کی
خرجی سے کوئی چیز کھانے کی لائے کہ اثنا مین اوسکی گردن مین گولی لگی اور اسپتال سے بیس فٹ کے فاصلہ پر ہلاک ہوکر
گرا - جنرل اسٹوارٹ کے زخمی ہونے پر سپہ سالاری فوج باعتبار اعلی رتبہ کے لارڈ چارلس برسفورڈ کی تفویض ہوئی
مگر چونکہ لارڈ موصوف ایک بحری افسر اور خشکی کی خدمات کیلئے غیر موزون تھے گو وہ بذات خاص تمام دن اپنے گارڈنر توپ کے
پاس مستعد اور موجود رہے لہذا یہ خدمت سر چارلس ولسن کو جو صیغہ اخبارات کے افسر اعلی تھے دی گئی - سر چارلس
ولسن نے فوراً ہی ایک مجلس شورہ جنگی منعقد کی جسمین کرنیل بوس کاون اور کرنیل بیرو اور لارڈ چارلس برسفورڈ اور
اکثر فوجی موجود تھے - اس کمیٹی مین یہ بات قرار پائی کہ دو بجے سہ پہر تک توقف کیا جاوے اس لئے کہ دشمنونکی طرف
سے اسبات کی امید کیجاتی تھی کہ ہمارے مقامات مقبوضہ پر حملہ آور ہون گے اور درصورتیکہ وہ لوگ حملہ آور نہ ہوئے
تو اوسوقت ہلوگون کو چاہئے کہ ایک مربع فوجی کے ساتھ جسمین ایک ہزار دو سو سپاہی ہون نکلین اور اور پاپیادہ
لڑتے ہوے دریاے نیل تک چلے جائین - چونکہ اسبات کا اندیشہ تھا کہ اگلے مورچہ پر حملہ ہوگا لہذا ہر شخص کے دلون
مین یہ بات ضروری معلوم ہوئی کہ ایک چھوٹا سا مورچہ بنالیا جاوے اور دو ٹیکرون پر جو داہنے رخ کی طرف ہین قبضہ
کرلیا جاوے چنانچہ چالیس والنٹیر فوراً صندوق اور بستر زین اور بہاوڑی لیکر نکلے اور ایک پناہ گاہ کے عقب ہو رہے
کہ دشمنون کی آگ سے بچین اور اگر دشمنون کی فوج خفیہ مربع کے قریب آنیکا قصد کرین تو اوسے روکین - لیکن دشمنون
کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ اونکا پسپا کرنا بہت ہی دشوار تھا اور نوعیت نہین جسپر وہ لوگ تھے اور اپنی ریمنگٹن
بندوقون سے ترچھے اونچے پر سے اسطرح گولیان مارتے تھے کہ ہر طرف مربع مین ہمارے گرتی نہین اور بکثرت جانین تلف
ہوتی تھین - مسٹر کامران کارسپانڈنٹ اسٹنڈرڈ اخبار نے اپنے اونٹ کے پیچھے بیٹھکر جون ہی چاہا کہ کچھ کھائین
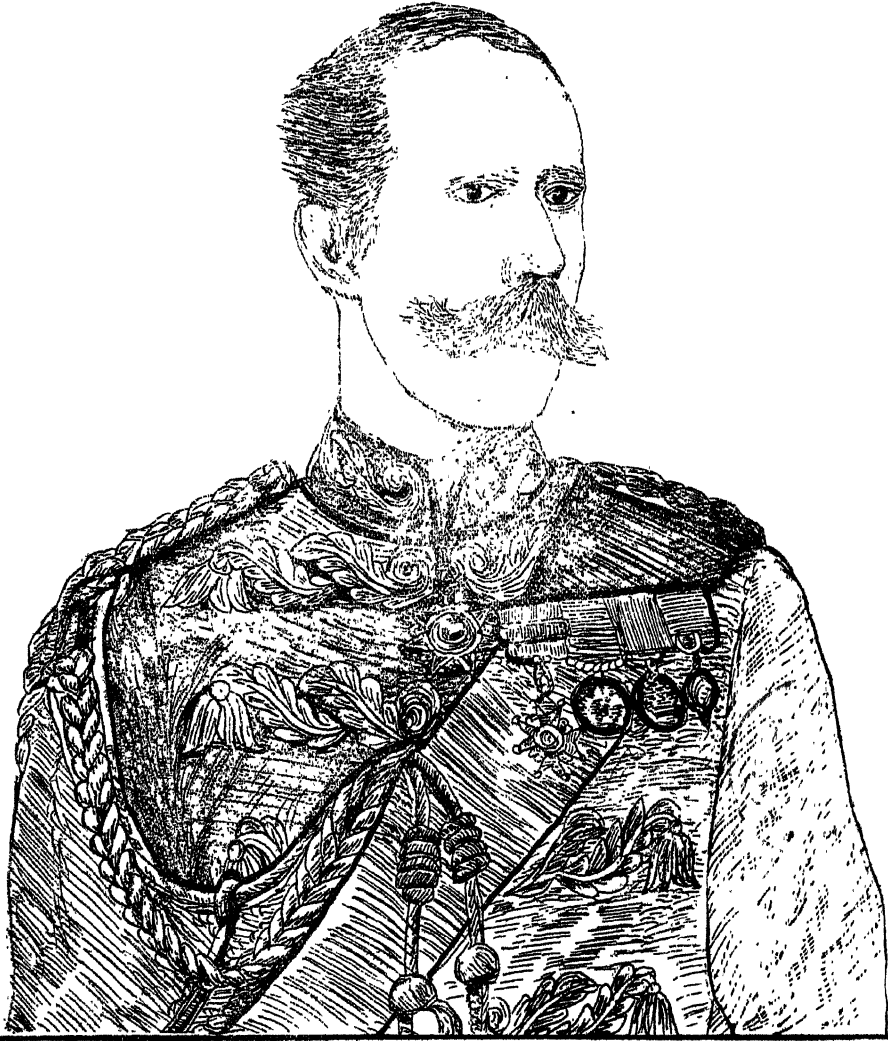
برگیڈیر جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے۔ سی۔ بی۔

اور اونکا خدمت گار ایک صندوق مچھلی کا دے رہا تھا کہ ناگاہ گولیون کی بوچھار سی جو پڑ رہی تھی ایک گولی کامران کی پشت پر لگی اور وہ فوراً ہی ہلاک ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد اسکے سٹر ریلہ کے گردن مین ایک کمزور گولی کا زخم پہونچا اسوقت یہ دو اخبار نویس مصروف کلام تھا لیکن ایسا زخم کاری نہ تھا جو اوسے اپنی انجام دہی خدمات سے باز رکھتا۔ مسٹر بریلہ روزانہ تار برقی مین تحریر کرتے ہین کہ دشمن صف بصف کھڑے ہوکر سات سوسے لیکر دو ہزار گز کے فاصلہ تک سے برابر گولیان مارتے ہین اور نہایت ہی اور نہایت ہی عمدگی کے ساتھ فیر کرتے ہین۔ نہ تاہٹ اور نہ پاسٹ اور ٹھیک ٹھیک جیسی کے اولونکی یعنی گولیون نکے مسلسل اور متواتر تھے اور ہماری فوج سے جسوقت کثیر التعداد اونٹ ہلاک ہوے تو ہماری سپاہی بھی نہ بھاگ سکے بلکہ چالیس سے زیادہ اوٹھا کر ایک اسپتال مین جو حتی الوسع سایہ دار وسط مربع مین بنایا گیا تھا بھیجے گئے تھے بنظر مزید احتیاط کے کہ بھاگ نہ سکین غریب اونٹونکے زانو اور گردنین رسیون سے مضبوط باندھ دی گئی تہین دشمنونکی آتشباری علے الاتصال

زیادہ ہوتی جاتی تہی اور ہماری طرف ڈولیون پر دولیان مجروحین سے لدی ہوئی اسپتال جاتی تہین اور بوجہ اسکے کہ اسپتال
مین جگہہ بہت کم تہی مجروحین باہر کیطرف پڑے رہتے تہے اور ڈاکٹر اور مجروحین سب کے سب کہلی ہوئی جگہہ مین دشمنون کی
زد کے سامنے تہے۔ سرجن میجر وکلیس اور ڈاکٹر ہرگس سخت محنت اور جانفشانی کر رہے تہے لیکن قلت آب اور اوسکی احتیاج
ایسی تہی جس سے اونکی کارروائیون مین اختلال واقع ہوتا تہا۔ اوسوقت ہماری حالت اور خطرناک اور نازک ہوگئی تہی۔
ہملوگون پر برابر گولیون کی بوچہار ہو رہی تہی مگر ایسا موقع نہ تہا کہ جواب دیسکتے دس ہزار بہادر جنکو مہدی نے عمدرمان سے ہملوگون
کے نیست و نابود کرنے کو بہیجا تہا دریائے نیل تک ہماری راہ مین حایل تہے۔ اور ایک سو سے زاید قبیلہ بغارا کے اور سوڈانی
سوار اور ایک جم غفیر دیہاتیون کا جو محمد احمد کے جہنڈے کے نیچے جمع ہوئے تہے بہوکہے بہیڑیون کی طرح ہمارے عقب
مین اور بازون پر منتظر تہے کہ موقع پاکر ہمین قتل اور غارت کرین الغرض اوسوقت آگے بڑہنا بڑی دلیری کا کام تہا اس لئے
کہ ایسا دشمن بیباک جسکو کوئی نقصان ابتک نہین پہونچا تہا جرات اور تعصب سے سرشار راہ روکے ہوئے ہے لیکن یہ
بہی غیر ممکن تہا کہ اب انتظار موقع کی لڑائی کا کیا جاے چنانچہ کل تیاریان بڑہنے کی ہوئین اور دوپہر کو لارڈ چارلس براسفورڈ او
کرنیل بیرو کی حفاظت مین مع ایک سو بیس سوار رسالہ ہزارس اور بحری کنٹنجنٹ فوج اور توپخانہ اور چند انجینیرون کے چہوڑ دیا
اسقدر فوج مورچہ کے حفاظت کے لئے کافی تصور کی گئی اور گارڈز اور تین چہہ ارتعوین ہی ... دیدی گئین

فوج کا یہ سپہ سالاری سرچارلس ولسن اور کرنیل بوس کا دن
کے جو افسر امورات انتظامی کے تہے جسمین ایک ہزار
دوسو سپاہی تہے اوسی ترتیب سے جو جنگ ابو کلیہ مین
قایم کئے گئے تہے روانہ ہوا یعنی گارڈز کا حصہ سامنے اور
بحری فوج داہنے رخ اور گوشے پر و بہاری ہتہیار والی
فوج داہنے اور داہنی طرف پشت پر اور سسکس رجمنٹ عقب
مین اور پیدل کی فوج جو سوار کر دی گئی تہی بائین طرف پشت
پر اور بائین بازو پر رکہی گئی۔ ڈولیان زخمیونکے واسطے ساتھ
لے لی گئین۔ اور ہر ایک سپاہی کو سو سو کارتوس
دیدیا گیا اور ہر شخص نے اپنی پانی کی بوتلین بہر لین ٹہیک دو
بجے نشان روانگی کا متحرک کیا گیا اور ہمارے فوجی مربع نے
آہستہ خرامی کے ساتہ گارڈنر توپ کے آگ سے بچکر
جو قلعہ سے برس رہی تہی بڑہنا شروع کیا اور ہمارے حملہ آور
بازون کیطرف جو منتشر میمو ساکی خاردار جہاڑیون مین جارہے
تہے دشمنون کی سخت آتش باری کے سامنے نکل پڑے

میجر جی ای کامرن کارسپانڈنٹ اسٹنڈرد اخبار

اور اکثر اونمین سے مارے گئے۔ الغرض ہماری فوج ایک حصہ اوس وادی کا جو گہانس اور جہاڑیون سے چہپا ہوا
تہا بکامیابی طے کر چکی اوسوقت کسیقدر توقف کیا اور وہان سے اناداانہ طور سے گہوم کر زیادہ ترکہلے ہوئے میدان

ہین آگئے۔ یہان سے عرب داہنی طرف رخ پر تھے اور انکے باجون کی آواز آتی تھی اور اونکی جنگی علمون کے سرخ اور سفید
اور سبز پھریرے ہوا مین اوڑتے نظر آتے تھے۔ غرضکہ اولاً ان متعصب مجاہدین نے ایک جماعت اپنی شمشیر زنان
اور نیزہ بازون کی ہمارے مربع پر بھیجے۔ ہماری فوج نے جو مقابلہ کے لئے تیار تھے اپنے افسرون کی ہدایت بموجب
ہر کمپنیون سے باڑہ مارنا شروع کیا اور ایسی حالت تہی کہ کسیکو خاص گولی چلانیکی اجازت دینی کی ضرورت نہ تہی۔ عرب شور و
اور غل مچاتے تیزی کے ساتھہ ہملوگون پر آرہے تھے مگر کرنیل بوس کاون کے صاف اور مستقیم آواز اس شور و شغب
مین بہی بلند تھے اور بخوبی سنائی دیتی تہی۔ وہ اپنے سپاہیون کو حکم دیتے تھے کہ ٹہرو اور پانچسو گز سے باڑہ مارنے
اور تیار ہو جاؤ۔ اسوقت مربع کے چارون رخ سے شعلہ اور دہوان بلند تہا۔ یہ جنگلی وراولیش اور متعصب مہدوی جو حملہ آور دنا
کو آگے بڑہا رہے تھے برٹش بندوقون سے کوڑیون زمین پر گرا دیے گئے اور ایک متنفس بہی اونمین کا مربع تک نہ پہونچ
سکا بعد اسکے مربع ہماری فوج کا اوسی آہستہ خرامی کے ساتھہ آگے بڑہا اور کہار زخمیون کو اوٹہا اوٹہا کر ڈولیون مین ڈالتے جاتے
تہے۔ مگر عرب اب تک بے خوف تہے اور تین موقع پر اونہون نے پہر قصد کیا کہ ہماری صفون پر جو بڑہ رہے ہین حملہ آور
ہون۔ کرنیل بوس کاون بے بہادرانہ اور جمیعت خاطر کے ساتھہ بکامیابی تمام دشمنون کے ہر حملہ کو روکا۔ اسوقت مربع
ہمارا اداہنے کو اور پہر بائین کو بڑہا اور دشمنون کے حملہ آورون کی بڑی جماعت کو پسپا کر دیا۔ اسطرف مورچہ مین کرنیل
بیرو کاٹیون کے تہرکی ہوئی بلندی پر کہڑے ہوکر اپنے سپاہیون کو حکم دے رہے تہے کہ دشمنون پر باڑہ مارین اور اسطرح
اونہین ہماری فوج کے بازون پر یکجائی حملہ کرنے سے باز رکہین۔ اور کپتان نارمن نے اپنی توپون سے بیسیون گولے
بم وغیرہ کے صحیح نشانہ کے ساتھہ دشمنون کے غول مین داہنے طرف اور سامنے مربع کے مارے اور اوس صریح ازادی کو
باغیون کے روکدیا جسکی رو سے وہ یہ قصد کر رہے تہے کہ جم غفیر کے ساتھہ داہنی طرف حملہ مین شریک ہوکر فوج پر آپڑین
جسوقت یہ گولے عربون مین جا کر پہٹے اون لوگون کو مثل غبار کے منتشر کر دیا اور ہمارے سپاہیون نے مربع اور مورچے
اپنے ساتہی لفٹنٹ ڈیو بولے کے ساتھہ سے نعرہ ہائے کامیابی بلند کئے۔ اور ادہر بار بار عرب جم غفیر کے ساتھہ مربع
پر حملہ کرنیکے لئے مجتمع ہوے۔ ہماری فوج دشمنون کی صف کے مقابل مین ٹہرے اور سامنے کی صف زمین پر لیٹ گئی یا
گہٹنون کے بل جہک گئے اور باڑہ پر باڑہ ان وحشیون کے غول پر چلنے لگی جس سے تیو ریاکہ وہ زمین پر گرتے تہے
یا چہپ چہپ کر بہاگتے تہے اور ایک بلند اور ناہموار زمین کے نشیب پر چہپے تہے۔ ایک گہنٹہ کے عرصہ مین مربع
ہماری فوج کا مورچہ سے ایک میل بڑہ آیا تہا اور گہر کر ایک ایک انچ پر راہ مین لڑتا رہا۔ وہ میدان جنگ جو ہر چہار طرف سیاہ
پہاڑیون سے محیط تہا صحرا ے موت کی طرح معلوم ہوتا تہا۔ اور ہماری فوج بکثرت اپنے مجروحین کو لیجا رہی تہی اور بعض
اونمین سے ایسے تہے جو بکار زخمی ہوے تہے جبکہ اپنے اونٹون پر کجاون مین ڈال دیے گئے تہے۔ آخر کار ساڑہے
چار بجے دنکو دو گہنٹہ متواتر جنگ کے بعد نارمن کی توپون سے پہر آتشباری شروع ہوئی اور لارڈ چارلس براسفورڈ
کی کاردنر توپ نے اپنی اواز سے ہماری فوج کو آگاہ کر دیا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جائین۔ اسوقت فوج ہماری آہستہ
آہستہ یقیناً ایک بالو کے ٹیکرے کی چوٹی کے قریب ہوئی جاتی تہی جسکے آگے بڑہ کر دریاے نیل بہہ رہا تہا۔ دفعتہً پہر
آسمان کا کنارہ سیاہ ہوگیا اور قریب دس ہزار کے دشمن تین جانب سے ہمارے مربع پر حملہ آور ہوے اور بڑا حصہ
اونکا ہمارے بائین رخ پر گرا مسٹر پیئہ تحریر کرتے ہین کہ یہ عجب نازک وقت ہملوگون پر تہا عرب ایک ٹیکرے کی پشت

سے نکلے اور یہ جنگلی درا ویش اور سوار انکو ہمت دیکر ہاتے تھے اور شور کرکے اپنے پیرو کارون کو حملے کے لئے کہتے تھے
کہ بنام خدا جنگ کرد اور انگریزون کو نیست و نابود کرد ۔ لیکن ہماری فوج کا مربع مثل پہاڑ کے اپنی جگہہ پر جما تہا اور اطمینان
اور استقلال کے ساتھہ دشمنون پر آگ برسا رہا تہا ۔ اور جون جون وہ لوگ نیچے کی طرف آتی تہی ہملوگ باڑہ پر باڑہ اوس
شور کرتے ہوئے غول پر مارتے تھے غرضکہ اوسوقت عام دلونمین یہی خیال تہا کہ کیا ہمارے قریب آنے تک وہ لوگ روک سکینگے
اونمین تیز رفتار اور خوش قسمت شخص پچیس ۲۵ گز زیادہ قریب نہ پہونچتا تہا کہ موت اوسکا کام تمام کردیتی تہی اور انبوہ کثیر دشمنونکا ہمسے
سو گز کے فاصلہ پر تہا ۔ حاصل کلام شکر خدا کا ہے کہ وہ لوگ پس و پیش کرنے لگے ٹھٹکے اور موڑے اور پشت کی طرف
بہاگنے لگے ۔ فتح ہماری ہوئی اور سرکاری فوج محفوظ رہ گئی ۔ اور لڑائی ہوئی صفین عربون کی افسوس کے ساتھہ مطامعہ کو واپس
گئین ۔ لیکن ہماری فوج کے مربع کو ایک ٹیکرے کی آڑ کی اور ضرورت تہی کہ دشمنون کے تیز نشانہ بازونکی زد سے پناہ پائین اور
ان بہادر دشمنون کو گوشمالی دین ۔ بعد اسکے ہماری فوج آگے کو بڑہی اب صرف چند چند گولیان جہاڑیون سے آتی تہین اور یہ
بہی رفتہ رفتہ بند ہونے لگین جس طرح ہماری فوج دریاے نیل کے قریب ہوتی گئی ۔ اب آفتاب غروب ہوگیا تہا اور
زرد چاندنی بہی مثل نقرہ کے دور تک پہیلی ہوئی ایک چیز دیکہائی دیتی تہی وہ دریاے نیل تہا اوسوقت مربع ہماری فوج کا
تہوڑی دیر آرام کے لئے ٹہر گیا اور زخمی سپاہی اپنی ڈولیون سے اوتہائے گئے کہ وہ لوگ دریا کو دیکہین جسکے بچے
متمنی تہے تاکہ وہ آب مصفی پیتے ہوئے زخمون مین ٹہنڈک پہونچائے اور اونکی شعلہ تشنگی کو بجہاوے چند منٹ آرام لینے کے
بعد فوج دریاے نیل کیطرف بڑہے اور ایک سایہ دار کنارہ پر قریب قریہ کوچک ابوکرو کے خیمہ زن ہوے ۔ تمام سپاہیون
نے آزادانہ طور سے آب تازہ پیا اور مسلح پہلوون مین ہتہیار رکہکر سوے اور چوکی کے لئے ایک مضبوط جماعت متعین کی گئی
کہ حملہ ناگہانی کو روک سکے ۔ علی الصباح دوسرے روز زخمیون کو حفاظت مناسب کے ساتھہ قریہ ابوکرو مین چہوڑکر فوج دوبارہ
صرہیہ یعنے مورچے کی طرف روانہ ہوئی ۔ راستہ مین قریہ غبات کیطرف سے ہوکر گذرے اور اوسے جلا کر خاک و سیاہ کردیا ۔
دشمن اس اثنا مین کسیقدر مزاحمت کرتے گئے یہان تک کہ ہملوگ بہ مقام مقصود مضبوطی مین پہونچ گئے ۔ اس مورچہ
پر بہی اوسوقت سخت جنگ ہوئی جبکہ مربع ہماری فوج کا جارہا تہا لیکن دشمن توپ اور بندوقون کی سخت آتشباری سے
مجبور ہوکر پس پا ہوگئے ۔ جسوقت فوج واپس آتی ہوئی دیکہائی دی فوراً ناشتہ صبح کا تیار کرایا گیا اور کرنیل تالبوت
سپہ سالار رسالہ لایف گارڈ صرف بجہ توپ اس اطمینان سے ٹہل رہے تہے جیسے میدان داری کے زور گوئین اپنی کے
سڑک پر لوگ ٹہلتے ہین ۔ جسوقت فوج ہماری پہونچی نہایت ہی مناسب مسرت کے سات اوسکا استقلال کیا گیا
اسلئے کہ اوس نے ایک سخت کام کو عمدہ طور سے انجام دیا تہا بلکہ نہایت شوق کے ساتھہ جیسا کہ ساسکس رجمنٹ
مین ایک ایرلنڈ کا رہنے والا سپاہی کہتا تہا ۔ حاصل کلام یہی جنگ غبات یا ابوکرو کی تہی جسکا اوپر تذکرہ ہوا اور باوجود
دشمنون کے متواتر حملون کے وہ لوگ اسطرح ہر چہار طرف سے فاصلہ پر رکہے گئے کہ ہماری اس امدادی فوج مین مقابل
اس جنگ و جدل کے بہت کم نقصان ہوا ۔ یعنے دو افسر مارے گئے اور نو افسر زخمی ہوے منجملہ مجروحین کے وہ بہادر
سپہ سالار سر ہربرٹ استوارٹ تہا افسوس ہے کہ اونکی قسمت مین صحت نہ تہی ۔ غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہیون
مین بائیس ۲۲ مارے گئے تہے اور بانوے زخمی تہے دو ثلث سپاہی سخت زخمی تہے ۔ اور بہت زیادہ بیمار اور
معالجہ کی ضرورت ڈاکٹرون کی جماعت کی طرف سے تہی ۔ اگر مقدمۃ الجیش حصہ ہماری فوج کا ایک لحظہ کو بہی متحرک ہوجاتا

تو بالاشبہ دشمن اوسے نیست و نابود کردیتے۔ لیکن اس نے ہر حملہ کو نہایت ہی دلیری سے روکا اور تمام عرب قبل اسکے کہ اپنے
نیزون سے ہمین ہلاک کرتے بار کر زمین پر گرا دئے گئے۔ اطلاع باضابطہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس مرتبہ کی جنگ
مین دشمن کا زور و شور مقابل جنگ ابوکلیہ کے کم تہا چنانچہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ جنگ ماقبل کے نتیجہ نے اونکے اعتقادات
کو جو مہدی کی فرضی قدرت کے ساتھہ اوسکے جہنڈے کے نیچے تہی متزلزل کر دیا

باب پنجم

مشتمل بواقعات ذیل

مدفون ہونا کشتگان جنگ ابوکلیہ کا۔ حکم عام کوچ کا دریاے نیل کی طرف۔ مطامہ پر حملہ۔
گارڈن کے چند دخانی جہازونکا پہونچنا۔ ہندوستانی فوجونکا آنا۔ مراسلہ گارڈن کہ خارطوم مین
سب خیریت ہے۔ اور سالہا سال تک قبضہ رہ سکتا ہے۔ مصری سپاہیون کا اندوہناک
حالات بیان کرنا۔ گارڈن کی تحریرات خانگی۔ خارطوم کی سازش۔ سر چارلس ولسن کے بے جا
تاخیر۔ ایک جدید لشکر کی ترتیب۔ شندی پر گولہ باری کرنا۔ سر چارلس ولسن کا بالآخر دو دخانی
جہاز کے ساتھہ خارطوم روانہ ہونا۔ چھٹوین آبشار کے دشواریان۔ خارطوم کے نکل جانیکی شہرت عام۔
پہلے پہل شہر کا دکھائی دینا۔ دشمنون کے توپخانہ سے مقابلہ کرنا۔ سوبچے سے گذر جانا۔ خارطوم کا مہدی کے ہاتھہ
مین آجانا۔ دو دخانی جہازونکو واپس جانیکا حکم۔ مختلف بیانات باشندگان سوڈان نسبت فتح خارطوم کے۔ مہدی
کے حالات فتح خارطوم کے متعلق۔ تمام عالم مین فراغ پاشا کی نمکحرامی کا یقین ہونا۔ گارڈن کا اپنے محل کی دہلیز
پر قتل ہونا۔ سفیر ہینسل کی وفات۔ دو ہزار دوسرے لوگون کا قتل ہونا۔ عورت اور لڑکون کا قتل عام۔
باقیماندہ انگریزون کا حال جو خارطوم مین بود و باش رکھتے تھے۔ گارڈن کی بے اعتباری وقت مناسب پر
مدد پہونچنے کی نسبت۔

اس حصہ فوج کے واپسی پر سوبچہ مین سر چارلس ولسن نے حکم عام روانگی افواج کا دریاے نیل کی طرف دیا لیکن سب سے پہلے یہ امر
ضروری تہا کہ مقتولین کے دفن کا بندوبست کیا جاے چنانچہ انجنیرون نے فوراً ایک بڑا گڈہا سپاہی اور سرداران غیر کمیشن یافتہ کے لئے
جو مقتول ہوے تہے اور ایک بڑی قبر مسٹر کامران اور مسٹر ہربرٹ اور دو اور سرداردن کے لئے جو اس جنگ مین کام آئے
تہے کہودنا شروع کیا ۱۲ بجے کے وقت دو بدنصیب اخبار نویسون کی لاشین کجاوون مین ڈالکر کرنیل بیرو مع دیگر اخبار نویسون
کے جو فوج کے ہمراہ تہے صحرا مین اوس مقام پر لاے جو اونکے لئے ہمیشہ کے واسطے محل آرام ہونیوالا تہا۔ لارڈ چارلس
براسفورڈ نے نہایت ہی درد انگیز دعا وقت دفن پڑہی بعد اسکے کامران اور ہربرٹ کی لاشین آغوش مین مادر گیتی کے
سپرد کین۔ بعد ایک گہنٹہ کے کل فوجین سوبچے مین تین حصون مین منقسم ہوکر وہان سے روانہ ہوئین اور جسقدر سامان

+ باعتبار اوس بیان کے جو شاعیہ قبیلہ کے شیخ نے زمانہ مابعد مین کیا دشمنون کا نقصان اور اونکے مقتولین اور مجروحین کی تعداد جنگ
ابوکلیہ اور عبات مین تین ہزار سے زیادہ تہے

اور رسد ممکن ہوسکا اپنے ہمراہ لے لیا۔ اور پچاس آدمی کا ایک گارد حفاظت کیلئے پیچھے چھوڑ دیا گیا۔ اور پچپن ۵۵ مجروح
سپاہی دستی کجاوون مین کندہون پر سوار تھے اسلیئے کہ سیکڑون اونٹ اس لڑائی مین کام آچکے تھے۔ خوش قسمتی تھی
کہ دشمنون نے پہر ہماری فوج پر حملہ کا قصد نہ کیا اور فوج ہماری رات گرتے تک قریہ ابوکرو مین جو کنارے دریاے نیل کے واقع
ہے پہونچ گئی مجروحین جہوپڑون مین زیر سایہ رکہے گئے اور بیرون جات کے مکانونمین حفاظت کے لئے بندوق کے رخنے بنائے
گئے۔ بعد اسکے فوجون نے شب کا بندوبست کیا اور سب کے سب زمین پر سوے اسلیئے کہ اوس مقام پر صرف بیس ۲۰ پچیس ۲۵
کچے اور چہوٹے مکان تھے۔ وہان کے باشندونکی زبانی دریافت ہوا کہ مہدی کے .... نہایت معتمد علیہ فوجین بہ ماتحتی ایک
امیر کے جو فن سپہ گری مین بہت مشہور ہے مقام سطامہ مین مقیم ہین۔ سر چارلس ولسن نے بذریعہ ایک قیدی کے جو فوج
مین تہا اور جنگ ابو کلیہ مین گرفتار ہوا تہا شرایط صلح امیر مذکور سے پیش کئے۔ امیر نے جسکے ہم مرتبہ کوئی دوسرا شخص وہان نہ تہا اور
حال کی لڑائیون مین صرف یہی ایک سردار بچ رہا تہا شرایط صلح کا کچہ جواب نہ دیا چنانچہ یہ بات قرار پائی کہ ایک کالم فوج کا جسمین
ہزار سپاہی ہون اوس قریہ کی نگہبانی کرین۔ ۲۱ جنوری کی صبح کو فوجین ہماری پہ آگے کو روانہ ہوین اور ایک نشیب زمین
سے ہو کر پچہم طرف چلین اور اون خام مکانون سے جو بکثرت تہے اور جسمین بندوق کے رخنے بنے تہے اور حصار بندی معقول
کردی گئی تہی سو گز کے فاصلہ تک برابر چلی آئین اوسوقت دفعتہ دشمنون نے اپنے اگلے توپخانہ سے پہر گولہ اندازی شروع کردی۔
تمام صبح سوڈانی جم غفیر کے ساتہ پیدل اور گدہون پر سوار ندیا اور بربر کی طرف جاتے نظر آتے۔ اور اسطرح گولیان اور گولے کرپ
توپ سے مارتے جاتے تہے کہ ہماری فوج متعجب اور متحیر تہی۔ توپ کے گولے ہمارے مربع کے اوپر سے گذر جاتے تہے لیکن گولیون
سے اکثر سپاہی ہمارے مجروح ہوتے تہے اور منجملہ اونکے میجر پور بحری فوج کے تہے جو زخمی ہوے۔ اسوقت ہماری فوج پیچہے
ہٹ آئی اور قریہ کے پچہم جانب ٹہری اور یہان سے دس بجے دن تک برابر آتش باری کیا کئے اس اثنا مین ایک شتری نے
اطلاع دی کہ تین دخانی جہاز جنپر مصری بیرق سرے اوڑ رہے ہین دریا مین اسطرف آتے دیکہائی دیتے ہین اس خبر سے فوج مین ایک عظیم
اضطراب پیدا ہوا۔ اور جسوقت وہ کشتیان سامنے آئین تو تین مرتبہ نعرہاے شادمانی بلند ہوئے اور معلوم ہوا کہ یہ اون دخانیونمین
سے ہین جنہین جنرل گارڈن نے بحری جنگ وجدل کے لئے متعین کیا تہا اور انہین اس غرض سے اسطرف روانہ کیا ہے کہ ایک
حصہ برٹش فوج کا خارطوم کو لیجائین۔ الغرض یہ جہاز فوراً قریہ ابوکرو کے قریب لنگر زن ہوئے اور دو سو پچاس باشی بزوق اور مصری
سپاہی معہ چار برنجی توپون کے زمین پر اوترے تمام سپاہی باکار ریمنگٹن بندوق اور سنگینون سے مسلح تہے اور ڈنگے کمر اور
کاندہے پر کارتوس دان مین کارتوس بہرے ہوے تہے اور گو باعتبار پوشاک کے مفلوک الحال معلوم ہوتے تہے اور کپڑے سب پہٹے
ہوے تہے مگر سب کے سب مستعد اور خوش وخورم تہے اور بظاہر سخت مشقت کے کامون کے مناسب معلوم ہوتے تہے انگریزی
فوج کے سپاہی ان لوگون سے ملکر بہت خوش ہوے۔ اور وہ لوگ بہی یہ معلوم کرکے کہ برٹش فوج دریاے نیل پر پہونچ گئی نہایت ہی
محظوظ ہوئی۔ تہوڑا ہی عرصہ گذرا تہا اور آپسمین ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہا تہا کہ اس درمیان مین یہ اطلاع ہوئی کہ ایک
چوتہا جہاز بہی دیکہائی دیتا ہے اور جسوقت یہ جہاز قریب کنارہ کے رفتہ رفتہ پہونچا تو معلوم ہوا کہ اوسکے ساتہ ایک بڑا بجرا رسد سے بہرا ہوا
ہے یہ دیکہکر فوج نے پہر نعرہاے خوشی بلند کئے اور معلوم کیا کہ اب ہماری تکلیفین ختم ہوگئین۔ سوڈانی سپاہی جو جہاز سے اوتری تہی
معہ چار توپون کے اوس حصہ فوج کے شریک ہونیکو روانہ ہوے جو مطامہ پر حملہ کر رہا تہا۔ اور ایک گہنٹہ تک یا قریب اسکے یہ دونون فوجین
سطامہ کے شہر پناہ پر جو مٹی کی بنی تہی گولے مارتے رہے لیکن اسکا بہت کم اثر ہوا اسوقت سر چارلس ولسن نے تجویز کیا کہ فوج قریہ ابوکرو کو

واپس آئی - لارڈ کاکزین نے مکانات کے اوڑا دینے پر بہت اصرار کیا اور یہ کہا کہ جسطرف کی ہوا ہو اودہر آگ لگا دیجاے
تاکہ جو ہوین کے اندر باغی دہس سے نکل پڑین اور بازو کیطرف اونکو بندوقون کے نیچے رکہہ لیوین ٭ لیکن سر چارلس ولسن
نے خیال کیا کہ جسقدر نقصان ہوگا اوس سے زیادہ فائدہ اس کارروائی سے نہ مترتب ہوگا - قاسم الموس نے سپہ سالار
فوج قابل کا سر چارلس ولسن سے آکر ملا اور اونکا شریک ہوا یہ شخص اپنے ہمراہ پانچ جلدین روزنامچہ کی اور مختلف خطوط
جنرل گارڈن کے لایا تہا - ایک کاغذ کی چٹ پر جو قاسم نے پیش کی یہ عبارت تحریر تہی کہ خارطوم مین سب خیریت ہے اور
برسون تک قبضہ مین رہ سکتا ہے - دستخط سی جی گارڈن - تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۸۸۴ء - یہ خوشخبری جو اس مختصر تحریر سے
پیدا ہوتی تہی تمام صف ہاے لشکر مین پہیل گئی اور نہایت اطمینان کا باعث ہوئی اسلئے کہ اون مصری افسرون کے بیانات
جو جہازون کے ساتہہ آئے تہے ایسے پر امید نہ تہے - باعتبار انکے بیانات کے یہ لوگ چند ہفتے سے معہ اپنے دُخانی جہازون
کے ایک جزیرہ مین قریب مطامہ کے ٹہر کر برٹش فوج کی آمد کا انتظار کر رہے تہے - اور ان لوگون نے خارطوم سے اخبارات کی
آمد و رفت مین مدد دی تہی جس زمانہ مین کہ وہان کی حالت ایسی خطرناک ہو رہی تہی کہ تمام شہر گہرا تہا - خود گارڈن خیر و عافیت سے
تہے مگر (یہ افسران جہازی بیان کرتے ہین) مگر اونکے سپاہی کمک کیطرف سے بالکل مایوس تہے یہ امر نہایت ہی مناسب
تہا اگر چند یورپین بعجلت تمام خارطوم مین جاتے اور وہان کے باشندون کو اور فوجون کو تسلی اور تشفی دیتے - یہ بیانات بالکل
منافی جنرل گارڈن کی اوس مختصر تحریر کی تہی مگر خود وہ تحریر بہی بظاہر بالکل مجمل اور مبہم تہی اس لئے کہ مسٹر بریہ نے بیان کیا کہ اوس بہادر
محافظ خارطوم نے ایک تحریر خانگی مین یہ لکہا ہے کہ اب وہ آخری اور خاتمہ کا روز چلا آرہا ہے - دو شخص جنکو جنرل گارڈن نے معاف
کردیا تہا اور قتل سے بچایا تہا ایک تو فراغ پاشا جیسے بعض لوگ سودانی کہتے تہے اور بعض سرکیشیا کا رہنے والا بتاتے تہے اور دوسرا
احمد غالب بے باشندہ اسوان کہ یہ دونو بہت بڑے لوگون مین خارطوم کے اور سپہ سالار مصری فوج کے تہے - مہدی سے شہر اور
محصورین شہر کے حوالہ کردینے کے لئے بات چیت کرتے تہے اور گارڈن بوجہ اپنے بے اختیاری کے اوس آس سے باز نہ رکہہ سکتا
تہا فوج امدادی کے پہونچنے مین بہت توقف ہوا جنرل خدا سے دست بدعا تہا کہ ہمارے ہم وطن وقت پر پہونچ کر ہمین بچاوین
گارڈن کو معلوم تہا کہ مین تنہا نکل جا سکتا ہون مگر اوس نے اپنے ساتہیون کا چہوڑنا گوارا نہ کیا اور تقدیرات الہی پر شاکر اور اوسکا
منتظر رہا جو بدست خداوند عالم تہا جنرل کو بہت ہی کم امید تہی کہ مین پہر اپنے دوستون کو اس دنیا مین دیکہونگا اسلئے کہ وہ کسیطرح فیصلہ
نہ ہو سکتا تہا روز چہارشنبہ ۲۱ جنوری کو سر چارلس ولسن حالات متذکرہ سے مطلع ہوے اور اونہین لازم تہا کہ بلا توقف سلامتی
خارطوم روانہ ہوتے - جنگ عبات مین جسوقت سر ہربرٹ اسٹوارٹ مجروح ہوے سپہ سالاری فوج کرنیل بوس کا اون کی
تفویض ہوئی تہی - اور ابو کرو کی حفاظت کے لئے کرنیل مذکور بہت کافی تہے - چنانچہ مطابق اسکے کوئی وجہ نہ تہی کہ سر چارلس ولسن
بلا توقف خارطوم کو نہ جاتے اور ہان اگر کوئی وجہ رہی ہوگی تو اوسے خود وہی بذات خاص جانتے رہے ہون گے - الغرض سر چارلس

٭ مسٹر چارلس ولیمس کار اسپانڈنٹ دیلی کرانیکل اخبار نے مطامہ پر حملہ مابعد کی نسبت اسطرح تحریر کیا ہے کہ فوج سرکاری شمال مطامہ کیطرف گئی - اور بعد
ایک گہنٹہ کے اوسکے جنوب مغرب کی سمت روانہ ہوئی - بادشاہ فرانس کے مشہور حملہ کے وقت سے جو بیس ہزار سپاہیون کی جمعیت سے گیا تہا آجتک اسطرح فوجون کا کوچ پہاڑیون
کے نیچے اور اوپر اور بے عذر اونکی نقل و حرکت صف بندی کے ساتہہ گولیون کی بوچہاڑ مین کبہی نہین سنی گئی - چہہ گہنٹہ کے بعد کہ پانچ گہنٹہ تک علی الاتصال آگ
برستی رہی اوسکے نیچے - بامداد انجینیران شاہی اور رائفل برگیڈ کے پلٹن یعنی چوکی کے سپاہیون کی ان لوگون نے ایک مختصر خوشنما مورچہ جو سو پچاس گز کے فاصلہ پر قریب
بنالیا اور وہان پر کسیقدر فوج اور توپین جو جنرل گارڈن کے جہاز پر علی حالت فرودگاہ مین پہونچی تہی متعین کردی گئین اور بقیہ فوجین واپس آئین - اوسوقت کا مطامہ کا حملہ نبرد حقانیت فوجی
کے مشہور ہوا

وہین مقیم رہے اور باستثناے دو کمپنی فوج گارد کے بروز پنجشنبہ ۲۲ جنوری وقت صبح بقیہ فوج کے ہمراہ کنارہ دریا کی طرف روانہ ہوئی یہ جدید مقام جسپر سرکاری فوج نے قبضہ کر لیا تہا زیادہ تر محفوظ اور مفید تہا اور بغرض مزید حفاظت بہت جلد اوسکی حصاربندی کر لی گئی تہی ۔ اور زخمیون کو اس جدید مقام پر لے گئے سر ہربرٹ اسٹوارٹ کو جنکی حالت ایک وقت مین اچہی معلوم ہوتی تہی اور رو بصحت تہی ایک چہوٹے جہاز پر لے گئے اسلئے کہ خیال کیا گیا تہا کہ وہان بمقابل کنارہ کے بہ زیادہ تر آرام پائینگے اور بہ آسایش رہین گے ۔ سر چارلس ولسن نے اوسیوقت تین جہاز دریاے نیل مین گرداوری اور دیکہ بہال کی غرض سے متعین کئے ۔ ایک حصہ مصری فوج کا اور پیدل سپاہیونکا جو سوار کر دیے گئے تہے اور ساسکس رجمنٹ کا جہازون پر متعین کیا گیا ۔ دو گہنٹہ تک [illegible] باندوبست بلندی پر گولہ مارتے [illegible] اوسے بالکل نیست [illegible] کر دیا ۔ [illegible] جہازنے لسی مقام پر چار تین کشتیان باغیون کی گرفتار کین اور اپنی جگہہ پر جہان برٹش فوج خیمہ زن تہی واپس آئی ۔ جہاز [illegible] کے جانیکے بعد گرد کی بلندیون پہ عرب مجتمع ہوے اور معلوم ہوتا تہا کہ حملہ آور ہون گے ایکہزار یا اس سے زیادہ باغی خارطوم کی طرف سے آرہے تہے اسیطرح بہت بڑی جماعت مطامہ کی طرف سے ظاہراً اس نیت سے اسطرف آرہے تہے کہ سرکاری مورچہ پر حملہ آور ہو کر اوسے [illegible] دے لیکن جسوقت ہماری طرف سے پیدل فوج صفوف کے ساتہہ اونکے مقابلہ کو بڑہے تو فوراً ہی وہ لوگ پس پا ہو گئے ۔ اوسیوقت [illegible] ایک تیسرا حصہ باغیونکی فوجکا دریاے نیل کے ایک جزیرہ کو جاکے مین ٹہیک مقابل سرکاری فوجی پڑاؤ کے اس غرض سے [illegible] ہون کو [illegible] ہون سے منتشر اور پریشان رکہیگے ۔ الغرض جسوقت جہاز واپس آئے تو چہوٹی توپین جو انپر تہی اوتار لی گئین [illegible] لائی گئین [illegible] باندون سے پیدل فوج کے بالاستقلال گولیان مارنی شروع کین تو باغی جزیرہ سے دریاے نیل کے اوس پار بہاگتے ہوے نظر آنے لگے ۔ بظاہر مہم کا دن بالکل بیکار گیا لیکن شام کیوقت جب یہ معلوم ہوا کہ رسد کم ہونے لگی اور یہی مناسب معلوم ہوا کہ لارڈ ولیسلی کو واقعات گذشتہ کی اطلاع دیجاے غروب آفتاب کے بعد ایک قافلہ اونٹون کا [illegible] بایں ہدایت روانہ کیا گیا کہ [illegible] سے رسد لائے ۔ اور تین سو سپاہی گارڈ پلٹن اور بہاری ہتیار والی پلٹن اور [illegible] کی پلٹن کے جو سوار کر دیے گئے تہے ماتحتی کرنیل تالبیٹ ہمراہ قافلہ کو روانہ کئے گئے ۔ اور راستہ مین اس قافلہ کے راہ نمائی کے لارڈ کاک رن اور چند باشندہ گان سودان بہی اوس قافلہ کے ہمراہ ہوے ۔ چوبیس جنوری کی صبح کو یعنی تین دن بعد پہونچنے مراسلہ جنرل گارڈن کے آخرش سر چارلس ولسن نے مناسب تصور کیا کہ خارطوم کو روانہ ہون ۔ سر چارلس ایسا ہی خیال ۲۱ جنوری کے سہ پہر کو بہی کر سکتے تہے ۔ اسلئے کہ لارڈ چارلس براسفورد نے قبل اسکے دو بڑے جہازون کو بخوبی جانچ لیا تہا اور جملہ ضروری مرمتین بہی کرادی تہین ۔ لیکن اس مہم مین تساہلی اور سستی کرنیکا ابتدا سے قاعدہ بندہ گیا تہا ۔ فوجین جو سر چارلس ولسن کے ساتہہ جانیکو منتخب کی گئی تہین اوسمین بیس سپاہی تو شاہی سکس

* سر چارلس ولسن نے اپنی مراسلہ مورخہ ۲۳ جنوری مین جو بنام لارڈ ولیسلی بہیجا تہا وجوہات ذیل توقف کے نسبت تحریر کئے ہین ۔ سر چارلس لکہتے ہین کہ جنرل گارڈن نے اپنی ایک نہایت ہی طولانی خط مین سردار مصاحبین یا سپہ سالار فوج سرکاری جو مقدمۃ الجیش ہو اور خارطوم کیطرف بڑہتی ہو با صرار تمام یہ تحریر کیا تہا کہ جہازونکا بندوبست مصریون کے ہاتہہ سے نکالکر کیسے برٹش افسر لے لین اور تمام پاشا اور بیے اور ترکی اور مصریونکو جہازپر سے نکالدین نہایت ہی سختی کے ساتہہ جنرل گارڈن نے ان لوگونکی بیمرفی اور بیکارہی جنگ و بیکاری وقت تحریر کی تہی اور یہ بہی التجا کی تہی کہ اگر جہازون پر برٹش جہازران ہم نہ پہونچ سکین تو ایسی حالت مین جہاز ہمارے پاس واپس بہیجدیے جائین اور بجز سودانی سپاہی اور ملاحون کے اور کوئی دوسرا نہ آنے پائے ۔ ابتدا یہ ارادہ کیا گیا کہ ان جہازون پر بحری فوج کے سپاہی تعینات کئے جائین لیکن لارڈ چارلس براسفورڈ اسپتال مین علیل تہے اور اس قابل نہ تہے کہ نقل و حرکت کر سکین اور دوسرے افسر بحری فوج کے اور اکثر عمدہ عمدہ چہوٹے افسر اور سپاہی یا مارے گئے یا زخمی تہے لہذا یہ امر ضرور تہا کہ چار جہازونمین سے سودانی افسر اور سپاہی اور جہازران وغیرہ منتخب کئے جائین ۔ اور وہ سب دو جہازون پر جو خارطوم جانیکو منتخب کئے جائین

رجمنٹ کے تھے اور دو سو سوڈانی فوج کے تھے اور منجملہ پانچ عدد دخانی جہازون کے دو پر یعنی بوردین اور طل ہویہ نامی جہازون پر
یہ فوجین سوار ہوئین۔ خود سر چارلس ولسن جہاز اول الذکر پر بہمراہی کپتان گاس کاین اور قاسم الموس بے کے سوار ہوے اور دوسرے
جہاز کے سپہ سالاری عبدالحمید بے کے سپرد ہوئے۔ اور کپتان ٹافورڈ اور لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی اونکے ہمراہ کئے گئے۔ اخبار سے
کارسپانڈنٹون نے بھی درخواست کی کہ اونہین اوس مہم کے ساتھ اجازت جانیکی ملے لیکن لارڈ ویسلی کے سابق حکم کے بموجب یہ استدعا
اون لوگون کی نامنظور کر دی گئی۔ ۹ بجے کے وقت برٹش فوج جہان خیمہ زن تھی اوس مقام سے یہ جہاز روانہ ہوکر تین گھنٹہ کے بعد ایک
قریہ مین جسکا عبد الحوتام تھا پہونچے اور وہان اس غرض سے ٹھہرے کہ جلانیکے لئے لکڑیان لے لین۔ یہان ایک قاصد مرسلہ
شیخ قبیلہ شاغیہ کا بوردین جہاز پر یہ پیغام لیکر آیا کہ ہمارے قبیلہ کے تمام لوگ انگریزون کے شریک ہونیکو موجود ہین بمجرد اسکے کہ انگریزی
حکومت قایم ہوجائیگی۔ ابو کلیہ اور غبات کی فتوحات نے بہت
کچھ اثر پیدا کیا تھا اور دشمنون کے نقصان کا تخمینہ تین ہزار آدمیون
تک ان لڑائیون مین کیا جاتا تھا۔ الغرض جہاز ہمارے شب
کو قریب قریہ ودتا کے مقیم ہوے اور ۲۵- جنوری کو پانچ بجے
صبحکو پھر روانہ ہوے۔ نو بجے پھر لکڑی لینے کی غرض سے ٹھہرنے
کی ضرورت ہوئی بعد اسکے جہاز پھر قطع مسافت مین مصروف ہوے
اور چھوین آبشار کے نیچے سے ہوکر وادی الجیش سے گذرے
اس مقام پر دشمنون نے اپنی توپون کے لئے زندین بنا رکھی تہین
لیکن یہ جگہہ بالکل خالی تہی اور کوئی شخص قابض نظر نہ آتا تہا۔ تین
بجے جہاز ہمارے آبشار مین داخل ہوے اور جزایر حسن کے
ایک جزیرہ کے پاس دو گھنٹہ بعد بیچ ریور بوردین جہاز ایک
ٹیکرے پر چڑھ گیا۔ اگلے صبحکو یہان سے نکلا اور تمام آدمی جہاز
پر سے اسلئے اوتر پڑے تھے کہ ہلکا ہوجانے اور چہڑنے سے پار
ہوجانیکے قابل ہو۔ الغرض یہ جہاز پھر فوراً ہی خشکی مین جاتا رہا
اور ہمکی فوج کو تمام دن یہان توقف کرنا پڑا۔ شاغیہ قبیلہ کے
عرب جہاز پر آکر یہ بیان کرتے تھے کہ دو ہفتہ سے جنرل گارڈن

کرنیل سر چارلس ولسن

برابر لڑ رہے ہین اور انگریزون کی پیش قدمی سے لوگون مین بہت خوف پہیل رہا ہے یہ بہی ان لوگون سے علاوہ اسکے بیان کیا
کہ ہمارا قبیلہ صرف نتیجہ آخر کا منتظر ہے اور بعد یکسو ہونے ان معاملات کے دونون مین کسی فریق غالب کا شریک ہوجائیگا۔ ۲۷ جنوری
کی صبحکو پھر جہاز روانہ ہوے اور قریہ غوث نفیسا مین پہونچکر زیادہ تر لکڑیان اون پر لے لی گئین۔ جسوقت ہمارے جہاز بڑھ رہے
تھے ایک عرب نے لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی سے بیان کیا کہ روز گذشتہ کو ایک شتربان عمدرمان سے ادہر ہوکر گذرا تھا وہ بیان
کرتا تھا کہ خارطوم ہاتھ سے نکل گیا اور جنرل گارڈن کی وفات ہوئی۔ لیکن اس خبر کا عام طور سے کسیکو یقین نہ ہوا الحاصل جہاز
ہمارے سہ پہر تک برابر قطع مسافت مین سرگرم رہے اوسوقت ہجیم کے کنارہ سے عربون نے جو اوس مقام پر مقیم تھے جہازون پر

گولیان مارنا شروع کین - شب کو ہمارے جہاز ایک قریہ مین یہیم کے کنارہ پر مقام طمانیات کے محاذی مین ٹھہرے اور اگلی صبحکو بسرعت تمام خارطوم کی طرف روانہ ہوے - سویرے یعنی غروب آفتاب سے پہلے مقام جبل سغط لیب مین پہونچے یہ مقام ایک پہاڑی کی ڈہالوان چوٹی پر واقع تہا اور یہان جنرل گارڈن کے جہازون پر گولہ اندازی کے لئے دشمنون نے توپین لگا رکہی تہین مگر اسوقت وہان کوئی شخص نہ تہا وہ مقام خالی اور بلا قبضہ کے تہا - تہوڑی دیر بعد ایک شخص قبیلہ شاغیہ کا پورب کے کنارہ سے زور سے چلا کر پکارا اور یہ کہا کہ دو روز ہوے کہ خارطوم فتح ہوگیا - اولاً اس خبر پر اعتبار نہ کیا گیا لیکن دریا کے ہر موڑ پر متواتر یہی خبر سنائی دی اوسوقت ہر ایک کے دل مین انتشار پیدا ہوا کون بیان کر سکتا ہے کہ ان لوگون کے دلون پر کیا گذری ہوگی جو اس سرعت کے ساتہہ گارڈن کے بچانیکو جا رہے تہے - اور بار بار دلمین اندیشہ کرتے تہے کہ اگر سوڈانیون کے بیانات صحیح نکلے تو اسقدر رخون بہا ہے اور اسقدر زر خطیر جو صرف ہوا ہے مفت رایگان جائیگا اور ہملوگون کے مقدر مین یہی تہا کہ بہت دیر بعد پہونچین - مہینون سے یہ بہادر دشمنون کے ساتہہ لڑ رہا تہا اور اپنی ہی تدابیر پر چہوڑ دیا گیا تہا اور بتنفر لوگون نے اوسکے ساتہہ برتاؤ کیا جب گارڈن نے زبیر پاشا اور ترکی فوج کے لئے درخواست کی تہی - تمام درخواستین اوسکی نامنظور کردی گئین اور یہ اوس سے کہا گیا کہ وہ اپنے اس معزز عہدہ سے دست بردار ہوجاے مگر اوسوقت جبکہ دست کشی خارج از امکان ہوگئی تہی - گویہ امر اوسکے بہادرانہ خیال کے بالکل مخالف تہا اور مدد بہی بہیجی گئی مگر تقدیر مین تو یہ لکہا تہا کہ کمک بالکل فضول ہوجائیگی - الغرض لورڈین اور تاہو یہ جہازون کے لوگ زیادہ عرصہ تک حالت شک مین نہ رہنے پاے بلکہ نو بجے دن کو گذرنا لوگون کا قریہ اور جزیرہ وکیل امین کی طرف سے ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ مقامات شیخ مصطفے کے قبضہ مین ہین اور شیخ مذکور امرایان محمد احمد مین سے ایک بزرگ امیر تہا باغیون کی بندوقون کی زد سے بچکر جہاز ہمارے آگے کو بڑہے اور جب مقام فغیہ کے پاس پہونچے تو دوربین کے ذریعہ سے کسیقدر سواد خارطوم کا نظر آیا - تہوڑی دیر بعد گیارہ بجے کے ہملوگ ایک جزیرہ مین پہونچے اس مقام پر باغی گہانس اور جہاڑیون مین نیچے کیطرف کنارے پر چہپے ہوے تہے اور ہملوگون پر بندوقون سے سخت آتشبازی شروع کی بورڈین جہاز آگے آگے جاتا تہا اور تاہو یہ جہاز پیچھے پیچھے قریب اوسکے تہا اور سہ پہر کو یہ دونو جہاز مقام حلفیہ کے مقابل مین پہونچے اس مقام پر دشمنون نے ایک مورچال تیار کہی تہی اور چار توپین رکہہ چہوڑی تہین - ان دونون جہازون نے باغیون کی باڑہ کا بخوبی تمام اپنی ہیوی رس توپ اور بندوقون کے فیر سے پانچسو گز کے فاصلہ سے صف بندی کے ساتہہ جواب دیا اور جہازونکی روانگی بہی بدستور قایم رہی یہان تک کہ جزیرہ طوطی کے مقابل مین پہونچے - اس جزیرہ کی نسبت ان لوگون کو یہ امید تہی کہ جنرل گارڈن کی فوج کے قبضہ مین ہوگا - اس مقام سے باغیون نے ان لوگون پر ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ سے سخت باڑہ مارنا شروع کی اور بظاہر دو توپون سے بم کے گولے خارطوم کی طرف سے آنے لگے - جسوقت حد جنوبی جزیرہ طوطی کا قریب ہونے لگا تو ایک دوسرا سلسلہ سخت آتشبازی کا چار کپ توپون سے جو قلعہ عمدرمان پر چڑہی تہین شروع ہوا اور بظاہر یہ مقام مہدی کے قبضہ مین تہا - اوسیوقت ہزارہا باغی کنارون پر اومنڈ آے اور اپنی ریمنگٹن بندوقون سے جہازون پر گولیون کا مینہ برسانے لگے جسکا خوش قسمتی سے ان جہازون پر بہت کم اثر ہوا - جو لوگ جہازون پر تہے اب وہ دیکہہ سکتے تہے کہ گارڈن کی جنگی بجرے اور ایک بہت بڑا بیڑا انگارس اور سوڈانی کشتیون کا خارطوم کے کنارہ پر عمدرمان کے گہاٹ کے محاذات مین لگا ہوا ہے لیکن جنرل کے وہ دو نو جہاز جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تہا کہ خارطوم مین روک لئے گئے ہین دیکہائی نہین دیتے تہے - خارطوم کی طرف دیکہنے سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ جنوب و مغرب کا کنارہ بیرون شہر

باغیون سے بہرا ہوا ہے اور تمام لوگ مہدی کے جہنڈے لئے ہوے اور مہدی کی وردی پہنے ہوئے گلیون مین اور مکان
کی چہتون پر اور قلعون مین دکہائی دیتے تہے ۔ ہزارون آدمی جنمین درویش بہی شامل تہے کمین گاہون سے نکل کر زمین نشیب
کی طرف کنارہ آب پر دوڑے چلے آتے تہے اور اپنے ہتہیار ونکو چمکاتے تہے اور جہازون پر گولیان مارتے تہے یا شور سے چلا چلا کر
گارڈن کے مارے جانیکی خبر دیتے تہے ۔ ایک درویش لب دریا تک ایک سفید علم لئے ہوے آیا اور اس امر کی کوشش کی
کہ جو لوگ جہاز پر ہین اونہین متوجہ کرے جو کچہہ اس سے اوسکی غرض رہی ہو لیکن دریافت ہونا اوسکا محال تہا اسلئے کہ تین طرف سے
توپین گولے اور بم مار ہی رہے تہے یعنی خارطوم اور عمدرمان اور حلفیہ سے اور بندقون کی فیرین علی الاتصال ہر چہار طرف سے
ہو رہی تہین مطابق رپورٹ باضابطہ لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی کے بورڈین جہاز دو سو گز کے فاصلہ پر شمال ومغربی کنارہ خارطوم
سے ہو گیا او سوقت یہ دیکہائی دیا کہ کوئی نشان گارڈن کا محل شاہی پر نہین اڑتا اور اکثر مکانات شہر کے ویران ہو گئے ہین اور شہر
صاف طور سے مہدی کے ہاتہہ مین آگیا ہے ۔ چونکہ جہازون کی آہنی ہیترون سے بخوبی حفاظت اور استحکام کر دیا گیا تہا اسوجہ سے
خفیف نقصان اونہین پہونچا ۔ صرف دو آدمی ہمارے مارے گئے اور سولہ مجروح ہوے ۔ ایک گولہ بم کا تلہو یہ جہاز کی کوٹہری
پر پہٹا اور وہ کوٹہری برباد ہو گئی اور بورڈین جہاز کی ڈونگی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تہی ۔ نظر اول مین خارطوم کو باغیون کے ہاتہہ مین دیکہہ
کر سپاہی اور سودانی جہازیون کا عجب حال صدمہ سے ہوا قاسم الموس اور اوسکے افسر اور سپاہیون نے اپنے کو جہاز کے سطح پر
گرا دیا اور مونہہ کو چہپا کر بچون کی طرح رونے لگے ۔ گارڈن کے امیر البحر یعنی قاسم کو گمان ہوا اور جو بعد کو متحقق بہی ہو گیا کہ شہر پر قبضہ
ہوتے وقت تین بیٹے اوسکے قتل ہوے اور تمام مال ومتاع اوسکا لٹ گیا ۔ الغرض باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے آگ برس
رہی تہی اور بندوق کی فیرون کے نیچے تہے تاہم سودانی جو ہمارے ساتہہ تہے نہایت ہی بہادری کے ساتہہ لڑے اور شاہی
سا سکس کے سپاہی اسطرف باڑہ پر باڑہ مارتے جاتے تہے یہان تک کہ اونکے کندہے کوفتہ او خستہ ہو گئے اور یہ امر یقینی
ہے کہ باغیون کے صدہا آدمی اس لڑائی مین کام آئے ۔ چونکہ یہ امر نہایت ہی غیر ممکن تہا کہ اس سخت آتشباری مین زمین پر
کہین اوترین لہذا سر چارلس ولسن نے حکم دیا کہ دونو جہاز کی کلون کی قوت زیادہ کیجاے اور بہاو کیطرف روانہ ہون اسلئے کہ اب
مزید جد وجہد بالکل بیکار اور فضول ہے ۔ سواچار بجے سہ پہر کو فوج امدادی ہمارے دشمن کی توپون کی زد سے باہر آگئے ۔
اور ایک جزیرہ مین جبل ریان کے نیچے ٹہرے اور وہان سے متعدد قاصد روانہ کئے گئے کہ وہ لوگ خبرونکو حاصل کرکے لائین
بہت جلد وہ لوگ واپس آگئے ۔ اور یہ بیان کیا کہ ۲۶ جنوری کی شب کو خارطوم بوجہ فریب ونمکحرامی فراغ پاشا کے ہاتہہ سے
نکل گیا یہ وہی بدنہاد فراغ پاشا تہا جسکا تذکرہ جنرل گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین کیا تہا ابتدا مین یہ ایک غلام حبشی تہا
جسے جنرل گارڈن نے آزاد کیا تہا اور سودانی موجون کی اوسے سپہ سالاری تفویض کی تہی اس شخص نے خارطوم کے دروازے
پیروان مہدی کے لئے کہول دئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا اور وہ بہادر گورنر بہی قتل ہوا اور تمام اسکے پیرو بہی
اوسکے ساتہہ ہلاک ہوے ۔ حاصل کلام سرکاری کمک بالکل بے سود ہو گئی ہزارون جانین تلف ہوئین کروڑون
روپئے صرف ہوے جسکا کوئی فائدہ نہ مترتب ہوا ۔ لارڈ ویلی نے بالضرور جہان تک اونکے امکان مین تہا کوشش
اسبات کی کیا کہ ایک دوسرا نتیجہ پیدا کرین او صحرا بیودا کے مقدمۃ الجیش حصہ فوج کی سپہ سالاری بذات خاص اپنے
تعلق کی تاہم تمام فوج کی سپہ سالاری صرف ایک بہادر افسر یعنی سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی ذات تک محدود کر دی او فی الحقیقت
اگر وہ زخمی نہ ہوے ہوتے تو قیاس غالب یہ تہا کہ وقت پر خارطوم مین پہونچتے اور گارڈن کو بچاتے ۔ اور یہی نتیجہ غالباً اوسوقت

باغیون سے بہرا ہوا ہے اور تمام لوگ مہدی کے جہنڈے لئے ہوے اور مہدی کی وردی پہنے ہوے گلیون مین اور مکان
کی چہتون پر اور قلعون مین دیکہائی دیتے تہے۔ ہزارون آدمی جنمین درویش ہی شامل تہے کمین گاہون سے نکل کر زمین نشیب
کی طرف کنارہ آب پر دوڑے ہوے آتے تہے اور اپنے ہتہیارونکو چمکاتے تہے اور جہازون پر گولیان مارتے تہے یا شور سے چلا چلا کر
گارڈن کے مارے جانیکی خبر دیتے تہے۔ ایک درویش لب دریا تک ایک سفید علم لئے ہوے آیا اور اس امر کی کوشش کی
کہ جو لوگ جہاز پر ہین اونہین متوجہ کرے جو کچہہ اس سے اوسکی غرض رہی ہو لیکن دریافت ہونا اوسکا محال تہا اسلئے کہ تین طرف سے
توپین گولے اور بم مار رہی تہین یعنی خارطوم اور عمدرمان اور حلفیہ سے اور بندوقون کی فیرین علی الاتصال ہر چہار طرف سے
ہو رہی تہین مطابق رپورٹ باضابطہ لفٹنٹ اسٹوارٹ ورٹلی کے بورڈین جہاز دو سو گز کے فاصلہ پر شمال و مغربی کنارہ خارطوم
سے ہو گیا اوسوقت یہ دیکہائی دیا کہ کوئی نشان گارڈن کا محل شاہی پر نہین اُڑتا اور اکثر مکانات شہر کے ویران ہو گئے ہین اور شہر
صاف طور سے مہدی کے ہاتہہ مین آگیا ہے۔ چونکہ جہازون کی آہنی پترون سے بخوبی حفاظت اور استحکام کر دیا گیا تہا اسوجہ سے
خفیف نقصان اونہین پہونچا۔ صرف دو آدمی ہمارے مارے گئے اور سولہ مجروح ہوے۔ ایک گولہ بم کا تلہوبہ جہاز کی کوٹہری
پر پڑا اور وہ کوٹہری برباد ہو گئی۔ اور بورڈین جہاز کی ڈینگی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تہی۔ نظر اول مین خارطوم کو باغیون کے ہاتہہ مین دیکہہ
کر سپاہی اور سودانی جہازیون کا عجب حال صدمہ سے ہوا قاسم الموس اور اوسکے افسر اور سپاہیون نے اپنے کو جہاز کے سطح پر
گرا دیا اور مونہہ کو چہپا کر بچون کی طرح رونے لگے۔ گارڈن کے امیر البحر یعنی قاسم کو گمان ہوا اور جو بعد کو متحقق بہی ہو گیا کہ شہر پر قبضہ
ہوتے وقت تین بیٹے اوسکے قتل ہوے اور تمام مال و متاع اوسکا لٹ گیا۔ الغرض باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے آگ برس
رہی تہی اور بندوق کی فیرون کے نیچے تہے تاہم سودانی جو ہمارے ساتہہ تہے نہایت ہی بہادری کے ساتہہ لڑے اور شاہی
ساسکس کے سپاہی اسطرف باڑہ پر باڑہ مارتے جاتے تہے یہان تک کہ اونکے کندہے کوفتہ او خستہ ہو گئے اور یہ امر یقینی
ہے کہ باغیون کے صدہا آدمی اس لڑائی مین کام آئے۔ چونکہ یہ امر نہایت ہی غیر ممکن تہا کہ اس سخت آتشباری مین زمین پر
کمین اوترین لہذا سر چارلس ولسن نے حکم دیا کہ دونو جہاز کی کلون کی قوت زیادہ کیجاے اور بہاو کیطرف روانہ ہون اسلئے کہ اب
مزید جد و جہد بالکل بیکار اور فضول ہے۔ سوا چار بجے سہ پہر کو فوج امدادی ہمارے دشمن کی توپون کی زد سے باہر آگئے۔
اور ایک جزیرہ مین جبل رُیان کے نیچے ٹہرے اور وہان سے متعدد قاصد روانہ کئے گئے کہ وہ لوگ خبرونکو حاصل کرکے لائین
بہت جلد وہ لوگ واپس آگئے۔ اور یہ بیان کیا کہ ۲۶ جنوری کی شب کو خارطوم بوجہ فریب و نمکحرامی فراغ پاشا کے ہاتہہ سے
نکل گیا یہ وہی بدنہاد فراغ پاشا تہا جسکا تذکرہ جنرل گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین کیا تہا ابتدا مین یہ ایک غلام حبشی تہا
جسے جنرل گارڈن نے آزاد کیا تہا اور سودانی موجون کی اوسے سپہ سالاری تفویض کی تہی اس شخص نے خارطوم کے دروازے
پیروان مہدی کے لئے کہول دئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا اور وہ بہادر گورنر بہی قتل ہوا اور تمام اسکے پیرو بہی
اوسکے ساتہہ ہلاک ہوے۔ حاصل کلام سرکاری کمک بالکل بے سود ہو گئی ہزارون جانین تلف ہوئین کروڑون
روپئے صرف ہوے جسکا کوئی فائدہ نہ مترتب ہوا۔ لارڈ ولسلی نے بالضرور جہانتک اونکے امکان مین تہا کوشش
اسباب کی کیا کہ ایک دوسرا نتیجہ پیدا کرین اور صحرا بیوداکے مقدمۃ الجیش حصہ فوج کی سپہ سالاری بذات خاص اپنے
تعلق کی تاہم تمام فوج کی سپہ سالاری صرف ایک بہادر افسر یعنی سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی ذات تک محدود کر دی اور فی الحقیقت
اگر وہ زخمی نہ ہوے ہوتے تو قیاس غالب یہ تہا کہ وقت پر خارطوم مین پہونچتے اور گارڈن کو بچاتے۔ اور یہی نتیجہ ہوا لیکن اسوقت

سرچارلس ولسن کی فوج کا مقام غبات مین اترنا

خارطوم کے نیچے دریاے نیل کا نظر آنا

بہی مترتب ہوتا اگر کمانڈر انچیف یعنی لارڈ ولسیلی ایک دوسرا واقعی لایق افسر علاوہ سرہربرٹ کے مقرر کرتے کہ وہ کسی کمبخت حادثہ کے واقع ہونے پر سپہ سالاری کے خدمات کو بعد سرہربرٹ کے اونہین کوششون کے ساتھہ انجام دیتا - الغرض شومی بخت سے سپہ سالاری اور انتظام اس حصہ فوج کا کرنیل سرچارلس ولسن کے سپرد ہوا جو بمشکل اس سخت خدمت کے انجام دہی کی قابلیت رکہتے تہے - جہان تک رنج کسی شخص سے کرنا ممکن ہے اس امر پر کرسکتا ہے کہ سرچارلس مقام وغبات سے بعد پہونچنے قاسم الموس کے جہازون کے ساتہہ کیون نہ روانہ ہوے اور اسیطرح جہان تک رنج ہو سکے اس امر پر کیا جاسکتا ہے کہ لارڈ ولسیلی نے کیون نہ ایک قابل صلاح کن اور لایق مددگار سرہربرٹ اسٹوارٹ کے ساتہہ متعین کیا - ان افسرون پر یعنی اسٹوارٹ وغیرہ پر جنکا کوئی قصور نہین ہے کوئی الزام نہین لگایا جاسکتا - اصل ذمہ داری اون کنندہون پر ہین جنہون نے بہیجنے مین توقف لیا یعنی وزرا پر جنکی حکمت عملی پس وپیش کی حالت مین رہی اور گیارہ گہنٹہ بعد بحث ومباحثہ اور عام راے اور فریادون کے ان لوگون نے سوڈان کمک بہیجنا منظور کیا - القصہ ٹہیک ٹہیک واقعات اور حالات کہ خارطوم کسطرح باغیون کے ہاتہہ لگا یقینی طورسے نہین بیان ہوسکتے اسلئے کہ جو حالات مختلف فراری اور قاصدون کی زبانی معلوم ہوے وہ ضروری واقعات کے متعلق یکی با دیگرے مختلف ہین - مہدی کے طرفدار تو یون کہتے ہین کہ یہ تمام معاملات بقوت معجزہ وکرامات کے ظہور مین آے ہین اور ایک تحریر بہی امیر بربر نے ایسی مضمون کی اپنے تمام ماتحت سالاران لشکر کو بہیجی ہے - منجملہ اون خطوط کے ایک خط ایک باغی کی زین کی خورجی سے ہاتہہ لگا جسکا مضمون حسب ذیل ہے

مضمون خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ از جانب محمد خیر عبد اللہ خوجلی قالی امیر الامرا بر بر بنام عبد المجید ابی لک لک اور تمام اونکے
سپاہیون کے ۔ مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ آج بعد نماز ظہر کے ہملوگون کے پاس ایک تحریر امیر المومنین عبد اللہ ابن محمد
کی آئی ہے جسمین تحریر ہے کہ خارطوم بروز دوشنبہ تاریخ نہم ربیع الاول ۱۳۰۲ ہجری الہوئی کی طرف سے حسب طریقہ ذیل فتح ہوگیا
مہدی نے اپنے دراویش اور افواج کو حکم دیا کہ حصار قلعہ کے اوپر چڑہین اور ربع گھنٹہ کے بعد وہ لوگ خارطوم مین داخل ہوگئے
اون لوگون نے دغاباز گارڈن کو قتل کیا ۔ اور جہاز اور کشتیون کو گرفتار کر لیا خداوند عالم نے مہدی کو مظفر و منصور کیا ۔
آپلوگون کو چاہیے کہ خوش ہون اور شکر خداوند عالم کا بجالاوین اور اوسکی اون عنایتون کا جو بیرون از گفتار ہین ۔ مین آپکو اس غرض سے
مطلع کرتا ہون کہ آپ اپنی افواج کو ان واقعات سے مطلع کرین ۔ الغرض اسلئے کہ عظمت اور شان مین اور او سکے معتقدین کے نعمت مین اضافہ
ہو مہدی کی جو کچہ خوشی مین آیا فتح خارطوم کی نسبت ہر چہار طرف مشہور کیا لیکن اس امر مین کوئی مقام شبہ کا نہین ہے کہ خارطوم فراغ
اور دیگر پاشا ؤنکی فریب اور نمکحرامی سے نکل گیا ۔ خود گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے تحریر کیا ہے فراغ اور احمد علاؤ
نے یہ دونو مہدی سے حوالگی شہر کے لئے گفتگو کر رہے ہین ۔ یہ بات بہی بیان کی گئی ہے کہ جنرل گارڈن کبہی فراغ پر اعتماد نہ رکہتے تہے ۔
ایک موقع پر قبل اسکے سازش کا جرم مقابل فراغ کے ثابت ہی ہوا تہا اور اوسکی علت مین سزا موت فراغ کے لئے تجویز ہوئی تہی ۔
لیکن اوسکی الحاح و منت پر معافی کے لیے اور اس اقرار پر کہ اب مین ہمہ تن خیر خواہ ہونگا گارڈن نے سزا معاف کر دی تہی ۔ بعینون سے
فراغ کے حال و چلن مشتبہ تہے ۔ لیکن ساتہی اسکے یہ خیال ہوتا ہے کہ اس نے دوبارہ مہدی سے بات چیت خارطوم کے باب مین
اس خوف کی وجہ سے شروع کی تہی کہ انگریزی فوج کے پہونچنے پر مین سزایاب ہونگا ۔ خارطوم کی حالت زیادہ تر سخت اور نازک اسوجہ
سے بہی ہوگئی تہی کہ مہدی نے عمدرمان پر قبضہ کر لیا تہا رسد کم ہوئی جاتی تہی اور فاقہ کشی کے خوف نے لوگونکو سازش کی ترغیب دلائی
تہی ۔ مصری سپاہی جنکے محصور ہونیکے حالات اخبار ڈیلی نیوز مین مشتہر ہوے ہین اور اس کتاب کے صفحات مین بہی جا بجا ذکر ہوا ہے
اسباب کو بیان کرتے تہے کہ شہر مین اکثر سازش کرنے والے لوگ موجود ہین اور یہ لوگ مجتمع ہوکر گارڈن کی مخالفت مین سازشین اور
مشورے کرتے ہین ۔ چنانچہ گارڈن کو بہی اس امر کی اطلاع ہوئی مگر اونہون نے یہی جواب دیا کہ برداشت کرو اور جو کچہ ہوتا ہے ہونے دو ۔
اونلوگون نے یہ صلاح کی تہی کہ جب انگریزی فوج قریب تر پہونچ جاے اوسوقت شہر مہدی کو حوالہ کردو ۔ ان دغابازونکی تعداد روز بروز زیادہ
ہوتی جاتی تہی جیسے جیسے لوگ فوج امدادی کی طرف سے ناامید ہوتے جاتے تہے ۔ اور امورات بہی ایسی قسم کے ہوے جیسی کہ بعد جنگ
ابو کلیہ کے باغی اوسطرف گئے اور وہان سے جہان تک ہو سکا یہ لوگ انگریزی ٹوپیان جمع کرکے لائے اور خندق کے پار وہ ٹوپیان ہلا
ہلا کر ہمین دکہاتے تہے اور کہتے تہے کہ اسطرح اور اسطرح ہملوگون نے فرنگیون* کو کہا لیا چنانچہ یہ باتین سنکر ہمارے وفادار لوگون کے
قلوب بہی متزلزل ہوے جاتے تہے اور دل اونکے دُکہتے تہے ۔ شب کے وقت اکثر دشمن جنوبی حد تک خندق سے اسقدر قریب
اجاتے تہے کہ بات چیت سنائی دیتی تہی اور آپسمین ہملوگون کے سخت کلامی ہوتی تہی وہ لوگ ہمکو بدبخت باغی کہتے تہے اور باپ اور ماں

---

* امیر البحر گارڈن یعنی قاسم الموس نے جو اس بیان کی تصدیق کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مہدی نے بکثرت ٹوپیان مثل انگریزی ٹوپیون
کے تیار کرائی تہین اور اپنے آدمیون کو قریب شہر کے بہیجا کہ اہالیان شہر کو دکہائین چنانچہ یہ لوگ قریب شہر کے آکر چلا چلا کر کہتے تہے کہ یہ ٹوپیان اون
انگریزی سپاہیون کی ہین جو جنگ گذشتہ مین مارے گئے

کو ہماری تین پشت تک گالیان دیتے تھے - اسکے جواب مین ہملوگ اونکو بجہ ہاے سنگ بناتے تھے اور پکار پکار کر کہتے تھے کہ خدا تمہین واصل جہنم کرے اے باغیو لعنت ہے تمہارے باپ پر تملوگ واصل بجہنم ہو - وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ تملوگ کافرون کے غلام اور خود بہی کافر ہو اسلیے کہ ہماری کتاب پر ایمان نہین لاتے ہملوگ تمہین کہا جائنگے اور صفحہ ہستی سے تمہارا نام مٹا دینگے غرض کہ اسطرح ہملوگ ایک دوسرے کو شب ہائے دراز مین چیخ چیخ کر گالیان دیتے تھے - مبشر نامی ایک اخبار جو مقام ڈنگولا مین چہپتا ہے تحریر کرتا ہے کہ خارطوم کی فتح صرف ایک فراغ پاشا ہی کی دغابازی سے نہ تہی بلکہ اسمین اکثر مقلدان مہدی بہی شریک تھے چنانچہ یہ لوگ مخفی طور سے خارطوم کے اندر آتے تھے اور فوج محصور کے دلونمین تخم بغاوت بو جاتے تھے - اور کئی روز قبل ختم ہونے اوس بہادرانہ جنگ گارڈن کے باغی شہر کے اندر بے تکلف پہرا کرتے تھے اور فوج محصور کی بیوفائی کی راہ صاف کرتے تھے - فراغ پاشا مطابق اس اخبار کے قلعہ مغربی کے دروازہ پر متعین تہا یعنی اوس دروازہ پر جہان سے مقام عمدرمان مقبوضہ مہدی کا مقابلہ تہا اور اوسکی خدمت یہ تہی کہ جو شخص مہدی کی فوج سے نکل کر آئے اوسے شہر مین آنے دے - جن لوگون کو اسطرح اجازت شہر مین داخل ہونیکی دیجاتی تہی اونکی تعداد بہت زیادہ تہی اور خاص کر چند روز قبل واقع ہونے اس فریب کے گروہ گروہ لوگ شہر مین داخل ہوتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ نسبت اوس قحط کے جو مہدی کی فوج مین پڑا ہے ہملوگ چلے آئے ہین - خارطوم مین ان لوگونکی بہت تواضع اور مدارات کیجاتی تہی اور حسب درخواست اونہین لوگون کے باب مغربی پر قلعہ کے مکار فراغ پاشا کے ساتہ متعین کئے جاتے تھے - بظاہر یہہ لوگ نہایت سرگرمی سے مقلدان مہدی کے حملہ کو روکتے تھے چنانچہ یہی وجہ تہی کہ گارڈن کو انکی طرف سے کوئی بدگمانی سا نہین کی ہوتی تہی - ۱۲ - جنوری کو فراغ نے گارڈن کو یہ اطلاع دی کہ اب قحط مہدی کی فوج مین درجہ کمال کو پہونچ گیا ہے اور صدہا باغی مہدی کی فوج کو چہوڑ کر نکل جانیکو آمادہ ہین اگر نیل ابیض* سے وہ لوگ بہ سلامت عبور کر سکین - چنانچہ گارڈن نے اپنے دو جہاز کو اس غرض سے تعینات کیا کہ وہ عمدرمان کے ہر طرف گرداوری کرتے رہین اور اگر مہدی کی فوج کا کوئی فراری چاہے کہ عبور کر کے خارطوم مین آسے تو اوسے سوار کر لین - جہاز کے کپتانون کو مہدی نے رشوت دی اور شب ۲۵ بست و پنجم جنوری کو عمدرمان سے خارطوم مین صدہا باغی عبور کر آئے اور قلعہ کے مغربی دروازہ سے بوجہ فراغ پاشا کے ۴ بجے صبحکو ۲۶ جنوری کو خارطوم مین داخل ہوگئے فراغ پاشا کی اون لوگون نے بہی اسکام مین مدد کی جو فرار ہوکر قبل اسکے شہر مین داخل ہوے تھے اور اوسکی ماتحتی مین سپرد کردئے گئے تھے - اکثر باشندگان سودان کا یہ بیان ہے کہ یہ واقعہ جنوبی یا مسیلمیہ دروازے کی طرف سے ہوا کہ باغی شہر مین داخل ہوگئے اور باعتبار اون اخبارات کے جو قاسم الموس نے فراہم کئے تھے اولا قبیلہ غولن کے لوگ شہر مین داخل ہوئے - اور کرنیل بوس کاون کی اطلاع کی رو سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان مکار پاشاؤن مین سے ایک پاشا نے فوج کو عمدرمان کی طرف شہر مین یہ کہکر روانہ کیا کہ مہدی کی فوج آج اوسطرف حملہ کا قصد رکہتی ہے اور اوسیوقت دوسرے پاشا نے خارطوم کا دروازہ کہولدیا اور باغیونکو اندر داخل ہونیکی اجازت دیدی - الغرض جو کچہہ ہی خاص حالات ہون لیکن یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ باغی بوجہ مکر و دغا کے شہر مین داخل ہوئے اور یہ امر بلا اختلاف ثابت ہے اور یہ کہ بعد باغیون کے داخل ہونیکے کیا کیا واقعات گذرے البتہ اسمین بہت سے اختلاف بیانی پائی جاتی ہے - جسوقت سرچارلس ولسن بائین نیل کی طرف جارہے تھے دو شخصون نے باشندگان سودان کے اونسے یہ بیان کیا کہ جنرل گارڈن اور ام نکولا سفیر یونان معہ پانچسو یونانی اور

* یہہ خبر اوس بیان سے مطابق نہین ہوتی کہ خارطوم مین رسد کی قلت تہی - ورنہ باغیون کی حالت اندر شہر کے بوجہ قحط غلہ کے بیرون شہر سے بدتر اور خراب تر ہوتی -

قبیلہ شاغیہ کے چند ادمیون کی بکثرت مصالحہ جنگ اور کسیقدر رسد لیکر ایک روم من کتہا کہ گرجی مین پناہ گیر ہوے تہے - چونکہ یہ مقام معلوم تہا کہ مستحکم ہے لہذا کسیقدر امید جنرل گارڈن کی سلامتی کی تہی بشرطیکہ یہ خبر صحیح ہوتی چنانچہ اس خبر کی تصدیق و شہادت سے قاسم الموس کے دریافت کرنے پر ہوگی لیکن سا تہے اسکے وہ ساری امیدین گارڈن کی نسبت خاک مین مل گئین جسوقت اون لوگون نے یہ بیان کیا کہ مہدی نے جب گارڈن کو طلب کیا اور کہلا بہیجا کہ اپنے کو حوالہ کردے اور گارڈن نے اوس سے انکار کیا تو گرجا پر حکم گولہ باری کا دیا گیا اور وہ مکان مسمار ہوگیا اور جو لوگ اوسمین تہے سب کے سب قتل کئے گئے - ایک نہایت ہی مختلف اور بعید از حالات موجودہ کیفیت جنرل کی بوقت موت کے بعد اسکے ایک شخص باشندہ وادی حلفا عبد الکریم نامی نے بیان کی - یہ شخص ابراہیم بے رشدی کے غواصون مین یعنی سپاہیون مین تہا اور جنرل گارڈن کے ساتہ قاہرہ سے خارطوم مین عہدہ منشی گری پر مامور ہوکر آیا تہا - عبد الکریم بیان کرتا ہے کہ مین نے بچشم خود جنرل گارڈن کو مقتول دیکہا - اور اوس واقعہ کی کیفیت حسب ذیل بیان کرتا ہے - ۲۶ جنوری کی صبحکو فراغ پاشا نے دغا بازی سے جنوبی دروازہ شہر پناہ کو کہولدیا اوسوقت مہدی کی کثیر التعداد جنگ آور لوگ قریب دروازہ کے موجود تہے اور دفعتہً اندر شہر کے گہس پڑے جنرل گارڈن یہ شور وغوغا سنکر محلسرا کے باہر نکلے اور اوسوقت اونکے ہاتہ مین ایک تلوار اور ایک تیز تہا جنرل کے ہمراہ ابراہیم بے تیز منشی اوسکا اور بیس آدمی تہے چنانچہ یہ لوگ سفیر اسٹریا کے مکان کی طرف روانہ ہوے اثنا رراہ مین مہدی کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی - ان لوگون نے گارڈن پر ایک بارہ ماری اور وہ گولی کہا کر زمین پر گرا اور مرگیا - بعد اسکے عرب نیزون کو پکڑ کر بقیہ لوگون پر حملہ آور ہوے اور ابراہیم کو معہ ۹ - آدمیون کے قتل کر ڈالا اور باقی لوگون نے گریز کا بندوبست کیا - عبد الکریم نے یہ بہی بیان کیا کہ مین نے بچشم خود گارڈن کی لاش محلسرا کے باہر پڑی ہوئی دیکہی - اور بظاہر لاش کے ساتہ کوئی خاص بے حرمتی نہین ہوئی تہی بلکہ مطابق اوس وحشیانہ سودانی رسم کے لاش کے اطراف اور اوسطرف نیزون کی نوکین پیوست تہا - اور یہ زخم بعد وفات کے لگائے گئے تہے الحاصل اصلی سبب وفات وہی گولی کا زخم تہا جس نے اوس بہادر کی چراغ زندگانی کو آسانی سے بلا کسی تکلیف کے گل کردیا - اوسی عبد الکریم کا یہ بہی بیان ہے کہ ہزنس سفیر اسٹریا اپنے مکان مین قتل کیا گیا - لیکن ام نکولا سفیر یونان قتل سے بچ گیا اور قید ہوگیا اور ایک ڈاکٹر بہی قتل سے بچ گیا تہا اور تمام یورپین یعنے انگریز بشمول یونانیون کے جو سلاح خانہ میں متعین تہے اور اکثر معزز لوگ قتل ہوے - بحوالہ بیانات باشندگان سودان کے جسکی تصدیق اوسی خط سے متذکرہ بالا کی بکثرت باشندگان خارطوم مہدی کے لوگون کے شریک ہوگئے اور عورتین اور بچے نہین مارے گئے - جن لوگون نے کہ اپنے کو معہ اپنے مال و متاع کے سپرد کردیا وہ لوگ مجاز کردے گئے تہے کہ بے خوف و خطر چلے جائین - لیکن یہہ بیان دیگر بیانات سے جو کئے گئے مختلف تہا - ایک خط مقید پادری کا ایک قاصد پادری ون سن ٹاین کے پاس ڈنگولا مین لایا تہا اوسمین تحریر تہا کہ خارطوم فتح ہوگیا اور باشندے اوسکے قتل کئے گئے - نویسندہ خط لکہتا ہے کہ میرے نزدیک مقتولین کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے سفیر ہزنس بہی قتل ہوا اور ساتہ اوسکے تمام اہالیان یورپ و جنرل گارڈن مارے گئے اس قتل عام کی تصدیق جو بعد فتح خارطوم واقع ہوا کسیقدر اون لوگون سے بہی ہوئی جو سر چارلس ولسن اور اونکی جماعت کو پائین نیل کیطرف جاتے وقت بہیجے ہوے تہے اکثر لوگ انمین کے دو دو ایک ساتہ پشت بپشت باندہ کر اوسیطرح جیسا کہ فرانسیس کے انقلاب کے زمانہ مین مشتبہ لوگ مشیران جنگ کے حکم سے باندکر دریائے لائس مین ڈبا دیے گئے تہے برخلاف یقین عام کے معلوم ہوتا ہے کہ وقت فتح خارطوم کثیر التعداد اہالیان - ++

++ باعتبار دوسری خبر کے گارڈن کے پاس ایک تپنچہ بہی تہا جس سے وہ مسلح تہے اور قبل اسکے کہ اوس گولی لگی اور گرین اوسنے باغیون پر خالی کیا تہا -

فرنگ وہان موجود تھے اور حسب بیان ادس مصری سپاہی کے جسکا مذکور قبل اسکے اکثر کیا گیا ہے ایک جرمنی درزی کلسین
نامی جو پچیس برس سے خارطوم مین رہتا تھا اخیر وقت تک بچا رہا اور اوسکی زوجہ اور چار لڑکیان بھی موجود تہین علاوہ اسکے اور
بہت سی انگریزی سفید رنگ عورتین تہین یعنے انگریزون کی لڑکیان ابیسینیا کی عورتون سے جنہین ان لوگون سے خرید کیا تھا اور اون سے
پیدا ہوئی تہین اور دو یا تین بیبیان اسٹریا کے سفارت خانہ مین تہین - مین خیال کرتا ہون کہ ان لوگون کو باوجود ایسی خاندانی محبت
تھی اور اسطرح ایک دوسرے سے وابستہ تہین کہ خارطوم کو نہ چہوڑا علاوہ اسکے گارڈن انسے کہا ہی کرتا تھا کہ انگریز چلے آرہے
ہین - اخیری خبر فتح خارطوم کی جو ہملوگونکو ڈیلی نیوز اخبار سے اوسکے فوجی کارسپانڈنٹ مقیم ڈنگولا کی لکھی ہوئی ہاتھ آئی اور جسکی نسبت
کارسپانڈنٹ مذکور یہ تحریر کرتا ہے کہ مین نے گارڈن کے دو سپاہیون کی زبان سے سنی اور تحریر کیا اور یہ سنا ہے اوسوقت
اندر شہر کے اپنی نوکری پر تھے جسوقت شہر مہدی کے لوگونکو دیدیا گیا تھا - یہہ سپاہی بیان کرتا ہے کہ خارطوم بوجہ نمکحرامی اور بدبختی
فراغ پاشا سناکن سرکیشیا کے ہاتھ سے نکل گیا اس نے دروازہ بکوجولوری دروازہ کے نام سے مشہور تھا اور نیل اسود کی طرف
واقع تھا کہولدیا ہملوگ قریب دروازہ کے پہرے پر تھے اور یہ نہ دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے ہملوگون پر حملہ ہوا اور دروازہ پر سخت
جنگ شروع ہوئی - ہملوگون مین سے بارہ آدمی قتل ہوے اور بائیس آدمی ایک بلند کوٹھری مین جاکر چھپے اور وہان قید
کرلئے گئے - غرضکہ اسوقت خاتمہ ہوگیا وہ سرخ جھنڈ جسپر نشان ہلالی بنا تھا پھر محلسرا پر اوڑتا نظر نہ آیا اور نہ شام کے وقت
پھر خارطوم مین وہ شور وغل دعاء سلامتی خدیو مصر کا سنائی دیا - خارطوم کی گلیون سے اوسکے مکانون سے اور مسجدون
سے اور کلیسا پر سے خون کی سیلین جاری تہین - دفعتہ ایک شور وغل اوٹھا کہ محل کی طرف چلو محل کی طرف چلو ایک
وحشی خونخوار گروہ محل کی طرف دوڑا لیکن حبشیون کی فوج نے اوسے روکا اور نہایت دلیرانہ طور سے جنگ کی یہ حبشی جانتے
تھے کہ ہمارے ساتھہ کبھی مراعات نہوگی اور اگر ہملوگ بچ بھی گئے تو غلام بنائے جائینگے اور تمام عمر کی غلامی اور آقاؤن کی
سخت خدمات مین پیسین گے جس سے موت بدرجہا بہتر ہے - غلامون کے ساتھہ ہمیشہ خراب برتاو ہوتا ہے زنجیرین اونکے پاؤن
اور گردنون مین پڑی رہتی ہین اور خفیف قصور مین اسقدر کوڑے لگتے ہین کہ خون اونکے جسم سے جاری ہوجاتا ہے ہملوگ ایک
عیسائی پاشا اور ترکون کی طرف سے لڑے تھے لہذا ہملوگ جانتے تھے کہ کبھی ہمارے ساتھہ مراعات نہوگی وہ جماعت جسمین ہم بھی
شامل تھے وہ سپاہی بیان کرتے ہین کہ کچھہ مدد نکر سکتی تھی اسلئے کہ سب قید ہوگئے تھے اور مکان مین آگ لگادی تھی - جنگ کو
ترقی ہوتی گئی اور قتل عام برابر جاری رہا یہان تک کہ گلیان تمام خون سے تر ہوگئین - باغ محلسرا کی طرف دوڑے ہملوگون
نے دیکھا کہ ایک غول اسطرف اوسطرف دوڑ رہا ہے لیکن گارڈن پاشا کو قتل ہوتے نہین دیکھا - جون ہی گارڈن محلسرا سے
نکل رہے تھے اوس بڑے درخت کے نزدیک جو میدان مین واقع ہے مارے گئے محلسرا بہرکیف اسٹریا کے سفارت خانہ سے ایک ڈھیلے کے
ٹپہ یا ایک گولی کے فاصلہ پر تھا گارڈن اوس راہ سے ہوکر میگزین کی طرف جاتا تھا جو فاصلہ پر مقام کنیش مین واقع ہے - ہملوگ نے اوسکی لاش
کی نسبت کچھہ نہین سنا اور نہ ہملوگون نے یہ سنا کہ اسکا سر کاٹ لیا گیا - البتہ ہملوگون نے یہ سنا تھا کہ وہ حبشی تھی جو بھاگ گئی اور مصری سپاہی عمدہ طور سے
لڑے مگر یہ سچ نہین ہے ان لوگون پر بہت سختی کیگئی اگر یہ تشدد ان لوگون پر نہوتا تو باوجود ان سازشون کے جو شہر مین ہو رہی تھی ہرگز عرب اندر شہر کے نہ گھس سکتے
پاتے اسلئے کہ ہملوگ ان غارازون کی بخوبی نگرانی کر رہے تھے اب اسوقت عجب ہولناک حادثے ہر مکان اور عمارت بڑی اور چھوٹی بازارون مین واقع ہو رہی تھی اسطرح
اندوہناک واقعے اون مکانون مین بھی برپا تھے جنکے کھڑکیون کی دہلیز اور کیواڑون کے چوکھٹین نیلی رنگی ہوئی تہین - + + یہ دونون سپاہی نفی سعد عبد اللہ

اور یعقوب محمد کہتے ہین کہ پیران مہدی جب شہر مین داخل ہوے تو ہم لوگ قید کرلیے گئے - و بعد اسکے جن لوگون تھے ہمین گرفتار کیا تھا چند کیا مبش قبیلہ کے سوداگرون کے ہاتھہ ہمکو فروخت کرڈالا مقام ام درمان مین ہوکر ہملوگ بھاگے
اور دبا مین آئے - وہان سے ڈنگولہ ہوئے -

جن مکانون مین عورتین اور محفلین ہوا کرتی تہین اور جہان دور شراب کے چلتے تہے اور جنکی دیوارین دیبا سے بنی تہین اونمین
دہوان کی لکڑیون سے پٹی تہین - تمام لوگ قتل ہو رہے تہے اور رحم کے واسطے چلاتے تہے مگر ہمارے وحشی دشمنون کے دلون
مین مطلق رحم نہ تہا - عورت اور بچون کے سنہری اور روپہلی زیور اور چوڑیان اور گلوبند جواہرات کے چہین لئے گئے اور قبیلہ
بشارین کے سوداگرون کے ہاتہہ مثل لونڈی اور غلامون کے فروخت کردی گئین - ہان اور سفید رنگ کی عورتین یعنی انگریز
کی اور مصری اور سرکیشیا کی جو نقاب رخ پر ڈالے رہتی تہین اور چادرین سرون سے اوڑہے رہتی تہین جس سے تمیز ہو کہ اعلی درجہ
کی عورتین ہین اور سونے یا چاندی کے زیور سے اپنے بالون کو آراستہ رکہتی تہین اور وہ عورتین جو حقیقتہ ممیز تہین
اور کمخواب اور ریشمین اور ساٹن کے پاجامہ اور کرتے پہنے تہین سب کے سب پکڑ کر فروخت کر ڈالی گئین - مائین اور لڑکیان
اپنے محل آرام سے جبریہ کہینچ کر نکالی گئین - یہ عورتین بیوائین اور ازواج اور لڑکیان مصری سردارونکی تہین جنمین کی بعض ہکس پاشا
کے ساتہہ ماری گئی تہین یا اونکی عورتین اور لڑکیان تہین جو مصری سوداگر اور قبل اسکے مالدار اور مالک جہاز اور چکی اور باغات اور
دوکانات کے تہے - بعد اسکے یہ عورتین فروخت کر ڈالی گئین بعض تین سو چالیس روپیہ یا زیادہ پر بعضی دو سو پچاس پر باعتبار اپنی
عمر اور حسن کے اور حبشی عورتین جو لونڈیان اسوقت تک تہین وہ بہی گرفتار کر لی گئین وہ ستر اور اسی اور ستر روپیہ تک
بیچ ڈالی گئین اور اونکے شوہر اور آقا اونکی آنکہون کے سامنے قتل کئے گئے - الغرض یہ قتل عام اور جنگ و خونریزی دوپہر
تک برابر جاری رہی - اور آفتاب بلند ہو کر دائرہ نصف النہار تک پہونچا اور سرخ بلکہ دہوئین اور غبار سے تیرہ اور تاریک ہو گیا
اوسوقت شور و غل اور بلند ہوا اور لوٹ کے لئے جہگڑا اور فساد شروع ہوا اور نماز مغرب تک بجز کوسنے اور بد دعاون کے اور کچہہ
نہ سنائی دیتا تہا نہ تو موذن نے اذان دی اور نہ کوئی نماز مسجد مین ادا کی گئی کہ وہ خاص طور کے تواریخی حالات کے ساتہہ لکہی جاتی
اگرچہ یہ حالات تواریخی بہی ممکن نہ تہا کہ لکہی جاتی اسلئے کہ تمام کاغذات اور دفتر خانون کی کتابین جنمین بہت سے حالات درج تہے
تلف کردی گئین یا ادہر اودہر منتشر اور برباد ہو گئین اسوقت تک وہ جماعت جسکے سر پر بہوت سوار تہا سو رکنان شیطانون
کی طرح خوفناک ادہر اودہر غول کے غول پہر رہے تہے اور جب اونلوگونکو وہ لوٹ ہاتہہ نہ آئی جسکے وہ موعود یا امیدوار تہے تو اون کا
شعلہ غضب اور مشتعل ہوا جسکی کوئی انتہا نہ تہی اور فوراً پاشا کی تلاش مین مصروف ہوئے مگر وہ درویشون کے ہمراہ تہا آخر کو وہ
خود ہی اونکے روبرو امیدوار عزت اور انعام کا ہو کر آگیا - ان لوگون نے اوس سے پوچہا کہ وہ پوشیدہ خزانے یونانی سوداگرون
اور بشالینر اور جارجیہ تہیلیمیر یو اور فرانسیس [illegible] کوبیٹ اور [illegible] بکالیو کے کہان مین ہملوگونکو معلوم ہے کہ تو اون پوشیدہ
مقامات کو بخوبی جانتا ہے - بتا کہ مکرو بولو اور کلین جرمنی درزی کے روپے کہان ہین - ہم خوب آگاہ ہین کہ جو لوگ خارطوم چہوڑ کر
بہاگے وہ اپنے مال و متاع نہ لے جا سکتے تہے اور تو جانتا ہے جہان وہ لوگ چہپا گئے ہین - درویشون نے بہی یہ ہنگامہ آرائی
دیکہکر نہایت تیزی کے ساتہہ فراغ سے پوچہنا شروع کیا اور اسطرح مخاطب کیا کہ ہملوگون کا مالک جسکی تشریف آوری کی
ہملوگ ایک مدت سے متمنی تہے یہ معلوم کرنا چاہتا کہ انگریزی پاشا نے اپنی دولت کس مقام پہ چہپائی ہے ہملوگ جانتے ہین کہ وہ
بڑا دولتمند تہا اور ہر روز زر خطیر دیا کرتا تہا اور یہ امور ہمارے مالک اور آقا پہ مخفی نہین ہین - لہذا اب تم ہمین بتا دو کہ ہم اپنے مالک
سے جاکر عرض کرین جہان وہ روپیہ چہپائے ہون جسے گاردن اپنی فوجونکو دیا کرتا تہا اور ہملوگ اوسے بیت المال مین داخل کرین بعد
اسکے اون لوگون نے کہا کہ اچہا اسے باندہ کر اندر کوٹہری کے لیچلو اور وہان اس سے پوچہا جائے - الغرض جس مکان مین کہ وہ
درویش مجتمع تہے اوسکے دروازے اور باغ کے بیرونی دروازے بند کر دئے گئے اور عربی سپاہی باہر کر دئے گئے - یہ لوگ

غصہ اور دہمکی کے الفاظ زور زور سے کہہ رہے تہے جو بخوبی سنائی دیتے تہے بعد اسکے فراغ سے پوچہنا شروع کیا لیکن
اوس نے خدا کی قسم اور اپنے آبا و اجداد کی ارواح کی قسم تین پشت کی کہائی کہ گارڈن کے پاس روپیہ نہ تہا اور نہ میں جانتا کہ روپیہ
یا خزانہ اوسنے کس مقام پر چہپایا ہے ۔ درویشون نے چلا کر کہا کہ تو جہوٹا ہے ۔ تو جانتا ہے کہ تہوڑی دیر بعد یہان آنے کہودے
اور کل خود ہی لے لئے اگر انگریزون کے پاس روپیہ یا چاندی نہ تہی تو کیونکر ان لوگون نے وہ نقری تمغہ بنائے جنہین ہملوگون نے دیکہا
ہے ۔ فراغ نے جوابدیا کہ اکثر اونہین کے سیسہ تہے ہین اور کارڈن ہر شخص کو کاغذ بعوض روپیہ کے دیا کرتا تہا ۔ یہ جو تمغہ ہے
درویشون نے کہا اور اب خبردار ہوجا اور اے فراغ سُن جو کچہہ ہملوگ تجہسے کیا چاہتے ہین ۔ ہملوگونکو اس بات کا یقین ہے کہ
تو جانتا ہے کہ روپیہ چہپایا ہوا ہے اور ہملوگونکو تیری زندگانی کی کچہہ پروا نہین ہے اسلئے کہ تونے اوس شخص کے ساتہہ نمکحرامی کی جسکا
نمک کہایا تو ایک کافر کا ملازم تہا اور تونے اوسکے ساتہہ بہی دغا کی ۔ اگر تو اس راز دفینہ کو نہ بتاویگا تو تو اپنی موت پر بہی متیقن ہوے
یہ بات بیان کی گئی ہے اسلئے کہ ہملوگ وہان موجود نہ تہے کہ فراغ نے یہ دیکہہ کر کہ اب زمانہ میری موت کا قریب آپہونچا میرے
کلام پر کسی کو اعتبار نہین ہے اوس نے ایک خشن اور مغرورانہ صورت انکار کی غرض سے بنائی اور یہ کہا کہ تمہاری دہمکیون کی مجہے
کچہہ پروا نہین مین نے سچ کہا ہے اور خدا اسے خوب جانتا ہے یہان نہ روپیہ ہے اور نہ خزانہ ہے تملوگ خر اور مجنون ہو اگر یہ قیاس
کرتے ہو کہ یہان روپیہ ہے ۔ اور اگر ہوتا بہی تو تم لوگ تقسیم مناسب اپنے ساتہیونمین نہ کرتے اور نہ ہر شخص کو بقدر اوسکے حصہ کے
دیتے بلکہ تملوگ اوسے خود رکہہ چہوڑتے ۔ مین نے بہت بڑا کام کیا ۔ مین نے شہر تمہارے مالک اور آقا کو دلا دیا جو بغیر میری مدد کے
ممکن نہ تہا کہ تمہارے ہاتہہ آتا ۔ انگریز تمہین مارکر خندق سے پس پا کردیتے بلکہ وہ لوگ اسوقت تک موقع کے منتظر ہین کہ تملوگونکو قرار
واقعی سزا دین ۔ اور اس امر کے متعلق اکثر راز مین جو مین جانتا ہون اور اگر مین مرا تو میرے ساتہہ وہ سب راز بہی مرجائنگے ۔ مین
پہر تمسے کہتا ہون کہ یہان کوئی خزانہ نہین ہے اگر تملوگ مجہے قتل کروگے تو آج کے دنکا افسوس ہمیشہ کرتے رہوگے ۔ ایک شخص نے
اون درویشونمین سے قدم آگے بڑہایا فراغ بندہا ہوا تہا اور ایک ضرب اوسکے مونہہ پر لگائی اور کہا کہ اپنی ابلہانہ پیشین گوئیون کو
موقوف کر اسکے بعد ایک دوسرا درویش غصہ مین بہرا ہوا اوسپر حملہ آور ہوا اور پشت گردن پر اپنی دودہاری تلوار سے ایک ایسی ضرب
لگائی کہ ایک ہی وار مین کندہون سے سر اسکا کٹ کر زمین پر گرا ۔ الغرض اسطرح وہ مفسد اور دغا شعار ختم ہوا خدا ہمیشہ اوسکی روح پر عذاب
نازل کرے اور ہمارے بہادر گارڈن پاشا کی روح ہمیشہ نعمہاے جنت سے مسرور و متلذذ رہے قریبًا تمام مصری قتل کئے گئے
باوجودیکہ وہ لوگ پاؤن پر گرتے اور منتین کرتے تہے اور امان کے طلبگار تہے ۔ اور فراغ پاشا کا سر کاٹ کر لوگ محمد احمد کے پاس
لے گئے ۔ یہ سب باتین ہملوگون نے کردفان کے سپاہیون سے سنین جو باب درماس پر ہملوگون کی نگرانی اور حفاظت کرتے
تہے اور آپسمین باخودہا یہ تذکرہ کر رہے تہے ۔ ہملوگون نے خود کچہہ نہین دیکہا بلکہ سنا ہی جو کچہہ ان سپاہیون نے ہمسے کہا ۔ ان سپاہیون
نے یہ بہی بیان کیا کہ دو جہاز دخانی انگریز خارطوم تک اے اور پہر واپس گئے ۔ یہ اندوہناک خبر فتح خارطوم کی اوایل فروری مین انگلینڈ
پہونچی وہ فتوحات جو برٹش فوج کو ہوئی تہین ہر شخص کے دل اوسے سنکر امید سے بہرگئے تہے ۔ اور یہ سنکر کہ مقدمۃ الجیش حصہ
فوج کا دریاے نیل تک پہونچ گیا اور جنرل گارڈن کے جہازون سے مل گیا ہر شخص اسکا منتظر تہا کہ اب خبر بہت جلد آیا چاہتی ہے کہ خارطوم
مین مدد پہونچ گئی اور وہ بچ گیا ۔ لیکن خبرین جو آئین اوس سے دوسری ہی بات ثابت ہوئی ۔ یعنے صرف شہر خارطوم ہے مگر وہ دغا سے نہین نکل گیا بلکہ اوسکا
بہادر محافظ بہی مارا گیا ۔ یہ بات اوسکے مقدر مین نہ تہی کہ وہ تاج فتح اپنے سر پر رکہہ کر اپنے وطن کو واپس آتا ۔ اور جس شہر کی حفاظت کو وہ
بہیجا گیا تہا اوسکی حفاظت کرتے کرتے جاندی اور متعصب دشمنون نے اوسکی لاش کی کچہہ توقیر نہ کی ۔ اوسکی لاش بہی نیزہ چہبوئی

خارطوم کے اوپر سے دریاے نیل کا نظر آنا۔

اور بلاشبہ دریاے نیل مین ڈال دی کہ وہ نہنگون کا طعمہ ہو جاے اور ایسا ہی باقی نہ رکھا کہ اوسکی قبر پر کوئی مقبرہ بنایا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اخیر ایام اوسکی زندگانی کی ایسی مصیبت اور تکلیف مین بسر ہوئی جو آجتک کسی بہادر کے نہ ہوئی ہونگے۔ باوجود اسکے وہ بہت کم تہا کی تہا او اپنی ذات کا اوسے کچھ خیال نہ تہا بلکہ اوسی کا خیال تہا او سکے حفاظت مین سپرد کی گئی تہی۔ اونہین لوگون کے لئے اوس نے اپنی جان نثار کی اور اوسکی آرزو اور تمنا صرف یہ ہی تہی کہ میرے ساتہی بچ جاوین۔ کسی شخص نے آج تک گارڈن سے زیادہ عمدہ ہی نہ دیا ہاتی جگہ اور نہ کسی نے اس سے زیادہ محنت اپنی ہم جنسون کے ساتہ ظاہر کی ہوگی لیکن لوگ یہ کہتے ہین کہ بعوض اوسکے اخلاص والفت کے لوگ اوس سے محبت نہین کرتے تہے۔ اس سے [illegible] زیادہ کیا ہوگا کہ خود وزیر اعظم نے یہ بات بیان کی کہ گارڈن ایک خیالی حکومت خارطوم مین چند سپاہی اور باشندون پر رکہتا ہے اسکی ذات [illegible] علاقہ رکہتے ہین اور یہ غلطی اوسکی ہے کہ اسے وہ عام محبت اور اخلاص* کے ساتہ تعبیر کرتا اور سمجہتا ہے لیکن وزیر اعظم کا یہ بیان جرح اور قدح کے قابل ہے۔ صفحات ماقبل مین اس کتاب کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جسوقت گارڈن خارطوم مین پہونچا تہا عام طور سے ہر دل عزیز ہوتا تہا اور تمام لوگ پورے طور سے اوسپر اعتماد اور بہروسہ رکہتے تہے اور مہینون تک لوگون نے اس سخت کام مین محافظت خارطوم کے اوسکی مدد کی تاہم کوئی شبہ نہین کہ اکثر مہدی کے طرفدار جو شہر مین تہے یا جب بعد ایک زمانہ کے خارطوم سخت طور سے محصور ہو گیا اور دغابازون نے اس بات کی کوشش کی کہ لوگون کے اعتماد مین جو گارڈن کی طرف سے تہا خلل آجاے۔ گارڈن نے اس تعجب خیز حالت کو بلامدد بیرونی کے دریافت کر لیا لیکن یہ امر اوسکے حیطہ قدرت سے باہر تہا کہ بغیر مدد انگلینڈ کے محاصرہ خارطوم کو اوٹہا دیتا۔ گارڈن نے لوگون سے

* مسٹر گلاڈسٹون [illegible] اسپیچ مین بروقت منظوری اخراجات خارطوم ۲۷۔ اپریل ۱۸۸۵ء کو یہ بیان کیا تہا

یہ وعدہ کیا تہا کہ ہم تملوگونکو بچاوینگا اور اپنے ایفاے وعدہ پر اوسے اعتماد تہا اور کبہی اسکا گمان بہی نہ تہا کہ یہان تک زمانہ طول کھینچیگا کہ پہر محافظت اور پناہ دہی لوگون کی محالات سے ہوجا ئیگی بار بار وہ لوگون سے کہتا تہا کہ تم لوگ سلامت اور محفوظ رہو گے انگریز آرہے ہین لیکن انگریزون کا کہین نشان بہی نہ تہا ۔ تمام لوگ نگران اور منتظر اوس مدد کے تہے جو آخر کو نہ پہونچی یہان تک کہ وہ مکار اور دغا شعار جو شہر مین تہے اونکی کوششین متواتر ہوتی گئین اور لوگون کے عام اعتماد مین گارڈن کیطرف سے تزلزل آگیا ۔ کیا یہ تعجب کی بات نہین ہے مطابق اوس مشہور مثل کے کہ الانتظار اشد من الموت ۔ اور ضرور ہے کہ خارطوم کے لوگ ظاہرا یہہ دیکہہ کرکہ گارڈن کے تمام وعدے بلا ایفا کے رہے جاتے ہین بددل ہو گئے تہے ۔ اور اسباب کا یقین کرکے کہ اب گارڈن ہملوگونکی محافظت نہین کر سکتے کوئی مقام تعجب نہین اگر اون لوگون نے یہ خیال کر لیا ہو کہ اب ہماری حفاظت اسیمین ہے کہ ہم مہدی کی اطاعت قبول کرلین ۔ لیکن یہ کسکا قصور تہا بلا شبہہ گارڈن کا یہ ہرگز قصور نہ تہا ۔ اگر برٹش گورنمنٹ عاجلانہ کارروائی کرتی تو اس صلاح اور شوریکا موقع کہ شہر مہدی کے حوالہ کردیا جاے کبہی نہ ہاتہہ لگتا اور لوگون کے اعتماد مین گارڈن کی طرف سے کبہی تزلزل نہ واقع ہوتا اور نہ گارڈن اسطرح متعصب مقلدان مہدی کے ہاتہہ سے ذبح ہوتا ۔

باب نوزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

اندوہناک اثر فتح خارطوم کی خبر سنکر افواج مقیم عبات پر ۔ مطامہ مین باغیونکا خوشی کرنا ۔ سر چارلس ولسن کے جہازونمین سے ایک جہاز کا تباہ ہونا ۔ علم مہلت کا بلند کرنا ۔ دشمنونکا قاسم الموس کا فریب دینا ۔ دوسرے جہاز کا بہی تباہ ہونا ۔ سر چارلس ولسن اور اونکے ساتہیونکا حال بہین گرفتار ہونا ۔ لارڈ چارلس براسفورڈ کا اونکی مدد کے لئے آنا ۔ دشمنون سے مقابلہ ہونا ۔ بن لواانجینیر کی بہادری ۔ جنرل ارل کا فوج امدادی کے ساتہہ دریاے نیل تک جانا ۔ کربیکان مین پہونچنا ۔ دشمنون پرحملہ کرنا ۔ سیاہ کرتی والی فوج کا دشمنون کے ساتہہ سنگینون سے مقابلہ کرنا ۔ جنرل ارل کا گولی کہا کر مرنا ۔ دشمنون کے خیمہ گاہ پر قبضہ کرنا ۔ ابوحمید پر پیشقدمی کا التوا ۔ عام حکم لارڈ ولسیلی کا واپسی کے لئے ۔ سر ڈورس بولر کا سلیلا ر جنرل اسٹوارٹ کے حصہ فوج کا مقرر ہونا ۔ مجروحین کے قافلہ پر حملہ ۔ مقام غاکدل مین مجروحین کا بکثرت مرنا ۔ مرنا اور تجہیز و تکفین سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی ۔ کل فوجونکا مقام کورتی مین جمع ہونا ۔ لارڈ ولسیلی کا حکم عام اور موسم خزان مین جنگ کرنیکا وعدہ ۔ سواکم اور بربر کی ریل ۔ متواتر جنگ قبایل عرب سے نواح سواکم مین ۔ سوڈان سے دست کشی کا فیصلہ ہوجانا ۔ مخالف مہدی کا العبیدین مین داخل ہونا ۔ مہدی کا مقام عمدرمان مین بعارضہ چیچک مبتلا ہونا ۔ وفات اوسکی ۔ اوسکے مقلدین مین تکرار ہونا ۔ حیلہ سے قتل کیا جانا اولبورین کا ۔ برٹش فوجی حکم سے جو جہونٹہ ثابت ہوا ۔

جبکہ ماہ جنوری سر چارلس ولسن اپنے جانبازانہ سفر خارطوم کو طے کررہے تہے ۔ کل سرکاری فوج مقام ابوکرو مین مجتمع ہوئی اور کبہی کبہی
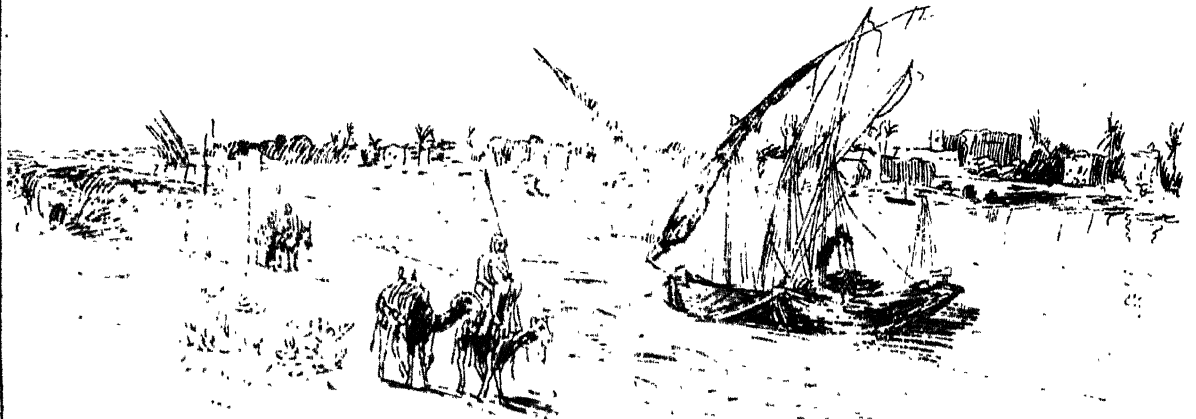
خارطوم کی حالت زمانہ امن مین

خفیف لڑائیان دشمنون سے جو مطامہ مین قلعہ بند تھی ہوتی رہی - ایک دخانی جہاز جو عبور کرانیکی غرض سے تعینات تھا کسیقدر
مصری سپاہی اوسپر سوار کراکے اوس پار ایک چھوٹے جزیرہ مین ہرکاری پڑاو کے محاذات مین پہنچ جاتے تھے کہ سبزہ سودا اور لوبیہ کاٹکر
چپاتے نیز واسطے لائین - سب سے بڑا صوفیا نامی جہاز لارڈ چارلس برسفورڈ کے مصرف مین دیا گیا کہ وہ دریا مین بالا تر اور پائین کی
طرف چلا جاتے تھے اور باغیون پر بم کے گولے مارتے تھے اور اکثر مقامات پر ایک حصہ فوج کا خشکی مین اوتر کر مویشیان گرفتار کرتے
تھے اور اسطرح تازہ گوشت راتب کے لئے اپنے اور اپنے ساتھیون کے واسطے بہم پہنچاتے تھے - ۲۷ جنوری کو ہماری فوج
مطامہ مین غل و شور سنکر سخت متعجب ہوئی اسلئے کہ وہ لوگ حملہ کا قصد کر رہے تھے - لیکن باوجود اسکے کہ یہ شور و غل تمام دن رہا
اور باجونکی آوازین آتی رہین اور ہوائی تیر بن ہوا کین مگر باغیون کی طرف سے کوئی علامت حملہ یا پیشقدمی کی نہ دکھائی دی اور بعد
اسکے بہت جلد یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ لوگ صرف خوشیان کرتے تھے - اونکی اس خوشی کی وجہ کی تنقیح اوسوقت نہ ہو سکی یہان
تک کہ ہملوگ اس امر کو بالکل بھول گئے مگر یکم فروری کی صبح کو لشکر مین عجب طرح کا انتشار - ایک چھوٹی کشتی کو دریاے نیل مین آتے
ہوئے دیکھکر پیدا ہوا - بعد اسکے معلوم ہوا کہ اوس کشتی پر لفٹنٹ اسٹوارٹ ورٹلی مع چار انگریزی سپاہی اور آٹھ سوڈانیون کے
سوار ہین اور چالیس میل کے فاصلہ سے برابر کشتی کو کھینچتے چلے آرہے ہین اور خوش قسمتی سے اثناے راہ مین کوئی دشمن انکا
مزاحم ہی نہین ہوا - جو اندوہناک خبر یہ لوگ لاے اوسے سنکر تمام لوگون کے دل پاش پاش ہو گئے - دو جہاز جو خارطوم روانہ
کئے گئے تھے تیل سی پائین کی طرف آتے ہوئے دونون تو تباہ ہو گئے - سر چارلس ولسن نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ ایک جزیرہ مین پناہ
لی اور وہان وہ لوگ سخت خطرے کی حالت مین ہین کہ باغی حملہ آور ہون گے - اور سب سے زیادہ یہ سانحہ ہے کہ خارطوم مہدی
کے ہاتھہ مین ہے - تمام فوج ان واقعات دردناک کو سنکر متالم ہوئے - دشمنون کے اس فتح کی استقدر ان لوگون کو کم امید
تھی کہ سب لوگ آرام کر رہے تھے کہ بعد اسکے بیلکر شہر محصور کو چھوڑا ئینگے اور اوسکے بہادر محافظ کو مسرور کرینگے مگر یہ خبر
خارطوم ہوتے ہی لوگون پر گویا بجلی سی گری اور جو لوگ اوسوقت زیادہ تر سخت قلب سمجھے گئے تھے وہ بھی محزون او غمناک
ہو گئے - ہر چہار طرف سے لوگ گارڈن کی خبر اضطراب کے ساتھہ دریافت کرتے تھے - لیکن لفٹنٹ اسٹوارٹ ورٹلی
اور اونکے ہمراہی بجز اسکے اور کچھ جواب نہ دے سکتے تھے کہ ہم لوگون نے یقینی طور سے فتح خارطوم کی تنقیح نہین کی - اس بیان سے

دو خانی جہاز تباہ ہوگئے یہ بات پائی گئی کہ سر چارلس ولسن کو بہت ضرورت مدد کی ہے تلہو - نامی جہاز ۲۹ جنوری کو جبکہ
آبشار سے گذرتے وقت ٹوٹ گیا اور سوار اوسکی خوش قسمتی سے ایک نگار نامی کشتی پر جو جہاز کو مین بندھے تھے
سوار ہوکر بچ گئے - توپین اور سامان جو کچھ اسپر تھا ایک بالو کے ٹیکرے پر جو قریب تھا اوتار دیا گیا اور یہ رائے قرار پائی کہ اسی
مقام پر رات بسر کیجائے - اسلیئے کہ شام قریب تھی - بکثرت باشندے اس مقام پر آکر مصری سپاہیون سے بات چیت کرتے تھے
اور ایک سودانی درویش وہی شخص جو خارطوم کے کنارہ پر سفید علم لیکر آیا تھا جہاز کے مقابل مین آکر کھڑا ہوا اور ایک جماعت اونٹ
پر سوار جسکے ساتھ یہ آیا تھا داہنے کنارہ پر نیل کے ٹھہری پھر اوسی طرح اس نے علم ہلانا شروع کیا اور جب وہ شخص عبور کرکے
اس بالو کے ٹیکرے پر آیا جہان ہملوگ تھے تو معلوم ہوا کہ یہ مہدی کا قاصد ہے اور ایک خط بھی اوسکا اپنے ساتھ لایا ہے یہ درویش
نہایت ہوشیار اور ایک تنومند حبشی تھا اور بظاہر نبی کاذب کا نہایت ہی معتقد معلوم ہوتا تھا - سر چارلس ولسن کے ساتھ
یہ شخص قریب آدہ گھنٹہ کے رہا اور اپنے آقا کی تحریر اور درخواست کی خوبی تائید کرتا گیا - یہ خط زبان عربی مین بہادرانہ الفاظ
کے ساتھ زرد بے مسطر کے ہوسے کے کاغذ پر تحریر تھا اور ایک بڑی مربع عربی مہر سے اوسپر دستخط کیا ہوا تھا - مضمون خط
حسب ذیل تھا -

مضمون خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی احسانہ والصلواۃ علی محمد رسولہ اما بعد یہ تحریر طرف سے حقیر فقیر بندہ ناچیز خداوند عالم محمد مہدی
ابن عبد اللہ کے بنام افسران انگریزی اور شائقین اور اونکے پیرو کارون کے ہے پہلا امر یہ ہے کہ تم لوگ اپنے کو حوالہ کردو اور تب تم لوگ
محفوظ رہوگے - مختصراً مین تملوگون سے کہتا ہون شاید خداوند عالم تملوگون کو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرے - واضح ہو کہ
شہر خارطوم اور تمام گرد و نواح اوسکا بقوت خداوندی برباد ہوگیا اور جسے کوئی نہ روک سکا - یہ کل کام ہملوگون کے ذریعہ سے
ہوے اور اب کل امور دست اختیار مین ہین - جب تک تملوگ فوج قلیل کے ساتھ ہو غالب ہے کہ ہمارے ہاتھ مین ہو اور جو پسند
خاطر ہو کرو خواہ اپنے کو ہمارے حوالہ کردو اور خونریزی سے بندگان خدا کو جو تمہارے تابع ہین بچاؤ اور خداوند عالم اور اوسکے رسول
کے فضل و کرم کے امیدوار رہو - اور اگر تم میری تحریر کا اعتبار نہین کرتے اور تم چاہتے ہو کہ واقعی حالات خارطوم کو دریافت کرو تو
تو ایک خاص قاصد کو اپنی طرف سے یہان بہیجو اور اوسکے ذریعہ سے اس خبر خارطوم کی تصدیق کرلو اور تمہارا قاصد بنام خدا اور رسول خدا
مامون رہیگا - اور ہم تمہین قتل نہ کرین گے جب تک کہ وہ قاصد یہان آکر بحیثیت خود جملہ امور [illegible]
کو اپنی حفاظت خاص مین تملوگون تک پہونچوا دونگا - جیسا کہ خداوند عالم نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی کافر تمہارے
پاس آئے تو تملوگ اوسکی محافظت کرو جب تک کہ وہ کلام خدا کو سن نہ لے اور بعد اسکے جو کچھ وہ چاہتا ہے اوسکے لیئے کرو - اگر
برخلاف اسکے تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ جنگ کرو تو ہملوگ تمہاری خواہش کے مزاحم نہین ہوتے - اگر مجھے تمہارے حال پر تاسف
نہ آتا تو مین یہ خط تمہین ہرگز نہ لکھتا - اگر تمنے اطاعت قبول کرلی تو تم جانوگے کہ فضل خداوند عالم تمہارے شامل حال ہوگا اور
تم تمام سختیون سے محفوظ رہوگے اور اگر تملوگ اطاعت نہ قبول کروگے تو دونو جہان مین سزا یاب ہوگے - یہ معلوم ہوے
کہ فتح ہمیشہ اون لوگون کی ہوئی ہے جو خداوند عالم کا یقین کرتے ہین - تمکو اپنے جہاز اور دیگر چیزون پر مغرور ہونا نہ چاہیئے اگر تم
میری نصیحت کو نہ مانوگے تو بہت افسوس کروگے - تمکو لازم ہے کہ تعجیل کرو ورنہ تمہارے بازو قطع کیئے جائینگے جو شخص لوگون کو

راہ راست دیکھاتا ہے خداوند عالم اوسکی رہنمائی کرتا ہے -
مکرر - لا الہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ - محمد المہدی ابن عبد اللہ تاریخ ۱۱ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ ہجری نبوی
اس تحریر کا رعب اور مصری افسرون کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اور آثار ظاہری سے اون لوگون کی یہ خواہش معلوم ہوتی تہی کہ مہدی کی تحریر کی تعمیل کیجاوے - سر چارلس ولسن اور دوسرے لوگون کے جواب مین قاصد نے یہ بیان کیا کہ مہدی مرسل من اللہ ہین کہ تمام عالم کو دین اسلام مین لائین اور یہی قصد اونکا ہے کہ سیدہے اسٹنبول جائین بعد اسکے وہ درویش یعنی قاصد قاسم الموس اور عبد الحمید بے سے مصر ہوا کہ جواب صاف صاف خط کا دین - چنانچہ حسب منظوری سر چارلس ولسن اور نیز اس غرض سے کہ کچہ مہلت ملے - قاسم الموس نے مہدی کو یہ جواب لکہا کہ میرا قصد فقیر مصطفی کی اطاعت کا ہے جسکی نسبت وہ جانتا تہا کہ چار ہزار سپاہی اور دو یا تین توپون کے ساتہ آبشار ششتی کے نیچے ہے - اس امر کا نہایت ہی خوف تہا کہ مقام متذکرہ بالا سے عبور کرنے مین سخت دشواریان ہونگی اور یہ امید تہی کہ جواب خط باغیون کو کسیقدر اوس مقام کی حفاظت سے باز رکہے گا - فی الحقیقت قاسم کے خط نے اوس درویش کو مطمئن کر دیا اور اسطرح وہ شیخ جو اس مقام کے نواح سے ایک جماعت کے ساتہ ہمراہ قاصد اس غرض سے آیا تہا کہ واپسی کے وقت ہماری فوج سے مزاحمت کرے مطمئن ہو گیا - شیخ مذکور نے اپنے بندوقچیونکو وہان سے ہٹا لیا اور ہم لوگ اس آبشار سے بہ آسانی گذر گئے - ۳۱ جنوری کو جسوقت بورڈین جہاز اخیر دہارے سے گذر رہا تہا جزیرہ مرنات سے آگے بڑہ کر ایک پہاڑ سے ٹکرایا پندی کے قریب اس بے طوری سے لوٹا کہ پانی نہایت تیزی سے اندر آنے لگا - غرض کہ جہاز کو کہینچکر ایک چہوٹے جزیرہ مین لائے اور سر چارلس ولسن نے یہ قرار دیا کہ آج کی رات اسی مقام پر بسر

لارڈ چارلس پریفورڈ

کیجاوے - بلکہ اسی مقام پر تا آنے مدد کے توقف کیا جاوے کیونکہ دشمن اس مقام سے صرف چار میل کے فاصلہ پر مقیم ہین کل چیزین جہاز کی باستثنائے کسیقدر مصالحہ جنگ کی بچ گئین لیکن اسکے ضایع ہونیکا نہایت ہی افسوس ہوا اسلئے کہ ممکن تہا کہ لڑائی شروع ہو جاوے - اسوقت حقیقۃً مدد کی نہایت ہی ضرورت تہی چنانچہ شام کو لفٹننٹ استوارٹ ورٹلی ایک چہوٹی کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوے اور یکم فروری کی صبح کو محفوظ برٹش فوج مین پہونچ گئے - جسوقت لفٹننٹ مذکور نے سر چارلس ولسن اور اونکے ہمراہیون کی خطرناک حالت بیان کی فوراً ہی یہ قرار پایا کہ لارڈ چارلس براسفورڈ صوفیا جہاز بلا توقف ساتہ معانہ ہون اور اوس جماعت کو بچائین غرضکہ اوسی شام کو تمام چیزین مہیا کر لی گئین اور شاہی رائفل پلٹن کے بیس نشانہ باز سپاہی جو پیدل فوج کے سوار کر دے گئے تہے ساتہ کر دے گئے تہے جہاز پر لیلئے گئے - دشمنون کے مورچہ کے مقابل مین

پہونچا جہان سے سرچارلس ولسن جس جزیرہ مین اوترے تہے وہ تین میل کے فاصلہ پر رہ گیا تہا ایک سخت جنگ دونو طرف سے شروع
ہوئی دشمنون کی طرف ایک بہت بڑی جماعت سدو قجیونکی مع تین توپون کے کنارہ دریا پر تہی ۔ ہماری طرف سے صوفیا جہاز نے
بہی اپنی گارڈنر توپ سے جو اوسپر چڑہی تہی بخوبی جواب دشمنونکا دیا اسیطرح پیدل سپاہیون نے بہی جو سوار کردئے گئے تہے بہت
ہوشیاری اور تیزی کے ساتہہ بندوقون کی باڑہ پانچسو گز کے فاصلہ سے مارتے رہے ۔ الغرض جہاز گویا بالکل ہی دشمنون کے
مورچہ کی زد سے نکل جاچکا تہا کہ دفعتہً ایک گولہ دشمنون کے توپخانہ سے آکر اوسکے ایک بازو پر پڑا اور ایک بہت بڑا سوراخ
اوس ظرف مین کردیا جسمین پانی کو اُبال ہوتا ہے ۔ اور اوسمین سے بہاپ مثل ابر کے نکل کر محیط ہوگئی چنانچہ سرچارلس ولسن نے اسقدر
فاصلہ سے دیکہہ کر یہ سمجہا کہ جہاز کا ظرف آب پہٹ گیا اور اب وہ میرے پاس نہین پہونچ سکتا ہے اور فوراً ہی اپنی جماعت کو توپ
اور کل سامان کے ساتہہ جزیرہ سے دریا کے داہنے کنارہ کی طرف بڑہایا اور یہان سے دشمنون کے توپخانہ کو اپنی طرف مشغول کیا
خوش قسمتی سے جہاز ہمیشہ کے لئے بیکار نہ ہوگیا تہا چنانچہ دشمنون کے مورچہ سے تہوڑا آگے بڑہ کر لنگر ڈالدیا گیا اور مرمت
کا کام باوجودیکہ توپین کنارہ سے برابر چل رہی تہین شروع کیا گیا چیف انجنیر مسٹر ہنری بن باو نے یادگار ہنرمندی اور کارگذاری
اس موقع پر دیکہائی اور جسکا شکریہ زمانہ مابعد مین خود کمانڈرانچیف نے بہی کیا ۔ اب روز بہی آخر ہوچکا تہا قریب غروب تک
سرچارلس ولسن کے سپاہی تین میل کنارہ دریا کے نیچے نیچے چلے آئے اور ایک مقام پر شب باش ہوئے ۔ اگلی صبحکو
وہ لوگ آکر جہاز سے مل گئے اور اس درمیان مین بہی راہ بہر دشمنون کے توپخانہ کو اپنی ہی طرف مشغول رکہا اور باوجود دشمنون
کی جد و جہد کے کل فوجین جہاز پر سوار ہوگئین اور بحفاظت تمام مقام ابوکرو مین جہان سرکاری پڑاؤ تہا پہونچ گئین جس زمانہ مین
کہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ کا کالم یعنی حصہ فوج صحرا بیوداکیطرف سے جارہا تہا اور ابوکلیہ اور رغبات کی سخت لڑائیون مین مشغول تہا
دوسرا حصہ فوج کا بہ ماتحتی جنرل ارل کے دریاے نیل کی طرف جارہا تہا کہ وہان پہونچکر نیل اسٹوارٹ مشیر و معاون کو جنرل گارڈن
کے خون کا بدلا قاتلون سے اوسکے لے ۔ متعدد آبشارون کی وجہ سے جو اثنار راہ مین ملے خاص ہداب کے آگے فوج کے بڑہنے مین
بہت حرج واقع ہوا ۔ اور یکم فروری کو بالآخر فوج صرف مقام برتی تک پہونچی اس مقام پر یہ امید تہی کہ دشمن بمقابلہ پیش آئینگے لیکن معلوم ہوا
کہ دور ور قبل اسکے شیخ سلیمان وادغمر یہان سے ہٹ گیا چنانچہ اب ہماری فوج کو لازم آیا کہ آگے بڑہ کر انکا تعاقب کرے الغرض
اسقدر قدرتی دشواریان اس مقام پر دریاے نیل کے دہارے مین تہین کہ فوج ہماری کسیطرح نواح کریکان مین جو جزیرہ دلکا کی
قریب ستر میل مروائی کے آگے تہا ۸ فروری تک نہ پہونچ سکین اس حصہ فوج مین کالی کرتی اور ساوتہہ اسٹافورڈشایر رجمنٹ
اور ایک حصہ ہزارس رسالہ کا اور مصری شتر سوارون کی فوج اور دو توپین تہین ۔ یہ دریافت کرکے کہ دشمنون کی فوج چند میل
کے فاصلہ پر ہے سرکاری فوج مین فوراً حکم دیا گیا کہ ایک ضربیہ یعنے مورچہ تیار کیا جاے ۔ جسوقت فوج تیاری مورچہ مین مصروف تہی
عرب عجم غفیر کے ساتہہ سامنے کی طرف بلندیون پر دیکہائی دئے اور نہایت تیزی سے فیر کرنے لگے ۔ سرکاری فوج کا ایک حصہ
آگے بڑہا اور ایک خفیف جنگ کے بعد دشمن پس پا ہوکر پہاڑیون کے عقب مین چلے گئے ۔ ایک مضبوط حصہ فوج کا نگہبانی
شب کے لئے متعین کیا گیا اور سب چیزین تیار تہین کہ اگر دشمن شب کو بلندیون پر سے حملہ آور ہونگے تو وہ پس پا کردئے
جائینگے الغرض شب بآرام تمام گذری اور صبح دہم فروری کو فوجین ہماری مرتب ہوکر بصفوف متوازیہ اس غرض سے آگے
بڑہین کہ دونو بازؤن سے دشمنون پر حملہ آور ہون ۔ اوسیوقت دو کمپنی اسٹافورڈشایر پلٹن کی اور توپین دشمنون کے سامنی
کی طرف روانہ کی گئین کہ وہ دشمنون کو اپنی طرف متوجہ رکہین ۔ تہوڑی دیر اسطرف عرب اور اسطرف اسٹافورڈشایر کے سپاہی

دو لوپون سے پیہم جنگ کرتے رہے اور بڑا حصہ ہماری فوج کا آہستہ آہستہ ناہموار زمین پر بڑہتا جاتا تہا اور دشمنون کے غول
کو جو اونکے سامنے آتا تہا پس پا کرتا تہا اور خفیف خفیف حملے کے بعد متواتر پہاڑیون کی چوٹیون پر قبضہ کرتا جاتا تہا الغرض یہ لوگ اسی
طرح دشمنون کو دباتے ہوے چلے گئے یہان تک کہ اونکے عقب سر اپنے طرف پہونچ گئے اس مقام پر دشمن لب دریا ٹہرے
ہوے آرام کر رہے تہے اور اسطرح نقل وحرکت فوجی کے ذریعہ سے اب عرب ہر چہار طرف سے گہر گئے - دشمنون کا مورچہ
نہایت ہی مستحکم تہا جسمین چوٹیان پہاڑونکی اور شق شدہ زمین شامل تہی اور چہار دیوارون سے جسمین بندوق کے رندے بنے
تہے مضبوط کر دیے گئے تہے اور ان دیوارون کے عقب سے عرب سخت اور ٹہیک نشانہ کے ساتھ باڑہین مار رہے تہے -
یہ دیکھکر کہ بندوقون کی فیر سے ان عربون کا اخراج غیر ممکن ہے جنرل ارل نے آخرش حکم دیا کہ سیاہ کرتی والی سنگینون سے
دشمنون کا مورچہ چہین لین - فوج نہایت ہی بہادرانہ طور سے اس حکم کی تعمیل مین مستعد ہوئی الغرض بگل ہوا اور ہمارے
سپاہی تیرے مار مار کر نہایت استقلال اور بہادری کے ساتھ آگے بڑہے جنکے روکنے کی دشمن ہرگز تاب نہ رکہتے تہے
دشمن رندون سے برابر بندوقین مار رہے تہے مگر یہ گولیان کالی کرتی والونکو نہ روک سکین بلکہ وہ لوگ برابر چوٹیون پر چڑہ گئے
اور سنگینون کے موقع پر پہونچ کر عربون کو اونکی پناہ گاہون سے باہر نکال لاے - جنرل ارل سپاہیون کے ساتہہ
پیشتر بڑہے اور چوٹی پر پہاڑی کے پہونچکر ایک جہونپڑے کے قریب جسکی نسبت بلا شبہ انہین یقین تہا کہ خالی ہو گا گئے
گو باعتبار چند بیانات کے جنرل کو قبل سے معلوم تہا کہ عرب بکثرت اوسکے اندر موجود ہین - الغرض جو کچہ ہوا ہو واقعات کے بیان
سے جو سیاہ کرتی کی فوج مین سرجنٹ تہا یہ پایا جاتا ہے کہ جنرل اوس جہونپڑے کے دیکہنے کو اندر گئے - عرب جو اندر
کے موجود تہے دفعتہً کود کر حملہ آور ہوے جنرل ارل نے دونلا تپنچہ اپنا اون لوگون پر خالی کیا اس درمیان مین ایک عرب نے
جنرل کے سر مین گولی ماری اور بعد اسکے اپنی بندوق کو بہی اونپر پہینک دیا - جنرل ارل بیجان ہو کر زمین پر گرے مگر فوراً بیت
اپنا بدلہ لے لیا اس عرصہ مین فوج بہی گرد جہونپڑے کے پہونچ گئی اور اوسے گہیر لیا اور خفیف مقابلہ کے بعد سب کے سب کو تہ تیغ
کیا - جسوقت اسطرف یہ جنگ پیکار ہو رہی تہی ایک حصہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا ماتحتی کرنیل بولر میدان جنگ سے آگے بڑہ
گیا اور تین میل عقب مین جاکر دشمنون کے خیمہ گاہ پر قبضہ کر لیا - اسوقت جنرل برکن بری نے جو بعد مرنے جنرل ارل کے
اونکی جگہہ پر سپہ سالار ہو گئے تہے اسٹافورڈشایر کے سپاہیون کو حکم دیا کہ اونچی چوٹیان پہاڑیون کی جہان دشمن بہاگ کر چہپے
ہین اوڑا دین - دشمن نہایت ہی بہادرانہ طور سے اسمقام پر جمے تہے اور انچ انچ پر لڑتے تہے مگر اسٹافورڈشایر کے سپاہیون
نے کچہ پروا نہ کی اور نہایت بہادری کے ساتہہ اونکو آگے دباتے چلے گئے یہان تک کہ دشمنونکو پہاڑی سے مار کر نکالدیا اور جنگ کر یکایک
ختم ہو گئی - یہ لڑائی پانچ گہنٹہ تک قایم رہی اور ابتدا سے انتہا تک بہادرانہ جنگ وپیکار ہوا کی دشمنون کی فوج مین بنی عامر اور رباتات
قبیلہ کے لوگ مع بکثرت درویشون بر سر کے تہے - یہ امر غیر ممکن تہا کہ اونکی صحیح تعداد دریافت ہو سکے اسلیے کہ طول سلسلہ مین پہاڑیون
پر اور شق شدہ زمین پر پہیلے ہوے تہے بہر نوع نقصان اونلوگون کا بہت زیادہ ہوا تہا اسلیے کہ چوٹیون پر پہاڑی کے اونکی
لاشون کے پشتے لگے ہوے تہے جہان وہ لوگ بہادری سے غول کے غول لڑے تہے اور اسمین اکثر امرایان لشکر کی بہی لاشین تہین
سرکاری فوج مین ایک تو وہ اندوہناک موت جنرل ارل کی تہی اور کرنیل کوونی اور کرنیل آیرد (سیاہ کرتی اور اسٹافورڈشایر فوج کے)
مارے گئے علاوہ انکے ساٹہ غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی کام آئے مگر زخمیونکی تعداد بہت زیادہ تہی یعنے چار تو افسر تہے اور
بکتالیس ہر درجہ اور ہر فوج کے تہے حاصل کلام اون ضروری لڑائیون مین یہ جنگ اخیر تہی - جنرل ارل اور بہادر لوگ جو اچہے

دن معرکہ جنگ مین کام آئے تھے نہایت ہی عظمت کے ساتھ میدان قتال مین دفن کئے گئے بعد اسکے جنرل برکن بری مقام ابوحمد
کی طرف روانہ ہوئے اور بہت کچھ راہ طے کر چکے تھے بلاشبہ اُن اغراض کو پورا کر چکے تھے جسکے لئے عازم ہوئے تھے کہ اس اثنا مین ایک
جدید حکم لارڈ وُلسیلی کے پاس انگلینڈ سے پہونچا اور اس حصہ فوج کو حکم ہوا کہ وہ مقام کورتی کو واپس آئے۔ اگرچہ یہ واپسی بھی نہایت ہی
دشوار تھی مگر جنرل برکن بری نے نہایت ہی ہنرمندانہ طور سے انجام دیا اور مع کل جماعت تمام صدر مقام لشکرگاہ پر مقام کورتی مین
پہونچ گئے۔ اسیوقت یہ خبر سنکر کہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ زخمی ہوئے ہین لارڈ وُلسیلی نے میجر جنرل سر ریڈورس بلر کو عنایات

جنرل آرل

مین یہ حکم بہیجا کہ فوراً مع فوج کے واپس آئین ۔ اسبار جنرل بلر کو یہ ہدایت ہوئی تہی وہ مطامہ پر قبضہ کرکے بربر پر بڑہین اور اس غرض کے
سرانجام کے لئے فوج مین بنظر امداد شاہی ایرش کی پلٹن اور شتر سوارون کی فوج شامل کردی گئی تہی ۔ لیکن حالات زمانہ جلد جلد
بدل رہے تہے چنانچہ بجائے اسکے کہ فوجین آگے کو بڑہین اونہین واپسی کا حکم پہونچا ۔ ۱۲ فروری کو مطامہ کے پڑاو پر پہونچکر سر ریڈورس
بلرنے فوراً تیاری کا حکم دیا اور واپسی کے لئے سب سامان تیار ہوا کہ فوجین صحرائے بیودا کیطرف سے لوٹین ۔ سب سے پہلے
زخمی لوگ بہی جو روانہ کئے گئے اور یہ قافلہ بسر کرنیل ٹالبوٹ کی نگرانی مین روانہ ہوا ۔ ۱۳ فروری کو ۱۱ میل چلکر یہ جماعت شب بسر کرنے
کے لئے ایک مقام پر ٹہری اگلی صبح کو ناشتہ کے بعد جسوقت فوجین روانگی کو تیار ہوئین کسیقدر جو مطامہ کو مدد کے واسطے جارہی
تہی حملہ آور ہوئی ۔ ہماری میمنہ او میسرہ کی فوج فوراً تعینات کی گئی کہ زخمیون کے قافلہ کی حفاظت کرے اور جہاڑیون مین ہمارے
دشمن لڑتے ہین اونکا جواب دے اور روا ہنے رخ پر فوج کے بہاری ہتیار والی فوج ہماری بشکل مربع مرتب ہوئی ۔ خوش قسمتی
سے اوسیوقت کرنیل استین بے کلارک اور شتری فوج غبات کیطرف سے اس مقام پر پہونچ گئی ۔ اولاً ان لوگون نے قافلہ
مجروحین کو یہ سمجہکر کہ یہ دشمنونکا تازہ غول ہے گولیان مارین مگر بعد اسکے اس غلطی پر فوراً ہی مطلع ہوگئے ۔ اور عرب بہی
اس جدید کمک کو دیکہکر جو دفعتہً پہونچ گئی پس پا ہوگئے ۔ زخمیونکا قافلہ نکی اور مصری سپاہیون کے ساتہ صحرائے بیودا سو
روانہ کیا گیا یہ سپاہی گارڈن کے امیر البحر اور جہازون کے ساتہ مقام ابوکرو مین آکر فوج سرکاری کے شامل ہوئی تہے ۔
الغرض اول کوچ ابو کلیہ تک ہوا اور وہانسے غاکدل اور غاکدل سے فوج مقام کورتی مین پہونچی ان کہارون نے جو اس فوج کے ساتہ
تہے نہایت ہی تحمل اور استقلال اثنار سفر مین دیکہایا اور لارڈ ولسلی نے اپنی بہت کچہہ رضامندی اُن لوگون سے ظاہر کی جسوقت وہ لوگ
مقام کورتی مین پہونچے ۔ افسوس ہے کہ زخمیون کی جماعت مین سے بہت تہوڑے آدمی کورتی تک زندہ پہونچے بکثرت لوگ راہ
مین مرگئے اور کثیر التعداد مقام غاکدل مین پہونچ کر راہی ملک بقا ہوئے وہین چشمون کے بلند کنارون پر سنسان قبرستان مین
سپرد کئے گئے ۔ کورتی مین بہی بہت لوگ بوجہ خرابی آب ہوا مقام اور خوراک کے تپ و لرزہ مین مبتلا ہوکر ہلاک ہوئے اور دفن کئے گئے تہے
اور یہ حالت یوماً فیوماً مقام خطرناک ہوتی جاتی تہی ۔ اور ڈاکٹرون سے مجبورانہ بہت کم روک اسکا ہو سکتا تہا روزمرہ قبرون کی تعداد
بڑہتی جاتی تہی اور متوفی کے ساتہی پتہرونکا ڈہیر کرکے صلیب کا ایک نشان بنا دیتے تہے اور اوسپر یہ حروف یعنی آر ۔ اے ۔
معہ نام متوفی اور رجمنٹ کے لکہدیتے تہے ۔ غاکدل کو واپس ہوتے وقت پہلا شخص جو دنیا سے گذرا وہ بہادر سپاہی تہا جو
اس حصہ فوج کو فتحمندانہ صحرا بیودا سے پار لے گیا تہا یعنی بہادر اور دلاور سر ہربرٹ اسٹوارٹ ۔ جناب ابو کلیہ مین میجر جنرل
کے رتبہ تک پہونچے تہے اور ہر درجہ کے لوگ انکے ہموطنون مین سے انہین رغبت اور الفت کی نگاہ سے دیکہتے تہے
جسوقت جنرل کے زخمی ہونیکا حال مقام غبات مین معلوم ہوا نہایت ہی اونکی صحت کی تمنا ہر شخص نے ظاہر کی اور ابتدا
جو اخبارات متعلق اونکی حالت کے آئے اونسے امید صحت کی پائی جاتی تہی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ابتدا ہی سے اونکی صحت
کی طرف سے ناامید ہوگئے تہے ۔ غاکدل کے کنوون پر پہونچ کر ۱۶ فروری کو انکی وفات ہوئی اور غسل اور دفن کے یہ بہی
ایک مختصر قبرستان مین چشمہائے آب کے اوپر دفن ہوئے یہ مقام عجب درد انگیز ہو رہا تہا الغرض فوجون نے اوس
صحرا مین جنازہ کے لئے بہت بڑا سامان کیا یعنی بندوقون کی فیر ہوتی تہی اور شاہی ساسکس رجمنٹ کا باجا بجتا ہوا جنازہ
کے ساتہ تہا ۔ جنازہ کو میجر بنگ اور میجر گاولڈا اور لفٹننٹ لارڈ براونگ اور لفٹننٹ ڈاس ڈاسن اور کپتان روڈس لئے جاتے
تہے جسوقت لاش اوس بہادر کی قبر مین رکہی گئی کرنیل ٹالبٹ نے دعا وقت دفن پڑہی حاضرین مین سے سبکی آنکہہ [illegible] تہی

مُصَنِّف کتاب نے تالیف اپنے

والد بزرگوار

کے نام معنون کی ہے

جنرل اسٹوارٹ اور دوسرے زخمیون کو جنرل گارڈن کی سوڈانی فوج کا لیجانا

جو آنسوون سے تر نہ ہوئی ہو جسوقت وہ لاش اپنے دائمی آرام گاہ مین اوس صحرا مین ہول کے اندر بالو کے نیچے سپرد کی گئی۔
بہت مختصر امور تحریر کے لئے باقی رہ گئے ہین جنرل بلر کی دلیرانہ واپسی کے واقعات ابو اد سے آج تک ہر شخص کے دلون مین
تازہ ہین۔ ۸ مارچ کو لارڈ وسیلی کی کل فوجین مقام کورتی مین مجتمع ہوئین۔ اوسوقت لارڈ موصوف اس حکم عام کے
ساتھ حسب ذیل الفاظ مین اونکی خدمات کا شکریہ ادا کیا کہ اب فوج کشی اور جنگ موقوف کی گئی۔

لارڈ وسیلی کے الفاظ شکریہ

جناب ملکہ معظمہ نہایت ہی غور منصفانہ نگاہ سے اپنے سپاہی اور جہازیونکی کارروائیون کو ملاحظہ فرما رہی ہین اور مجھسے خواہش
فرماتی ہین کہ مین جناب ممدوحہ کی پسندیدگی خاطر آپ لوگون کی کوشش اور جانبازیون کی نسبت ظاہر کرون۔ ایسے بہادرونکی
سپہ سالاری میرے واسطے بھی بہت بڑی افتخار بلکہ تکبر کا باعث ہے اس سے زیادہ کوئی عزت میرے لئے نہ ہوگی جسکی مجھکو پیشتر سے
تمنا ہوکہ مین آپ لوگون کا سردار ہوکر میری خوشی خداوند عالم سے خارطوم قبل اختتام سال کے پہونچا رہا تھا۔ آپ لوگون کی وہ
یادگار کوشش جنرل گارڈن کے بچانیکی ناکامیاب رہین لیکن اسمین آپ لوگون کا کوئی قصور نہ تھا خشکی اور تری دونون راہون مین سختیان
اور مصیبتین جھیلین اور لب شکایت نہ ہلایا۔ لڑائی مین آپ لوگ ہمیشہ فتحمند رہے۔ جہانتک انسان اپنے سامنے کی حفاظت
کے لئے کر سکتے ہین آپ لوگون نے کیا لیکن خارطوم مکر و دغا سے دو روز قبل مقدمہ الجیش فوج پہونچنے کے نکل جا چکا تھا
اسیطرح کی لڑائیون کے لئے ایک وقت کی بہ انتظار کرنا چاہیے۔ کہ یہ فوج اس غرض سے نہین فراہم کی گئی تھی کہ خارطوم کا محاصرہ
کرے۔ بہ نسبت نقل و حرکت فوجی کے آپ لوگ اپنی تسلی اسباب سے کیجئے کہ موسم خزان مین پھر تیاری جنگ کی
ہوگی اور پیشقدمی کیجائیگی۔ مین جانتا ہون کہ آپ لوگو پھر کر بیونکی سختی اور وہی ضروری کام کرنے پڑینگے۔ گو اوس سے
کسیقدر کم ہون اور اوسی شفقت اور تحمل سے جو اسوقت تک آپ لوگون کی طرف سے ظاہر ہوا ہے۔ مین تہ دل سے آپ
لوگون کے اون کامون کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ لوگون نے گذشتہ زمانہ مین کیا ہے۔ میری کوئی خواہش نہین ہے
اور آیندہ کے لئے میری کوئی استدعا آپ سے نہین بجز اسکے کہ جسطرح جنگ حال مین بلا کسی شکایت کے آپ لوگون نے
جانبازیان دیکھا کر نام آوری حاصل کی ہے اوسیطرح آیندہ زمانہ کی فوج کشی مین بھی نیک نامی حاصل کیجئے گا۔

لارڈ وسیلی کی یہ پیشین گوئی کہ موسم خزان مین فوجین پھر خارطوم پر بڑہین گی بالکل خلاف واقع ثابت ہوئی اسلئے کہ صرف چند
ہفتے باقی رہ گئے تھے کہ اوسکے بعد یہ دیکھائی دیا کہ کل فوجین ملک سوڈان سے اوٹھالی گئین۔ اس زمانہ مین جبکہ لارڈ وسیلی
دریائے نیل کی طرف بڑہ رہے تھے ایک دوسرا بہت بڑا حصہ کم کی فوج کا ایک برگیڈ گارڈ کا اور ایک فوج کنسٹجنٹ جزائر جسمین
اسٹریا کے والنٹیر لوگ تھے بہ ماتحتی جنرل سر جیرالڈ گراہم کے سواکم مین جمع تھی اور یہ مشورہ ہوا تھا کہ یہ فوجین ریلوے کی
تیاری مین جو سواکم اور بربر کو دو طرف سے جانے والی تھین بکار آمد ہونگی۔ باوجودیکہ جنرل گارڈن کے مارے جانے اور خارطوم
نکل جانیکی خبر آچکی تھی تاہم تیاری ریل کا کام بدستور جاری تھا۔ عثمان دغنا اور اوسکے ہندوی قبیلہ کے لوگ سر جیرالڈ گراہم
کی پیشقدمی کے روکنے کو آمادہ تھے اور اکثر سخت لڑائیان بھی باخودہا ہو چکی تھین۔ سر جان مکملین جنکے متعلق یہ کام ہوا تھا کہ
آگے بڑہ کر ایک مورچہ تیار کرین اونھون نے ایک ایسا مقام پسند کیا تھا جسکے ہر چہار طرف جھاڑیان تھین۔ چنانچہ جھاڑیون
مین سے دفعتہً ایک غول عربون کا نکلا اور اون لوگون پر جو مورچہ بنانیکا کام کرتے تھے حملہ آور ہوا اور سخت وقت

اور دشواری سے پسپا کیا گیا لیکن لشکر کی بھیر اور باربرداری کے جانورونکی گھبراہٹ اور بھاگڑ نے خطرہ مین اور
اضافہ کردیا اور آدمیون کا فراہم کرنا دشوار ہوگیا - ۲۲ مارچ کو باوجودیکہ سخت نقصان عربون کا خاصۃ آخری لڑائی مین ہوچکا
تھا اور کثیر التعداد شیوخ گولیون سے مارگرادے گئے تھے اور وہ جھنڈا جو مہدی نے عثمان دغنا کو بھیجا تھا چھین لیا گیا تھا لیکن
۲۴ مارچ کو مقام ہشین مین ان لوگون نے ایک تعجب خیز حملہ حملون پر پھر کیا کچھ دیر تک سرکاری لوگ بہ سبب اسکے کہ اونٹنی باربرداری
کے جانور بھاگ گئے مین سیکڑون ہی نیزون سے مارڈالے گئے تھے پریشان رہے - ان حالات کے ساتھہ ہی تیاری ریل کا کام برابر جاری
تھا اور اوایل اپریل مین جنرل گراہم اس سڑک کے وسیلہ سے ہندوت تک پہونچ گئے تھے اور وہان ایک مستحکم مورچہ تیار کیا تھا
کسیقدر سرکاری فوج دیکھہ بھال کے لئے اطراف مین جاتے تھے اور دشمنون کے مویشی پکڑ کر اور جھوپڑون کو جلا کر اور تکیے کیونون
ڈاینا مائٹ سے اوڑا کر واپس آتی تھی چنانچہ یہ آخری کارروائی ہوس آف کامنس مین خلاف ہمدردی انسانی کے تصور کی گئی
اُٹا وا اور تمبوک ان دونو مقامون پر بھی قبضہ کرلیا گیا اور ان مقامات تک ریل تیار کی گئی باوجودیکہ ہندووی قبیلہ کے لوگ ہمیشہ
کوشش سڑکون کے فوراً اڑا لئے کی شب کو کرتے رہے - غرضکہ یہ لوگ کھلے ہوے میدان مین اب لڑائی نہ کرتے تھے اور عثمان
دغنا کی نسبت یہ معلوم ہوا تھا کہ اب اوسکے ساتھہ بہت کم لوگ رہ گئے ہین - اوایل ماہ مئی مین لارڈ ولسلی کوتی سے قاہرہ
کو لوٹ آکر سواقم مین آئی اور فوج اور ریلوے کا ملاحظہ کیا تمام کارروائیون کو پسند کیا - حاصل کلام اسوقت باعتبار عام رایون
کے یا اینکہ عام فریادون کے اور نیز اس ضرورت کے خیال سے بھی کہ شاید روسیون سے مقابلہ کی ضرورت ہو جسکی خبر گرم ہو رہی
تھی اس امر کا قطعی طور سے فیصلہ ہوگیا کہ سوڈان سے دست کشی کرلیجاے اور چھوڑ دیا جاے - ایک خاص حکم لارڈ ولسلی کا
بہ اظہار ارادہ مذکور اور مشعر شکریہ فوج جاری ہوا اور جہان تک جلد ممکن ہوسکے فوجین نواح سواقم اور بالاتر نیل سے اوٹھالین
گئین - سواقم مین ایک حصہ فوج کا بغرض حفاظت شہر کے چھوڑ دیا گیا بقیہ فوج جہاز پر روانہ ہوگئین اور جو فوجین کہ دریاے نیل
پر تھین وہ بھی واپس ہونے لگین اوسوقت یہ راے قرار پائی کہ وادی حلفا اور کورسکو اور اسوان پر قبضہ رکھا جاے اور ڈنگولا
کو بھی خالی کرکے (جو کہ جولائی کے مہینہ مین چھوڑ دیا گیا تھا) تمیل ولد حامد جو بادشاہان ارگو کی اولاد سے ہے کوردان ممالک کا درمیان
شکوٹ اور ہنک کے مقرر کردیا جاے - ۹ جولائی کو لارڈ ولسلی سواقم سے روانہ ہوکر چار روز بعد لندن مین پہونچے اور چند روز بعد
اسکے اونھین وایس کونٹ کا رتبہ عطا ہوا اور اسیطرح مختلف خطاب اور رتبے اور انعام اون افسرونکو عطا ہوے جنہون
نے اس جنگ مین کارہاے نمایان کئے تھے - ۱۲ - اگست کو ممبران ہوس آف لارڈ کے روبرو لارڈ سالسبری اور سر
میجل ہکس بیچ نے ممبران ہوس آف کامنس کے سامنے یہ امر پیش کیا کہ ان دونو جلسون سے بالاتفاق شکریہ کل
فوج کا جو جنگ سوڈان مین بھی شریک ہی ادا کیا جاے - جسوقت سرکاری فوجین واپس آرہی تھین کہ مہدی کی وفات کی خبر
آئی اور معلوم ہوا کہ ۲۰ جون کو عارضہ چیچک مین مبتلا ہوکر فوت ہوا - اسکے قبل سے مہدی کی اقتدار و سطوت مین بہت کچھ ضعف
بسبب قحط اور جنگ و یکہ زار کے آگیا تھا - مارچ کے مہینہ مین مولوی حسن علی مخالف مہدی نہایت ہی تزک اور احتشام
سے العبید مین داخل ہوا گھوڑے پر اور ایک برہنہ شمشیر ہاتھہ مین لئے ہوے کہتا جاتا تھا کہ یہ تلوار مجھے محمد الرسول اللہ صلعم
نے مہدی کے قتل کرنیکو اور کافرون کو مصر سے نکال دینے کے واسطے عطا فرمائی ہے اور چند روز بعد اسکے مولوی کے
مقلدین نے پیروان مہدی کو ایک سخت شکست دی اور اوسکے دو سردارونکو قتل کرڈالا قبیلے کے لوگون نے بھی بغاوت
کردی اور جو فوجین کہ سنار اور کسالا مین تھی علاوہ اسکے کہ وہ شہر پر قبضہ کئے رہین اون لوگون کو جو شہر کا محاصرہ کئے ہوے تھے

سخت نقصان پہونچایا - مہدی نے چھہ ہزار آدمیون کو ساتھہ مقام عمدرمان مین اپنی حکومت قایم کی تھی اور معلوم ہوا
بیان وہ سفید کرتہ اور پاے جامہ پہنے رہتا تھا اور مرصع کار عصا اپنے پاس رکھتا تھا اور مصر پر حملہ کرنیکے لئے فوجین جمع کرتا تھا اور عثمان
دقنا بھی اسے مبارکباد دینے کو آیا تھا کہ انگریز بھاگ گئے اور مہدی نے اوسے ایک شمشیر خاص بنظر افزایش اعزاز اوسکی عطا
کی تھی - ۱۹ - جون کو مہدی بیمار پڑا اور حسب خواہش اوسکے لوگ بیرون لشکرگاہ ایک خیمہ مین لے گئے - کوئی طبیب
یا ڈاکٹر وہان موجود نہ تھا جو معالجہ کرتا البتہ دو پادری تھے جسکی نسبت یہ قیاس ہوا کہ ان لوگون کو کچھہ علم حکمت اور ادویہ
کا ہوگا چنانچہ وہ لوگ اندر خیمہ کے طلب کئے گئے اور اون سے کہا گیا کہ مہدی عارضہ چیچک مین مبتلا ہے - ان لوگون نے دیکھہ
کر کہا کہ اب حالت اسکی اچھی نہین ہے یہ سنکر مہدی نے اپنے بھتیجہ کو اندر بلایا اور اپنی تلوار اوسے دی اور اپنا
جانشین اوسے مقرر کیا - دوسرے روز اوسکی حالت اور خراب ہونے لگی - اپنے اعزا اور اقربا کو الوداع کیا اور یہ
وصیت کی کہ انگریزون سے سلسلہ جنگ برابر جاری رکھنا - اوسی روز پانچ بجے قریب شام اوسکا انتقال ہوا اور فوراً ہی دفن
کر دیا گیا - اور خیمہ جسمین وہ تھا جلا دیا گیا - عبد اللہ خلیفۃ التعایشی منجملہ چار خلفاؤن مین سے جنہین مہدی نے نامزد کیا تھا دعویدار
اوسکی جانشینی کا ہوا لیکن اوسکی اطاعت عام لوگون نے تسلیم نہ کی اور سخت نزاع واقع ہوئی مہدی کے دفن ہونے پر عبد اللہ عمدرمان سے
مہدی کی فوج اور خزانہ کو جسے اوسنے فراہم کیا تھا چھوڑ کر خرطوم مین چلا آیا - اور محل شاہی مین قیام پذیر ہوا اور اپنی اور نیز شہر کی
حفاظت قبیلہ بقارا کے لوگون کو سپرد کیا اور یہ خود بھی اوسی قبیلہ کا تھا - اور فوج جو عمدرمان تھی اوسنے مہدی کا خزانہ وغیرہ سے انکار
کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی مین نے یہ چاہا یہ لوگ تسلسل کافرون سے جنگ و پیکار کرین مگر یہ لوگ نہ گئے چندروز بعد اسکے
درمیان قبیلہ بقارہ اور شہر والون کے ایک ہنگامہ واقع ہوا اور کسیقدر فوج بھی انکی مدد کو آئی عبد اللہ نے یہ قصد کر کے
کہ اس ہنگامہ مین جلکہ امن قایم کیجیے قرآن ہاتھہ مین لئے ہوے آیا مگر کونے مین اوسکے تلوار لگی اور قریب المرگ ہو گیا -
اوسی حالت مین لوگ اوسے محل مین اوٹھا لاے - الغرض پیروان عبد اللہ نے اپنے مخالفین کو پس پا کر دیا اور شہر پر بدستور قابض
رہے - غدر اور قحط تمام کردفان مین پھیل گیا تھا اور انگریزی فوج کی واپسی کے بعد مجاہدین کا اور جوش و خروش ہوا اور
چار ہزار متعصب درویشون نے جدید ڈنگولا پر قبضہ کر لیا - یہ بھی معلوم ہوا کہ کسالائی فوج نے بھی آخرکار اطاعت قبول کر لی لیکن سپاہی اسکے
یہ فوج ہدندوی قبیلہ کے لوگون سے دوستی پیدا کرنے مین کامیاب ہوے جو عثمان دقنا کے خلاف گذرا اور وہ ماہ جون مع الیم سنری سوجیقورٹ نے بارہا
اخبارون مین لکھا اور لوگون سے بیان کر کے کہ الیوبید مین فرانسیسی جسکا تذکرہ اس کتاب مین کسی مقام پر ہو چکا ہے انگریزی فوج
کے حکم سے قتل کیا گیا کسیقدر جوش اور آمادگی پیدا کر دی تھی اس کذب صریح کا پیرس کی بعض جماعتون کو یقین آگیا اور اسمین وہ
حقارت موجودہ گورنمنٹ فرانس کی سمجھتے اور یہ کہتے ہے کہ گورنمنٹ نے اسموقع کو بھی ذریعہ دست اندازی کا ملکی معاملات
مین نکر دانا اٹالی کے پادری بونومی جو مہدی کی فوج سے بھاگ کر آے تھے اور دوسرے طرفدار گواہون کی شہادت سے یہ
امر بخوبی ثابت ہے کہ الیوبید مین بہت پہلے اوس تاریخ کے جسمین اوسکا قتل ہونا بیان کیا جاتا ہے مقام عمدرمان مین مرچکا تھا -

باب بستم ۲۰

مشتمل بواقعات ذیل

ترک سوڈان سے کیا نتیجہ مترتب ہوگا - عام راے اسمعیل پاشا کو پہر تخت نشین کرنیکی - جنرل گارڈن کی راے

باوجودیکہ مہدی مر چکا تہا مگر سوڈان کے ملکی معاملات اور اسکی حالت نہایت ہی پیچیدہ اور مخوف تہی - اس ملک سے برٹش گورنمنٹ کا دست کش ہونا گویا ایک شکار کا چہوڑ دینا تہا جسپر ملک مین جنگ وجدل برپا ہو رہی تہی اور ہر شخص دعویدار ملک کا ہو رہا تہا اور ساتہہ اسکے حبشہ مصر پر بہی دہمکی ہونے لگی تہی - اس حالت مین آزادی کے ساتہہ پہر اوس مکروہ بردہ فروشی کی تجدید کا موقع ملا - بازارین انسانی گوشت یعنی بردہ فروشی کے لئے قایم ہو گئین اور تمام کوشش سر سمول بنکر اور جنرل گارڈن کی جو اسمعیل پاشا کی خواہش پر اسکے نیست و نابود کر دینے مین ہوئین وہ سب ہبا ہو گئین - الغرض شمالی افریقہ مین جو شایستگی کی کلیان بعض اوقات پیدا ہو چلی تہین یہ مکروہ خطرہ پہلے ہی سے زرد کرنے لگا - اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک مصر ان عربی غولون کے زیر حملہ رہے گا مسلمانی دنیا مین کبہی امن قایم ہے نہین ہو سکتا بلکہ ہمیشہ آسپر دہمکی ہوتی ہی رہی گی بس امن کے قایم رکہنے مین یورپ بدل شریک ہے - یہ امید کرنا کہ مصر کی ضعیف حکومت موجودہ جو مختلف فتنہ اور فساد سے دبی ہے برٹش گورنمنٹ کے سوڈان چہوڑ دینے کے بعد آن مشکلات پر جو پیدا ہونگی غالب آئی گی یہہ ایک خارج از بحث امر ہے - گو مہدی کے مرنے سے وہ جوش تعصب مذہبی چند روز کے لئے دب جاے گا مگر کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اوسے پہر زندہ نکر لین گے اور مصر خطرہ عظیم مین نہ پڑ جاے گا - اس معاملہ کے حل کرنیکا عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ مصر مین ایک زبردست حکومت قایم کی جاسے اور اسکا حکمران کوئی مستقل مزاج اور لایق شخص ہوا دسوقت مصر کی حالت نہ صرف اپنے ہی واسطے بہتر اور درست ہوگی بلکہ وہ ایسے جوش مذہبی اور فتنہ اور فساد کو بلا خوف کسی نتیجہ کے بخوبی روک سکیگی - یہہ امر یقینی ہے کہ جب تک جنرل گارڈن سا مدبر سوڈان مین رہا کوئی نبی کاذب زور نہ پکڑنے پایا حالات موجودہ مین جو لوگ مصالح ملکی اور انصافانہ سیاست ملکی سے بخوبی واقف ہین اور اسپر باحتیاط تمام غور اور لحاظ کیا ہے اُن لوگون کی یہہ ہی رائے ہے کہ اسمعیل پاشا پہر خدیو مصر مقرر کیے جائین اور اس امر مین تمام اعلے حکام مصری اور انگریز اور غیر ممالک کے لوگ متفق ہین جنمین سر مول نبکر اور سر جولین گو لڈسمتہ اور ام ڈی لے سیپس اور ڈاکٹر ڈبلو اچہہ رسل اور ڈاکٹر ناٹی گل اور مسٹر شریٹ ممبر پارلیمنٹ اور مسٹر اے ام براڈلے - اور سب کے آخر مین اور سب سے زیادہ ضروری لایق افسوس جنرل گارڈن شامل تہے - مسٹر اے ام براڈلے جنکو پوری واقفیت حالات اور مشکلات ممالک مشرقی سے ہے بوجہ اسکے کہ بہت کوشش سے اونہون نے ان ممالک کے حالات کی تحقیقات کی ہے جس مین انگلینڈ کا نفع اور نقصان ہی شامل ہے وہ اپنے ایک عمدہ تصنیف مین جسکا نام قصہ مصر اور مصری ہے حسب ذیل تحریر کرتے ہین - یہہ ایک مشہور کلیہ ہے کہ جو غیر حاضر ہوتے ہین وہی نقصان اوٹہاتے ہین حصر کار دیدہ دور از دل دور چنانچہ یہہ ہی واقعہ اسمعیل پاشا خدیو مصر پر گذرا جو ایک عرصہ دراز تک نہ صرف اسی امر کے سننے کے لئے زندہ رہا کہ اوسکے خاص احباب اوسے برا کہتے ہین بلکہ ایک ایسے شخص کو اپنی بربادی اور ہیچ کہنے مین مصروف پایا جسکے ساتہہ بہت سے نیکیان اور ہمدردی کی تہی - گو اسمعیل سے اکثر خطائین واقع ہوئین تاہم صفحات تواریخ مین توفیق اور نیوتار سے اسکی شکل زیادہ خوشنما ہے - مصر کی ترقیون مین بہت جلدی کے ساتہہ اور بے باکانہ باعتبار اپنے اُسے وحشیانہ فطرت کے ہاتہہ ڈالا اور جیسے یہ انگریزون کی اثر صحبت اور معاشرت سے تغیر کرتا تہا - اُسکے یہہ رائے کہ تجارتی معاملات انتظام اپنے ہی ہاتہہ مین رکہے غلط تہی اور اس سے زیادہ یہہ غلطی تہی کہ انتظام ملکی ایک اجنبی شخص کے ہاتہہ مین مثل نیوبار پاشا کے چہوڑ دیا تہا اور قومی خیالات جو اُسکے مخالف پیدا ہو چکے تہے اور بہی خراب ہونے لگے مسٹر دارسی لکہتے ہین کہ حال مین

جو کچھ خرابیان واقع ہوئین آنکے سب کے جوابدہ اسمعیل پاشا ہین - مین خیال کرتا ہون کہ وہ اپنے الزام کو دوسرون کے کندہون پر ڈالتا ہے - اسمعیل کا ہملوگون سے بیان ہے کہ یہہ قرضہ مین نے ممالک متحدہ کے انتفاع کیواسطے لیا تہا مگر یہہ امر بالکل بہول گیا کہ اوس روپیہ مین سے مصر تک پہونچتے پہونچتے کسقدر تصرف بیجا ہوا اور کسقدر اسمین کا عمارات کے کام مین بشمول تیاری نہر سویز کے صرف ہوا اور جسکا کچہہ حاصل نہ ہوا بجز اسکے کہ ایک حصص کے صرف ذمہ داری اس نہر کی آمدنی سے ہو* یہہ سچ ہے کہ اسمعیل پاشا کو بہت سی جائداد وراثتہً ملی اور بہت سی انہون نے خود ہی خرید کی اور اسیطرح انکے خاندان مین اور لوگون نے بہی عادتاً بہت سی جائداد حاصل کی لیکن یہہ عمارتون کا کام جسمین اسقدر زرخطیر صرف ہوا اسیطرح آن مقامات مین نفع رسانی کے لئے محدود نہ تہین جہان خدیو کے املاک وجائداد واقع تہی بلکہ کم بیش تمام مصر اون سے منتفع ہوتہا - اسمعیل نے نہ توکسیکو بیدخل کیا اور نہ کسیکی زمین بغیر قیمت کے خرید کی - اور نابوتہ کے انگور کی باغ مین بہی ایسی بات نہین ہوئی جسکی نسبت انصافانہ طور سے اسمعیل سزاوار الزام ہوتے تاہم سخت تر بدنامی اوسکی اس وجہ سے ہوئی کہ تمام جائداد مقبوضہ اسکی اور اسکے خاندان کے لوگون کی ملکی قرضہ کی ذمہ داری مین مکفول ہوگی - اگر اسکے وقت مین دیہاتی رعایا زیادہ خراج دئے ہوتے تو بمقابل زمانہ حال کے سود کی بہت حفاظت ہوتی - سابقاً جو اہتمام اور انتظام آب پاشی زراعت کا تہا اوس سے انلوگون کی حالتین بمقابل زمانہ حال کے بہت درست ہوگی تہین اور وہ لوگ بخوبی بار خراج کو اگر زیادہ کیا جاتا تو بہ نسبت اس زمانہ کے اوٹہا لیتے - اور رعایا کو خراج کا وصول کرنا فصل کے وقت مین زیادہ پسندیدہ تہا بمقابل اسکے کہ وہ ابواب ماہواری اور سہ ماہیون پر وصول کیجاتی تہی - مثل مشہور ہے کہ مصری کسان شدے فضول خرچ ہوتے ہین اور یہہ لوگ اپنے محاصل زمین کے صرف کرنے مین بہت آزاد ہین اور جبتک سرمایہ انکے پاس موجود ہے خراج بہی وصول ہوسکتا ہے ورنہ مثل سابق کے دیہاتی قرضہ دینے والون کے ہاتھہ یہہ لوگ تباہ

*سابق حکمران مصر کی نسبت انصافانہ طور سے جو مسٹر مکون کی بے طرفدار کتاب حالات مصر مین تحریر ہے - حسب ذیل مختصراً اوس زرخطیر کے نسبت نقل کیجاتی ہے جو اوس نے عمارات کے کام مین صرف کیا اور اوسنے رفاہ ملکی کے ساتھہ تعمیر کیا - عمارات کے کامون مین سے ایک نہر سویز ہے - (جسمین تیاری نہر آب شیرین اور خریداری دادی وہ مین بہی داخل ہے) اسکی تعمیر مین خزانہ مصر سے اصل موجودہ ۱۶۵۰۷۴۷ پونڈ یا ان حصص کو مہیا کرکے جو برٹش گورنمنٹ کے ہاتہہ فروخت کیا گیا ۴۳۰۰۰۰۰ ۱ پونڈ صرف ہوا - ۸۴۰۰ میل نہر بحساب اوسط فی میل ۱۵۰۰ جملہ ۱۲۶۰۰۰۰۰ پونڈ مہر اور ۴۲۰ پل بحساب فی پل ۴۰۰۰ پونڈ مین بنا ہے ۰۰۰ ۱۴ پونڈ آہنی پل جو نیل پر بولاک سے جیزہ تک ہے - ۴۴۰۰۰ ۱۸ پونڈ ۹۱۰ میل ریل کی تیاری مین بحساب فی میل ۱۳۰۰۰ پونڈ جملہ ۱۲۵۴۳۰۰۰ پونڈ - اور ۵۲۰۰ میل تار برقی ۲۳۰۰۰۵ پونڈ مین اور مکانات روشنی بحر احمر اور بیڈہی تر یمنین پر ۸۸۰۰۰ پونڈ اور بندرگاہ اور چبوترہ بندرگاہ کی تیاری مین اسکندریہ اور سویز پر ۹۴۲۰۰۰ ۳ پونڈ اور اسکندریہ مین پن چکی کے کام مین ۰۰۰۰۰ ۳ پونڈ اور ۶۴ جہاز کارخانون مین ۲۱۰۰۰۰۰ پونڈ یا مجموعی کل رقم ۸۰۰۰۰ ۷ ۱ ۵ پونڈ صرف ہوا مقابل ۹۰۰ ۷ ۹۷ ۴ پونڈ خالص آمدنی کے تمام قرضون جو ۱۸۶۲ سے ۱۸۷۹ تک لیا گیا اور یہ بہی بیان کیا گیا ہے کہ جو کچھ بہی اصل زر قرضہ سے تلف ہوا ہوا اسکے علاوہ ۰۰۰۰۰۰ ۲ پونڈ تمام تعداد قرضہ سے زیادہ آمدنی ملک سے خرچ کیا گیا اور اسمین جنگ ابی سینیا کا بار بہی داخل ہے جو نیو بار کی استنبول وغیرہ مین زیر زمین دفن حکمت عملی سے ہوئی تھی -

جو کچھ خرابیان واقع ہوئین اُنکے سب کے جوابدہ اسمعیل پاشا ہین - مین خیال کرتا ہون کہ وہ اپنے الزام کو دوسرون
کے کندہون پر ڈالتا ہے - اسمعیل کا ہملوگون سے بیان ہے کہ یہہ قرضہ مین نے ممالک متحدہ کے انتفاع کیواسطے لیا تہا
مگر یہہ امر بالکل بہول گیا کہ اوس روپیہ مین سے مصر تک پہونچتے پہونچتے کسقدر تصرف بیجا ہوا اور کسقدر اسمین کا عمارات
کے کام مین بشمول تیاری نہر سویز کے صرف ہوا اور جسکا کچھہ حاصل نہ ہوا بجز اسکے کہ ایک حصّہ کے صرف ذمہ داری اس نہر
کی آمدنی سے ہو - یہہ سچ ہے کہ اسمعیل پاشا کو بہت سی جائداد وراثتاً ملی اور بہت سی اُنہون نے خود ہی خرید کی اور
اسیطرح اُنکے خاندان مین اور لوگون نے بہی عادتاً بہت سی جائداد حاصل کی لیکن یہہ عمارتون کا کام جسمین اسقدر
زرخطیر صرف ہوا اسیطرح اُن مقامات مین نفع رسانی کے لئے محدود نہ تہین جہان خدیو کے املاک وجائداد واقع تہی بلکہ کم
بیش تمام مصر اون سے منتفع ہوتا تہا - اسمعیل نے نہ تو کسیکو بیدخل کیا اور نہ کسیکی زمین بغیر قیمت کے خرید کی - اور نابوتہ
کے انگور کی باغ مین بہی ایسی بات نہین ہوئی جسکی نسبت انصافانہ طور سے اسمعیل سزاوار الزام ہوتے تاہم سخت تر بدنامی
اوسکی اس وجہ سے ہوئی کہ تمام جائداد مقبوضہ اسکی اور اسکے خاندان کے لوگون کی ملکی قرضہ کی ذمہ داری مین مکفول
ہوگی - اگر اسکے وقت مین دیہاتی رعایا زیادہ خراج دئے ہوتے تو بمقابل زمانہ حال کے سود کی بہت حفاظت ہوتی - سابقاً جو
اہتمام اور انتظام آب پاشی زراعت کا تہا اوس سے انلوگون کی حالتین بمقابل زمانہ حال کے بہت درست ہوگی تہین
اور وہ لوگ بخوبی بار خراج کو اگر زیادہ کیا جاتا تو بہ نسبت اس زمانہ کے اُٹہا لیتے - اور رعایا کو خراج کا وصول کرنا فصل کے
وقت مین زیادہ پسندیدہ تہا بمقابل اسکے کہ وہ ابواب ماہواری اور سہ ماہیون پر وصول کیجاتی تہی - مثل مشہور ہے
کہ مصری کسان بڑے فضول خرچ ہوتے ہین اور یہہ لوگ اپنے محاصل زمین کے صرف کرنے مین بہت آزاد ہین اور جب تک
سرمایہ انکے پاس موجود ہے خراج بہی وصول ہوسکتا ہے ورنہ مثل سابق کے دیہاتی قرضہ دینے والون کے ہاتھہ یہ لوگ تباہ

٭ سابق حکمران مصر کی نسبت انصافانہ طور سے جو مسٹر مکون کی بے طرفدار کتاب حالات مصر مین تحریر ہے - حسب ذیل مختصراً اوس زرخطیر کے نسبت نقل کیجاتی ہے
جو اوس نے عمارات کے کام مین صرف کیا اور اوسنے رفاہ ملکی کے ساتھہ تعمیر کیا - عمارات کے کامون مین سے ایک نہر سویز ہے - (جسمین تیاری نہر
آب شیرین اور خریداری وادی وہ مین بہی داخل ہے) اسکی تعمیر مین خزانہ مصر سے اصل معہ سود ۱۷۴۴۷۸۲۵ پونڈ یا ان حصص کو مہیا کرکے جو
برٹش گورنمنٹ کے ہاتہہ فروخت کیا گیا ۱۳۴۳۰۰۰۰ پونڈ صرف ہوا - ۸۴۰۰ میل نہر بحساب اوسط فی میل ۱۵۰۰ جملہ ۱۲۶۰۰۰۰۰ پونڈ مین
اور ۴۳۰ پل بحساب فی پل ۵۰۰۰ پونڈ مین بنا ہے ۲۱۴۰۰۰۰ پونڈ آہنی پل جو نیل پہ بولاک سے جیزہ تک ہے ۱۸۴۳۰۰۰ پونڈ ۹۱۰ میل ریل
کی تیاری مین بحساب فی میل ۱۳۰۰۰ پونڈ جملہ ۱۲۵۲۳۰۰۰ پونڈ - اور ۵۲۰۰ میل تار برقی ۸۵۳۰۰۰ پونڈ مین اور مکانات روشنی بحر
احمر اور میڈی ٹرینین پر ۱۸۸۰۰۰ پونڈ اور بندرگاہ اور چبوترہ بندرگاہ کی تیاری مین اسکندریہ اور سویز پر ۳۹۴۲۰۰۰ پونڈ
اور اسکندریہ مین پن چکی کے کام مین ۳۰۰۰۰۰ پونڈ اور ۶۴ چینی کے کارخانون مین ۶۱۰۰۰۰۰ پونڈ یا مجموعی کل رقم ۵۱۷۸۰۰۰۰ پونڈ
صرف ہوا مقابل ۹۰۰۷۷۹۴۴ پونڈ خالص آمدنی کے تمام قرضون جو سنہ ۱۸۶۲ء سے ۱۸۷۹ء تک لیا گیا اور یہ بہی بیان کیا گیا ہے کہ جو کچھ
بہی اصل زر قرضہ سے تلف ہوا ہوا اسکے علاوہ ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ تمام تعداد قرضہ سے زیادہ آمدنی ملک سے خرچ
کیا گیا اور اسمین جنگ ابی سینیا کا بار بہی داخل ہے جو نیوبار کی استنبول وغیرہ مین زیر زمین دفن حکمت عملی سے
ہوئی تہی -

خیرخواہ اور وفادار رہتا - لیکن یہہ امر کسیطرح لایق لقا نہ تہا - اگر مصر کے لئے کوئی قومی اور مستقل اور عمدہ حکمران
یا قایمقام حکمران تہا جو ملکی حکومت کو عمدہ طور سے قایم رکہتا تو وہ اسمعیل پاشا تہا - یورپ مین اس سے زیادہ کسی کے ساتھہ
برا سلوک نہین کیا گیا - اور باوجود ان سب خطا اور عیوب کے بہی اسمعیل سی بہتر اس وقت تک کوئی حکمران مصر مین نہین ہوا -
اور یہہ سب مصیبتین اور آفتین ایسے وجہ سے اس ملک پر آئین کہ وہ تخت سے اتار دیا گیا اور دست حکومت اسکا اٹہہ گیا -
یہہ گفتگو جسکا اوپر ذکر ہوا ۱۴ جنوری کی ہے یعنے پانچ روز قبل روانگی جنرل گارڈن کے خارطوم کو گیا جنرل گارڈن کی اسقدر
سخت سفارش پر لحاظ کر کے مضبوطی کے ساتھہ
اس امر کا خیال نہین ہوسکتا کہ باعتبار اپنی
مدت دراز کے تجربہ اور رعب اور داب
ذاتی کے اسمعیل پاشا اس قابلیت کا شخص
ہے کہ مصر مین ہر قسم کی بہبودی کرے
اور سوڈان مین بند و بست امن کا کر دے
جسکی فتح کے لئے افواج انگریزی بیفایدہ
کوشش کر رہی ہے اور بے انتہا جان اور
روپیہ کا تلوار کے ذریعہ سے صرف ہو رہا ہے
انگلستان کا ہمیشہ دوست رہ کر اسمعیل
برسون تک تخت مصر پر حکومت کرتا رہا -
اگر جنرل گارڈن کی خواہش پوری کیجاتین تو
انگریزی استفاع کا بہت بڑا لحاظ رکہنے والا
سوا اسمعیل پاشا کے دوسرا نہ تہا اور
نہ ایسا کوئی حاکم اور فرمان روا ہوتا جو ایک
قوی اور ذی اختیار حکومت قایم کر سکتا -
جیسا کہ گارڈن نے کیا تہا کہ بعد دوبارہ تقرری
اسمعیل پاشا کے یہہ امور نہ حاصل ہونگے
یقین کامل ہے کہ اگر اسمعیل پاشا اب بہی
اس عہدہ کے لئے نامزد کئے جائین
گو اب عمر انکی ۵۴ سال کی ہے تاہم سلطان
روم کہ وہ برائے نام فرمان روا اس ملک

تصویر اسمعیل پاشا (نقل منطبعہ مصور الیسٹ د فری -

کے ہین پسند کرینگے اور تمام مصر کے لوگ بہی اس سے رضامند اور خوش ہونگے - ایک اور عمدہ ثبوت اور
قدر و منزلت کا کہ گارڈن اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر کے ساتھہ کرتے تہے آخر ماہ اپریل مین دستیاب ہوا - یعنے یہہ ہفتہ

قبل اپنے وفات کے جنرل گارڈن نے ایک خریطہ نہایت ہی تیاری کا مع ایک خط کے جو دستخطی اور مُہری گارڈن بزبان عربی تہا بنام سابق خدیو مصر اسمعیل نیپال مین روانہ کرنے کے ایک سوڈانی ایلچی کے ہاتہہ قاہرہ المعظم اطالیہ کے پاس بہیجا تہا چنانچہ درد انگیز ترجمہ اوس خط کا ذیل مین ہے ۔

ترجمہ خط گارڈن پاشا

بحضور پرنور جناب اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر سلمہ اللہ تعالے ۔ جو عنایات کہ آپ نے اپنے عہد حکومت میرے حال پر مبذول فرمائین اور جنکے ذریعہ سے مری اسقدر عزت افزای ہوئی مین نہایت ہی ممنون اور مشکور ہون ۔ مین گورنر جنرل سوڈان مقرر ہو کر فوراً روانہ ہوا اور بخیر و عافیت خارطوم مین پہونچا ۔ دو مہینہ کے بعد ہر طرف سے آمد و رفت بالکل مسدود ہو گئی اور شہر محصور ہو گیا یہہ میرے مقدر مین تہا کہ زمانہ محاصرہ مین طرح طرح تکلیفات اور مصیبتین جو ملکی اور فوجی لوگون پر اور اہالیان شہر پر پہائی گذرین دیکہون ان لوگون نے بلا شبہ ان کو برداشت کرنے مین اور دقتون کے اٹہانے مین بہت بڑی جرات اور بہادری ظاہر کی اور آنکی اس خیر خواہی اور وفاداری کے جلدو مین مین نے تمغے بنوائے کہ آنکو تقسیم کرون ۔ قبل اسکے ایک تمغہ اوسین کا مین نے بذریعہ نامہ دو خانی جہاز کے حضور مین ارسال کیا مگر بخیال اسکے کہ وہ مبادا آپ کے خدمت نہ پہونچا ہو لہذا ایک دوسرا تمغہ پیش کرتا ہون امید کہ آپ اسے میرے خدمات کا یادگار اور اپنے وفادار اور تابعدار کا ہدیہ مختصر تصور فرماکر قبول فرمائیں

آپ کا فرمان بردار خادم
سی جی گارڈن

من مقام خارطوم
۲۳ دسمبر ۱۸۸۴ء

تمام شد

اطلاع

مطابق دفعات ۱۸ و ۱۹ ۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے رو سے داخل رجسٹر گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی ہوئی کوئی صاحب بلا اجازت میرے قصد چہاپنے اور چہپوانے کا نکرین نقض کے بڑے نقصان نہ اوٹہاوین

العبد
سید سجاد حسین